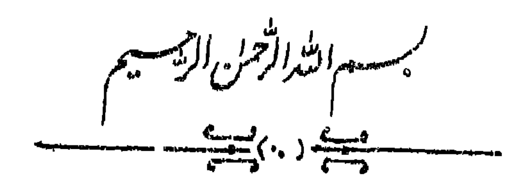


الحمد للہ رب العالمین و العاقبۃ للمتقین و الصلوٰۃ و السلام
علی خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

۷۲۵ھ ہجری میں جب سلطان محمد تغلق تخت نشین ہوا اسلامی سلطنت دکن
میں رود نربدا کے کنارے تک پھیل گئی تھی اور تلنگانہ اور اوڈیسہ کے ملک بھی تخت
دہلی کے زیر اثر آ چکے تھے۔ بادشاہ کو خیال پیدا ہوا کہ دار الملک ایسے مقام پر ہونا
چاہیے جو ممالک محروسہ کے وسط میں واقع ہو۔ ارکان دولت سے مشورہ کرکے اس نے
دیوگڈھ کو دار السلطنت کیا اور اس کا نام دولت آباد رکھا اور بقول فرشتہ "حکم فرمود
کہ دہلی را کہ رشک مصر بود خراب کردہ خلق آنجا را از صغیر و کبیر و نوکر و غیر نوکر و از
مونث و مذکر کوچانیدہ بدیوگڈھ آورند و متوطن سازند" مولانا کمال الدین سامانہ
حضرت سید زین الدین داؤد حسین شیرازی، حضرت سید یوسف حسینی (والد بزرگوار
حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد گیسو دراز) حضرت امیر حسن علا سجزی اور خواجہ
برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہم انہیں لوگوں میں تھے جن کو دہلی سے
دولت آباد آنا پڑا۔ اور غالباً انہیں لوگوں میں خواجہ رکن الدین بن عماد الدین

غریب زیادہ مشہور ہیں۔ یہ بزرگ شاعر بھی تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ ایک دیوان بھی مرتب کیا تھا۔ نفائس الانفاس میں انہوں نے اپنے پیر کے ملفوظات جمع کیے ہیں۔ ابتدا رمضان المبارک ۷۳۲ھ سے کی ہے اور حضرت خواجہ برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہ کے وفات پر صفر ۷۳۸ھ ہجری میں واقع ہوئی ختم کیا ہے۔ یہ کتاب فوائد الفواد کے طرز پر لکھی گئی ہے۔

حضرت خواجہ حماد کاشانی کے تصانیف میں حصول الوصول۔ اسرار الطریقت اور احسن الاقوال کو زیادہ شہرت ہوئی۔ احسن الاقوال بھی نفائس الانفاس کے طرز پر خواجہ برہان الدین غریب کے ملفوظات کا مجموعہ ہے۔

حضرت خواجہ مجد الدین نے غرائب الکرامات اور بقیۃ الغرائب لکھی۔ ان دونوں میں انہوں نے اپنے پیر کے خوارق اور کرامات کو جمع کیا ہے۔

ان تصانیف میں مجھے صرف نفائس الانفاس، شمائل الاتقیا، احسن الاقوال، غرائب الکرامات اور بقیۃ الغرائب کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا۔ بقیہ کتابیں مفقود ہیں ان کا مجھے کہیں پتہ نہ ملا اور خواجہ برہان الدین کاشانی اور خواجہ جمال الدین کاشانی کی تصانیف کا بھی کچھ حال معلوم نہ ہو سکا۔ عجیب تر یہ ہے کہ باوجود ان کی جلالت شان کے حضرت خواجہ رکن الدین عماد دبیر کاشانی کے حالات سے تمام تذکرے اور تاریخیں خالی ہیں۔ اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت گنج العلوم علامہ عین الدین جنیدی بیجاپوری نے اپنی تصنیف "کتاب الانوار" میں ان کا کچھ حال لکھا ہے لیکن یہ بے مثل کتاب بھی اب مفقود ہے۔ خواجہ رکن الدین کی وفات کا سال بھی معلوم نہ ہو سکا۔ ان کا مزار مبارک خلد آباد شریف میں مزار فائض الانوار حضرت خواجہ برہان الدین غریب قدس سرہٗ کے احاطہ کے باہر واقع ہے۔

خواجہ رکن الدین کی تصانیف میں شمائل الاتقیا کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی۔ اس کے نسخے اب بھی جا بجا موجود ہیں۔ اس کتاب کا ترجمہ بھی ایک بزرگ نے قدیم دکھنی زبان میں تقریباً تین سو سال ہوئے کیا تھا۔ اس ترجمہ کا ایک نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں موجود ہے۔ مصنف علیہ الرحمہ نے شمائل الاتقیا

دبیر کاشانی رحمتہ اللہ علیہما اور اُن کا خاندان بھی تھا۔

خواجہ رکن الدین اُس وقت نوجوان تھے اور تحصیل علم میں مصروف تھے۔ دولت آباد آکر اونہوں نے سلسلہ درس کو جاری رکھا اور فارغ التحصیل ہوے۔ ان کے اساتذہ مین حضرت خواجہ سید زین الدین داؤد حسین شیرازی بھی تھے۔ دولت آباد تشریف لاکر حضرت قطب الوقت خواجہ برہان الدین غریب قدس اللہ سرہٗ مسند ارشاد پر متمکن ہوے اور ۷۳۲ھ ہجری میں خواجہ رکن الدین بن خواجہ عماد الدین دبیر کاشانی اُن کے حلقہ ارادت میں داخل ہوے۔ ان کی متابعت میں ان کا تمام خاندان اور کثرت سے ان کے دوست و آشنا جن کی تعداد ایک ہزار سے زاید تھی حضرت خواجہ برہان الدین غریب کے مرید ہوے چنانچہ خواجہ رکن الدین خود فرماتے ہین "بسیارے از برادران صاحب سران از اشاعر و اجانب و اباعد و اقارب بہ متابعت و مصاحبت این امیدوار در سلک چاکران و ربقہ مریدان حضرت منسلک شدند"۔ نہ صرف اسیقدر بلکہ "عنقریب الایام ہر یکے ازان انام بمرتبہ مقتدایان بانام و درجہ مشایخ و اولیائے عظام رسیدند"۔ عجیب تر یہہ کہ خود ان کے اوستاد حضرت خواجہ سید زین الدین داؤد حسین شیرازی رحمتہ اللہ علیہ بھی انہین کے توسط سے حضرت خواجہ برہان الدین غریب کے حلقہ ارادت مین داخل ہوے۔ علامہ میر غلام علی آزاد روضتہ الاولیا مین حضرت خواجہ زین الدین قدس سرہٗ کے حالات میں فرماتے ہین "در ۷۳۶ھ ستہ وثلاثین وسبع مائتہ برفاقت مولانا رکن الدین عماد کاشانی مولف نفایس الانفاس خدمت شیخ برہان الدین دریافت و دست انابت داد"۔

خواجہ رکن الدین عماد کاشانی رحمتہ اللہ علیہ کے چار بھائی اور تھے۔ خواجہ عماد خواجہ مجد الدین خواجہ برہان الدین اور خواجہ جمال الدین یہہ سب بزرگ صاحب علم و فضل صاحب زہد و تقوی اور صاحب تصانیف تھے۔ خواجہ رکن الدین کے تصانیف میں نفایس الانفاس شمائل اتقیا اذکار المذکور تفسیر رموز۔ رموز الوالہین۔ رسالہ

ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۲ھ مین ہمارے مکرم دوست مولانا محمد صادق علی صاحب ابن بلجور حیدرآباد شریف لے اس کے استطاب کے چھپنے کے متعلق سلسلہ جنبانی شروع کی۔ اُن کی تحریک پر حضرت مولانا انوار اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ (نواب فضیلت جنگ بہادر معین المہام سررشتہ امور مذہبی) نے مجلس اشاعت العلوم کے ذریعہ اس کے طبع کیے جانے کی منظوری دی لیکن اوس وقت دوسری کتابین زیر طبع تھین اس لیے شمائل اتقیا کا چھپنا ملتوی رہا۔ بعد دو تین سال کے بعد مولانا قدس سرہ کا وصال ہوگیا۔ علامہ محمد حبیب الرحمن خان صاحب شروانی (نواب صدر یار جنگ بہادر بالقابہم) جب صدر الصدور کی خدمت جلیلہ پر مامور ہو کر حیدرآباد شریف لائے مولوی محمد صادق علی صاحب نے شمائل اتقیا کے طبع کیے جانے کی تحریک پھر تازہ کی علامہ ممدوح نے اس کتاب کی جلالت شان کا اندازہ کیا اور مجلس اشاعت العلوم کے ذریعہ اس کے چھپنے کی منظوری از سر نو صادر فرمائی۔

حضرت شاہ خیرات حسین صاحب قدس سرہ نے جس وقت شمائل اتقیا کو چھپوانا شروع کیا تھا اُس وقت تصحیح کا کوئی انتظام نہین ہوسکا تھا اس لیے جو کچھ طبع ہوا وہ نہایت غلط چھپا اب تصحیح کے متعلق خاص طور پر توجہ کی گئی لیکن مجلس اشاعت العلوم کی کوششون کے باوجود تصحیح کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہ ہوسکا۔ آخر کار مولوی محمد صادق علی صاحب کی تحریک پر علامہ شروانی نے یہہ کام میرے حوالہ کیا اور اپنے لیے باعث سعادت سمجھکر مین نے یہہ خدمت قبول کی۔

تصحیح کے لیے مجھے شمائل اتقیا کا ایک نسخہ شعبان المعظم سنہ ۱۱۵۱ھ کا لکھا ہوا دیا گیا اور مقابلہ کے لیے تین نسخے اور دیے گئے۔ ان مین ایک صفر سنہ ۹۹۸ھ کا لکھا ہوا تھا دوسرا نسخہ جو کتب خانہ آصفیہ کا تھا ربیع الاول سنہ ۱۲۴۵ھ کا لکھا ہوا تھا اور تیسرا نسخہ خلد آباد شریف مین نقل کیا گیا تھا جس کی کتابت کی تکمیل ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۴ھ کو ہوئی تھی۔ یہہ چارون نسخے نہایت غلط لکھے ہوے تھے۔ کتابت کی غلطیون کے علاوہ باہم کثرت سے اختلافات بھی تھے۔ اور بعض بعض جگہ سطر کی سطر نقل کرنے سے رہ گئی تھی۔ عربی عبارتین یہانتک کہ کلام اللہ شریف کی

کو اپنے پیر بزرگوار کے موجودگی ہی میں لکھنا شروع کیا تھا لیکن اس کی تکمیل اون کے وفات کے
بہت دنون بعد کی گئی۔ مصنف نے جب یہہ کتاب لکھنی شروع کی تو اُس کا دیباچہ اور چند شمائل
شیخ کی خدمت میں پیش کیے اونہوں نے ملاحظہ فرما کر بہت پسند فرمایا۔ چنانچہ خواجہ رکن الدین لکھتے
ہین کہ "بعد از انشائے دیباچہ و چند شمائل تحسین فراوان ارزانی فرمود و در بیان مبارک رفت
کہ قبول حق نامزد تو و کتاب تو گردانیدیم و داعی را بخطاب دبیر حضرت مخاطب کردہ"۔

خواجہ رکن الدین قدس سرہ نے شمائل الاتقیا کے دیباچہ میں اون تمام کتابوں کے نام بتفصیل
لکھدیئے ہیں جن سے اونہوں نے اس کے مضامین کو اخذ کیا ہے اور اس کتاب میں از ابتدا تا انتہا
یہہ بھی التزام رکھا ہے کہ جو کچھ لکھا ہے اُس کا ماخذ بھی بتا دیا ہے "تا اگر کسی را در روایتی نزاع
افتد و در کلمہ شبہہ بر خاطر گزرد در کتب و نسخ مذکور نظر فرماید تا بتحقیق و تیقن انجامد"۔ کتابوں کی
جو طویل فہرست شمائل الاتقیا کے دیباچہ میں دی گئی ہے اوس سے مصنف کے تبحر علمی اور وسعت
نظر کا اندازہ ہو سکتا ہے اور یہہ بھی صاف نظر آتا ہے کہ یہہ سب کتابیں اوس وقت دولت آباد
اور خلد آباد کے صوفیہ کرام کے کتب خانوں میں موجود تھیں اور بزرگان وقت اُن سے مستفید
ہوتے رہتے تھے۔ یہہ کتابیں سب کی سب بلند پایہ اور اپنے اپنے فن میں مستند ہیں جن تفسیروں کے
نام لکھے گئے ہین اُن میں سے اس زمانہ میں صرف تفسیر کشاف رہ گئی ہے بقیہ سب مفقود ہین۔
معارف اور سلوک اور تصوف کی کتابوں میں بعض بالکل مفقود ہیں اور بعض بہت کمیاب ہین۔

چوبیس پچیس سال ہوئے بہار کے ایک بزرگ حضرت شاہ خیرات حسین صاحب فردوسی ابو العلائی
منعمی رحمۃ اللہ علیہ حیدرآباد آکر کچھ عرصہ کے لیئے مقیم ہوئے۔ ایک مرتبہ زیارت کے لیے وہ
خلد آباد شریف گئے وہاں شمائل الاتقیا کا ایک نسخہ اونہیں ملا۔ حیدرآباد واپس آکر اونہیں
اس کتاب کے طبع کرانے کا خیال پیدا ہوا اور اس کو ایک مطبع میں طبع کرانی شروع کی ابتدا
سے ابھی صرف چند ہی جزو چھپنے پائے تھے کہ ۲ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ (۲۸ ستمبر ۱۹۰۸ء)
کو رود موسی میں شدید طغیانی ہوئی وہ مطبع دریا برد ہو گیا اور شمائل الاتقیا کا چھپنا بند ہو گیا۔

(۲) صفحہ (۵۵) سطر (۳) "مگر خواجہ فریدالدین عطار بلکہ ایشان راگفت" لفظ "بلکہ" غلط ہے جس کی تصحیح نہیں ہوسکی۔ چارون نسخون میں لفظ "بلکہ" یکسان لکھا ہوا ہے۔

(۳) صفحہ (۲۹۵) سطر (۱۱) "نہال معرفت کہ درباغ شمع توشاندند" چارون نسخون میں لفظ "شمع" لکھا ہوا پایا گیا اوراس کی تحقیق اور تصحیح نہین ہوسکی۔

(۴) صفحہ (۳۱۵) سطر (۹) "چون عاشق راکسی لکاود معشوقہ ازان برون آرد" مصرعہ ثانی کی تصحیح نہین ہوسکی۔

(۵) صفحہ (۳۳۵) سطر (۱۷) "چندان پیش نیاز باید برون۔ تا بوزنہ رانماز باید دیدن" دوسرا مصرعہ بے معنی ہے اس کی تصحیح نہین ہوسکی۔

(۶) صفحہ (۳۷۵) سطر (۱۰) "یکے ملک را درویشی چند دیگر درازل" یہہ مصرع ناموزون اور بے معنی ہے اور چارون نسخون میں اسی طرح ہے۔

(۷) صفحہ (۴۲۸) سطر (۱۴) "در آب حوض ولبیابین پس آفتاب" یہہ مصرعہ بھی ناموزون اور بے معنی ہے اور چارون نسخون مین اسی طرح لکھا ہوا ہے۔

کتب خانہ آصفیہ میں شمائل الاتقیا کا ایک نامکمل نسخہ اور بھی ہے۔ اس سے بھی مقابلہ کیا گیا لیکن مندرجہ بالا غلطیون کی تصحیح اس کی مدد سے بھی ممکن نہین ہوئی اس کتاب کی تصحیح کردہ نقل دفتر اشاعت العلوم کو ربیع الاول ۱۳۴۴ھ میں دیدی گئی تھی لیکن طبع کے متعلق کاپی اور پروف کے تصحیح کی وقت پیش آئی۔ آخر علامہ محمد حبیب الرحمن خان شروانی نواب صدر یار جنگ بہادر کے ارشاد پر یہہ کام بھی مجھی کو کرنا پڑا۔ کاپی اور پروف کی تصحیح مین نہایت احتیاط اور کوشش کی گئی لیکن تصحیح کرنے پر بھی مطبع نے بہت سی غلطیان باقی رکھین اور بعض جگہ خود میری سہو نظری سے غلطیان رہ گئین مجبوراً ایک غلط نامہ مرتب کرکے کتاب کے آخر مین شامل کردیا گیا۔ ناظرین کرام کی خدمت مین التماس ہے کہ غلط نامہ سے مقابلہ کرکے کتاب کی تصحیح فرمایئں فقط

خاکسار سید عطا حسین

۱۱ محرم الحرام ۱۳۴۷ھ

آیتین نہایت غلط لکھی ہوئی تھین۔ جو نسخہ تصحیح کے لیئے دیا گیا تھا وہ غلطیون سے مملو ہونے کے
علاوہ بہت بوسیدہ اور کرم خوردہ بھی تھا ان وجوہ سے اس کی تصحیح بالکل محال ثابت ہوئی
اور پوری کتاب ازابتدا تا انتہا تصحیح کر کے نہایت احتیاط کے ساتھ مجھے نقل کرنی پڑی۔
نقل کرتے وقت ان چارون نسخون کو باہم مقابلہ کر کے تصحیح کرنے کی کوشش کی گئی لیکن
دشواریان پیش آئین بہت جگہ غلطیان ایسی تھین جو چارون نسخون میں یکسان تھین بہت
جگہ باہم اختلافات تھے اور ان اختلافات میں بھی غلطیان تھین حسن اتفاق سے تصوف
اور سلوک کی اون کتابون میں سے جن سے مصنف علیہ الرحمۃ نے زیادہ اقتباس کیا ہے۔
اکثر میرے پاس موجود تھین اور جو موجود نہ تھین اُن میں سے چند کتابیں مثلاً رسالہ حضرت
غوث الاعظم رضی اللہ عنہ۔ طوالع الشموس قاضی حمید الدین ناگوری تمہیدات عین القضات
ہمدانی مرصاد العباد خواجہ ابوبکر بن عبداللہ نیشاپوری مجھے مل گیئن ان کتابون سے
شمائل الاتقیاء کے تصحیح میں مجھے بہت مدد ملی اس لیئے کہ چارون قلمی نسخون کے باہم مقابلہ
کرنے سے جن جن مقامات پر تصحیح ممکن نہ ہو سکے تو انھی اصل کتاب کی جانب میں نے
رجوع کیا جس سے مصنف علیہ الرحمۃ نے اقتباس کیا تھا اور اس طرح غلطیون کی تصحیح
کی گئی پھر بھی چند مقامات پر تصحیح ممکن نہ ہوئی اور غلطیان باقی رہ گیئن اس لیئے کہ چارون
نسخون مین عبارت یا الفاظ غلط لکھے ہوئے تھے اور مصنف نے جن کتابون سے اخذ
کیا ہے وہ مفقود ہین اور مجھے نہین مل سکین۔ ناظرین کرام کو ان غلطیون سے آگاہ کر دینا
ضرور ہے لہذا ان کی ذیل میں صراحت کی جاتی ہے تا کہ جن صاحب کو تحقیق کا موقع مل جائے
تصحیح فرمالین۔

(۱) صفحہ (۴۴) سطر (۱۰) لفظ "شعودہ" کی تصحیح نہین ہو سکی۔ قلمی نسخون مین سے ایک مین
"شعورہ" لکھا ہے۔ دوسرے مین "سعودہ" اور بقیہ دو مین "شعودہ" یہ الفاظ کسی لغت میں موجود
نہین ہین ممکن ہے کہ صحیح "شعیدہ" ہو۔

فہرست ابواب کتاب مستطاب شمائل الاتقیا

آخر مقدمہ مین اس امر کا اعتراف کرنا مین لازم سمجھتا ہون کہ جو محنت مخلصانہ مولوی سید عطا حسین صاحب نے فرمائی اُس کے لیے مجلس اشاعۃ العلوم دل سے ممنون ہے اور شکر گزار ہے

اگر مولوی صاحب اس توجہہ و جانفشانی سے تصحیح نہ فرماتے تو مجلس کے کارنامون مین اس متبرک اور نافع کتاب کے طبع سے بیش بہا اضافہ نہ ہوتا فقط

شرح دستخط

صدر یار جنگ

۸ ارمحرم الحرام ۱۳۴۷ھ

قسم دوم

(از صفحہ ۲۱۵ تا ۲۹۴)

در بیان احوال ارباب حقیقت از انبیا واخص اولیا

ابواب	مضامین ابواب	صفحہ
صفات وجودی و ذاتی و ملکی و ملکوتی نبوی و جلالت و عظمت حضرت مصطفوی و اظہار انواع انوار عنصر مقدسۂ بارگاہ رسالت و حرمت و حشمت امت سلطان نبوت		
بیان اول	اوصاف وجود و ذات بیچون حضرت عزت و چگونگی موجودات۔	۴۳۰
بیان دوم	لطائف ازل ازل الآزال و ابد و ابد الآباد و اسرار و غرائب لم یزل و لایزال۔	۴۳۲
بیان سیوم	غرائب معانی امر و حکم و قضا و قدر۔	۴۳۴
بیان چہارم	شمۂ از اوصاف وجودی و ذاتی حضرت مجتبی و رمزے از شان عظمت و حشمت مصطفی و تنوع انوار عنصر محمدی و عنایت و الطاف صمدی در حق امتان محمدی و وصف اعضائے حضرت رسالت	

قسم چہارم

(از صفحہ ۴۴۶ تا ۴۵۵)

قسم سوم

در اوصاف وجود ذات بے کیف و کم حضرت الوہیت و چگونگی موجودات دیگر و بیان ازل و آزال و ابد و آباد و لطائف و غرائب امر و حکم و قضا و قدر و تبیان

شمائل اتقیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اکرم الاتقیاء بتقواہم۔ ستایش و سپاس بے حد مانند شمیم شمائل اتقیا و اصفیا و حمد و ثنائے بے عد چوں خصائل و حمائد اولیا و انبیا مر ذات مقدسہ احدیت را واجب و روا و لازم و سزا کہ زمرۂ اتقیائے کرام را بہ نعمت عندیت خویش مکرم گردانید کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ و طبقۂ متقیان عظام را بعظمت معیت خود اختصاص ارزانی فرمود کہ ان اللہ مع المتقین۔ عنصر اشرف تقوی شعار این حزب محبت دثار را دوستی خویش عطا کرد کہ ان اولیاؤہ الا المتقون و اطہار پر انوار زمرۂ صاحب رمز و اسرار را علوم من لدنی تعلیم و تلقین کرد کہ واتقوا اللہ و یعلمکم اللہ یعنی بپرہیزید از ما سوی اللہ تا بیاموزد حق تعالی شما را اسرار علوم ذات خود مولف را نعت سے ہست زعون ایزدی قربت علم من لدن مشتمل شمائل یعنی اتقیائے حق تعالی علمہ و توالی حکمہ و تواترت امدادتہ و تقدست قدسراتہ اوست۔

و تحفات تحیات بروح مطہر سلطان اتقیا خادم حضرت اصطفا و صلوۃ و صلوات بروضۂ مقدس جہان پناہ انبیا حشم اعنی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کہ وسیق الذین اتقوا ربہم الی الجنۃ زمرا

فالحاصل بہ تاثیر استمداد و دلالت ولایت و میامن ہدایت ولایت حضرت
بابرکت شیخ باعثۂ ضمیر و باحثۂ خاطر خطیر رہے برین امضا داد تا بعد تالیف کتاب
نفائس الانفاس ملفوظ خاص مخدوم و مربی خود رسالۂ در سلوک تصنیف کند اگرچہ
در آن وقت رموز دقائق این علم اشرف و اسرار حقائق این فن الطف را حاوی
و محتوی نبود فاما بالقائے ہمت و اعزائے نہمت اقتضائے لوعت و اعتدائے
امنیت دیباچہ متضمن اوصاف آن مقتدائے اصفیا بایک دو شمائل التقیا انشا کرد
و بدان حضرت انشا نمود با صفا و از غائے دیباچہ و چند شمائل تحسین فراوان ارزانی
فرمود و بزبان مبارک رفتہ کہ قبول حق نامزد تو و کتاب تو گردانیدیم و داعی ارجہلا
دبیر معنوی مخاطب کردہ مولف راست

ازین خطاب کہ گفتہ دبیر معنوی است	بسے معانی ذہن و حقائق اسرار
شدہ معاینہ لیکن ز بعد رحلت شان	ہمیں شمائل برہان بہ بین بدان گفتار

در اثنائے تالیف این رسالہ خدمت شیخ صاحب فراش شد و روح مقدس آن
مقرب حق متدعی قربت ارجعی الی ربك راضیة مرضیة استدعا کرد و مبشر
وصلت الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب مستبشر گردانید مولف راست۔

حامی خلق بود بدنیا و آخرت	ارواح و اولیا و ملک را مآب شد
اینجا غریب بود چو حق خواند سوے خویش	در عزم بہر قربت ایزد شتاب شد

این ضعیف مدتے مدید عمر عزیز بہ مطالعہ رسایل سالکان مدقق و مناظرہ کتب
عاشقان برحق بہ مصرف میر سانید و حیات ہنیہ بہ مصاحبت عارفان و بہ موانست
محققان بسر می برد و قرین یک قرن غرائب و دقائق علم طریقت را بہ ظاہر و باطن
حاوی می شد و عہدے طویل عجائب و حقائق اسرار حقیقت بسر و روح محتوی می گشت
تا بہ الہام غیبی و تلقین لاریبی جاذبہ رویت و داعیہ قربت داعی را محرور باعث شد

اشارت یا بشارت در بیان وصف متقیان امت اوست متقارب ومتقارن با وعلیہ اکمل التحیات واذکلہا وافضل الصلوٰۃ وانماہا بیت۔

اگر شمائل محمود او کنند بیان ہزار سال یکے از ہزار نتوان گفت

بعد از ادا و املائے حمد وثنائے حق جل وعلا وانشا وانشاد نعت عزے محمد مجتبیٰ ومرتضیٰ انجف برایا حقیر رکن عماد دبیر بر ضمیر حق پذیر متقیان شمائل ملقیان خاص الخاص وبذہن حقائق تاثیر متفننان خصائل متیقنان باختصاص روشن ومصرح ومبرہن ومنقح میگرداند در آنکہ این امیدوار بارادت سابقہ ومشیت نافذہ بہ قبول دولت پیوند وشرف سعادت ارادت حضرت بابرکت قطب المدار سلطان العارفین شیخ الاسلام والمسلمین مقتدائے محققین زبدۃ السالکین برہان الحقیقت والیقین انیس الرب جلیس الالہٰ نائب رسول اللہ المخصوص بقرب الحبیب المخطوب بخطاب الغریب مولف راست ؎

غریب است این محب حق بدنیا حبیب اللہ فی الدنیا غریب

شمس اللہ وعالم ولایتہ درصص قوائم ہدایتہ مقبول ومشرف شدہم در مبادی حصول نعمت بیعت ظاہر این نحیف را با وراد ونوافل اصحاب شوق ومحبت و ارباب عشق ومعرفت پرورش دادہ وباطن این ضعیف را بدقائق معانی کاملان وحقائق اسرار منتہیان مزین گردانید۔ بسیارے از یاران وبیشترے از برادران صاحب سران از عشائر واجانب واباعد واقارب بہ متابعت ومصاحبت این امیدوار در سلک چاکران وربقہ مریدان حضرت منسلک شدند وعنقریب الایام ہریکے ازان انام بہ مرتبہ مقتدایان باانام ودرجہ مشائخ واولیائے عظام رسیدند

بیت

ہر کسے شد مقتدا وقطب عہد

عیاشی۔ زنجانی۔ حریری۔ ایجاز۔ تحفۃ الولد۔ تحفۃ الاسلام۔ مستخلص۔ کاشف۔ فقہی۔ رموز۔ غرائب

کلمات قدسی

کلمات قدسی از آخر مشارق و اثار نیرین وجز آن۔

احادیث مصطفوی

مشارق انوار۔ مصابیح۔ شرح مشارق کہ برائے استشہاد آوردہ۔ اخبار و اثمار۔ خوارق۔ ریاحین۔ دقایق۔ صحیحین۔ جامع الوصول۔ صنعانی۔ احادیث تفاریق صحیح۔

از کتب معتبرہ

چنانچہ قوت القلوب۔ وسر اللہ امام غزالی۔ وتصانیف عین القضات قدس اللہ اسرہم۔

اقوال صحابہ و تابعین عظام

امیر المومنین ابو بکرؓ۔ امیر المومنین عمرؓ۔ امیر المومنین عثمانؓ۔ امیر المومنین علیؓ۔ خواجہ حسن بصری۔ ابن عباس۔ خواجہ امام جعفر الصادق۔ ابو ہریرہؓ۔ خواجہ اویس قرنی۔ **روایات** از کتب علم کلام کہ آنرا علم الٰہی گویند متضمن اوصاف صفات و ذات خدائے عز وجل۔ فقہ اکبر امام اعظم۔ عقیدہ مولانا حافظ الدین معالم مولانا فخر الدین رازی۔ صحایف۔ بدایۂ نیشاپوری۔ اصول صغار۔ لامیہ۔ عقیدۂ نسفی۔ قواعد۔ تمہید ابو شکور سالمی۔ شرح منتقی۔ اعلام الہدیٰ شیخ شہاب الدین سہروردی

روایات از کتب معتبر فقہ و فتاوی و قصص انبیاء

منظومہ۔ متفق۔ کنز۔ ذخیرہ۔ مضمرات۔ مسند امام احمد حنبل صاحب مذہب۔ بستان فقیہہ ابو اللیث۔ جامع الصغیر۔ وجیز در مذہب امام شافعی۔ خزانۃ الفقہ۔ عمدۃ الفقیہہ۔ شرح تعرف۔ اصول الشاشی۔ اصول حسامی۔ اصول بزودی۔ مستوفی شرح بزودی۔ فتاوی کبریٰ۔ فتاوی حجت۔ فتاوی تیسیر۔ قصص انبیاء۔ قصص سنکویہ۔ کفا۔ بدیہ۔ اصبا وی

کتب بزرگ علم طریقت و حقیقت از تالیف و تصنیف مشائخ

تا جواهر منثور ناسوتی و ملکوتی و گوهرهائے منثور سرّی و جبروتی در بحور رسائل
متقدمان و گنجینهٔ کتب متاخران متفرق و منتشر است در یک سلک منسلک و به یک
درج مندرج گرداند و اقوال و شمائل مختلفهٔ اتقیا و اولیا و احوال و خصائل نوعهٔ ازکیا
و اصفیا خارج تالیفات و تصنیفات مذکوره از عجائب ذهنی و غرائب بطنی که از
زبان گهربار و تقریر درر نثار آن کاشف مشکلات فرقان و مبیّن معضلات برهان
اعنی پیر و مربی شیخ و متبنّی خود سماع شده است درین رساله مکتوب و مسطور کند
تا سیاحان بیدائے طریقت و سبّاحان دریائے حقیقت و طالبان مآرب
محبت و عشق ربانی و خاطبان عرائس معرفت و قرب یزدانی و متعطشان آب
حیات سکر و صحو و متحننان نعمت انس و مخمور را به تتبع و تفحص و مناظره و مطالعهٔ چندان
رسائل و کتب مطول احتیاجے و افتقارے و اضطرارے روئے ندهد۔ مولف راست

همه جواهر علم ظواهر ناسوت — همه لآلی اسرار عالم ملکوت
همه لطائف سرّ و عجائب وهبی — لبسے سرائر اوصاف غیبی و جبروت
شده است درج درین درج معرفت یکجا — که تا بآسان یابند قربت لاهوت

اسامی کتب معتبر و نسخ معتمد از تفاسیر و کلمات قدسیه و احادیث مصطفوی و اقوال
صحابه کرام و تابعین و روایات و فتاوی از تالیفات ائمه مهدئین و رسائل مطول و مختصر مقتدایان
علم طریقت و مرشدان عالم حقیقت و اقوال و افعال و احوال اولیاء خاص و مشائخ اخص و
و لطائف محققان اسرار خدائے و غرائب رموز مقربان حضرت الٰهی درین کتاب نبشته
آمد سبب آنکه اگر کسے را در روایتے نزاع افتد و در مقدمه و کلمه شبهه بر خاطر گذرد در کتب
و نسخ مذکور نظر فرماید تا به تحقیق و تیقن انجامد۔ اسامی اینست۔

تفاسیر

سُلَمی۔ قشیری۔ استغنی۔ کشاف۔ زاهدی۔ بصایر۔ عزیزی۔ مجاهد۔ تاج المعانی

المجبین۔ ملفوظ شیخ نظام الدین تالیف کردہ امیر خسرو۔ روح الارواح۔ خلاصتہ الحقایق۔

رسائل متقدمان و متاخران موجز و مختصر بہ تعین اسم کتاب

مناجات لطف جلال و جمال۔ مناجات مہتر موسی بہ تقریر خواجہ خضر۔ رسالہ خواجہ بایزید بسطامی۔ رسالہ غوث الاعظم۔ رسالہ سر اللہ امام غزالی رسالہ خواجہ عبد اللہ خفیف۔ رسالہ سلطان ابراہیم ادہم۔ رسالہ خواجہ ہبیرہ بصری۔ رسالہ خواجہ علو دینوری۔ رسالہ خواجہ جنید۔ رسالہ خواجہ شبلی۔ رسالہ خواجہ معروف کرخی رسالہ شیخ برکہ استاد عین القضات۔ رسالہ حسین منصور۔ رسالہ امام حدادی۔ رسالہ خواجہ یوسف ہمدانی۔ رسالہ شیخ نجم الدین کبری۔ رسالہ خواجہ سہل تستری۔ رسالہ شیخ سری سقطی۔ رسالہ خواجہ ابوبکر واسطی۔ رسالہ شیخ ابو الحسن نوری۔ رسالہ شیخ جمال الدین ہانسوی رسالہ رفاعی پسر سیدی احمد۔ رسالہ شیخ علی رودباری۔ رسالہ خواجہ ابو الفرج زنجانی رسالہ خواجہ محمد حریری۔ رسالہ خواجہ سلیمان دارانی۔ رسالہ خواجہ سیرین رسالہ خواجہ مکحول۔ رسالہ شیخ ابو موسی ابو الخیر۔ رسالہ شیخ عثمان مغربی۔ رسالہ حاشیہ زبدۃ الحقائق رسالہ خواجہ عبد اللہ انصاری۔ رسالہ شیخ محی الدین عربی۔ رسالہ شیخ جبرئیل رسالہ خواجہ شیدا۔ رسالہ دیباچہ کشف۔ رسالہ شیخ شرف الدین پانی پتی۔ رسالہ شمس الحق خواجہ شمس الدین۔ رسالہ مولانا قطب الدین۔ رسالہ غریب۔ رسالہ حمیدی۔ رسالہ سعیدی۔ رسالہ خواجہ نخشبی۔ رسالہ مقصد الاقصی۔ رسالہ منکسر القلوب

اقوال مشایخ برحق و اولیاء اخص و دیگر محققان رحمہم اللہ علیہم

قول مہتر خضر۔ قول خواجہ فضیل عیاض قول سلطان ابراہیم ادھم۔ اقول خواجہ بایزید۔ قول خواجہ جنید۔ قول شیخ شبلی۔ قول خواجہ ذوالنون مصری۔ قول ابو یوسف قاضی۔ قول خواجہ بشر حافی۔ قول خواجہ شقیق بلخی۔ قول امام عبد اللہ سلمی

صاحب ولایت و اولیا، صاحب ولایت قدس اللہ ارواحہم

سر النبی در عالم جلال و جمال و خواص و تاثیر عصمت الانبیا۔ حلیۃ الاولیا ابو نعیم۔ وحی اسرار از امام جعفر صادق علیہ قوت القلوب شیخ ابو طالب مکی۔ ترجمہ قوت القلوب ختم الولایت شیخ محمد ترمذی۔ توقان العارفین۔ عوارف شیخ الشیوخ۔ ترجمہ عوارف مرصاد العباد عنوان المرصاد۔ کشف محجوب۔ کیمیائے سعادت۔ ترجمہ قشیری۔ فکرۃ الاصفیا۔ تعالیم مقصد الاقصی امام غزالی۔ کنوز الجواہر امام غزالی۔ تذکرۃ الاولیا شیخ فرید عطار۔ تمہیدات عین القضات۔ تنزیہہ المکان عین القضات۔ جاوید نامہ عین القضات۔ رشد نامہ عین القضات۔ زبدۃ الحقائق عین القضاۃ۔ انیس الارواح ملفوظ شیخ عثمان ہارونی دلیل العارفین ملفوظ شیخ معین الدین سنجری۔ فواید السالکین ملفوظ شیخ قطب الدین بختیار اوشی۔ راحت القلوب ملفوظ شیخ فرید الحق والدین اجودہنی اسرار المتحیرین ملفوظ شیخ فرید مذکور۔ فوائد الفواد ملفوظ شیخ نظام الدین بداونی۔ نفایس الانفاس ملفوظ شیخ برہان الدین غریب۔ ہادی شیخ علی بہاری سوانح سر اللہ۔ روح الارواح۔ خلاصۃ الحقائق شیخ بہار الدین خلیفہ شیخ کبیر۔ عنوان حجت الاسلام امام محمد غزالی۔ طوالع قاضی حمید الدین ناگوری۔ سوانح قاضی مذکور۔ لوامع قاضی مذکور۔ مقاصد قاضی مذکور۔ عمدہ جنیدی۔ مختصر ایفاء علوم۔ عمدۃ الاسرار۔ کشف اسرار۔ اسرار الابرار شیخ ابو سعید ابو الخیر۔ سکوت العارفین۔ اسرار العارفین۔ توقیع العارفین۔ سراج العارفین۔ آداب المریدین۔ آداب المحققین۔ معرفت المریدین۔ معارف مولانا روم۔ ہدایت الذاکرین۔ انیس التائبین۔ اسباب المغفرت۔ مجمع الحقائق۔ قوام العقاید۔ نبشتہ شمس العارفین۔ رموز الوالہین صاحب تالیف ہذا۔ حصول الاصول خواجہ حماد کاشی۔ اسرار الطریقت خواجہ مذکور۔ حجۃ الاسلام فی جرح العظام خواجہ محمد کاشانی۔ شرف فقر۔ گزیدہ۔ مدارک۔ لوارق۔ اربعین مولانا سید بدر الدین۔ سراج المریدین۔ سعادت نامہ امام غزالی۔ نور ناظر۔ راحت

قسم اول در بیان افعال اصحاب طریقت
قسم دویم در بیان احوال ارباب حقیقت
قسم سیوم در بیان اوصاف وجود ذات باری تعالی جل وعلا وازل و آزال وابد و آباد و نعت عنصر مقدسه حضرت اصطفا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
قسم چهارم در بیان لطائف و غرائب متفرقه و رموز و غوامض حقایق متنوعه و صفت خلقت مهتر آدم علیه السلام و فضائل آدمیان و شمائل انسان و عنایت و امیدواری در حق ایشان به توفیق الحنّان و عون المنان مولف راست

امیدوارم تا این شمائل مقبول | بود قبول قلوب همه عوام و خواص
چو نزد حق همه مقبول هست خواهش شیخ | شده قبول به برهان قول خاص الخاص

قسم اول

در بیان افعال حسنه اصحاب طریقت و مقامات سالکان و مرادات مریدان و مطالب طالبان و عجائب و دقائق آن **فرد**

اوصاف اتقیا را اول کنم بیان | چون شد ز حق شمائل شان نام این کتاب

قسم اول

در معنی اتقا لغتًا و شمائل اتقیا صفتًا معنی اتقا ترسیدن و پرهیزیدن است و مفسران هر دو معنی را در آیات به محل بیان فرموده اند **تفسیر امام زاهد**
قوله تعالی وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۔ یعنی هر که به ترسد از حق تعالی بگرداند باری تعالی برائے او مخرجے تا از جمله غم و اندوه دینی و دنیوی برهد و روزی دهد او را از انجا که گمان او نباشد
تفسیر لطایف قشیری قال اللہ تعالی یا ایها الذین امنوا اتقوا اللہ

قول امام مالک دینار۔ قول شیخ ابوالحسن نوری۔ قول رابعہ بصری۔ قول خواجہ حسین منصور۔ قول خواجہ سہل تستری۔ قول خواجہ یحیی معاذ۔ قول شیخ ابوسعید ابوالخیر۔ قول خواجہ سلیمان دارانی۔ قول خواجہ سری سقطی۔ قول شیخ عثمان ہارون۔ قول شیخ معین الدین سنجری۔ قول شیخ قطب الدین بختیار کاکی۔ قول شیخ فرید الدین اجودھنی۔ قول شیخ نظام الدین بداونی۔ قول شیخ برہان الدین غریب۔ قول زین الدین داؤد حسین شیرازی قول شیخ غیاث الدین۔ قول خواجہ عبداللہ مسعود۔ قول خواجہ عبداللہ انصاری پیر ہیرو۔ قول شیخ ابوبکر دراق۔ قول خواجہ ابوعلی دقاق۔ قول خواجہ نامقی۔ قول شیخ جبرئیل۔ قول خواجہ ابوبکر طسانی۔ قول خواجہ عثمان حیری۔ قول خواجہ ابوسعید حراز موزہ دوز۔ قول قیس ساعدہ۔ قول امام محمد غزالی۔ قول خواجہ عبداللہ مبارک۔ قول وہب بن منبہ۔ قول رابعہ عدویہ۔ قول شیخ ابوعلی جرجانی۔ قول خواجہ احمد معشوق۔ قول ابوطیب سنجری۔ قول شیخ علی جرجانی۔ قول ابن عطار۔ قول خواجہ عبداللہ مطری خازن گنجینہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم۔ قول خواجہ سنون محب۔ قول جلالی۔ قول خواجہ رویم۔ قول خواجہ محمد سلیمانی۔ قول خواجہ محمد سہل سعید۔ قول مخدوم سید جلال بخاری۔ قول امیر یعقوب سوسنی۔ قول مولانا سدید عونی۔ قول خواجہ قاسم۔ قول عجوزہ خواجہ زکی۔ قول ابوالحسن سالم۔ قول محققان دیگر کہ اسامی ایشان معلوم نیست چون محقق شود نبشتہ آید۔ و چون این کتاب مستطاب مشتمل شمائل الاتقیا و اولیا و متضمن احوال ازکیا و اصفیا و زائل خصائل ذمائم عوام صلحا است بخطاب شمائل الاتقیا و زائل الاتقیا مخاطب شدہ و بر چہار قسم و نود و یک بیان علم طریقت و لطایف و غرائب مقامات حقیقت منحصر گشت۔ و آن قسم اینست۔

یعنی متقیان خاص نظر در پرہیزگاری و پارسائی خود نکنند و رستگاری خویش ندانند
مگر بفضل اللہ الکریم **منہ** تقوی ایشان بر حدود شریعت است کہ از انجا
تجاوز نہ کنند و بمراں مستقیم مانند و ثمرہ آن باشد کہ ایشان را در دنیا و آخرت بشارت
دہند کما قال اللہ تعالیٰ الذین امنوا وکانوا یتقون لھم البشریٰ فی الحیٰوۃ
الدنیا و فی الآخرۃ۔ **منہ** مہتر داود ع مہتر سلیمان ع را گفت پرہیزگاری مردم
بہ سہ چیز است یکے بحسن توکل در انچہ بدست او نیست و دوم بحسن رضا بر انچہ بدو رسد
سیوم بحسن صبر بر انچہ از وے فوت شد ترجمہ **عوارف**۔ متقی باید کہ بعزائم کار کند
و گرد رخصت نگردد کہ عمل بہ رخصت کردن حیض مرد است **قول محققے** ہر کہ را
دل مفتی باشد و کار بفتوائے دل کند او متقی و سعید بود و تقوی باز ماندن از حرام است
و فریب ناخوردن از انام **مولف راست**

مقام اول توبہ انابت و اوبہ است سزد مرید شناسد دقائق ہر یک

بیان دوم

در فضائل توبہ و انابت و اوبہ و شمایل تائبان و انیبان و اوبان و شرائط آن
قال اللہ تعالیٰ یایھا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا۔ یعنی
باز گردید سوئے حق تعالیٰ از معاصی و طغیان بہ توبہ نصوح۔
آداب المریدین شیخ نجم الدین التوبۃ رھبۃ یعنی توبہ بازگشتن از گناہان
است بہ ترس حق تعالیٰ سوئے عبادت و طاعت والانابۃ الرغبۃ الی التوبۃ
فی الظاہر یعنی انابت رغبت نمودن است سوے توبہ از جمیع معاصی ظاہر والاوبۃ
رغبۃ التوبۃ فی الباطن معنی اوبہ برغبت باطن بازگشتن است سوئے خدا تعالے
از معاصی باطن تا ذمائم دل بحماید بدل شود اولھا الانتباہ وھو خروج العبد
من حد الغفلۃ ثم التوبۃ وھی الرجوع الی اللہ بالدوام والندامۃ

حق تقاته یعنی اے آں کسانیکه ایمان آورده آید بترسید از سخط و غضب آلهی ترسیدنی بسزا یعنی عصیان و طغیان نه ورزید و به اوامر انقیاد و از نواهی اجتناب واجب نبید

تفسیر زبدة الحقایق همدانی قوله تعالی واتقوا الله ویعلمکم الله یعنے به ترسید از قهر الهی و به پرهیزید از ماسوی الله تا بیاموزد عالم الغیوب شمارا اسرار علوم ذات خود و چوں طالب به حقیقت تقوی رسد حق تعالی همان دهد او را علم انبیا و اخص اولیا بے واسطه غیر تعلیم کند و آں علم من لدنی است

تمهیدات عین القضات قال الله تعالی واتقوا الله واسمعوا یعنی به ترسید از حق تعالی و به پرهیزید از غیر او تا بشنوید اسرار و رموز قرآنی و حقایق و لطایف ربانی۔

رساله سر الله التقوی رقیب الله علی القلوب من سواه

تفسیر رموز۔ ترسیدن و پرهیزیدن عوام و خواص و اخص متنوع است چه متقی شریعت است و متقی طریقت و متقی حقیقت المتقی فی الشریعة من اتقی عن جمیع معاصی الجوارح وجمهور ذمائم الظواهر۔ و فی الطریقة المتقی من اتقی ذمائم البواطن ومن خطرات النفس والهواجس و فی الحقیقة المتقی من اتقی بدون الله ظاهرا و باسوی الله باطنا منه چه بیان دون و سوی فرق است۔ دون چیزے اندک و سهل و ادنی باشد چنانچه حب جاه و دنیا و کشف و کرامات و سیر و طیر و مانند آں و سوی هر چیزیکه غیر حق باشد از بهشت و حور و قصور و محبت و معرفت و امثال آں

تفسیر سلمی المتقی ان لایکون رزقه من کسبه قول امیر المؤمنین علی رضی الله عنه سادة الناس فی الدنیا الاسخیاء وسادة الناس فی الآخرة الاتقیا خواجه بایزید المتقی اذا قال قال لله واذا عمل عمل لله

ترجمه قشیری صحابه از حضرت رسالت پرسیدند یا رسول من آلک قال علیه السلام کل مومن تقی آلی

صنه المتقی من اتقی عن رویة تقواه ولم یری نجاته الا بفضل مولاه

یعنی متقیان خاص نظر در پرہیزگاری و پارسائی خود نکنند و رستگاری خویش ندانند مگر بفضل اللہ الکریم **منہ** تقوی ایستادن بر حدود شریعت است کہ از آنجا تجاوز نہ کنند و بدان مستقیم مانند و ثمرہ آن باشد کہ ایشان را در دنیا و آخرت بشارت دہند کما قال اللہ تعالیٰ الذین امنوا وکانوا یتقون لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا و فی الآخرۃ۔ **منہ** مہتر داود ؑ مہتر سلیمان ؑ را گفت پرہیزگاری مردم بہ سہ چیز است یکے بحسن توکل در آنچہ بدست او نیست و دوم بحسن رضا بر آنچہ بدو رسد سیوم بحسن صبر بد آنچہ از وے فوت شد ترجمہ عوارف۔ متقی باید کہ بعزائم کار کند و گرد رخصت نگردد کہ عمل بہ رخصت کردن حیض مرد است **قول محققے** ہر کہ را دل مفتی باشد و کار بفتوائے دل کند او متقی و سعید بود و تقوی باز ماندن از حرام است و فریب ناخوردن از انام **مولف راست**

مقام اول توبہ انابت و اولیست سزد مرید شناسد دقائق ہر یک

بیان دوم

در فضائل توبہ و انابت و اوبہ و شمایل تائبان و انیبان و اوبان و شرائط آں

قال اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا یعنے باز گردید سوئے حق تعالیٰ از معاصی و طغیان بہ توبہ نصوح۔

آداب المریدین شیخ نجم الدین التوبۃ رھبۃ یعنی توبہ باز گشتن از گناہان است بہ ترس حق تعالیٰ سوئے عبادت و طاعت والانابۃ الرغبۃ الی التوبۃ فی الظاہر یعنی انابت رغبت نمودن است سوئے توبہ از جمیع معاصی ظاہر والاوبۃ رغبۃ التوبۃ فی الباطن معنی اوبہ برغبت باطن باز گشتن است سوئے خدا تعالیٰ از معاصی باطن تا ذمائم دل بحاید بدل شود اولھا الانتباہ وھو خروج العبد من حد الغفلۃ ثم التوبۃ وھی الرجوع الی اللہ بالدوام والندامۃ

حق تقاته یعنی اے آں کسانیکه ایمان آورده آید بترسید از سخط و غضب آلہی ترسیدنی بسزا یعنی عصیاں و طغیاں نه ورزید و به اوامر انقیاد و از نواہی اجتناب واجب بینید

تفسیر زبدة الحقایق ہمدانی قوله تعالیٰ واتقوا الله ویعلمکم الله یعنی به ترسید از قہر الہی و به پرہیزید از ماسوی الله تا بیاموزد علام الغیوب شمارا اسرار علوم ذات خود و چوں طالب به حقیقت تقوی رسد حق تعالیٰ ہماں دم او را علم انبیا و اخص اولیا بے واسطه غیر تعلیم کند و آں علم من لدنی است تمہیدات عین القضات

قال الله تعالیٰ واتقوا الله واسمعوا یعنی به ترسید از حق تعالیٰ و به پرہیزید از غیر او تا بشنوید اسرار و رموز فرقانی و حقایق و لطائف ربانی۔

رساله سر الله التقوی رقیب الله علی القلوب من سواه

تفسیر رموز۔ ترسیدن و پرہیزیدن عوام و خواص و اخص متنوع است چه متقی بلعت شرع است و متقی طریقت و متقی حقیقت المتقی فی الشریعة من اتقی عن جمیع معاصی الجوارح وجمهور ذمائم الظواهر۔ وفی الطریقة المتقی من اتقی ذمائم البواطن ومن خطرات النفس والهواجس وفی الحقیقة المتقی من اتقی بدون الله ظاهرا و باسوی الله باطنا چه بیان دون و سوی فرق است۔ دون چیزے اندک و سہل و ادنی باشد چنانچه حب جاه و دنیا و کشف و کرامات و سیر و طیر و مانند آں و سوی ہر چیزیکه غیر حق باشد از بہشت و حور و قصور و محبت و معرفت و امثال آں

تفسیر سلمی المتقی ان لایکون رزقه من کسبه قول امیر المومنین علی رضی الله عنه سادة الناس فی الدنیا الاسخیاء وسادة الناس فی الاخرة الاتقیاء خواجه بایزید المتقی اذا قال قال لله واذا عمل عمل لله ترجمه قشیری صحابه از حضرت رسالت پرسیدند یا رسول من آلک قال علیه السلام کل مومن تقی آلی

صد المتقی من اتقی عن رویة تقواه ولم یری نجاته الا بفضل مولاه

الظاهرة وتوبة الصالحين من الاخلاق الذميمة الباطنة مما يجب تزكية القلب عنها فانها مبعدة من الله عزوجل وتوبة المحبين من الغفلة عن الله عزوجل قول بایزید توبه از معصیت یک است و از طاعت هزار کترک العجب والريا والمباهات اليها منه توبة الناس من الذنوب و توبتي من قول لا اله الا الله يعني توبتي من قلت صدقي في لا اله الا الله وجه دریں قول اثبات حق و نفی غیر است آنکس که از غیر حق روزی خواهد و از وی بترسد و در کارها امید از غیر دارد و نفی غیر نکرده باشد و آن گفتن دروغ بود پس از ذنب کذب توبه باید رسالہ غوث الاعظم قلت یارب ای توبة افضل عندک قال توبة المعصومين وای عصمة افضل عندک قال عصمة التائبين روح الارواح توبه هر ساعت و هر نفس بر همه فرض است کافران را از کفر تا با یمان آیند و عاصیان را از معاصی تا باز گردند و طاغیان با طاعت گرایند و مسلمانان و مومنان از ذمائم ظاهر و باطن بجا پسعی واجب بینند و روندگان راه طریقت از ناسوت بملکوت سیر کنند و طالبان مقامات حقیقت از ملکوت بجبروت قصد نمایند فاما مقربان و اخصان در ملکوت و جبروت نه مانند و ازان عبور کنند و کمر همت بوصول عالم لاهوت بندند توبوا الی الله جمیعا سر این معنی است نزول این آیت در حق صحابه بود فاما متابعان درین داخل اند منه اگر بنده صد سال معصیت کند و بگوید تبت حق تعالی گوید قبلت کما قال الله تعالی وهو الذی یقبل التوبة عن عباده ای بنده حرفت تو معصیت کردن است و صفت من مغفرت کردن است تو حرفت خود نمیگذاری من صفت خود چگونه گزارم قوت القلوب لایصح التوبة حتی لا یتوب من الحسنات قوله تعالی ومن لم یتب فاولئک هم الظالمون آخر ظلم اول توبه و آخر توبه اول محبت و آخر محبت اول معرفت است.

وکثرة الاستغفار یعنی چون کسے خواہد کہ توبہ کند اول تنبیہ شود از معاصی کہ
کردہ است و بیرون آید از غفلت کہ رفتہ است پس تائب شود و این رجوع باشد
سوئے حق تعالیٰ بدوام و پشیمان گردد از کردہائے مذمومہ خود و استغفار بسیار گوید
و بمعذرت و زار خویش پیش آید و عجز کند کہ بد کردہ ام و خطا کردہ ام و بیصبرانی خدا تعالےٰ
از من در وجود آمدہ است ثم الانابة وھی الرجوع من الغفلة الی ذکر اللّٰہ
الغفور بالجنان لا باللسان و قیل بل مع کلیھما۔ سہل تستری التوبة
ان لاتنسی ذنبک والانابة ان تنسی ذنبک ترجمہ قوت القلوب
اواب آنست کہ در بازگشت سوئے حق تعالیٰ از معاصی مبالغت نماید سرًّا و جہرًا
و شدةً و رخاءً کشف المحجوب توبہ عام مومنان رجوع از کبائر بسوئے طاعت
از خوف عقاب و طلب ثواب باشد و انابت مقام خواص است۔ قولہ تعالیٰ وانیبوا
الی ربکم یعنے رجوع از صغائر جوارح و معاصی باطن از خطرہ و ہواجس و ترک ہوائے نفس
بامید عشق و محبت و معرفت و قربت بود و اوبت مقام انبیا و مرسلان و خاص الخاص
است رجوع از خود بحق و آنچہ غیر حق است بہ تمنائے بقا در رویت عوارف
الانابة ثانی الدرجة التوبة رموز الواہین صاحب تالیف التوبة
من جھة العبد والانابة من المعبود والتوبة فی حق الطالب والانابة من
مواھب المطلوب حصول الوصول خواجہ حماد انابت از خوف حق باشد
و توبہ از استحیا یعنی از شرم خدا بود آقائیین رفیعی۔ توبہ لغتًا رجوعست و شرعًا
متعلق است بہ سہ زمان ماضی و مستقبل و حال در ماضی ندامت است از معاصی و در
حال اعراض است از معاصی و در مستقبل عزم بازگشت بہ معاصی قول قال اھل
اللغة التوبة الرجوع یقال تاب ای رجع و قال اھل العلم التوبة الرجوع
من طریق البعد الی طریق القرب واعلم ان توبة العوام من الذنوب

کبیرہ گردد ولا کبیرۃ مع الاستغفار۔ رسالہ مولانا جمال الدین ہانسوی التوبۃ
من العبد توجب الرجوع والتوبۃ من المعبود توجب الثبات
شرائط توبہ ۔ رسالہ شیخ جبرئیل ۔ تائب را باید کہ وقت توبہ غسل کند و دوگانہ
بگزارد و از ولایت مشائخ استمداد نماید و بحضرت حق مناجات کند و بگوید الٰہی ظاہر را
بدانچہ امکان من بود بہ توفیق تو پاک کردم و بہ باطن دست نمی رسد تو بعنایت خود
آنچہ غیر تست از دل من پاک کن ۔ مولانا فرید الحق والدین خلیفہ شیخنا بعد غسل ایں دعا
خواندے بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ اللھم طھر ظاھری بالماء و باطنی
بالصفاء شیخ ابو اسحٰق نہاوندی ایں بیت وقت توبہ خواندے بیت

توبہ کردم توبہ کردم توبہا　　آشتی کن آشتی کن آشتی

شرط دیگر تائب اول ندامت و خجالت از معاصی ماضیہ کند کہ الندم توبۃ ۔ ہر کہ
معاصی را بہ ندامت یاد کند و از یاد گناہ لذت نگیرد و ازان شرمندہ شود تائب ثابت
باشد و بہ شرف التائب من الذنب کمن لا ذنب لہٗ مشرف شود ۔
شرط دیگر نیت جزم کند تا بہ آئندہ گناہے در وجود نیاید و بہ جہت حال بدل رسال
و بہ چشم گریاں و با ندام گدازان و از کردہائے ماضی پشیمان باشد ۔
شرط دیگر ۔ توبہ از خوف عقوبت دوزخ و بہ امید بہشت نکند خاص برائے رضائے و
خوشنودی حق کند ۔
شرط دیگر ۔ رسالہ غوث الاعظم حاکیاً عن اللہ تعالیٰ یا غوث اذا اردت التوبۃ
فعلیک باخراج الذنب عن النفس ثم باخراج خطراتہ عن القلب تصل الیٰ
والا فانت من المستھزئین ۔ فضائل توبہ و شمائل تائبان قال علیہ
السلام من اذنب ذنبا فعلم ان اللہ تعالیٰ مطلع علیہ غفر لہ وان لم
یستغفر مولف راست ـــہ

ترجمۂ قشیری توبہ آنست کہ چون گناہ یاد کنی حلاوت ان گناہ یا د نیاید و ہر کہ از بیم عقوبت توبہ کند و بگوید ربنا ظلمنا انفسنا حق تعالیٰ گوید لبیک عبیدی منہ توبہ آن بود کہ از توبہ توبہ کنی یعنی چون توبہ بصدق و اخلاص نباشد ازان توبہ توبہ باید کرد۔ رُباعی

در دل اثر گناہ بر لب توبہ — در صحت خوشدلی و در تپ توبہ

ہر روز شکستن است و ہر شب توبہ — زین توبہ نا درست یارب توبہ

خواجہ ابو سعید ابو الخیر را مریدی بیچے توبہ کردہ بود شکست شیخ فرمود اگر توبہ او را شکستہ بودے ہر گز نہ شکستے قول شیخ الاسلام نظام الدین ہر گناہے و معصیتے را معدرتے و کفارتے و توبہ ہست کفارت شرب خمر آبہائے سرد بہ تشنگان دادن و شربت ہا بہ فقرا و محتاجان و سوختگان آتش محبت حق خورانیدن و کفارت قذف و غیبت از خصمان خوشنودی خواستن و نیکی و دعا ایشان را بسیار گفتن باشد و عذر حقوق عباد اگر زندہ باشد ادائے عین و یا خوشنودی خواستن یا بعوض آن چیزے دادن بود و اگر مردہ باشد بورثہ او رسانیدن و خوشنودی خواستن و اگر ورثہ نباشد بروح او خواندن و گزاردن و طعام و آب و شیرینی بہ فقرا دادن و التجا بہ حق کردن و عجز و اضطراب نمودن امید باشد کہ حق تعالیٰ خصمان را خوشنود کند و ہم چنین ہر عضو یرا مناسب آن توبہ است در محل گفتہ آید۔

قول خواجہ عبد اللہ انصاری عنایت اللہ عزیز ست نشانی آن دو چیز است یا عصمت اول یا توبۂ آخر توبہ مطیع از فراوا دیدن طاعت است و توبہ عاصی از اندک دیدن معصیت و توبہ عارفان از بسیاری منت کشف الاسرار دیدن گناہ محو گناہ است و آن ندم است پس توبہ باشد و نادیدن گناہ گناہ بر گناہ است و آن اصرار بود قال علیہ السلام لا صغیرۃ مع الاصرار یعنی چون بر گناہ صغیرہ اصرار نماید

بیان سوم

در ذمیمه و حمیده و صغیره و کبیره و اکبر الکبائر که در عضو آدمیست

مفهوم ضمائر زمرهٔ مریدان صادق بیعت و طالبان واثق ارادت باد که مرید حقیقی بارادت سابقه خود به تاثیر قهر و لطف در هر عضو آدمی ظاهراً و باطناً ذمیمه و حمیده و صغیره و کبیره را تعبیه کرده است سالک نونیاز باید که آنرا بشناسد و در تبدیل و تهذیب آن چنانچه مرشدان و مقتدایان مبین و تلقین فرموده اند سعی جمیل واجب بیند تا فرداکه مهر سکوت بر دهنها نهند و دستها و پائها از کردار خود گواهی دهند که الیوم نختم علیٰ افواههم و تکلمنا ایدیهم و تشهد ارجلهم بما کانوا یکسبون ۔ برین حالیست و هم چنین فروج را نیز در سخن آرند تا گواهی دهند آنچه کرده اند قوله تعالیٰ و قالوا لجلودهم لم شهدتم علینا یعنی صاحبان فروج گویند چرا گواهی میدهید برما فروج گویند انطقنا الله الحق تعالیٰ مارا در سخن آورده است و آیت دیگر حتیٰ اذا ماجاءها شهد علیهم سمعهم و ابصارهم وجلودهم بما کانوا یعملون ط پس بنده را واجب است که جمیع اعضائے خود را از معاصی نگاهدارد تا در آن حشر اکبر و عامه معشر شرمنده و سر افگنده از دست رفته و از پائے در آمده نشود ۔

رسالهٔ شمسیه اعضائے بنی آدم که بدان آدمی هم موجب بهشت و هم موجب دوزخ گردد هفت است ۔ مولف راست

چشم و گوش و زبان و دست و شکم   و آن دگر فرج و آلت و پا هم

بر قضیه حدیث صحیح مصطفےٰ صلی الله علیه وسلم که اُمرت ان اسجد علیٰ سبعة اعضاء الوجه والیدین والرکبتین والرجلین الحق تعالیٰ را به هفت اعضا سجده باید کرد

حق زبندہ بہانہ نمی طلبد　　　بہر غفران بہانہ می طلبد

عقیدہ حافظیہ من مات بغیر توبۃ فھو مشیۃ اللہ ان شاء غفر وان شاء عذب رسالہ غریب بندہ من نہ آنست کہ گنہ نکند بندہ من آنست کہ گنہ کند وزوو بدرمن آید تاجفوت وہفوت بہم جمع نگردد فضیلت دیگر قول صاحب روح حاکیا عن اللہ تعالیٰ توبہ کردن بندہ بندہ کرم وتوبہ دادن من بحکم کرم توبہ کردن بندہ بہ دُعا توبہ دادن من بعطا۔ بندہ را بہ توفیق خود توبہ دادم وہم خود مدح کردم ہنوز اندیشہ توبہ بردل تو نگزشتہ بود کہ نام تو در جریدہ تائبان نوشتہ بودم کہ التائبون وہنوز از عدم در عالم وجود پا نہ نہادہ بودی کہ نام تو در دفتر عابدان ثبت کردہ بودم کہ العابدون قال علیہ السلام ان العبد اذا تاب صارت ذنوبہ ماضیۃ کلھا حسنات فضیلت دیگر۔ قول خواجہ ناصقی ہر کہ بہ حقیقت توبہ کردہ باشد بر ہر زمینے کہ بگزرد آن زمین برزمین ہائے دیگر مباہات وفخر کند واگر بہ جوئے ولب آبے بگزرد وبسم اللہ گوید آن جوئے ولب آب تا قیامت تسبیح گوید واورا امرزش خواہد۔
فضیلت دیگر۔ قول محققے اگر کسے بہ صدق توبہ کند درین خطاب داخل شود کہ التائب من الذنب کمن لاذنب لہ۔ فرد

خلاف کردی وبد کردی وخطا کردی　　　بیا کہ انچہ تو کردی ازین طرف بحلبت

فضیلت دیگر۔ رسالہ حصول الوصول خواجہ حماد کاشانی۔ توبہ دل را آب حیات است وگناہ را تریاک ووصلت را شفیع۔
رسالہ حمیدی ابلیس گفت طاعت کردم ندا آمد ان علیک لعنتی الی یوم الدین آدم گفت بد کردم ندا آمد عفو کردم ربنا ظلمنا انفسنا ستر این معنی است

بیت

توبہ باید کہ از گناہ بود　　　گر ندانی گنہ تباہ بود

با ہفت عضو قالب سجدہ کنند عوام　　　خاصان کنند سجدہ روحی بہفت عضو

آمدیم ذمیمہ و حمیدہ کہ در ہفت عضو ظاہر است بنص واحادیث ثابت شدہ وآن در کتب فقہ مسطور و مکتوب است بسبب تکرار واطالت اینجا نشستہ نیامد رسالہ حاشیہ زبدۃ الحقائق تا از افعال ذمیمہ پاک نشوی و بہ اخلاق حمیدہ آراستہ نگردی از دوزخ خلاصی نیابی و بہ بہشت نرسی۔ ذمیمہ و حمیدہ کہ در ہفت عضو است اینست عضو چشم۔ حمیدہ گریستن از خوف وشوق حق ونگریستن بقرآن و بیداری شب برائے ذکر و فکر و دیدن بروے ہائے اولیا و بروئے والدین و بآثار صنع باری جل وعلا کہ در جمیع مخلوقات و موجودات است و پاک کردن گوشہائے چشم از رمد کہ آن محل نشست ملائکہ است و نظر بر سجدہ گاہ داشتن و دائم خوابانیدن تا بہ چپ و راست نظر نیفتد۔ مولف راست ؎

چون این میسر گردد بعون رحمانی　　　شود منور چشم دلت بحق بینی

ذمیمہ آنست کہ نظر کردن بہ شہوت جانب عورات نامحرم وامارد و دیدن از ناف تا زانوئے مرد و زن و نظر انداختن در خانہائے مردمان وخواب کردن در اوقات نماز و دیدن نامۂ کسے بے اجازت و نظر داشتن جانب دہن یکے وقت طعام خوردن عضو گوش حمیدہ۔ شنیدن کلام اللہ واحادیث واقوال مشائخ برجادہ و مواعظ ومسائل شرعی وشنیدن صفات سلبی وثبوتی حق تعالیٰ واصغائے بانگ نماز وصوت حسن و قول وغزل اگر تکمیل پیر و بر رسول صلی اللہ علیہ وسلم واوصاف حق تعالیٰ تواند کرد۔ ذمیمہ گوش شنیدن کلام لغو ولہو وفحش وہزل ولایعنی وغیبت وسخن عورات بیگانہ ومزامیر اگر مقتضی بہ فساد وفسق باشد واستراق سمع ووقت بانگ نماز وتلاوت قرآن گوش جانب دیگر داشتن۔ عضو زبان حمیدہ۔ تلاوت کردن و ذکر دوام گفتن وجواب بانگ نماز دادن وبیان مسائل شریعت کردن وفواید طریقت وحقیقت

اگر امر وزبدین ہفت عضو بے فرمانی و بے رضائی حق کنند فردا در دوزخ فرستند کہ دوزخ را ہفت در است قولہ تعالیٰ لھا سبعۃ ابواب لکل باب منھم جزء مقسوم و آنکس کہ این اعضا را با طاعت اوامر در کار دارد و از نواہی انکار نماید ہر عضوے بصفت دل موصوف گردد و ہفت عضو ظاہر با دل ہم ہر ہشت در بہشت جا یابد کہ بہشت را ہشت باب است قال النبی علیہ السلام من قراء بعد غسل قدمیہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ دخل الجنۃ من ثمانیۃ ابواب فی ای باب شاء نظم

در رہِ خلق خوب و سیرت زشت　　ہفت دوزخ توئی و ہشت بہشت

ریاحین اذا سلم المسلم من صلوتہ فتح اللہ تعالیٰ ثمانیۃ ابواب الجنۃ دخل من ای باب شاء قول محقق در ہر عضو آدمی نعمائے و آلائے مناسب آن نہادہ اند مثلاً اعضائے ظاہر از نعما است و قوی کہ در آن است از آلاء است ہمچنین طاعات و عبادات ظاہری نعما است و باطنی آلاء است اقرار و تصدیق ایمان از نعما است و عصمت و ہدایت از آلاء است۔ رموز الوالہین حق تعالیٰ بصورت و ہیئت ہر قالب آدمی روحے مثل آن قالب و ہیئت آفریدہ است چنانچہ این قالب آدمی غلاف آن روح است کما قال ابن عباس ان الارواح خلق من خلق اللہ صورھم علی صورۃ بنی آدم قول ابی صالح الروح کھیئۃ الانسان ولیس بناس وقال المجاھد الروح علی صورۃ بنی آدم لھم اید وارجل ورؤس ولیس بالملائکۃ ولیس بالناس آن صورت از عالم قالب نیست از عالم فتبارک اللہ احسن الخالقین است و آن را نیز ہفت عضو است اگر بندہ بدان اعضائے سبعہ روحی ہم حق تعالیٰ را سجدہ کند صاحب باطن و صاحب دل شود مولف راست ؎

زکم خوردن کسیرا تب نگیرد — زیر خوران بروزے صد بمیرد

ذمیمهٔ شکم خوردن خمر و سکورات دیگر و مال ایتام که به غصب شده باشد و آن وجه به غذا ساختن و برهنه داشتن ناف و شکم تا نظر خلق بر آن افتد۔

عضو اندام نهانی مرد و عورت حمیده۔ احتیاط نمودن در استنجا و استبرا واستنقا و از نظر خود و غیر پوشیده داشتن مولف راست

حیا چو هست ز ایمان محافظت شرط است — که جائے شرم است این گر محافظت نکنی

ذمیمهٔ عضو نهانی۔ زنا و لواطت کردن و برهنه داشتن اندام نهانی و بعد بول ناشستن و موئے زہار و ختنه ترک دادن و نظر کردن بر آن۔

عضو پا حمیده۔ رفتن به مساجد و حج و به طلب علم شریعت و طریقت و حقیقت و قدم زدن به شفاعت حاجتمندے و درمانده و پرسیدن بیمار و دنبال جنازه رفتن و پا را نهادن درون مسجد و مصلا و پوشیدن جامهٔ پا و موزه کفش اول به پائے راست و نشستن شب و روز روئے به سوئے قبله مولف راست

گر از نهان تو پائے پس نا رسی — در ره حق شوی بلند قدم

ذمیمهٔ پا۔ فرار نمودن بے عذر از موضعیکه مسلمانان به کافران محاربه کنند و پائے سوئے قبله و مادر و پدر و اوستاد دراز کردن و در موضع تہمت رفتن و پائے چپ بر مصلا و درون مسجد نهادن و تراش قلم و کاغذ و طعام و گندم و برنج پخته و خام زیر پا آوردن و بندگان خدا را به پا ایذا رسانیدن۔ مولف راست

در حمایت ثواب و قرب و خیر است — در زمائم عقاب و بُعد و سزا است

فاما اکبر الکبائر آنست که حضرت بابرکت شیخ این ضعیف فرمود که الجمع بین الصلوتین وقتًا لا یجوز یکجا کردن دو فریضه یعنی اگر فریضه فوت شد بماند تا وقت فریضه دیگر شود یکجا ادا کند۔ باید که اگر وقت مفروضه فوت شد در حال فایته ادا نماید و به معذرت پیش آید

طالبان دین گفتن و بهر کارے تسمیه بر زبان راندن و سلام بر مومنان کردن و جواب سلام
و جواب عطسه دادن در سه عطسه که آن رحمانیست و در چهارم عطسه جواب نگوید که رحمانی
نیست مولف راست ع

کلام ظاهر کس گر بدین صفت باشد — همه حماید گوید زبان باطن او

ذمیمه دروغ و غیبت و فحش و لایعنی گفتن و سوگند کذب خوردن و گواهی
دروغ دادن که بدان حق مسلمانان باطل و حبط شود و سخن دنیا در مسجد گفتن که ازان بوی
گندگی خیزد و ملائک بدان بگریند و دعا بد کنند که الٰهی چنانچه از خانهٔ تو مرا این بوی
گردا ورا نیز از خانه خود بیرون کن و وقت تلاوت و بانگ نماز سخن گفتن و اظهار عیوب
مسلمانی کردن عضو دست حمیده گرفتن مصحف و قلم و کتاب بدست راست و
مصافحه کردن با مشایخ و علمائے متدین و عصا در دست راست گرفتن بعد چهل سالگی
و دست در آستین داشتن و گرفتن دست و عصائے محجوب در راه رفتن و بار ضعیفے
برگرفتن و فرد آوردن و آب و نان به تشنه و گرسنه دادن و شستن دستها اول و آخر
در طعام و فرود آوردن ناخنها آغاز از انگشت شهادت کردن و دست بدعا بر آوردن
و بر و فرو آوردن مولف راست ع

کسیرا کاینچنین دولت بدست — شود همدست اصحاب الیمین او

ذمیمه دستها . قمار باختن و سرقه کردن و طپانچه بر رو زدن که روساخته قدرت
الٰهی است و در ماتمها دست بر سر زدن و ناحق یکے را زدن و کشتن و ناخنها بزرگ
داشتن و استنجا و طهارت بدست راست کردن مگر بعذرے و ماکولات و مشروبات
دست چپ خوردن و بریدن درخت نافع و ذاکرے بے موجبے و چابک زدن مرکب
را به هوائے نفس . حمیده عضو شکم . تهی داشتن شکم از آب و نان زیادت از
حاجت تا نفس صفت روح شود فرد

بخصوص که اہل شریعت بادراک معانی آن نپردازند که فہم ایشان بنیت و اصحاب حقیقت
بہ نیل حقائق آن قربت حق یابند از انکه بدین سعادت مخصوص اند مولف راست ؎

اسرار و رموز عالم جبروتی　　کے فہم کنند زمرۂ ناسوتی
این کار اخص و خاصۂ احمدیت　　مخصوص شدہ بقرب لاہوتی

ذنب اخص آنست که حضرت رسالت پناه فرموده ان الرجل لیذنب الذنب
فیدخل به الجنة ـ عین القضات میفرماید که ترک این ذنب کفر آمد و اطاعت
این ذنب طاعت تفسیر زنجانی ذنوب الانبیاء یصل الی الحق لانهم مبعوثون
من حیث الحق فی کل شیٔ ـ
رسالہ تمہیدات ذنب ابلیس عشق او آمد با خدا و ذنب مصطفی عشق خدا آمد با او
و در حق رسول است لیغفر لک الله ما تقدم من ذنبک وما تاخر ـ ازین ذنب که
عبارت از امانت آمد بر آدم و آدم صفتان بخش کردند یعنی اخص ہم درین داخل اند ہمه
این ذنب بروح مصطفی نهادند اگر ذره ازین بر کونین و عالمیان می نهادندے جملگی
ایشان برقم فنا مخصوص شدندے امیر المومنین ابوبکر ازینجا گفت که اے کاشکے من
آن سہو و ذنب محمد بودمے ـ بیان آن ذنب برمز می گوید که ایاز گفت ہیچ ذنب در
خدمت سلطان چنان نمیدانم که مرا بر تخت مملکت می نشاند و می گوید عشق ما از تو مراد یافته
است و وجود ما از وجود تو زیبائی یافته است و وجود تو مملکت حضرت ما گشته ـ بیان
صریح کردن این ذنب ممنوعست در شرع و ورع تا عوام در ضلالت و کفر نیافتند
و انکه محققان ازین ذنب ذوق گیرند و عارفان و عاشقان وافر حظ گیرند در ضمن نظم
بکنایت برون داده شد ـ مولف راست ؎

فراز تخت خود محمود بنشاند　　غلام خاص را محبوب جان خواند
فدایش کرد ملک و ملک خود را　　به پیش تخت او بنشست عمدا

و مستغفر شود و بعضے مشایخ فرموده اند که اکبر الکبائر الشرک بالله قول محقق و دیگر الکبائر شانزده است ۔ دو در دست السرقة وقتل المومن بغیر الحق و چهار در زبان الشتم وشهادة الزور وقذف المحصنة ویمین الفاجرة یعنی سوگند دروغ خوردن که آن موجب تنگی گور است وقسم راست هم خوردن سبب نقصان رزق بود وسه در شکم اکل الربا وشرب الخمر واکل مال الیتیم و دو در اندام نهانی الزنا واللواطة ویکے در پا الفرار من الزحف یعنی از جائیکه محاربه کفار و مسلمانان باشد بگریزد و چهار در دل است الشرک بالله والاصرار بالذنب والیاس من رحمة الله والامن من مکر الله اول الشرک بالله یعنی هر چه از شر و خیر از کسے بمردم رسد خیر یا یا حق شریک کند که این مرا از فلان رسید و نداند که این من الله است **فرد**

گر گزندت رسد ز خلق مرنج که نه راحت رسد ز خلق نه رنج

دوم الاصرار بالذنب معصیتیکه از وے در وجود آید آنرا سهل پندارد و مباهات نماید سیوم الیاس من رحمة الله که از کرم حق نومید باشد که نخواهد بخشید و معنی این آیت سرمایه عنایت که لا تیاسوا من رحمة الله در باطنش جا نیافته باشد و بگوید که **فرد**

گر رحمت تست بر نکو زیست رحمت کن بندگان بد کیست

چهارم الامن من مکر الله یعنی چون معاصی در وجود آید امین باشد که خواهد بخشید و معنی آیت فلا یامن مکر الله را رعایت نه نماید **فرد**

که نه ترسد ز بے نیازی او که نه نازد ز کارسازی او

رساله رموز الواهین ذنوب بانواع است ذنب عوام و ذنب خواص و ذنب اخص و ذنب انبیا است ۔ ذنب عوام خلاف اوامر و اقدام نواهی کردن بود و ذنب خواص خطره دون و حب جاه دنیا در باطن گذرانیدن فاما ذنب اخص و انبیا نه همچو ذنب عوام و خواص است بیان آن مشکل مگر برموز و اظهارش مستحیل جز آنکه

مطیع است اول آنکہ میداند کہ حق تعالی برین عالم است و دوم آنکہ میداند کہ حق می بیند سیوم آنکہ دانستہ است کہ حق امر زیدہ است۔ **مولف راست۔**

پیش این ہر سہ معصیت محو است زانکہ این خصلت مطیعانست

قال علیہ السلام من اذنب ذنبا فعلم ان اللہ مطلع علیہ غفر لہ وان لم یستغفر۔

تحصید ابوالشکور بدرستی کہ ذنوب اثر کند در توحید و معرفت و در ایمان پس بسیاری گناہ موجب زوال تمام ایمان نیست و اندکے گناہ موجب زوال بعض ایمان نباشد یعنی جزوے از ایمان نقصان نہ پزیرد و لایزد و لا ینقص ستر این معنی است رسالہ **اسباب مغفرت** حق تعالی چون یکے را در آخرت بگناہے کہ در دنیا کردہ بود بیامرزد ہمہ را بدان گناہ بیامرزد و اگر یکے را بحسناتے قبول کند دیگران را نیز قبول کند۔ **مولف راست**

درستی توبہ رو دران زمانست کہ باشیخ برحق شود عہد و پیوند

بیان چہارم

مرتبہ و درجہ ہدایت و ارشاد و دعوت سوے حق تعالی و مقامات و اوصاف شیخی و شمائل شیوخ ہادی و مرشد و شرائط آن ہدایت و ارشاد مفہوم ضمایر طالبان ارادت اصلی و معلوم بصایر مریدان ہدایت کلی باد کہ ہدایت بر دو نوعست حقیقی و مجازی۔ ہدایت حقیقی من اللہ تعالی است کہ بیواسطہ غیرے ہر کرا خواہد سوے خود راہ نماید۔ قال اللہ تعالی یھدی من یشاء الی صراط مستقیم و جاے دیگر فرمود یھدی اللہ بنورہ من یشاء حضرت رسالت پناہ ہر چند خواست کہ عم خود را ہدایت کند میسر نیامد و وحی شد انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء نفی این ہدایت مخصوص در باب محبوب رسول اللہ است نہ مطلقا و لہذا ہدایت مجاز را نیز اعتبارے تمام است چنانچہ

گناه خویشتن دانست آں حال انابت کرد ایاز از شرم فی الحال
ایاز آمد چو اندر عذر خواہی بجائش کرد سلطان بادشاہی

انکہ ایاز بر تخت نشستن خود بہ حضور سلطان محمود بر جسارت و ایرام خود حمل کرد لطف ارزانی داشتند و مرتبت و قربت او بلند تر گردانیدند۔ رسالہ روح الارواح انکہ رسول اللہ فرمود انہ لیغان علی قلبی حتی استغفر اللہ فی الیوم سبعین مرۃ از طاعت بود نہ از معصیت چہ آفت رویت طاعت بیشتر از معصیت است کہ از امام جعفر پرسیدند کدام معصیت کہ بندہ را بحق رساند و کدام طاعت کہ بندہ را از حق دور دارد گفت طاعتے کہ عجب آرد آن موجب بعد است و معصیتیکہ ازان پشیمانی و شرمندگی روی دہد سبب قربت ست۔ مولف راست ؎

مطیع عاصی و عاصی مطیع از چہ شود بعجب و عذر دگر امن خوف این کفر است

تفسیر سلمی۔ ذنب دو نوع است یکے انکہ بندہ بر خود الزام میکند و آن بہ استغفار و توبہ دفع شود دوم گناہے کہ بندہ بدان الزام یافتہ است دران گناہ او معذور است مولف راست ؎

اول امر است و حکم او آخر سرے است درین نہ جائے ظاہر

کتاب کشف شرح بزودی ان المومن حین یرتکب العظیم من ذنوب اللہ احب الیہ مما سواہ یعنی بندہ مومن آں ہنگام کہ گناہ عظیم میکند خدا تعالے را دوست تر است او از ہر چہ دون خدا است۔ رسالہ خواجہ شبلی بہر کرا بر معاصی خود بینا گردانیدند بعبادت محبوبی خود اختصاص دادند اذا احب اللہ تعالی عبدا ابصرہ بذنبہ سر این معنی است۔ رسالہ حجۃ الاسلام ہر کرا معصیتے مستولی شدہ باشد اگر ہفت بار بجہد تمام دست ازان باز دارد حق تعالی اعراض ازان معصیت بہ آسانی روزی کند۔ فوائد الفواد۔ عاصی در حالت عصیان بہ صفت

اضلال از حق تعالیٰ است کہ خالق فعل اضلال است دعوت سوئے حق تعالیٰ ترجمہ عوارف معنی دعوت خواندن است کسے را بسوئے چیزے و بسرئے کسے و آن متنوعست بہ حکمت و بہ موعظت و بجدال باشد کما قال اللہ تعالیٰ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن یعنی اے محمد ہر کرا نفس او بر دل او غالب باشد دعوت او را موعظت نیکو کن این در حق ابرار است بیاد دادن بہشت و دوزخ و ہر کرا دل او بر نفس او غالب باشد او را بہ حکمت دعوت کن این در حق سالکان و طالبان حق بود کہ بہ یافتن صفائے باطن و معرفت و توحید و قرب امیدوار باشند و این بتلویح و عطا است قل ھذہ سبیلی أدعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی نیز سر این معنی است۔

مقدمات شیخی و اوصاف و شمایل شیوخ بر حق

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ خواجہ نظامی می فرماید

گفتم کہ بہ ہمسری تو با پیر گفتا کہ دوی نرراہ بر گیر

و در کتب مشائخ معتبر مسطور است من لیس لہ شیخ فشیخہ ابلیس پس شیخ بصفات انبیا موصوف باید انبیا را وحی جلی بود و شیخ را وحی خفی باشد انبیا نواب و خلفائے حق بودند شیخ کامل و واصل نیز نائب و خلیفہ رسول باشد انبیا را حق تعالیٰ بیواسطہ غیرے علوم تعلیم کرد چنانچہ مہتر آدم علیہ السلام را علم اسما و علم آدم الاسماء کلھا و مہتر داود را زرہ وعلمناہ صنعۃ لبوس لکم و مہتر سلیمان را زبان نمیل بافتن و حضرت رسالت پناہ را قرآن از راہ دل تعلیم کردن نہ از راہ صورت از آن گفت الرحمن علم القرآن پس شیخ ہم باید عالم علم ربانی باشد شیخی بصورت و جبہ و دستار و طاعت عبادت ظاہری کردن نہ باشد شیخ حقیقی آنست کہ در مقام عندیت فی

در قرآن خبر داد ذلک الکتاب لا ریب فیه هدی للمتقین قرآن هادی شد و در
آیت دیگر فرمود انا انزلنا التوریة فیها هدی و نور اینجا توریت هادی بود و آیت
وانک لتهدی الی صراط مستقیم۔ آیت دیگر هو الذی ارسل رسوله بالهدی و
دین الحق درین هر دو آیت هادی حضرت رسالت پناه آمد و بر قضیه حدیث صحیح که اصحابی
کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم اینجا صحابه هادی شدند و آیت دیگر وجعلناه
هدی لبنی اسرائیل وجعلنا منهم ائمة یهدون بامرنا اینجا ائمه مهدیین یعنی
مشائخ و اولیاء و مرشدان هادی شدند فاما الله تعالی هم هادی است و هم مضل یضل
من یشاء و یهدی من یشاء برین حاکیست و انبیاء و اولیاء و مرشدان و مقتدایان از
اضلال خارج اند ترجمه اصول صغار۔ هدایت و اضلال متنوع است یکنوع اضافت
هدایت بخدای عز و جل است کما قال الله تعالی یهدی من یشاء دوم اضافت بنده
قال الله تعالی من اهتدی لنفسه سوم اضافت برسول است کما قال الله تعالی
انک لتهدی الی صراط مستقیم۔ انک مضاف بحق است که آفریدن فعل هدایت
است و از آن بنده اختیار فعل هدایت است و از آن حضرت رسالت دعوت سوی
هدایت است و اضلال نیز متنوع است یکی اضلال از سوی حق باشد کما قال الله
یضل من یشاء و یک اضلال مضاف بر بنده است کما قال الله تعالی و من ضل
فانما یضل علی نفسه و یک اضلال مضاف بر شیطان ست چون مهتر موسی قبطی را
کشت فرمان شد انه عدو مضل مبین و یک اضلال از بتانست چنانچه مهتر ابراهیم
علیه السلام گفت رب انهن اضللن کثیرا من الناس یعنی بدرستیکه بتان در گمراهی
می افگنند بسیار را از مردمان و اضلال از حق خلقت فعل اضلال ست و اضلال
بنده اختیار فعل ضلال بود و اضلال از شیطان دعوت سوی اضلال باشد و
اضلال بتان اگرچه ایشان موجود اند فاما چون جماد ند سبب اضلال شده الله حقیقت

شود برای محو آثار بشریت چهارم مقام شیخی شرف تعلیم علوم از حضرت عزت بی واسطهٔ غیر
باشد خارج علم لدنی چنانچه وعلمناه صنعة لبوس لکم واین وقتی شود که لوح دل
از نقوش علوم روحانی وعقلی وسمعی وحسی به کلی پاک گردد پنجم مقام شیخی به علم علوم من
لدنی که وعلمناه من لدنا علما این علم بی واسطه دهند واین علم به معرفت صفات و
ذات باری تعالی تعلق دارد ویافت این علم اعظم واشرف مرید قابل را با التماس واقتراح
شیخ از حضرت حق نیز باشد۔

رساله رموز الواهین صاحب تالیف

شیخ کامل ومرشد آنست که هم محب
وهم محبوب وهم طالب وهم مطلوب وهم عاشق وهم معشوق وهم کامل وهم مکمل وهم سالک
مجذوب وهم مجذوب سالک وهم متحیر وهم مستغرق بود وهر زمان سیر او وقتی در سکر ولی وقتی
در صحو وگاهی در استغراق وگاه در محو بود ودر شیخ هادی ومقتدای مرشد اوصاف چهار ملک
مقرب می باید۔ اول صفت جبرئیل الجبرئیل امین الله فی دار الوحی پس شیخ هم امین وحی
خفی باید تا آنچه اذن حق شود مرید ان را با امانت تمام ادا کند وتصرف خود در آن دخیل وجائز
ندارد وشیخ متحمل کلمات حق باید که الجبرئیل تحمیل کلام لاداءه علی الانبیاء یعنی اسرار ورموز کلام
الٰهی که آن را حامل است بی اذن حق بیرون نه دهد وشیخ یاری ده انبیا باید بدعوت وهدایت
که الجبرئیل ناصر الانبیاء والاولیاء وشیخ هالک اعدای خدا باید تا دفع شر دشمنان دینی ودنیاوی
مریدان کند وبمیراند نفس اماره مرید را که الجبرئیل مدمر اعداء الله۔ دوم صفت میکائیل که
المیکائیل ملك الرحمة والمخلوق لرافة الله شیخ هم باید که مریدان را رحمت خاص
عندیت حق رساند واز مهربانی ورافت ظاهر وباطن مریدان را با نوار عبادت ومعرفت
منور گرداند واز حق تعالی برای ایشان آمرزش خواهد واستعانت کند مریدان متعبد ومطیع
را تا به عبادت ظاهر وباطن مستقیم مانند سیوم صفت اسرافیل که الاسرافیل حامل عرش الله
وصاحب الصور والمنتظر لامر الله تعالی شیخ هم باید که از دلهای مریدان در مبدا

مقعد صدقٍ عند ملیکٍ مقتدر رسیدہ باشد **مثلہ** حق تعالی مہتر خضر
را مقام شیخی داد و مہتر موسیٰ را با وجود آنکہ دولت وکلم اللہ موسیٰ تکلیما و بسعادت و
کتبنا لہ فی الالواح من کل شئ موعظۃ وتفصیلا رسیدہ بود بہ مریدی وتعلیم علم
من لدنی بر مہتر خضر فرستادہ ومتابعت خضر قبول کردہ قولہ تعالی ھل اتبعک
علی ان تعلمن مما علمت رشدا مہتر موسے مہتر خضر را گفت یعنی بدرستیکہ متابعت
کنم ترا بدانکہ بیاموزی مرا بدانچہ اموختہ شدۂ از علم لدنی برین قضیہ مہتر خضر شیخ مرتبہ شیخی
ومقتدائی مہتر موسیٰ را اثبات داد نخست از مقام عبدیت خاص خبر کرد کہ عبدًا من
عبادنا تا از رقیت ماسوی اللہ ازاد گردد دوم استحقاق یافتن رحمت عندیت از حضرت
عزت بے واسطۂ غیر مشرف شد واتیناہ رحمۃ من عندنا پیش از صحبت خضر مہتر موسی
کلام حق بواسطۂ درخت شنیدے کہ فلما اتیھا نودی من شاطی الوادی الایمن فی
البقعۃ المبارکۃ من الشجرۃ ان یا موسی انی انا اللہ رب العالمین وگاہ کلام خدای
تعالی بندا وصوت سماع کردے پس مہتر موسیٰ در مقام یافتن عندیت از صفات بشری
وروحانی بیرون آمد بے واسطہ شنیدن گرفت سیوم خصوصیت یافت برحمت خاص عندیت
کہ رحمۃ من عندنا رحمت سہ قسم است رحمت بر عوام و بر خواص و بر اخص رحمت عوام
بواسطۂ صفت رحمانیت باشد در دنیا بر کافر ومسلم از یافتن رزق وصحت وخلاص از بند
وشدائد دیگر یا رحمن الدنیا ازینجا گویند سبقت رحمتی غضبی سر این معنی است۔ فاما رحمت بر
خواص بواسطۂ صفت رحیمی ست چنانچہ قبول دعوت انبیا ویافتن نعیم بہشت ونجات از
عقبات اخروی کہ نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم یا رحیم الاخرۃ ازینجا گویند
فالارحمت بر خاص الخاص بہ صفت ارحم الراحمین باشد بے واسطہ چنانکہ مہتر ایوب گفت
انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین وموسیٰ گفت وادخلنا فی رحمتک وانت
ارحم الراحمین۔ رحمت ارحم الراحمین بر خاص الخاص بہ تجلی صفت الوہیت

را از ونفرت روے ندہد وعفو را مایہ سازد تا اگر مریدے سہوے وخطائے کند بہ نصیحت
ومعالجت پیش آید نہ بسختی ودرشتی کما قال اللہ تعالیٰ ولو کنت فظاً غلیظ القلب
لانفضوا من حولک فاعف عنہم ومتوکل باید ومکر وحیلہ وتدبیر نباید ودر تسلیم ارادت
غیبی بود وبہ قضائے حق راضی باشد وباہیبت ووقار بود تا مریدان وغیر با پیر گستاخ
نشوند وشیطان را یارائے تصرف مریدان نباشد **شرط دیگر قال الشیخ المحقق**
لایق شیخی ودر خور ارشاد وہدایت کسے باشد کہ از سہ عالم عبور کردہ وبہ چہارم وصول یافتہ
بود وآن سہ عالم ناسوت وملکوت وجبروت وچہارم عالم لاہوت است بہ بیان او وصفات
این مقامات وخواص وتاثیر آن در محل خود یاد کردہ آمدہ است ودر عبور این سہ مقام
تعرضات ووساوس نفسانی وصدمات اضلال عزازیلی ومخافت شرک وآفت کفر بسیار است
کہ شیطان دعویٰ لاغوینہم اجمعین درین سہ مقام کردہ است شیخ برحق ومرشد مطلق
باید تا مرید را ازین ورطہ ہائل وواقعہ ہالک بگزراند وبہ چہارم مقام کہ آن عالم لاہوت
است برساند کہ مکان لامکان ذات پاک حق تعالیٰ است مولف راست ؎

اینجا نہ نفس وشیطان اینجا نہ قلب نے جان	اینجا نہ این ونے آن اینجا است قرب جانان

الا عبادک منہم المخلصین سر این معنی است۔

شرط دیگر۔ فوائد السالکین شیخ قطب الدین بختیار

شیخ را این قدر قوت دل باید کہ چون کسے برادۂ بیعت آید بہ نظر باطن خود قابلیت
صیقلی شدن ودفع زنگار سینہ ودل وسعادت وشقاوت او بداند بعد ازان دست او
بگیرد وبخدا رساند واگر این مقدار قوت پیر را نباشد پس حقیقت بدانکہ پیر ومرید ہر دو
در بادیہ ضلالت اند چنانچہ حضرت بابرکت شیخ این ضعیف می فرمود ہر کہ بر من برائے بیعت
می آید در لوح محفوظ نظر میکنم اگر او از سعدا است فی الحال دست میدہم واگر برعکس است
چندگاہ توقف میکنم تا از خدا بخواہم کہ او سعد شود بعدہ دست میدہم۔

ودائم بر وار دو در آخر حمایت تا نظر ایشان بر آن نماند اول صور که مهتر اسرافیل و مدہمہ بمیرند و در دوم صور ہمہ زندہ گردند شیخ برحق ہم بہ صفت یحیی و یمیت باید باذن اللہ تعالی یعنی بہ نفسے و مسے دلہائے مریداں را بنور محبت و معرفت حق زندہ گرداند و بہ نفسے دیگر بتاثیر قہر جلال و جمال نفوس امارہ مریدان را میرا ند تا ہواہائے نفسانی و حجابہائے ظلمانی مماطلت و مدافعت پذیرد و شیخ ہمہ وقت منتظر فرمان حق باید تا ہر چہ از و ارادت غیبی بر دل شیخ نازل شود بمریدان تبلیغ کند چہارم صفت عزرائیل کہ العزرائیل قابض الارواح شیخ ہم باید کہ متجلی بقہر جلال باشد تا بر ہر کہ بقہر نظر کند جان آنکس را قبض حاصل آید یعنی میان روح او و انوار قدسی حجابے پیدا شود و بعضے را فنائے قالب ہم روئے دہد این تاثیر قہر جلال باشد۔

شرائط شیخی و مرشدی

قال المحققون الشیخ خمسة احرف الالف واللام والشین والیاء والخاء الالف الف بین قلوب الخلق وطاعت الحق واللام لایلوم احدا من خلق اللہ تعالی والشین شاع نصیحه وحکمه وعلمه بین العباد والبلاد والیاء یقینه باللہ تعالی ولا سواه والخاء خلا قلبه من غیر اللہ تعالی عز وجل مرصاد العباد

در شیخ شرائط بسیار است اینجا مختصر چند یاد کردہ آمد نخست شیخ عالم و عامل علم شریعت و طریقت و حقیقت باید کسبا و موہبتا و اکمل العقل باید یسر اللہ می فرماید نہ عقل مجازی بل عقل حقیقی کہ حق تعالی با و خطاب کرد و اعاجیب ربوبیت بدو باز نمود و محل او روح مقدس است تا مقتدائی طوائف مختلفہ تواند کرد و شیخ باید کہ نعمت دنیا و عقبی بمرید عطا تواند کرد شیخ احمد غزالی فرمودہ است کہ شیخ خدا بخش باید و شجاع بود تا بجز خدائے تعالی التفات بہیچ غیرے نہ نماید و جمیع موجودات را معدوم تصور کند و عالی ہمت باید تا اگر جمیع مرادات دنیاوی و جمہور نعمتہائے عقبوی بدو دہند التفات بدان نکند تا بہ صفت مازاغ البصر وما طغی موصوف شدہ باشد و ہمہ وقت بہ ظاہر و باطن بہ تجرید و تفرید آراستہ بود حلیم و بارکش بود تا بندگان حادر مریدان

وانت خلیفتی من بعدی بعدہ بصحابہ دیگر رسید کما قال علیہ السلام الخلافۃ من بعدی ثلثون سنۃ انبیائے دیگر بخلعت نبوت و معجزات موصوف بودند نہ بخلافت بعدہ آن خلافت بر دو نوع شد یکے خلافت ظاہر کہ بہ سلاطین و ولاۃ و قضات رسید کہ السلاطین خلفاء خاتم النبیین والولاۃ والقضات خلفاء السلاطین دوم خلافت ظاہر و باطن کہ بہ مشائخ برحق و مرشدان مطلق رسید تا بندگان خدا را بسوئے خدا ارشاد و ہدایت کنند کما قال اللہ تعالیٰ لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم یعنی ہر آئینہ مشائخ نیز خلیفہ گیرند چنانچہ خلیفہ گرفتہ اند خلفائے اربعہ یکدیگر را بعدہ تابعین و تبع تابعین الی آخرہ و مشائخ و مرشدان تا قیامت محی سنن مصطفوی خواہند بود کما قال علیہ السلام من احیا سنتی فہو خلیفتی و خلیفۃ الانبیاء من قبلی

تمہیدات عین القضاۃ اطاعت حضرت خلفائے رسالت پناہ مطاوعت نمودن رسول اللہ است و عصیان ورزیدن با خلفاش بیفرمانی کردن محمد رسول اللہ است کما قال من اطاع خلیفتی فقد اطاعنی و من عصی خلیفتی فقد عصانی و شیخ را نیز فریضہ بود خلافت قبول کردن برائے تربیت مریدان کما قال اللہ تعالیٰ وھو الذی جعلکم خلائف الارض و رفع بعضکم فوق بعض در آنکہ حضرت رسالت پناہ سوئے حق تعالیٰ رحلت میفرمود گفت حال امتیان من بعد من چہ گونہ خواہد بود فرمان شد کہ انا خلیفتک من بعدک موتک لامتک مولف راست

زہے احسان و لطف حق کہ شد در حق این امت   خلیفہ خواند خود را حق زبہر حفظ این زمرہ

شرائط خلافت و آداب آن اول آنکس کہ او خلافت و شیخی بکسے خواہد داد باید کہ او مجازاً خلیفہ برحق باشد تا خلافت دادن او شرعاً و طریقتاً جائز و بر سند بود و چون این چنین کسے بیکے خلافت دہد عام و خاص را خبر کند تا خلافت و شیخی او ثابت و مستقیم شود۔

شرط دیگر۔ اگر سالک را بہ ریاضت و مجاہدہ بسیار کشف و کرامت روئے نماید و یا جذبہ از جذبات رحمانی و عبور مقامات حاصل شود و بہ تجلی انوار قلبی و روحی عالم علوی مشاہدہ کند تا از شیخ مکمل و پیر واصل و مرشد برحق و مجاز اجازت و خلافت نیافتہ باشد مرید گیر و دست بہ بندگان خدا ندہد مضل باشد۔

شرط دیگر توقیع العارفین شیخ برحق او ست کہ طرق وصول با لوہیت شناختہ باشد و دران سلوک کردہ تا مریدان را ارشاد بدان تواند کرد و اگر خواہد کہ غیر مرید را ولایت دہد تواند داد چنانچہ شیخنا و مخدومنا سید میرک یار خواجہ می گفت اگر بگوی ترا از حق ولایت شیخی بدہانم۔

شرط دیگر۔ رسالہ تنزیہہ ہمدانی تا شیخ با وصف براہین عقلی و مکاشفات قلبی و مشاہدات روحی و معائبات سری موصوف نشدہ باشد دست دادن و مرید گرفتن او در احرام بود مولف راست ے

چون مقام شیخی و ارشاد دانستی کنون رتبت و شرط خلافت را و دعوت ہم شنو

بیان پنجم معنی خلافت و اثبات خلافت حقیقی و مجازی و شمائل و اوصاف خلفائے راشدین و شرائط آن خلافت

رسالہ رموز الواہین معنی خلافت یعنی خلیفہ یکے را بجائے خود و از جہت خود نصب کردن است چنانچہ در نماز اگر امام را حدث رسد او بجائے خود مقتدی را خلیفہ گیرد خود برائے وضو رود و فاما خلافت حقیقی بہ حضرت آدم صلوۃ اللہ علیہ بود کما قال اللہ تعالیٰ انی جاعل فی الارض خلیفۃ بعدہ بحضرت داود رسید کہ یا داود انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس برین حاکیست بعدہ بحضرت رسالت پناہ رسید کما قال علیہ التحیۃ انا خلیفۃ اللہ بعدہ بامیر المومنین ابوبکر رسید کما قال النبیؐ یا ابابکر انا خلیفۃ اللہ

را بر وصیت حضرت بابرکت شیخ روز سیوم در جمع حاضر آورده همگی ائمه و علما و مشایخ
عهد و فرقهٔ اصفیاء خانان و ملوک کبار و معارف و مشاهد صاحب اعتبار دست هر وه
بوسیدند و تهنیت کردند و خلافت نامه که یافته بودند به همه خواندند و بصدق خلافت
ایشان بوثوق و رسوخ تمام مقر شدند هر کرا شیخ برحق هم در حیات خود این شرائطانه
فرموده باشد و او دست به بندگان خدا دهد و مرید گیرد مضل باشد و هر فتوحے که
بدین اسم ستاند حرام ستیده باشد و اگر دعوی کرامت و ولایت کند خوف زوال ایمان
باشد کما قال علیه السلام ان من الذنوب ذنبا لاعقوبة لها الا سلب الایمان
الدعوی للولایة والکرامة افتراء علی الله مولف راست
شد چو تحقیقت معانی خلافت میسزد هم ولایت هم خلافت را بدانی مرتبت

بیان ششم

معانی ولایت حضرت عزت و شمائل مشایخ اصحاب ولایت و قیت لا حقیقتالی

کشف المحجوب قوله تعالی هنالک الولایة لله الحق ولایت بمعنی ربوبیت
و بمعنی محبت است یعنی ما با بندگان در روز قیامت هم رعایت ربوبیت و هم
رعایت محبت خواهیم کرد رساله روح الارواح ولایت حق تعالی راست
ازل و حال و ابد چنانچه بادشاه مجازی مقربان خود را ولایتے دهد سلطان حقیقی
علم خود را ولایت ازل داد و امر را ولایت حال و وقت داد و حکم را ولایت
ابد داد هم چنین ادمی را نیز سه ولایت داد و آخر بخود رسانید اول در ازل بعلم
سپرده بعده در حال و وقت به امر داد بعده در ابد بحکم تسلیم کرد بعده در عالم پیدا
آورد و فردا گوید ای علم تو بامر ده و ای امر تو بحکم ده و ای حکم تو بمن ده علم

روایت کنز۔ اذن العام شرط ای علم عامۃ الثقاۃ شرطٌ و در استحقاق خلافت شیخی او اجماع اصحاب طریقت و ارباب حقیقت می باید۔

روایت اصول الشاشی۔ الاجماع حجۃ لقولہ علیہ السلام لا تجتمع امتی علی الضلالۃ تا اگر در خلافت و شیخی او انکار نمایند و اصحاب و ارباب آن عہد اختلاف کنند آن اجماع نباشد و اجماع شرط اعظم و رکن اوثق است و یکے از ادلہ شرع است پس آن خلافت خلاف نباشد و ہدایت کردن او بہ بندگان خدا صلاحیت نبود۔ مولف راست سه

شرط است وثیق اجتماع آرا   در جملہ کارہائے دین و دنیا

شرط دیگر آنست کہ شیخ او را خلافت نامہ بانشان خود بدہد بدین مضمون کہ متوکل باشی و اورا ایسے و دیہی قبول نکنی و بہ زراعت و تجارت مشغول نشوی و بہ تعین از کسے چیزے نستانی و بہ در ملوک و سلاطین بہ طلب و بے طلب نروی و ہر چہ از غیب رسد آنرا ذخیرہ نہ کنی و بندگان خدائے را سوئے حق ارشاد نمائی

شرط دیگر قانون اصل است ہر گاہ شیخ بر حق خلافت دہد و مصلا و عصا و سجادہ و تسبیح خود بدو تسلیم نماید و بعد خرچ مائدہ پیش او شکرانہ گفتن فرمان دہد و او را علم سجادہ تعلیم کند تا سزاوار نشستن سجادہ تواند بود و خادم را وصیت کند تا بعد وفات شیخ روز سوم آنکس را بہ خلعت شیخی و خلافت حضور جماعت مسلمانان و علما و مشایخ و جمیع حاضران مجلس بیارد و بگوید کہ خدمت شیخ آن را خلافت دادہ است و بجائے خود نصب کردہ تا بندگان خدا را بر جادہ شرع و طریقت دعوت کند چنانچہ بعد وفات حضرت قطب الدین شیخ الاسلام سلطان العارفین برہان الحق و الحقیقت و الیقین المختص بقرب الحبیب و المخاطب بخطاب الغریب رضی اللہ عنہ المجیب خادم وافر دیانت و کامل صیانت کاکا شاد بخت قدس سرہ العزیز خدمت شیخ الاسلام شیخ زین الدین و سید نصیر الدین

قاما این نه بود از عزل و ولایت خود بدیگرے تواند داد۔
رسالہ سلطان ابراہیم ادہم اگر خواہی کہ ترا حق تعالی ولایت روزی کند۔
لاترغب فی شئ من الدنیا والاخراۃ رغبت نمودن بعقبی اعراض نمودن بود
از حق بچیزے باقی مولف راست۔
مکن رغبت بہ فانی و بہ باقی کہ تا گردی ولی حق بکونین
فواید الفواد ولایت دو است یکے ولایت ایمان کہ مومنان عام راست
کہ اللہ ولی الذین امنوا بدین ایت ولی تواند گفت و دوم ولایت احسان است کہ بسیرا
کشف و کرامت و مرتبہ عالی شود۔
رسالہ عثمان مغربی الولی قد یکون مشہوراً ولا یکون مفتونا
والولی ابن وقتہ قد یکون مستورا ولا یکون مشہوراً فتنہ وقتی باشد
کہ شہرت بفتنگی یافتہ بود و بزور و تزویر ولایت گرفتہ۔
رسالہ خواجہ بایزید۔ الولی هو لصابر تحت الامر والنهی ملحدان میگویند
خدمت چندان باید کرد کہ ولی شوند چون ولی شد خدمت ایشان برخیزد داین
محض ضلالت است
ترجمہ قشیری ولی بروزن فعیل است و فعیل ہم بمعنی فاعل بود و ہم بمعنی
مفعول آید اگر بمعنی فاعل دارند در پزیرندہ فرمان و طاعت حق بود بے ذلت و معصیت
واگر بمعنی مفعول دارند ولی پذیرفتہ حق بود بدوام طاعت و عبادت ظاہر و باطن
و نگاہداشتہ شدہ باشد از ضلالت و معصیت قولہ تعالی وهو یتولی الصالحین
وصف دیگر حاکیا عن اللہ تعالی من اذی ولیا فقد استحل محاربتی
یعنی ہر کہ بیازارد دوستی از دوستان مرا پس بدوستی و راستی کہ حلال داشتہ باشد
حرب کردن با من و ہذا کفر۔

ہمہ صفا تست و امر ہمہ بلا است و حکم ہمہ بقا است وان الی ربک المنتہی
سر این معنی است و نیز فردا سہ دیوان و سہ نفاد باشند امر و حکم حق مردم را در
ہر سہ دیوان برند بہ دیوان امر بعضے سرہ و بعضے ناسرہ برون آیند و چون
بہ دیوان حکم برند گو بیند ہر چہ کردہ است بحکم ما کردہ است سرہ شدہ بیرون آیند
و چون بدیوان حق برند ہمہ ناسرہ برون آیند چہ حق حق کجا کسے بجا تواند آورد
این دعا پیوستہ باید خواند الٰہی اعمال نا درست مرا بدیوان نفاذ و حکم فرستہ
بہ دیوان امر و حق نہ

شمائل مشائخ صاحب ولایت و ولایت رسالہ رموز الواہین

بعضے شائخ صاحب ولایت است و بعضے صاحب ولایت و ولایت
لازمہ ولایتے است و ہر یکے را مرتبہ است در کرامت و درجہ است و عظمت
ہر یک باوصافے موصوف و ہر کس باختصاصے است مخصوص و مقام ولایت
در تلوین است و مقام ولایت در تمکین مقام عاشقی در ولایت است و مقام
معشوقی در ولایتے صاحب ولایت ولی باشد و صاحب ولایت والی بود و ولی
ولایت خود بدیگرسے تواند داد و والی ولایت خود برابر تواند برد و روا باشد کہ
والی ولایت خود را یکسے ندہد حق تعالیٰ تواند کہ یکے را بدہد

کشف المحجوب

ولایت بمعنی امارت است یعنی صاحب ولایت
بندگان خدا را بطاعت و عبادت و تقوی و زہادت امر کنند و از معاصی ظواہر
و ذمائم بواطن بیرون آرند و از ذلل و طغیان و خلل ایمان محافظت واجب
بینند و ولایت بمعنی نصرت ہم آمدہ است الا ان نصر اللہ قریب سر این
معنی است کہ حق تعالیٰ اصحاب ولایت را بر محافظت نفس و در محاربت شیطان
نصرت دہد و ناصر دوستان خود گرداند و ولی تواند بود کہ عارف ولایت خود باشد

مخلوق فامانبوت مخلوق وحادث وصفت بنده۔

رساله مقصد الاقصی جوہر اول روح حضرت رسالت است اوّل ماخلق الله تعالیٰ روحی واین جوہر اول دو کار میکند یکے آنکه از ذات حق فیض قبول میکند دوم آنکه بخلق میرساند آنکه فیض از ذات میگیرد ولایت است وآنکه آن فیض بخلق میرساند نامش نبوت است واین ولایت باطن نبوت آمد وآن نبوت ظاہر وہر دو صفت محمد است پس این ولایت افضل باشد از نبوت۔

رساله اسرار الابرار ابوسعید حضرت رسالت پناه فرموده اند که حق تعالےٰ امت مرا بعد از نبوت درجه ولایت کرامت کرد وایشانرا بدین ہدایت خلعت وتشریف داد الا ان اولیاء الله لاخوف علیهم ولاهم یحزنون۔

قول محقق شرط ولایت آنست که ختم کار صاحب ولایت بسعادت باشد ورفتنش سوے حق بارادت بود چنانچه در زمانه مامامات اخینا وخلیفه شیخنا ملک المشایخ قطب الاولیا مقتداء المحققین زین الحق والدین داؤد حسین شیرازی بود مولف راست۔

درشوق حق آن صاحب سجاده جان داده وسر برابره قرب نهاده

شمائل مشایخ صاحب ولایت رساله رموز العارفین

چون ولایت بمعنی ربوبیت ومحبت است شیخ صاحب ولایت ہم مربی باطن مریدان باشد یعنی پرورش دہنده باطن مریدان رامحبت وتوحید وعشق ومعرفت خدائے وجز آن وہم محب باشد وہم محبوب وہم ولی باشد وہم والی حل وعقد امور ملک خود حق تعالی بدایشان مفوض کرده وایشانرا متصرفان ممالک الہی گردانیده تامصالح دنیا وعقبیٰ به پرداخت رسانند قوله تعالی لهم مایشاؤن

رسالہ ترجمہ قشیری روا باشد کہ یکے ولی باشد و نداند کہ من ولی ام فامابنی بے شبہہ بداند کہ من بنی ام چہ او مبعوث شدہ است براے دعوت کردن بندگان سوے حق اگر ولی چیزے از کرامات بر خود ظاہر بیند. باید کہ بہتر رسد کہ نباید مکرو استدراج بود یعنی اگر خارق عادت در وجود آید بر کرامت و ولایت خود دعوی نکند وگرنہ خوف زوال ایمان باشد۔

قال علیہ السلام ان من الذنوب ذنباً لا عقوبۃ لھا الا سلب الایمان الدعوی للولایۃ والکرامۃ افتراءً علی اللہ۔

قول خواجہ یحیی معاذ ولی در جمیع دلہا محبوب و در اقوال و افعال مقبول باشد علامت ولایت سہ است شغلش بخدا و گریختنش بخدا و اقرارش باخدا بود

مولف راست

دلی ریاکار رباموے بود تا ہست جان تن کہ ہر چیز کہ جز جانان است بگریز و ازان ہر دم

قول مولانا روم الولایت افضل من النبوت علمائے ظاہر درین سخن گفت و گو میکنند کہ فضل ولایت بر نبوت کفر است بہ سبب آنکہ ایشان بر معانی اسرار علم حقایق و رموز معرفت و کلمات مشایخ فہمی و شعورے ندارند جواب این سخن متنوع است کہ شرعاً و طریقیاً و حقیقتاً جائز و مستقیم می آید۔

رسالہ رموز الواھین صاحب تالیف۔ الولایت افضل من النبوت ای بعد النبوۃ اینجا من بمعنی بعد است قولہ تعالی اطعمھم من جوع ای بعد جوع یعنی ولایت افضل است بعد نبوت قال علیہ السلام واللہ ما طلعت الشمس ولا غربت علی احد بعد النبیین افضل من ابی بکر۔

رسالہ روح الارواح الولایت افضل من النبوت ای ولایۃ اللہ تعالی افضل من النبوت و آن روح قدسی است و قدسی صفت ذاتی و قدیم و غیر

همه کردار و کردارشان همه گفتار ربود غائبان حاضراند و حاضران غائب پادشاهان کهنه پوش و کهنه پوشان تو فرق ان ندپائے ندارند و بیه چرخ زیر قدم ایشانست دست نیست و بے نماک دو عالم زیر نگین ایشانست وقتے حضرت رسالت پناه میان صحابه نشسته بودند و گفتند واشوقاه الی لقاء اخوانی صحابه پرسیدند یاران همه حاضراند رسول علیه السلام فرمود که بعد چهار صد و پانصد سال از هجرت من ایشان در ملک عجم پیدا آیند۔

تمهیدات عین القضاة۔ اگر مقام و منزلت مصطفی علیه السلام کسی تواند دانست آنگاه ممکن باشد که قدر و منزلت مردان خدا اے تواند شناخت کما قال النبی صلی الله علیه وسلم انی لاعرف اقواما هم منزلتی عند الله ما هم بانبیاء و لا شهداء یغبطهم الانبیاء و الشهداء بمکانهم عند الله هم المتحابون فی الله۔

رساله حلیة الاولیا ابو نعیم ابو نعیم حدیثے مطول آورده است معنی اینست که در هر عصری دلهاے سه صد کس چون دل آدم باشد و چهل کس باشند که دل ایشان چون دل موسیٰ بود و هفت کس باشند که دلهاے ایشان چون دل ابراهیم بود تا آنجا که دل او چون دل اسرافیل باشد و هم در رساله مذکور است قال علیه السلام ان من عباد الله لہ ناسا یغبطهم الانبیاء و الشهداء یوم القیامة بمکانتهم من الله وما هم بانبیاء و شهدا فقیل یا رسول الله صفهم لنا لعلنا نحبهم فقال علیه السلام هم المتحابون بروح الله۔

رساله کشف المحجوب۔ وجوههم نور علی منابر من نور لا یخافون اذا خاف الناس و لا هم یحزنون اذا حزن الناس حق تعالی در باب ایشان فرموده که مرا بندگانند که والیان ملک من اند و از آفات طبعی ایشانرا پاک گردانیده ام و بجز من پاکی النس ندارند بعده رسول علیه السلام فرمود که ایشان پیش از ما بوده اند و اکنون هم هستند و تا قیامت

عند ربهم سر این معنی است رضا و سخط ایشان رضا و سخط حق باشد کما قال النبی ان الله رجالا یرضی لرضاهم و یغضب بغضبهم الهم یرضون لرضاه لا و یغضبون بغضبه و بر مقتضا ئے آیت سراۓ عنایت لا خوف علیهم و لا هم یحزنون نه ایشانرا خوف باشد نه حزن بل که مستغرق باشند در عشق و حسن زیرا چه خوف چشم داشتن مکروہے بود در مستقبل و ایشان ابو الوقت اند و صاحب حال و ضد است میان استقبال و حال و ایشانرا بشارتها باشد در دنیا و اخرت لهم البشری فی الحیوة الدنیا و فی الاخرة

رسالہ شیخ بایزید۔ اولیاء الله عرایس الله یعنی صاحبان ولایت همیشه در دنیا و آخرت تجلیهاۓ انس حق باشد و کسی ایشانرا در دنیا بد مگر محرمان اولیائی تحت قبائی لا یعرفهم غیری غرض این معنی است۔

رسالہ خواجه یحیی معاذ الولی ریحان الله فی الارض یعنی صدیقان آنرا می بویند۔ بوئے که از ایشان بدیشان میرسد مشتاق حق میشوند۔

قول ابو سعید خراز۔ چون حق تعالی خواهد کسیرا اصحاب ولایت گرداند اول در ذکر بر او کشاید چون در ذکر متلذ ذ گردد در قرب بر او کشاده کند پس او را در مجلس انس بر کرسی توحید نشاند بعده حجاب از پیش او بردارد و در سراۓ فردانیت آرد و عظمت و جلالت خود بر وکشف کند اینجا در لقای خفائی گردد

رساله شمسیه تا بر کمالات کسے جمله اهل آسمان و زمین گواهی ندهند او مستحق ولایت نشود و او را دنیا چون عقبی و عقبی چون دنیا باشد و نعمت مشاهده در حیات حاصل کند۔

رساله شیخ جبرئیل صاحبان ولایت قوی اند از نظر و الی عید کش سعادتے طاعت آنان بے گمان و معصیت بے نشان باشد گفتار

معجزہ انبیا را بود کہ ابتدا ز اعلم کامل بود و وحی جلی و صاحی بودند و ہرچہ اظہار کنند معجزہ باشد و کرامت اولیا را بود کہ ایشان نیز علم و عمل کامل دارند فاما مغلوب باشد ہرچہ از ایشاں بظہور آید کرامت بود اما معونت آنست کہ ایشا نرا علم کامل نہ باشد آنگاہ از ایشاں چیزے خرق عادت معاینہ افتد اما استدراج طایفہ بے ایمان را باشد کہ از سحر و غیر آن چیزے معاینہ افتد۔

کشف محجوب معجزہ اظہار است و کرامت کتمان ثمرۂ معجزہ بغیر باز گردد و کرامت مر صاحب ولایت را باشد و صاحب معجزہ قطع کند کہ این عین اعجاز است و ولی قطع نہ تواند کرد کہ ایں کرامت است دریں قسم جز تسلیم و قبول احکام تصرف دیگر نہ تواند کرد و تواند بود ناقض عادت غیبت زماں و غیبت مکان ہم معجزہ باشد و ہم کرامت چنانچہ خبیب نام را در مکہ بردار کردند رسول اللہ در مدینہ بود حجب از پیش برگرفتند خبیب را دید و خبیب ہم رسول علیہ السلام را دید سلام کرد و حق تعالیٰ سلام او در گوش رسول علیہ السلام رسانید پس اینجا میان معجزہ و کرامت فرق نماند چہ کرامت امت معجزۂ پیغمبر است و شریعت او باقی باید تا حجت او نیز باقی بود و اینچنین در حق بیگانہ روا نہ باشد۔

عقیدہ نسفی ۔ کرامت اولیا برحق است و آن خارق عادت باشد چنانچہ قطع مسافت بعیدہ در مدت قلیل کند و بر آب و ہوا بر ود و طعام و آب و جامہ و جز آن وقت حاجت پیدا تواند کرد و این معجزہ رسول اللہ علیہ السلام باشد کہ از امت او ظاہر میشود۔

تمہید ابوشکور ۔ حد معجزہ آن است کہ اگر کسے از انبیا بدعوی چیزے طلبد کہ آن ناقض عادت باشد باید کہ متصل سوال جواب گوید تا دیگران از آوردن آن عاجز باشند تا اگر زمانے تاخیر افتد بعدہ اظہار نماید خصم در وہم و شبہ زرق افتد و این جایز نہ بود چہ حکم معجزہ قطعاً و یقیناً باید کہ آن برہان صحت دعوی است و آنکہ معجزہ طلبند آنچہ مستحیل الامکان باشد اظہار کردن آن واجب نباید چنانچہ یک شخص را در زمان واحد زندہ و ہم

خواہند بود و این سخن شرف امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم است کہ تا قیامت خواہند بود و بعدہٗ
نہ صد و چہار ہزار از ایشان مکتوم اند یکدیگر را نہ شناسند و جمال حال خود ندانند و در جمیع احوال
نور ذات خود و از خلق مستور باشند و ایشان صاحب ولایت اند و سہ صد اہل اخیار اند کہ ایشان
تمیز اہل حل و عقد اند و سرہنگان درگاہ اند و چہل از ایشان ابدال اند و ہفت ابرار و چہار
اوتاد اند و سہ نقیب اند و یکے قطب است و او را غوث ہم میگویند و ایشان یکدیگر را شناسند
و در امور باذن یکدیگر محتاج باشند ایشان اہل ولایت اند۔

رسالہ غوث الاعظم قال لی یا غوث الاعظم ان لی عباداً سوی الانبیاء
والمرسلین لا یطلع علی احوالہم احدٌ من اھل الدنیا ولا احد من اھل الاخرۃ
ولا احدٌ من اھل الجنۃ ولا احد من اھل النار ولا مالک ولا رضوان وما خلقتہم
للجنۃ ولا للثواب ولا للعقاب ولا للحور ولا للقصور ولا للغلمان فطوبیٰ لمن
آمن بہم وان لم یعرفہم یا غوث انت منہم وقلیل من علاماتہم
فی الدنیا اجسامہم محترقۃ عن قلۃ الطعام ونفوسہم محترقۃ عن الشہوات
وقلوبہم محترقۃ عن الخطرات وارواحہم محترقۃ عن الخطیات وذاتہم
محترقۃ فی الذات وہم اصحاب البقاء والمحترقون بنور اللقاء یا غوث
اھل المعاصی محجوبون بالمعاصی واھل الطاعۃ محجوبون بالطاعۃ ووراءہم
قوم آخرون لیس لہم غم المعاصی ولا ہم الطاعۃ **مولف راست**

چون فہم ولایت و ولایت کردی — پس معجزہ و کرامت اکنون بشناس

بیان ہفتم

معجزات انبیاء و کرامات اولیاء و فرق میان این دو چیز و میان استدراج و معونت و طلسمات و مکر و نیرنجات۔ فوائد الفواد

چون معجزۂ نبی و کرامات ولی　　شد فہم بدان ارادت و بیعت ہم

بیان ہشتم

معنی ارادت و بیعت و طریقہ پیوند کردن رجال و نسا با مشایخ برحق و شرائط آن و احتیاج مریدان بشیوخ مرشد ہادی و فرق میان ارادت و مشیت حق تعالی ارادت و بیعت مرضا العباد

معنی ارادت خواست است کہ یکے خواہد مرید شیخ شود و معنی بیعت آنکہ این خواست را بمشیت مقرون گرداند یعنی بشیخ برحق وسیلت نماید قولہ تعالی یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وابتغوا الیه الوسیلة آیت دیگر ید الله فوق ایدیهم معنی وسیلت یک قول اینست کہ الوسیله الی الله تعالی التقرب الی الفقراء قال النبی علیه السلام من اراد ان یجلس مع الانبیاء فلیجلس مع العلماء ومن اراد ان یجلس مع الله فلیجلس مع الفقراء و مراد از فقرا مشایخ و مرشد ہادیست ہرگاہ کہ وسیلت سوے حق تعالی طالبانرا بواسطہ قرب مشایخ باشد پس ارادت و بیعت باشیخ حقیقی واجب و لازم آید کما قال الله تعالی ان الذین یبایعونك انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیهم فمن نکث فانما ینکث علی نفسه ومن اوفی بما عاهد علیه الله فسیؤتیه اجرا عظیما یعنی آنکہ بیعت کردند با نوای محمد بہ ایمان آوردن و اطاعت اوامر و ترک نواہی کردن در حقیقت ایشان بیعت کردند با حق تعالی و در حالت بیعت ید قدرت الہی بر دست ایشان بودہ است ہرکہ این عہد بیعت بشکند ہر آئینہ او نفس خود را شکستہ باشد و ہرکہ این عہد را وفا کند او را اجر بسیار دہند بعد حضرت رسالت پناہ بیعت

مردہ طلبند و یا جو ہر رابے عرض کردن گویند مثل و مانند این و اگر کسے بطلسم و تزویر و زور
خارق عادت چیزے پیدا کند و با معجزہ مساوات نماید دروغ و لا اعتبار باشد چنانچہ سحرہ
فرعون ریسمانہا را مار کردند و بہ دعوی پیش شدند چون طلسم و تزویر بود عصائے
مہتر موسی علیہ السلام ہمہ را فرو برد و خود بر حال خود ماند نہ نقصان شد و نہ زیادت سحرہ
فرعون یقین دانستند کہ این معجزہ است و برحق است ایمان آوردند۔

کفایہ شرح ہدایہ صابونی معجزہ و کرامت و مکر و طلسمات و نیرنجات و
استدراج ہمہ خارق عادت است فاما میان ہر یکے فرقے ہست معجزہ بدست نبی آید بدعوی
نبوت و تحدی و انکار آن کفر باشد و کرامت بدست ولی در وجود آید بے دعوی بے متابعت
شریعت با خوف و مکر و استدراج و طلسمات و نیرنجات بتاثیر اشیا و خواص کواکب و
شعبدہ باشد و مکر و استدراج آنست کہ از عوام انسان چیزے خلاف شریعت در وجود
آید و بدان مرادات او بدہد و درجہ درجہ او را بعذاب نزدیک کنند و او آن را
کارے داند و سحر بدست کافران و بعضی مسلمانان فاسق در وجود آید چنانچہ سحرہ
فرعون و جز آن۔

عقیدہ قواعد خارق عادت چہار است معجزہ و کرامت و معونت و
استدراج معنی معونت یاری کردن یکے از مومنان باشد در تحصیل حوائج مسلمانان پس ظاہر
شود کہ چیزے بخلاف عادت از دست او در وجود آید و استدراج آنکہ یکے بفعل قبیح
خود بسوے عذاب بتدریج نزدیک شود و او معلوم نکند کما قال اللہ تعالی
سنستدرجہم من حیث لا یعلمون۔

رسالہ عین القضات کشف و کرامت نعم حق تعالی است ہر کرا
خواہد بے واسطہ نماز و روزہ و خیرات عطا کند چنانچہ پدر من قاضی رشوت ستان بود وے
صاحب کشف و کرامت **مولف** راست۔

من راسه فقلت ما هذا يا رسول الله قال هذه صلة بيني وبينك يا علي لتكون هذه سنة لفقراء اهل الطريقة۔ بدین حدیث بیعت ارادت وخرقہ یافتن از مشایخ ثابت شد۔

قال قطب المدار شیخنا و مرشدنا۔ الارادة ترك الارادة والارادة لوعة ولدعة هي بهوض القلب۔ میفرمود تمام بیعت سہ چیز است یکے قہر یا حلق و دوم اقرار کردن با شیخ سیوم خرقہ یعنی طاقیہ تا اگر طاقیہ موجود نباشد جامہ دیگر دستار یا پیراہن شیخ باید بیعت درست نباشد۔

ترجمہ قشیری۔ ارادت باز داشتن نفس است از ہواہا و مرادہا و خوشنود بودن بقضاہا کہ بدو رسد ارادت بدایت راہ و اول منزل۔ !لکان است حقیقت ارادت برخاستن دل بندہ است در طلب حق الارادة والطلب بمعنی واحد۔

قول ابوالحسن خرقانی از خواست کہ ما را خواست و شیخ عبداللہ انصاری فرمود اگر نخواستے داد ندادے خواست چہ سخت امید وار سخن است کہ حضرت بابرکت مخدوم این ضعیف فرمودہ مصراع۔ او گدای کن کہ ما این از گدای یافتیم۔

رسالہ عصمت الاولیا۔ فرق ارادت و مشیت آنست ہر چہ تحت ارادت است اطلاع آن بر انبیا و اولیا جائز است و آنچہ تحت مشیت است انبیا و اولیا را اطلاع نیست و خوف ایشان آنست کہ در پردہ مشیت تا چہ باشد قبول یا رد آنچہ ارادت است در لوح محفوظ مکتوب است و آنچہ مشیت آنست در ام الکتاب مکنون است کہ جز حق تعالیٰ خبر ندارد

عقیدہ حافظیہ قضا است و مقضی قضا را گشتہ نیست و مقضا را گشتن باشد۔

رسالہ رموز الواہلین۔ آنچہ ارادت است در لوح محفوظ مکتوب است آنرا مقضی گویند انبیا و اولیا را قدرت آن دادہ اند کہ بدعاے ایشان آن بگردد فاما مشیت کہ آنرا قضا گویند و آن حکم محکم است و در ام الکتاب است بدہما کے

باصحابہ میکردند بعدہ عن عن بمشایخ رسید فاما تجدید بیعت کہ مریدان بامشایخ میکنند این را سندے تمام است۔

قول فواید السالکین بلفوظ شیخ الاسلام قطب الدین بختیار رح وقتے

حضرت رسالت پناہ امیر المومنین عثمان رضہ را بہ مکیان برسالت فرستادہ بودند آوازہ برخواست کہ امیر المومنین عثمان را مکیان کشتند رسول علیہ السلام اندوہگین شدند آنزمان رسول علیہ السلام زیر درختے جنب نام نشستہ بودند یاران را براے محاربہ مکیان نامزد میکردند و بیعت میکنانیدند و این بیعت را بیعت رضوان ہم گویند و شجرۃ المبایعہ ہم خوانند درباب آن یاران این آیت نازل شد لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ یاران چون روان شدند یارے این رکوع نام بازگشت گفت یا رسول اللہ مراد رباطن خطرہ بود آن دفع شد بہ تجدید بیعت خواہم کرد رسول علیہ السلام او را بہ تجدید بیعت کنانید برین قضیہ اگر از مریدے صغیرہ و کبیرہ در وجود می آید بالتماس مرید شیخ ہم بہ تجدید بیعت میکنانند تا از محاربہ نفس و شیطان روے نگرداند و از سر تائب شود و اگر شیخ حاضر نباشد باخرقہ و تسبیح یا جاے شیخ کہ بمرید رسیدہ باشد بہ تجدید بیعت کند قال علیہ السلام التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ سر این معنی است **منہ** ارادت رویتے بزرگ و سعادتے شگرف از پرتو لاہوت است نہ از صفات ناسوت چہ صفت مریدی از صفات ذاتی حق تعالیٰ است بروح ہر بندۂ کہ حضرت عزت بدین صفت تجلی کند نور ارادت در دل آنکس ظہور یابد و مرید گردد **مولف راست**۔

اگر نور ارادت دیے منور شد کند تجلی بر ستر وجانش نور مرید

تکملۃ الاصفیا۔ روی عن علی رضی اللہ عنہ بایعنی رسول اللہ والنبی رواہ

ابنست که بے فرمانی نه کنند واین معروف است چنانکه نوحه کردن وجیبها پاره کردن ودرصحرا بے اذن شوہر رفتن وخود را برائے نامحرمان آراستن بعد آن که این شروط قبول کردند فرمان شد که فبایعهن پس اے محمد بیعت کن ایشانرا واستغفر لهن الله ان الله غفور رحیم۔ وآمرزش خواه از حق برائے ایشان بدرستیکه حق تعالیٰ آمرزنده است وبسیار بخشنده وبخشاینده است۔

طریقه بیعت زنان با مشایخ۔ روی عمرؓ عن النبی علیه السلام انه اذا کان بایع النساء دعا بقدح من ماء فغمس ایدیهن فیه وغمس رسول الله یده فیه یعنی بدرستیکه چون حضرت رسالت پناه بیعت میکنانید عورات را قدح آب می آوردو دستهائے عورات درآن قدح میکرد وحضرت نیز دست خود درمیان میداشت وبیعت میکنانید مشایخ ما نیز بمتابعت حضرت رسالت پناه عورات را بیعت برین طریق آب میکنانند۔

شرائط پیوند کردن وارادت آوردن۔ طالب ارادت باید که غسل کند واز خانه خود به نیت پیوند مخصوص بحضرت شیخ احرام بندد ودر صحبت یارے صاحب پیوند بر شیخ رود تا اواداب پیوند وارادت آوردن بیاموزد وبعد پیوند شکرانه پیش شیخ آرد بدانچه مقدور باشد وبنده باصحاب مجالس وخادم مصافحه کند تا خدمت شیخ از اوراد ونوافل چه فرماید۔

شرط دیگر۔ هرچه شیخ فرماید تا وقت مردن آنرا بے ناغه خواند وگذارد من المهد الی اللحد سرا این معنی است یعنی آنچه از پیش شیخ روز پیوند اوراد ونوافل برگیرد تا موت آنرا ترک نگیرد من المهد گفت که او آن روز از شیر خوارگی ارادت بیرون می آید بعده به بلاغت ارادت خواهد رسید۔

شرط دیگر۔ احتیاج مریدان بشیوخ برحق ومشایخ حقیقی هم منقولست وهم معقول

انبیا و اولیا نکرده و ایشانرا بران اطلاع نباشد که چه رفته است۔

رسالہ شمسیہ پیش از جنید طالبانرا با مشایخ محبت و اختلاط بودے نعمت و پرورش از مصاحبت مشایخ می یافتند آرادت و بیعت و خرقہ در عہد ولایت خواجہ جنید اشتہار یافت کہ او مجتہد طریقت بود و الی یومنا میان مشایخ استقامت یافتہ است۔

زبدۃ الحقایق عین القضاۃ۔ ہرکرا امروز ارادت دنیا است وقت مردن دنیا را بصورت زشت پیش او آرند و اگر ارادت عقبی باشد صورت خوب و زیبا پیش او آرند و اگر ارادت حق تعالی بود معلوم است کہ چہ پیش آرند یریدون وجهه و یتجلی ربنا ضاحکا سر این معنی است قال علیه السلام کما تعیشون تموتون کما تموتون تبعثون کما تبعثون تحشرون برین حاکیست۔

بیعت نسا با مشایخ۔ بمتابعت حضرت رسالت پناہ علیہ السلام

مرصاد العباد۔ قال الله تعالی یا ایها النبی اذا جاءك المومنات یبایعنك علی ان لا یشرکن بالله شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادهن ولا یاتین ببهتان یفترینه بین ایدیهن وارجلهن ولا یعصینك فی معروف فبایعهن واستغفر لهن الله ان الله غفور رحیم۔ یعنی اے محمد چون بیایند بر تو زنان مومنان تا بیعت کنند با تو برآنکہ شریک نیارند باخدائے چیزیرا و دزدی و زنا نکنند و فرزندان خود را نکشند و بر کسے بہتان نہ کنند و افترا نہ سازند بیان بہتان و افترا اینست کہ در تفسیر ریحانی میگوید بعضے عورات بچگانرا از کوچہ برمیگرفتند و اضافت و افترا بر شوہران خود میکردند کہ از شما زادہ ایم بین ایدیهن این مراد است بعضی بچگان از زنان می آوردند و افترا بر شوہران خود میکردند کہ از شما زادہ ایم و ارجلهن این مراد است ولا یعصینك فی معروف

در ہلاکت و فوت و تلف و موت صوری افتند ہمچنین مشائخ برحق کہ اطبائے حاذق قالب و قلب و روح و سر مریدان و طالبان حق اند علل ذمائم و اسقام صغایر و کبایر ظاہر و باطن را بداروہائے مجرب و ننزل من القرآن ما ھو شفاء و رحمۃ للمومنین بعصمت حمایت تقوی و شریعت و بشفائے طریقت و حقیقت تبدیل کنندہ و دلہائے متعطشان زلال معرفت نامتناہی و سرہائے مستسقیان میاہ محبت الہی را شربت موثرہ و سقاھم ربھم شرابا طھورا حیاتے نو و حیاتے ابدی ارزانی فرمایند۔ **مولف راست**۔

امراض ظواہر و بواطن بہ برند　　　از یک نفس خویش کہ عیسی نفس اند

معقول دیگر عجب نباشد کہ سالک راہ طریقت و طالب نعمت حقیقت از کثرت مجاہدات و مشقت و ریاضت بدلایل علم و عبارات و براہین طاعات و تلاوت در مقامات روحانی رسد و روح از کسوت بشریت و لباس قالبیت مجرد شود پس روح دران حال بخلافت حق تعالی ید بیضا نماید و سالک اوصاف انا الحق و سبحانی ما اعظم شانی در خود معاینہ کند و از زبان غیب کلمات و اسرار کہ وقتے نشنیدہ است بشنود اما فہم نکند چون او را مرشد نباشد پس در حلول و اتحاد افتد و خوف زوال ایمان بود برین قضیہ من لا شیخ لہ لا دین لہ و اگر تصرفات پرورش شیخ ہادی و تادیب و تہذیب مقتدائے مرشد رفیق ظاہر و باطن مرید باشد شیخ بہ تاویلات و تحمیلات طریقت و حقیقت آن احوال برا و کشف کند و از ان ہلیہ در ہلاکت افتادن ندہد و مقاماتے کہ بالاتر از نیست بنماید تا این مقامات حجب وقت او نشود چنانچہ مہتر یوسف علیہ السلام گفت رب قد اٰتیتنی من الملک و علمتنی من تاویل الاحادیث۔ **مولف راست**۔

چو احتیاج مریدان شناختی بشیوخ　　　کنون مرید و مراد اسمی و حقیقی دان

منقول چنانچہ بآیات واحادیث ثابت شدہ فاما معقول اقوال مشایخ دران تنوعست مرصاد واقوال دیگران۔ در حضرت سلطان مجازی وصوری اگر کسی خواہد کہ قربت جوید ودرجتے ومنزلتے گیرد اگرچہ استحقاق قرب خدمتے وارد ولے بیوسلیت مقرب بادشاہ ومقبولان درگاہ قرب ممکن ومیسر نشود فاما اگر خود را بحمایت مقربان آنحضرت بربندد وبذیل عنایت ایشان متمسک گردد با آنکہ استحقاق خدمتے نہ بود بواسطۂ آن مقرب بسلطان تواند رسید وبروی آن بندہ بخاص قبول آن درگاہ تواند شد آمدیم در حضرت سلطان حقیقی تا بہ محبان وعاشقان ومقربان ومختصان ومقبولان ومحبوبان آلہی نہ پیوند وچہ مجال کہ گرد حریم سرادقات قرب آن درگاہ تواند گشت مولف راست۔

تا تو نہ رسی بشیخ برحق نہ رسی زیرا کہ میان شیخ وحق نیست دوی

معقول دیگر۔ روندۂ راہ کعبۂ ظاہر را کہ مسافت معین وحد مبین دارد اگرچہ او را قوت قدم واستطاعت زاد وراحلہ بود بے مصاحبت ومتابعت راہبران راہ شناس از مخافات شیر ومار وآفات وبلیات وقطاع طریق وانواع اخطار قدم نتواند زد پس بیابان کعبۂ حقیقی باطن کہ در ہر قدمے اخوان ذمایم نفس وہوا رفیق اند ومصاحبان شیاطین جن وانس ملازم وغولان طرق غوایت ومضلان وافر ضلالت طالب وداعی بوند بے شیخ مرشد وپیر ہادی کامل ازین عقبات ہائل وبیدائے ہالک چگونہ خلاصی یابند ودین وایمان بر چہ نمط سلامت برند بیت

راہ زنانیکہ رہ دل زنند راہ بہ نزدیکی منزل زنند

معقول دیگر چون آدمی را علتے ومرضے ظاہر وباطن لقالب حادث شود واجب است کہ رجوع باطبائے حاذق کند تا او آب دستے ودلیل ونبض بروفق آن علل بہ ادویہ عار امراض را زایل گرداند تا اگر طبیب دانا وعلت شناس نبود مردم

والمراد لایرید من الکونین شیئاً غیرہ محب را ارادت خود نباشد و مرید قایم بخود باشد و مراد قایم بحق۔

رسالہ شیخ جمال الدین ہانسوی۔ المرید لایرید الا اللہ و اذا اراد سوی اللہ لایسمی مریدا۔

قال شیخنا رضی اللہ عنہ۔ اگر یکے گوید من مرید توام و شیخ گوید مرید من نہ او مرید باشد زیرا کہ ارادت فعل مرید است و او برآن مقر است و اگر گوید تو مرید منی و او گوید من مرید تو نہ ام مرید نباشد چہ او از فعل خود منکر است۔

تمھیدات عین القضات مرید آئینہ پیر است کہ شیخ خود را در جان او بیند و پیر آئینہ مرید است کہ خدائے تعالیٰ را دران آئینہ بیند مرید صادق باید بر جمال ولایت شیخ مشتاق و متعطش و ملتاع و عاشق باشد و از تصرفات ارادت و اختیار خود بیرون آید تا بمعشوق شیخ اختصاص یابد الارادت ترک الارادت سر این معنی است۔

قول خدمت خواجہ۔ آنکہ ارادت می آرد این را تحکیم گویند یعنی پیر را بر خود حاکم بیاز دپس اگر ہر چہ پیر گوید و مریدان بشنود ہم مرید باشد و ہم تحکیم و اگر نشنود نہ ارادت باشد نہ تحکیم و مرید باید کہ بر ولایت شیخ عاشق گردد تا از تصرفات ارادت خود بیرون تواند آمد و مرید مراد شیخ تواند شد۔

قول خواجہ جنید۔ مرا پرسیدند پیران کہ با مریدان حکایت کنند چہ فایدہ است گفتم انہا تقوی قلوبہم تا مریدان را باستماع آن تقویتی در دل پیدا آید و ثباتے در طریقت روی دہد کما قال اللہ تعالیٰ و کلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک یعنی اے محمد قصہاے انبیاء کے بر تو فرستادیم سبب آنکہ دل تو بشنید آن ثابت گردد۔

بیان نہم

معنی فضایل مریدان وشمائل وخصائل مریدان اسمی وحقیقی

مرید ومراد۔ رسالہ ترجمہ قشیری۔ ہرکہ مرید است حقیقت مراد است چہ اگر مراد حق نبودی اورا خلعت ارادت نپوشانیدے فرق میان مرید ومراد آنست کہ مرید مبتدیست ومراد منتھی مرید در تحمل است ومراد محمول چنانچہ مہتر موسیٰ علیہ السلام گفت رب اشرح لی صدری ومحمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم را گفتند الم نشرح لک صدرک ومہتر موسیٰ علیہ السلام گفت رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی وحضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم را فرمان شد۔ الم تر الی ربک

قول خواجہ جنید۔ مرید رونده است ومراد برده شده ہرگز رونده در پے برده شده نرسد۔

قول خدمت خواجہ۔ مرید بر دو نوع است اسمی وحقیقی اسمی آنست کہ پیر اورا تلقین کند کہ دیده نادیده کن وشنیده ناشنیده وبر سنت وجماعت باش فاما مرید حقیقی آنست کہ اورا وقت تلقین توبہ وارادت بگوید کہ تو در صحبت ما باش وما در صحبت تو باشیم۔

فایده غریب۔ اگر پیر وقت تلقین توبہ این نگفت اما بعد نقل خود مرید را در حال وبا در مراقبہ این سخن فرمود او ہم مرید حقیقی باشد۔

توقیعات العارفین۔ در مرید حقیقی چہار چیز باید تا مرید حقیقی شود اول آنکہ مرض وصحت اورا برابر باشد وبہمہ حال برضائے حق بود دوم فقر وغنا اورا یکسان بود سیوم مدح وذم مساوی داند چہارم بہشت ودوزخ اورا برابر باشد

رسالہ ابو علی رودباری۔ المرید لا یرید لنفسہ الا ما اراد اللہ

اعتراض نه کند تا مفارقت حقیقی با شیخ روی نه نماید و معنی علیکم بالسمع والطاعة
برلوح دل مثبت گرداند در آنکه خواجه احمد نہاوندی را حادثه چرانیدن خوکان پیش آمد
هزار مرید صاحب سجاده بد عقیده شدند مگر خواجه فریدالدین عطار بلکه ایشانرا گفت چرا
موافقت نمیکنید علمائے آن عهد خواجه فریدالدین را تکفیر کردند که در کفر موافقت می نمائی
خواجه گفت از روے شرع همین آید که شما میفرمایند فاما در صدق ارادت نجات مرید
به نجات پیر و هلاکت مرید به هلاکت پیر باید۔ **رباعی**۔

آنجا که نصیب خوب کیشان بخشند ... قسمے بمن رند پریشان بخشند
گر نیک ایم مرا از ایشان دانند ... ور بد باشم مرا بدیشان بخشند

و همه مریدان خواجه احمد نظر بظاهر شیخ کردند و خلاف امر ورزیدند خواجه فریدالدین
عطار بدیدهٔ باطن نفاذ حکم دید و ستری و معامله که حق را با شیخ بود آن معاینه کرد و
موافقت نمود۔

شرط دیگر۔ مرصاد العباد۔ مرید چون بحضرت شیخ پیوست باید که اداب
و شرائط مریدی چنانچه در صدر مسطورات بجا آرد تا معانی سلوک بکمال روے
دهد نخست توبه نصوح کند از جمیع معاصی ظاهر و باطن بعده بر شرع و زهادت و ورع
و صداقت استقامت ورزد و کار بعزایم کند و گرد رخصت نه گردد و بقدر حاجت
علم فرایض و سنت حاصل کند و در زیادتی نکوشد تا از مقصود باز نماند و در یافتن
تشبیه و تعطیل و رفض و اعتزال و اتحاد و الحاد و مثل این سعی نه نماید تا در شبهات نیفتد
و در رشد اید و قایع صبر واجب بیند و نفس را بمجاهده و ریاضت مرتاض گرداند و در
جمیع اقوال و افعال مخالفت نفس فریضه عین داند و نیازمندی پیشه سازد که آن
کارے عظیم است و مقام عاشقان است و چون بمقام ناز رسد که آن مقام
معشوقیت هم نیازمندی نه گزارد۔ **مولف را است**۔

رسالہ غریب ۔ ہر کارے کہ پیر مرید را فرماید آن خلعت الٰہی باشد کہ بدو میدہد و ہر جا کہ مرید باشد در حمایت آن خلعت بود و فرمان پیر فرمان خدا است ۔

رسالہ رموز الواصلین یکے مرید است و یکے مراد یکے را مرید کنند مرید رسانند و یکے را دست گیرند بمراد رسانند تا مراد اللہ گردد ۔

شرایط مریدی و آداب آن ۔ قول حضرت خواجہ مرید مبتدی را باید کہ در حضور شیخ مودب و در غیبت مراقب باشد اما مرید منتہی را غیبت و حضور یکسان است چنانچہ مولانا شمس الدین یحییٰ خلیفہ حضرت خواجہ چون از خانہ بخدمت روان گردے تمام راہ دست بستہ رفتے و گفتے شیخ می بیند ازان جہت با دب میروم اگر مرید صادق و طالب عاشق بقدر وسع بر شرائط و آداب سابقہ قیام نماید ۔ بالیقین مرید بمراد حقیقی و طالب بمطلوب اصلی وصول یابد و حجب حرمان بعد از مشاہدہ غیب بردارند ۔

قول محقق دیگر ۔ و در مرید قابلیت اصلی می باید یعنی محروم ازل نباشد تا سخن شیخ در و موثر آید و اگر نہ کوشش ہیچ نبیے و ولی در ہدایت او مفید نیاید قصہ ابو طالب و سعی حضرت رسالت پناہ علیہ السلام مشہور است ۔ **فرد سعدی** ۔

اگر خدا ے نباشد ز بندہ خوشنود — شفاعت ہمہ پیغمبران ندارد سود

شرط دیگر ۔ از رسالہ غریب ۔ کمال مرید آنست کہ اگر از شیخ قولے و فعلے در وجود آید کہ آن بظاہر خلاف شریعت و طریقت نماید مرید باید کہ بد عقیدہ نشود و اعتراض نہ کند بر کثر بینی و نافہمی خود حمل کند چنانچہ مہتر خضر و مہتر موسیٰ را گفت فان اتبعتنی فلا تسالنی عن شیٔ حتی احدث لک منہ ذکرا چون مہتر خضر کشتی شکست و بچہ را بکشت و دیوارے عمارت کرد مہتر موسیٰ را طاقت نماند پرسید این چرا چنین کردی مہتر خضر گفت ہذا فراق بینی و بینک پس کمال مرید آن باشد کہ بر قول و فعل شیخ

وربر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوشانیدند در خاطر رسول علیہ السلام گذشت اگر امتان
مرا ازین خلعت نصیبے باشد چہ خوب بود در حال جبرئیل آمد و گفت یا محمد ازین خلعت
امتان ترا نیز نصیب باشد ولیکن بدین شرط و آن شرط تعین کرد چون رسول علیہ السلام
بدنیا آمد میان یاران حکایت کرد فرمود نمیدانم از شما کہ باشد کہ آن شرط بجا آرد تا من
آن خلعت بدو دہم امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرضہ داشت کردیا رسول اللہ
بمن ارزانی دارید رسول فرمود کہ اگر بتو دہم چہ کنی او گفت سخاوت و صدق و زہد و
تقوی کنم فرمود بہ نشین امیر المومنین عمر خطاب برخواست و او نیز از عدل و داد و جز
آن گفت ہمین جواب شد بعدہ امیر المومنین عثمان برخاست و او نیز مشغولیہا
و بذل و عطا گفت ہمین جواب شد بعدہ امیر المومنین شاہ مردان علی کرم اللہ وجہہ
برخواست رسول اللہ پرسید تو چہ کنی گفت این راستر بندگان خدائے تعالی سازم
و عیب بندگان خدائے بہ پوشم حضرت رسالت پناہ گفت شرط ہمین بود خرقہ
بامیر المومنین شاہ مردان علی دادند بعدہ بحسن بصری رسید و از آنجا عن عن بمشایخ
رسید الی یومنا ہذا بعد این تقریر خدمت خواجہ درگریہ شد و گفت درویشے ہمین
پردہ پوشی است و این بیت داعی را از زبان مبارک شیخ و مخدوم خویش سماعت
است۔ بیت۔

گر بدباشی بدی نہ گوئی نیکی ور بر عیبی عیب بجوئی نیکی

منہم خرقہ پنج است اول خرقہ ارادت است کہ روز بیعت شیخ مر مرید ابد بد
و توبہ کناند و بصلاح و تقوی درآرد دوم خرقہ محبت است کہ پیر بعد ارادت مرید را
کلاہ یا جامہ شفقت دہد آن جامہ نیز از نعمت خالی نباشد سیوم خرقہ تبرک است کہ
شیخ جز مرید دیگری را بالتماس آن کس عطا کند چہارم خرقہ صحبت است آنکہ شیخ در حیات
خود بسبب بعد مسافت مرید را قابل نعمتہائے دیگر داند و را بشیخے کامل صحبت فرماید

گیرم کہ زطالبی تو مطلوب شدی ہم مگزاری نیاز مندی در ناز

و ہیچ فعل خلاف رضا و روش شیخ نکند و تسلیم تصرفات شیخ باشد کہ آن زبان
احکام قضا و قدر راست و در جمیع امور ظاہر و باطن التجا بولایت شیخ کند و اگر چیزے
خلاف روش شیخ در وجود آید در حال مستغفر شود و بمعذرت گراید و با خویش و بیگانہ
حسن خلق و ادب رعایت کند و از مناظرہ و مجادلہ و مباحثہ و مکالمہ و منازعت احتراز
کلی واجب بیند۔ **مولف راست۔**

چو آداب مریدی و شرائط ہم محقق شد ترا شاید کہ فضل و عزت و اسرار خرقہ ہم شود روشن

بیان دہم

فضائل و شمائل خرقہ پوشان و طاقیہ داران رسالہ شیخ عبداللہ

سہل تستری۔ ان الخرقۃ من سنۃ اللہ تعالی حق تعالی اول خرقہ بحضرت
مہتر آدم علیہ السلام داد و در عالم علوی تصوف ارزانی داشت آدم صفی ازین جہت
گفتند و بعدہ آن روز کہ مہتر ابراہیم را در منجنیق کردند مہتر جبرئیل را حکم شد کہ پیراہنے
از بہشت بر و ابراہیم را بدہ تا تعویذ سازد و بر خود دارد و بعدہ آن پیراہن بہ مہتر
یوسف علیہ السلام رسید آن روز کہ در چاہ می انداختند آن پیراہن بجائے تعویذ در
گردن مہتر یوسف بود مہتر جبرئیل را فرمان شد کہ آن پیراہن بکشا و او را بپوشان۔
ترجمہ عوارف۔ خرقہ در وجود مرید ہمان کار کند کہ پیراہن مہتر یوسف بر
یعقوب کرد و خرقہ کہ حضرت رسالت پناہ با میر المومنین مرتضی علی داد اگرچہ آن خرقہ
نماند و لیکن برکات و تاثیرات آن در فرقہائے مشائخ ماندہ است۔

رسالہ قوام العقاید شیخ الاسلام نظام الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز
فرمود چون حضرت رسالت پناہ از معراج بازگشت بر در بہشت ایسادہ کردند و خلعتی

ان اللہ تعالی یحب القلوب الخوارق۔

قول محقق۔ طاقیہ چہار ترک دارد ہرکہ تارک چہار چیز باشد طاقیہ نہادن اورا مسلم بود اول ترک ہوائے نفس کند دوم تارک دنیا باشد سیوم ترک عقبیٰ دہد چہارم ترک خود گوید۔ **نظم**۔

اول زخود و ہر دو جہاں دست بشوے ... وانگاہ بدست شستہ این در میزن

رسالہ قطبی۔ کلاہ چہار ترکی ترک گرفتن ہوائے طبائع اربعہ است یعنی از صفت بشریت بیرون آید این درحق مریدان رسیدہ است نہ نو نیازان۔

رسالہ رموز الواہین جوز گرہ منزلہائے ہو است وچہار ترک صحابہ اربعہ وزہ منزلہ حضرت رسالت است کہ ہر چہار را بر گرفتہ است و سر در کردہ و این چہار نیز خود را بر رسول خدا بستہ۔

منہ۔ یکے طاقیہ است ویکے باقیہ ویکے خرقہ است ویکے حرقہ طاقیہ از تقویت است وکسوت [تقیا است فاما باقیہ از بقا است لباس طایفہ کہ بقائے ایشان بلقائے روح قدسی باشد نہ بروح غریزی فاما خرقہ عبارت از پارہ جامہ است یعنی پوشندۂ خرقہ را دلش پارہ پارہ ونفس شکستہ باید تا خرقہ برسرش زیبد و حرقہ اشارت بسوختگی دارد باطن ہرکہ باتش محبت الٰہی محترق شدہ باشد خرقہ برسرش حرقہ گردد۔ **مولف راست**۔

چو فضل طاقیہ وخرقہ را شدی شامل ... کنون فضائل مقراض وقصر را دریاب

بیان یازدہم

احکام فضائل مقراض وشمائل مقصوران ومحلوقان

رسالہ معرفت المریدین۔ مقراض راندن از سنن انبیا است اول بہتر

تا صحبت آن شیخ کند پنجم خرقۂ حقیقی است کہ شیخ بمریدے خاص دہد و مصالح ظاہر و باطن و دینی و دنیاوی آن مرید از قلیل و کثیر متکفل شود و برخود لازم نماید تا آن مرید را بحق برساند فاما کسے نداند کہ شیخ وقت ارادت آوردن ازین پنج خرقہ خرقۂ حقیقی بہ کہ میدہد آن میان حق و شیخ است و تواند بود کہ اگر مرید قابلیت ازلی وارد ہم بروز ارادت خرقۂ حقیقی دہد و گرنہ بتدریج بکمالیت رساند بعدہ خرقۂ حقیقی دہد۔

مولف راست۔

نہ ہر مرید مرید است و عام خاصے ہست   از آن مشایخ خرقہ نہادہ است بفرق

رسالہ لوامع قاضی حمید الدین ناگوری۔ طاقیہ مونس دوست است و در و ہمہ عشق مرکب و درین راہ صادق کسے است کہ قدر طاقیہ بداند۔ **رباعی**

در طاقیہ جملہ عشق و شوق است ہمہ   اسرار جمال دوست و ذوق است ہمہ
چون بر سر خود نہادی آن مونس اوست   می سوزد عشق او چو شوق است ہمہ

قول امام ابو یوسف قاضی۔ پوشیدن طاقیہ بر دو طریق است یکے کلاہ سیاہ کہ از فرق بلند باشد آنرا تنزہ گویند بعضے درویشان پوشیدہ اند دوم کلاہ سپیدہ و یا از صوف و یا از جامگی کہ با فرق متصل باشد آنرا الاطیہ گویند حضرت رسالت پناہ و مشایخ لاطیہ پوشیدہ اند و می پوشند و در خاندان خواجگان چشت با جوز گرہ و دوخت شیرازہ پوشیدہ اند و آنرا ہر کسے تمثیل کردہ است۔

راحت المحبین ملفوظ خواجہ۔ کلاہ چہار خانہ دارد اول خانہ اسرار است و انوار دوم خانہ محبت و توکل است۔ سیوم خانہ عشق و اشتیاق چہارم خانہ رضا و موافقت است ہر کہ این کلاہ پوشد ہر چہار چیز در تارک او مرکب است۔ باید کہ پوشندۂ این کلاہ ازین ہر چہار نعمت محروم نباشد و بر آن کار کند و حق آن بگزارد۔

روح الارواح۔ لیس الاعتبار بالخرقۃ انما الاعتبار بالحرقۃ

راسیامرزم مولف راست۔

چو فضل بیعت و مقراض و خرقہ شد ترا روشن کنوں با شیخ و حق رسم ادب باید نگہداری

بیان دوازدہم

رعایت ادب مرید با شیخ و با حق تعالیٰ

ترجمہ قشیری ادّبنی ربی بآداب حسن حضرت رسالت پناہ فرمود مرا حق تعالیٰ ادب ہائے نیکو و مستحسن امر خت ما زاغ البصر و ماطغیٰ این نگاہداشت ادب رسول اللہ بود کہ جز حق ہیچ ہیچ چیز نظر نہ کردی و بے رضائے خدائے در ہیچ کارے اقدام نہ نمودہ بدانکہ بندہ از طاعت بہ بہشت رسد و از حفظ ادب بخدا و ہر کہ با حق ادب نگاہ دارد محب گردد و حسن ادب ظاہر عنوان حسن ادب باطن است حق تعالیٰ بر ہر بندہ کہ معانی اسما و صفات خود کشف گرداند ادب حضرت برو لازم داشت و ہر کرا حقیقت ذات خود کشف گرداند نیستی و شکستگی برو لازم نمود اما الادب و اما العطب سر این معنی است۔

انفاس الانفاس ملفوظ مخدومنا۔ مریدے بحضرت شیخ خود رفت از در تا آنجا کہ شیخ نشستہ بود ہفتاد ادب نگاہداشت و چون بشرف پابوس مشرف شد شیخ فرمود بیا لے مرید با ادب و مرید بے ادب مرید با ادب سبب آنکہ ہفتاد ادب بجا آوردی و بے ادب از جہت آنکہ ترا ہیچ مہابت من مانع نیامد کہ یک دو از ین ہفتاد فراموش میکردی و قتے بحضرت شیخ الاسلام نظام الحق والدین رسانیدند کہ خدمت شیخ الاسلام برہان الدین چہار کلمہ می دانند کہ بعد از نماز چاشت میگویند کہ از دو کلمہ و نیا روے دہد و از دو کلمہ عقبی خواجہ فرمود مولانا برہان الدین ان چہار کلمہ تو میدانی گفتند آرے میدانم

شیثؑ را جبرئیل مقراض رانده تلقین کرد مقراض از سرّ الٰہی است کسے بر سرّ آن اطلاع ندارد و معنی مقراض اینست که بقطع العلایق بین المولیٰ و بین عبده کسے که این معنی نداند چه مقراض خواهد راند وقتے حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم سه کرت فرمود اللهم اغفر للمحلقین صحابه پرسیدند و للمقصرین قال علیه السلام وللمقصرین قصر و حلق بدین حدیث ثابت شده است۔

قول شیخ غیاث الدین۔ آن زمان که مخلوق را در گور کنند فرشتگان عذاب آیند فرمان شود که دست ازین بنده بدارید که زینت خود همه در دنیا گزاشته است محلوق در دنیا و عقبیٰ عزیز است و بسیار فضیلت دارد۔

قول عبد اللہ تستری هر که با حکام مقراض عالم نباشد او مضل بود۔

خواجه حبیب عجمی فرمود۔ هر که مرید را بے بیعت و بے خرقه مقراض راند او هم مضل باشد۔

خواجه حسن بصری فرمود۔ امیر المومنین علی کرم اللہ وجهه مقراض بر سر من راند و سه تار موے از رستا و چپاے سر من از آخر پیشانی ستید خلاف مذهب اشعریه که ایشان موے از قفا می ستانند۔

قول خواجه جنید بعضے مشایخ مقراض از مس داشتند فاما اجماع مشایخ است که مقراض از حدید است۔

رساله غریب حضرت رسالت پناه علیه السلام آیت محلقین رؤسکم می خواندند سود اے محلوق شدن در سر افتاد فرمان آمد پیش نور خود حلق کن جبرئیل استره از بهشت آورد حلق کرد دوازده لک و سیزده هزار و ششصد و دو موی از سر مبارک رسول فرود آمد و ناپیدا شد صحابه پرسیدند که این موے چه شد جبرئیل گفت حوران را فرمان شده است برائے تعویذ خود بستانند تا به برکت آن شما

بسیار بجوید و پیر را بصورت و عبارت نہ بیند و بچشم ظاہر ننگرد بچشم باطن بیند۔

مولف راست۔

کلہ نہادی بر سر شدی مودب ہم قبائے زہد و ورع در برت بباید چست

بیان سیزدہم

فضائل ورع و زہادت و شمائل متورّعان و متزہّدان

ترجمہ قشیری حضرت رسالت پناہ ابوہریرہ را فرمود کن ورعاً تکن اعبد الناس یعنی ترسکار باش تا عابدترین مردمان باشی۔

کیمیائے سعادت۔ ورع پنج درجہ است اول عدل و معنی عدل دور بودن است یعنی ہرچہ بفتوای ظاہر حرام بود ازان عدول نماید و اگرنہ فاسق و عاصی باشد و این ورع عام مسلمانان است دوم ورع نیک مردان است یعنی چیزیکہ بفتوی حرام نبود ولے دران شبہ باشد دست ازان باز دارند و شبہ سہ قسم است یکے آنکہ حذر کردن ازان واجب است چنانچہ شبہ ربا و غصب باشد دوم حذر کردن ازان مستحب است چنانچہ طعام ملوک و امرا سیوم حذر از وسوسہ چنانچہ گوشت صید نخورد بسبب آنکہ نباید کہ از ملک دیگرے گریختہ باشد و از سرائے عاریت پرہیز نماید نباید خداوند این مردہ باشد و وارثان جائے باشند سیوم درجہ ورع متقیان و پرہیزگاران است کہ از حلال ہم محترز شوند چنانچہ عمر عبد العزیز رضی اللہ عنہ مشک از غنیمت آوردہ بودند او بینی خود گرفت تا بوے او در دماغ نرود کہ این حق مسلمانانست و از منفعت او ہمین بو است متودعی بر سر بیمار نشستہ بود او نقل کردو چراغ میسوخت آنرا بکشت گفت وارثان را درین روغن حق است متورع اگر از وجہ حلال سیر خورد از ورع و تقوی محروم ماند چہارم درجہ ورع صدیقانست

فرمان شد بخوان ہر چند شیخ الاسلام برہان الدین خواست کہ بخواند یا دنیامد بعدہٗ خواجہ فرمود دانستم کہ تو سیدانی ولے از مہابت من ترا فراہم نمی آید۔

قول خواجہ عبداللہ مبارک ادب الخدمۃ اعز من الخدمۃ

شیخ علی وقاق العبد یصل بطاعتہ الی الجنۃ وبادبہ یصل الی اللہ تعالیٰ۔

ادب مہتر عیسیٰ با حق تعالیٰ اذ قال اللہ یا عیسی ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین فردائے قیامت فرمان شود اے عیسیٰ تو گفتہ بودی کہ مردمان ترا و مادر ترا بخدائے گیرند مہتر عیسیٰ ادب نگاہداشت نگفت کہ من نگفتہ ام گفت تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک۔

قول شیخ جلالی من لا ادب لہ لا شریعۃ لہ۔

قول شیخ الشیوخ من لا ادب لہ لا ایمان لہ ولا توحید لہ۔

قول انس بن مالک الادب فی العمل علامۃ قبول العمل۔

خواجہ جریری بست سال در خلوت پا فراز نہ کرد بحسن الادب مع اللہ خواجہ بشر حافی پا برہنہ گشتے وگفتے کہ زمین بساط اللہ است نعلین چون پوشم کہ در بساط بادشاہان مجازی نعلین پوشیدہ نتوان رفت بر بساط بادشاہ حقیقی چوان توان رفت و در ہر محلتے و کوچہ کہ خواستے بگردید سے ہیچ جانورے بنجال نہ کردے و ہر کہ ترک ادب کند از راندگان شود۔

کتاب عوارف لکیلا تاسوا علی ما فاتکم این ادب عوام است ما زاغ البصر وما طغی این ادب رسول علیہ السلام واخص اولیا ہم۔

ادب دیگر الفرار من اللہ تعالیٰ الی اللہ غایۃ الادب۔

رسالہ تمہیدات - یک ادب مرید آنست کہ از پیر معصومی و عبادت

رسالہ تحصیلات۔ نزد محققان زہد و زاہد خود نیست و نباشد بہر آنکہ دنیا خود آن قدر ندارد کہ ترک کنندہ آن زاہد باشد قل متاع الدنیا قلیل این باشد۔

منہ۔ الزھد فی الدنیا یریح البدن و الزھد فی الاخرۃ یریح القلب والاقبال الی اللہ تعالی یریح الروح۔

محققی گوید۔ ورع آن است کہ کسے را فریب ندہی و از لا بدے و قدر احتیاج زیادت نطلبی اگرچہ حلال باشد فاما زہد ترک دادن دنیا است بلکہ تارک شدن از خود است **مولف راست**۔

ہرچہ دون خدا است ترک دہند تا بسزا وار زاہدی گردند

رسالہ راحت القلوب ملفوظ شیخ الاسلام فرید الحق والدین زہد سہ چیز است و کسے را کہ این نیست زاہد نیست اول شناخت دنیا پس داشتن۔ آداب آن سیوم آرزومندی آخرت پس طلب کردن آن۔

رسالہ رموز الواہبین زہد سہ حرف است (ز۔ ھ۔ د) زاہد را باید زندگانی او در پارسای باشد۔ ھ ہمہ وقت در طلب ہدایت کوشد۔ د۔ دولت عقبیٰ حاصل کند زاہد ہرچہ لایعنی است آنرا ترک گیرد و آنچہ خواست خود باشد بگزارد۔ **بیت**۔

زاہدی چیست ترک بدگفتن عاشقی چیست ترک خود گفتن

زہاد خود را در خطر عشق و محبت نتوانند انداخت و زہادت خود را فدائے دوست نیار د ساخت قال علیہ السلام ملوك الجنۃ الزاھدون و ملوك الزاھدین العارفون۔

قول مشایخ۔ قلوب الزاھدین اوعیۃ التوکل وقلوب العارفین اوعیۃ المعرفت۔

که حذر کنند از چیزیکه حلال بود ولیکن سبب حصول آنچیز معصیت رفته باشد چنانچه بشر حافی آب از جوے سلطان نخوردے که چه دانم که از کدام وجه کافته اند و بعضے بزرگان متورع چراغ از شمع بادشاه نیافروختندے همشیرهٔ بشر حافی شبے تاری رشت مشعله سلطان ازان راه میگذشت یکتا ر رشته در روشنای مشعله او بکشید روز بر مفتی رفت پرسید که یک تار در روشنائی ظالمے رشته ام روا باشد مفتی گفت گر تو همشیرهٔ بشر حافی گفت آرے مفتی گفت ترا روا نباشد درجهٔ پنجم ورع مقربان و مواحدان است تا هر خوردن و پوشیدن و رفتن که نه از برائے خدائے باشد حرام دانند یحیی معاذ رازی وقتے دارو خورده بود حرم ایشان گفت چند گامے در صحن بزن تا دارو اثر کند گفت سی سال است هیچ قدم بغیر حق نزده ام **مولف راست**۔

آن پا بریده باد که جز در ره خدا گامے زند بخانه و بیرون هوائے نفس

حضرت رسالت پناه و صحابه و امامان مذاهب برائے عوام سهولت کرده اند تا بر ایشان حرج نرود و برائے خواص جهت آن سهولت کرده اند تا نظر بر عزیمت پرهیزگاری خود نیفتد چه حضرت رسالت پناه از مطهرهٔ مشرکے آب سنید و طهارت کرد و امیر المومنین عمر از سبوے زن ترسائے آب خورد و طهارت کرد اگرچه دستهائے ایشان بے خوردن ملوث بودے چون پلیدی ندیدندے و ندانستندے بپاکی میگرفتند مشایخ ما نیز بمتابعت صحابه رسول علیه السلام برین عمل میکنند اگرچه در لقمه و آب وجه از روئے ورع احتیاط شرط است وے مبالغت نه کنند تا در وسوسه نیفتند۔

قول خواجه جنید ورع ظاهر آنست که حرکت نه کند مگر برائے حق و ورع باطن آنکه دون حق در دلش نگذرد۔

قال المحققون ورع العوام من المحرمات و ورع الخواص من المخیلات و ورع الصدیقین ممن سوی الله۔

قول امام صاحب ترجمہ اشتقاق۔ صوفی و تصوف از صفوت نیست بلکہ از صوفست و معنی صوف پوشیدن پشم بود و این وجہی دارد کما قال علیہ السلام علیکم بلباس الصوف تجدوا حلاوۃ الایمان فی قلوبکم طایفہ را کہ صوفیان گویند از اشتقاق لغت برا اند لان الصوفی ممنوع عن العبارۃ والاشارۃ صوفیہ را علمائے آخرۃ و علمائے باللہ خوانند۔

قول خواجہ محمد جریری معنی تصوف در رفتن باخلاق پسندیدہ و بیرون آمدن از اخلاق دنی و نامحمود است۔

قول خواجہ معروف کرخی قدس سرہٗ تصوف کار کردن بحقایق و نومید بودن از خلایق التصوف برقۃ محرقۃ تصوف محو شدن است از اشائیت۔

رسالہ کشف المحجوب تصوف را سہ درجہ است یکے متصوّف بود کہ برائے جاہ و مال خود را مانند صوفیان حقیقی کند و برائے خوردن و آشامیدن سر گردان شدہ گردد کہ المتصوّف عند الصوفیہ کالذباب و عند غیرہم کالذیاب کہ ہمہ عمر چون گرگ بطالب مردار باشد دوم متصوّف است کہ بے مجاہدہ این درجہ طلبد و خود را مانند صوفیان نماید سیوم صوفی حقیقی بود کہ از خود فانی و بحق باقی گردد و از قبضہ طبایع رستہ و بحقایق تصوف پیوستہ باشد صوفی حقیقی کہ بقرب حق تعالیٰ در صف اول باشد و باوصاف امیر المومنین ابوبکر صدیق موصوف گردد لان الصفا صفۃ الصدیق آنکہ محبت مصفا باشد صافی بود و آنکہ مستغرق محبت باشد آنرا صوفی گویند۔

رسالہ راحت المحبین ملفوظ خواجہ۔ مہتر موسیٰ را ہوس شد تا کلیم شود مناجات کرد فرمان آمد اے موسیٰ لباس عاشقان ما بپوش کرانہ میخواہی کہ در برکشی مہتر موسیٰ در خانہ رفت ہر ملک و اسباب و مال کہ داشت در راہ حق بذل کرد

رسالہ مختصر۔ زاہد آنست کہ دست از ملک و دل از تتبع آن خالی دارد و حقیقت زہد قطع قلب است از املاک نہ خلو ید زاہدی در ترک حلال موجود است و ترک حرام و شبہ خود فریضہ است حاتم اصم خلیفہ را گفت زاہد توئی کہ بتقلیل قناعت کردہ و من بدنیا و عقبی قناعت ندارم۔

رسالہ روح الارواح۔ الزاہد صید الحق فی الدنیا والعارف صید الحق فی الجنۃ

رسالہ ترجمہ قشیری۔ زہد سہ چیز است باندک خورسند بودن واز خلق دور بودن و معدہ خالی داشتن۔

قول خواجہ منصور۔ دنیا گزاشتن زہد نفس است و عقبی گزاشتن زہد دل و ترک خود گفتن زہد جانست۔

رسالہ شمسیہ زاہد و عارف ہر دو تارک دنیا و عقبی اند و لے بعلت مختلفے زاہد بہ نیت اعواض موعودہ و عارف بہ نیت احوال موجودہ۔

رسالہ شیخ جمال الدین ہانسوی۔ الزاہد تارک الدنیا للعقبی والعارف تارک العقبی للمولی۔

قول شیخ بایزید۔ من الزاھد فقال ھو الفقیر والفقیر ھو الصوفی والصوفی ھو اللہ۔ مولف راست۔

چو زہد و فقر و تصوف قریب یکدگر است　　سزد شناشی اسرار این دو ستہ بدل

بیان چہار دہم

فضائل تصوف و شمائل صوفیان و اوصاف فقر و فقیران وصفت صوفی و تصوف

حق شود پس بنشین با اہل صوف۔

رسالہ ادب المریدین۔ اخلاق اصحاب التصوف الحلم والتواضع والنصیحة والشفقة والاحتمال والموافقة والبشاشة والالفة وبذل الجاہ والمروة والعفو والصفح والحیاء والوفاء وحسن الظن والتصغیر لنفسه وتوقیر الاخوان والرحمة علی الصغیر والکبیر والظالم دعاء اله۔

رسالہ عین القضات۔ اگر خواہی کہ سعادت ابدی ترا میسر آید یک ساعت صحبت یک صوفی حلولی دریاب تا بدانی کہ حلولی کیست حلولی صوفی آن باشد کہ شیخ بزرگوار ازینجا گفت الصوفی ھو اللہ یعنی ہرچہ در موجودات باشد ازو پوشیدہ نماند آن حلولی است سر این حدیث تخلقوا باخلاق اللہ اینست۔

قول خواجہ بایزید۔ ان اللہ تعالی صف الصوفیة عن صفاته فاذا صفاھم فسموا صوفیا مقام تصوف اعراض از جملہ موجودات است پس صفات حق صوفی را ہمہ چیز صفا دہد تا بصفات اللہ موصوف گردد آنگاہ صوفی حقیقی شود وفقر روے دہد اذا تم الفقر فھو اللہ این باشد الفقر فخری ازینجا فرمود۔

وصف فقر وفقران۔ قال اللہ تعالی للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف تعرفھم بسیماھم لا یسئلون الناس الحافا۔

رسالہ قشیری حضرت رسالت پناہ فرمود فقیر ومسکین آنکس نبود کہ در بدر گردد ولقمہ وخرمائے بخواہد فقیر آنکس است کہ او را غنیتے باشد وشرم دارد کہ از مردمان سوال کند الحیاء من الایمان یعنی از خدائے تعالی شرم دارد واز غیر او سوال نکند۔

قول شیخنا ومخدومنا۔ الفقیر لا یسئل من اللہ استحیاء ومن الناس

بحدیکہ جامہ تن ہم وادفرمان شدکہ اکنون حق تست بپوش پس تا آنزمان کہ صاحب نصاب اسباب است تصوف بروجایز نیست۔

رسالہ ترجمہ عوارف۔ صوفی متشبہ صاحب مجاہدہ ومحاسبہ بمقام نفس باشد وصوفی متصوف صاحب مراقبہ بمقام دل بود وصوفی حقیقی صاحب مشاہدہ کو بمقام روح باشد۔

قول شیخنا۔ صوفی را از صوف گرفتہ اند وصوف از پشم بچہ شتر است آنرا صوف میکنند چنانچہ ہبا ہبتو دہر کہ درمحبت خدا ہبا باشد اورا صوفی خوانند۔

رسالہ شمسیہ۔ التصوف حیواۃ القلب مع اللہ وقیل التصوف قیام القلب بلاواسطۃ۔

قول ابوعلی دقاق۔ بہترین وصف صوفی آنست کہ چون در مزابل گزرد بتاثیر روح مزابل مطہر گردد۔

قول خدمت خواجہ۔ ان قدرت ببذل الروح فتعال والا فلا تشتغل بترھات الصوفیۃ الصوفی لایملک ولایُملک صوفی۔ ہیچ چیزرا مالک نباشد وکسے اورا مالک نباشد۔

رسالہ شیخ ابوبکر شبلی۔ التصوف شرک لانہ صیانۃ القلب عن رویۃ الغیر ولاغیر۔ مولف راست۔

چو غیر نیست تو داری نگاہ دل از غیر ہمین کہ دیدی مرغیر را شدی مشرک

قول خواجہ جنید۔ التصوف یمیتک الحق عنک ویحییک بہ تصوف آنست کہ حق تعالی بمیراند ترا از تو وزیاند ترا از خود بقطع النظر عن الغیر

رسالہ عمدۃ الابرار۔ قال علیہ السلام من سرّہ ان یجلس مع اللہ فلیجلس مع اھل التصوف یعنی ہرکرا خوشی وشادی باشد کہ جلیس

از کفاف زیادت طلب کند درین وعید در آید۔ کما قال علیہ السلام کل فقیر اکتسب بلاحاجة عذب اللہ الف عام پس فقیر خاص الخاص است کہ جز حق بہیچ چیز راضی نباشد او در ہمہ جہان از ہمہ چیز بر تو بود۔

رسالہ رموز الواہبین فقر عشق است فقیر را در طریقت وحقیقت عاشق نام است یعنی عاشق لقاء اللہ است واو ہیچ چیز آرزو ندارد دیگر بلقاء اللہ چون مستغرق لقاء اللہ باشد خود دران محو شود وبصفت بقا موصوف گردد وبانوار جمال اللہ متجلی بود وبصفت ہویت اختصاص یابد اینجا فقر تمام شود اذا تم الفقر فھو اللہ این باشد والفقر فخری سر این رموز است۔

رسالہ غوث الاعظم قال یا غوث الاعظم لیس الفقیر عندی من لیس لہ شیٔ بل الفقیر الذی لہ امر فی کل شیٔ لکن فیکون یا غوث قل لاصحابك واحبابك فمن اراد منکم صحبتی فعلیہ باختیار الفقر ثم فقر الفقر ثم الفقر عن فقر الفقر فاذا اتم فقرھم فلا ھم الا انا یا غوث قل لاصحابك اغتنموا دعوة الفقراء فانھم عندی وانا عندھم یا غوث الاعظم اذا رایت المحترق بنار الفقر والمنکسر بکثرة الفاقة فتقرب الیہ الاحجاب بینی وبینہ یا غوث جعلت الفقر والفاقة مطیب الانسان فمن رکبھما فقد بلغ المنزل قبل ان یقطع المفاذات والبوادی۔

رسالہ اداب المریدین لیس الفقر عند التصوف الفاقة وعدم الاسباب بل الفقر المحمود الثقة باللہ والرضا بما قسم۔ الفقر نوعان محمود ومذموم المذموم الاضطراری والمحمود الاختیاری ہر کہ بر فقر صبر نکند مذموم باشد وہر کرا اسباب واملاک نباشد ودل از جہت قوت متفرق نشود

استنکاف و الفقیر خلوّ البدن من المال وخلو القلب من الامال وخلو الروح من الاستنکال یعنی فقیر کسے است کہ در خاطر او ہیچ حیلہ وچارہ نباشد چہ ہر کہ اعتقاد بر حق کند و التجا بحضرتش دارد از مسلم وکافر محتاج کس نشود. فرو اے درت ہر ہیچ گبرے پیش ہر کرا سرمایہ تو درویش نہ۔

قول خواجہ عبد اللہ تستری الفقیر الصادق لایسأل ولایرد ولایحبس فقر نشان اولیا و پیرایہ اصفیا است و فقیران برگزیدگان حق اند کہ ببرکت ایشان روزی بر جمیع خلقت فراخ گرداند و فقیران مقربان حضرت حق اند قال علیہ السلام الفقراء جالسا باللہ یوم القیمۃ فقیر آنست کہ بندہ مستغنی نگردد مگر بحق

قول سلطان ابراہیم ادہم پرسند درویشی چہ باشد گفت ترسان از درویشی کردن و توانگری چہ باشد گفت امین بودن بخدائے تعالیٰ۔

قول خواجہ ذوالنون مصری۔ علامت خشم خدائے تعالیٰ بر بندہ ترسیدن بندہ است از درویشی۔

رسالہ شیخ جمال الدین ہانسوی۔ الفقر سواد الوجہ فی الدارین الاول یاتی بالکفر والطغیان والثانی لحصول برضاء الرحمن۔

رسالہ معارف مولانا روم فقر بر پنج وجہ است اول آنکہ با نوا و بے نوا عند اللہ فقیر است۔ کما قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الناس انتم الفقراء الی اللہ واللہ ہو الغنی الحمید دوم فقیر فضول است کہ در طلب دنیا بود نہ طالب حق نہ او فقیر است بلکہ دون سوم فقیر عاجز است یعنی معیوب و مریض وضعیف البدن باشد و او را بر اموال مومنان حق است کما قال اللہ تعالیٰ وفی اموالہم حق معلوم للسائل والمحروم۔ چہارم فقیر آنست کہ قانع بود و آنکہ او را محبت وطاعت حق در دل غالب باشد و دنیا را باختیار ترک دہد و بقدر کفاف بندہ کند ہر چہ

فرمود ان الله لا ینظر الی صورکم ولا اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم
و نیاتکم این حقیقت علم نیت است و عمل مومن محدود باشد بہر حال و نیت بہمہ
خیر و طاعت میرسد پس ثواب اعمال نیز محدود باشد و ثواب نیت نامحدود کہ ثواب
نیت او صد ہزار چندان است کہ نیت المومن خیر من عملہ و ہمچنین نیت و اعمال
شر اگرچہ اعمال اندک است نیت از اندازہ بیرون است و حکم در کل حال بر نیت
است و نیت و ارادت یکے است اگر بہ باطن تو ارادت حق غالب است کہ
یریدون وجہہ پس ترا درین ارادت فردا بزمرۂ عاشقان حشر کنند و اگر ارادت
بہشت غالب است و منکم من یرید الاخرۃ جنات الفردوس جاوید یابی
و ہم در بہشت بمانی و آرزوے اعلیٰ علیین در نہاد تو نماند و جاوید ان در بہشت
باشی خالدین فیہا صفت آنست اکنون بہ باطن خود بہ بین کہ آرزوے دنیا یا
آرزوے بہشت و یا آرزوے لقاء الله داری در ہر آرزوے کہ باشی اعمال آن
نیت از تو صادر شود۔

رسالہ شمسیہ۔ لا یقبل الله تعالیٰ قولا الا بعمل ولا عملا الا بنیۃ

رسالہ کشف المحجوب۔ نیت کردن بہ ابتدائے عمل بہتر از ابتدا کردن عمل
بے نیت بود و نیت المومن خیر من عملہ اینست۔

رسالہ رموز۔ نیت ارباب حقیقت تبدیل کردن ذمایم بحامد و نفی خطرات
و ہواجس شر و خیر از بواطن است ساعۃ فساعۃ و این ثمرہ اخلاص بود کہ نیت
المومن خیر من عملہ ای الاخلاص فی العمل عمل خالص بے شائبۂ ثواب و
آلایش ثمرات باشد۔ **مولف راست۔**

نیت خالص بود خاص از برائے حق بدل اہل دل را در عمل نے از پئے اجر و جزا
اما نیت اصحاب حقیقت محو حاید از بواطن و رفع ماسوی الله از ضمائر علی الدوام

محمود بود التقلة بالله والاعتماد الیه درویشی اینست. مولف راست.

فقیر و صوفی چون توشدی سزد دانی　　کنون معانی نیات عام و خاص و اخص

بیان پانزدهم

نیت حمیده و غیر حمیده از عام و خاص و اخص

قال علیه السلام یحشر الناس یوم القیمه علی نیاتهم. نیت متنوع است هر کسیرا بر اندازه نیت او جزاء دهند چنانچه بعضے علما را نیت علم آموختن آن باشد که بیان شرائع و تبیان احکام اوامر و نواهی کنند و بندگان خدائے را بران منفعت دینی رسانند و در آخرت صاحب صدر محفل جنت الماوی شوند.

قال الله من کان یرید حرث الاخرة نزد له فی حرثه. مولف راست

هر کسے بحسب حال خویش یا بد اجر کار　　هر چه خواهد آن دهندش تا دلش یا بد مراد

و بعضے دیگر به نیت فوقیت بر امثال و اقران و صدر نشینی محافل امرا و خانان علم خوانند قضیه این آیت که و من کان یرید حرث الدنیا نوته منها و ماله فی الاخرة من نصیب ایشان را از کشت زار دنیا حظ بخشند فاما از ثواب و ثمرات آخرت بے نصیب باشند یعلمون ظاهرا من الحیوة الدنیا و هم عن الاخرة هم الغافلون درحق ایشانست این چنین نیت نزدیک ارباب حقایق گناه بود حسنات الابرار سیات المقربین اینست.

رساله جاویدنامه همدانی نیت علم عظیم است در عهد حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم یکے از صحابه کبار قران بد انستے فاما بر علم نیت وقوفے تمام داشتے و بعمل مقرون گردانیدے و اورا عظمتے بکمال بود حضرت رسالت پناه از ینجا

چہارم درجہ طہارت سر و روح است عماسوی اللہ
ارسالہ مختصر احیاء العلوم وضوء دل بترک بخل و محبت خلق است و وضو سر و روح بقطع علائق ماسوی اللہ۔
رسالہ تمہیدات۔ الوضوء انفصال والصلوٰۃ اتصال فمن لم ینفصل لم یتصل تا انفصال ما دون اللہ در وضو حاصل نیاید اتصال لی مع اللہ وقت حاصل نشود مولف راست۔
چو دست شستی از آن تام قصد کن بنماز کہ اندر انست خضوع خشوع و سر و نیاز

بیان ہفدہم

صلوٰۃ اصحاب شریعت و ارباب حقیقت و مرتبہ و درجہ ہر یکے بر اندازہ آن و تاثیرات کہ دران است۔ رسالہ رموز الواصلین۔ قال اللہ والذین ہم فی صلوتہم دائمون۔ دوام نماز متنوع است در حق عوام آنکہ باوقات خمسہ و جمعہ و اعیاد و تراویح و رغائب و مثل این مداومت واجب بینند و اہمال و اغفال نہ کنند تا بہ نعمت جنت و ثواب آخرت محظوظ گردند و مداومت نماز خواص آنکہ اشراق و چاشت و فی الزوال و تہجد و نوافل دیگر فرمودہ شیخ باخضوع تن و حضور دل در جمیع احوال مستقیم دارد تا اگر نفلے بضرورت کلی فوت شود ادا کند ترک الورد بعد الا قدام بعد من المولی و مواظبت انبیا و خاص الخاص بمتابعت در طاعت و عبادت در حیات و ممات باشد جسماً و روحاً الانبیاء فی قبورہم یصلون سر این معنی است و خاص الخاص بمتابعت درین داخل اند۔ چنانچہ ابراہیم علیہ السلام بعد ہر نماز گفتے ربنا اجعلنی مقیم الصلوٰۃ

تاثیر این نیست آن بود که در اطوار پر انوار مومن حقیقی جز حق غیرے نگنجد و این محض توحید است۔ مولف راست۔

ہر کرا میل دون بود در دل　　دون بود نزد فرقۂ تحقیق
عشق و عرفان و علم و تقوی زہد　　شد حجاب محققان صدیق

کل حزب بما لدیھم فرحون سر این معنی است۔

بیان شانزدہم

انواع وضو اصحاب شریعت و اصحاب طریقت و حقیقت

رسالہ رموز الواہلین۔ وضو بر سہ قسم است عوام و خاص و خاص الخاص وضوء عامہ مسلم و مومن شرعاً شستن اعضائے مخصوصہ بعد رسیدن حدث بود چنانچہ در نص و کتب فقہ مسطور است و وضو خواص کہ اصحاب طریقت اند شستن دل از لوث ذمائم باطن و وضوء خاص الخاص کہ ارباب حقیقت اند طہارت سر و روح است از خطرہ غیر اگرچہ محبت و معرفت باشد۔

رسالہ کشف اسرار۔ چنانچہ بے طہارت بدن نماز درست نیست بے طہارت دل معرفت ہم جائز نہ باشد و طہارت دل باب تدبر و تفکر و ذکر جنانی است۔ و وضوء طریقت و حقیقت را چہار درجہ است اول درجہ طہارت حواس ظاہر است بازالت ذمایم جوارح بآب توبہ دوم طہارت دماغ است از خیالات و اوہام کہ سالہا در دماغ جا گرفتہ است و آن مادۂ خطرہ و ہواجس است سیوم درجہ حواس باطن است تا اگر حواس باطن تطہیر نیابد ازان پرسیدہ شود کہ ان السمع و البصر و الفواد کل اولئک کان عنہ مسئولاً سر این معنی است

باتضرع و رقت عرضداری و معانی آیات کلام ربانی با نیاز تمام بحضرت بے نیاز بازنمائی چنانکہ معنی ایاک نعبد و ایاک نستعین واھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب بردل خود جائے دہی شغل وانند این آیات بسیار است بدین طریق عرضداشت کردن بحضرت حق سبحانہ تعالیٰ سخن در پردہ گفتن است با موسیٰ قال علیہ السلام المصلی یناجی ربہ

رسالہ غوث الاعظم ۔ قال الغوث الاعظم یارب ایُّ صلوۃٍ اقرب الیک قال اللہ تعالیٰ الصلوۃ التی لیس فیھا سوائی والمصلی غایب عنہ یاغوث لاصلوۃ لمن لا معراج لہ عندی یاغوث المحروم عن الصلوۃ ھو المحروم من المعراج عندی کما قال النبی الصلوٰۃ معراج المومن۔

رسالہ عین القضات ہمدانی ۔ توجہ دانی کہ مردان برائے چہ نماز گزارند وچہ سبب نہ گذارند آنکہ گزارند برائے آنکہ ایشان دایم در مشاہدہ اند وباطن از مشاہدہ منور شدہ تا آن نور در جوارح سرایت کند وآنکہ نگزارند برائے آنکہ ایشان مستغرق جمال اللہ باشند واستغراق عالم سکر است ودر سکر نماز نیست یاایھا الذین امنوا لاتقربوا الصلوۃ وانتم سکاری سر این معنی است۔

ترجمہ احیاء العلوم حیات نماز بشش خصلت حاصل شود حضور دل وفہم معانی وتعظیم با ہیبت وخوف ورجا وحیا۔

رسالہ شمسیہ ۔ یحتاج المصلی الی اربعۃ اشیاءٍ فناء النفس وذھاب الطبع وصفاءِ السِّرِّ وکمال المشاھدۃ اول چون ہمت مجتمع شد ولایت نفس بسر رسید دوم ثبات جلال کہ جلال حق زوال غیر بود۔ سیوم محبت اصلی روے نماید۔ چہارم صفائی سر حاصل آید۔

قول سلطان ابراھیم ادھم ہر کہ دل خود را در نماز حاضر نیابد یقین

یعنی مرا از آنہا گردان کہ دایم نماز بگزارم خو و دایم الصلوۃ بود فاما ازین اقامت نماز مقبول مراد داشت با خضوع و خشوع دل و حضور سر و بے شک و سہو فاما عوام این آیت را برائے آن خوانند تا در نماز مفروضہ کاہلی و غفلت نشود و تعدیل ارکان نقید و احکام بجا آر

رسالہ ترجمہ قشیری خشوع انقیاد است مرحق را و تواضع کردن و گردن نہادن احکام الٰہی ہر کہ خاشع باشد شیطان نزدیک او نیاید و خشوع نیستی و نیازمندی است کہ بر دل بندہ مستولی شود۔

رسالہ غریب۔ نماز ظاہر بجوارح تعلق وارد شرعاً و نماز باطن تفکر دل است طریقتاً و نماز سر و روح بفیض است و آن حقیقت است و نیز خواص را قصد ظاہر بکعبہ باشد و توجہ باطن برب الکعبہ چہ سجدۂ تن خضوع است و سجدۂ دل خشوع۔

قول محقق۔ الخشوع فی الصلوٰۃ الاعراض عما سوی اللہ این قسم خاص الخاص است و نیز من خشع قلبہ لم یقربہ الشیطان۔

قوت القلوب۔ الصلوٰۃ خدمۃ اللہ فی ارضہ والمصلون خدام اللہ فی بساطہ۔

تمہیدات عین القضاۃ۔ نماز اعظم العبادات است زنہار تا بعادت نگزاری و سر اعظم در نماز است خضوع در تن و خشوع در قلب برفحوائے "الذین ہم فی صلوٰتہم خاشعون۔ نماز بے خضوع و خشوع چون قالب بے روح است کہ ہیچ کار نیاید و رستگاری مومنان در نماز باخشوع است قال اللہ تعالیٰ قد افلح المومنون الذین ہم فی الصلوٰتہم خشعون۔ مولف راست

بے خضوع تن ہزاران سجدہ گر آری بجا ... نے قبول و نے نماز بے باشد آن نے روا
گر کنی یک سجدۂ دل با خشوع و با حضور ... ہم بود مقبول و ہم مستحسن آن نزد خدا

رسالہ عثمان مغربی خضوع و خشوع در نماز حضور آنست کہ حال خود

رسالہ روح پنج نماز فریضہ یادگار یست از قاب قوسین کہ رسول علیہ السلام برامت آوردہ است وحضرت عزت در نماز ہمہ ارکان شرع جمع کردہ است۔ مولف راست۔

زکوۃ روزہ وحج وشہادت است وجہاد		ہمہ درون نماز است کن ہمہ یابی

در روزہ امساک ونیت ومنع وقاع است بلکہ در روزہ بخششے وعملے دیگر ہم کنی ودر نماز این روانیست ودر زکوۃ پنج درم بدرویشی دہی اینجا ہمہ مومنان و مومنات راثواب ومغفرت می بخشی کہ اللھم اغفرلی وللمومنین والمومنات ودرحج احرام است واحلال ودر نماز تحریمہ وتحلیل است ودر جہاد سلاحست ومحاربہ اینجا چون وضو کنی سلاح تست کہ الوضوء سلاح المومن وامام مقدمہ مجاہدان وقوم لشکر اود محراب جاے حرب وجماعت صف کشیدہ چون مقدمہ لشکر مظفر ومنصور شود مال قسمت کند اینجا چون امام سلام دہد وبر محاربہ نفس وشیطانی غالب آید بفضل ذوالجلال ثمرات وثواب قسمت کنند۔

رسالہ غریب سجدہ کہ پیشانی بر زمین نہد ودل ہر جانب بگردد این چنین سجدہ بمسجود نرساند بلکہ مردود گرداند ونماز اندک باحضور دل افضل است از نماز بسیارے بے حضور باطن۔ رباعی۔

چندین ہزار سجدہ کہ کردی بغافلی		بنشین بصدق سجدۂ خود را شمار کن

یک سجدہ کن چو سجدۂ فرعون باحضور		وانگہ میان جنت ماوی قرار کن

فالقی السحرۃ ساجدین قالوا امنا برب العالمین برین حاکیست حضرت رسالت پناہ در آخر عمر بدو رکعت اشراق وچہار رکعت چاشت ابندہ کردہ بود لکثرۃ الاستغراق باللہ۔

محققے گوید سجدہ سہو در نماز بر دو نوع است عوام را سہو از اعلی باونی

وانکہ در ہدایت برا وابستہ اند۔

رسالہ عین القضات خواص واخص چون قصد نماز کنند معنی انی ذاھب الی ربی سیھدین با ادب وحضور وہیبت بر دل متمکن گردانند بلکہ در وجود ومنی خود را نفی کنند و در تکبیر ملک وملکوت را محو گردانند وحق را در ظاہر وباطن بر خود حاضر وناظر شناسند وخود را منظور حق دانند۔ کما قال علیہ السلام الاحسان ان تعبد اللّٰہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک ۔

قول امیر المومنین علیؓ۔ لا اعبد ربًّا لم اراہ **فرد**

در مذہب ما ہمین نماز است	بے رویش نگریم وسجدہ آریم

تفسیر رموز۔ قال اللّٰہ تعالیٰ فویل للمصلین الذین ھم عن صلوتھم ساھون یعنی وائے دوزخ بر نماز کنندگان کہ از نماز غافل باشند چنانچہ تن در نماز است ودل در اندیشہائے دنیاوی گردد وفکر کارہائے لایعنی کند وخبر ندارد کہ چہ میخواند وبا کہ میگوید۔ **رباعی**۔

گشتہا میکند بہ مہمانی	تن درون نماز ودل بیرون
شرم نایدت از نماز میخوانی	این چنین حالتے مرایشان را
توئی در سجدہ فا ما غافل از مسجود	توئی در عبادت وبے خبر از معبود

منہ۔ الصلوٰۃ نوعان حی ومیت مردہ آنکہ بے خضوع وخشوع گزارد وزندہ آنکہ با فہم ومعانی وتعظیم وحضور دل ادا کند۔

عوارف۔ الصلوٰۃ صلۃ بین العبد والرب در خبر است ان العبد اذا قام الی الصلوٰۃ رفع اللّٰہ تعالیٰ الحجاب بینہ وبین عبدہ ووجہہ۔

رسالہ قشیری۔ عوام طریقت در نماز از صحو بسکر آیند وندانند کہ چہ میگزارند فریضہ است یا سنت یا نفل وخواص از سکر بصحو آیند تا شرائط ادائی حقوق شرع بجا آرند

خواجہ حسن بصری بر سید اے رابعہ در چہ کار بودی کہ خون از چشم میرود گفت در نماز بودم خواجہ فرمود کہ ترا خبر نبود رابعہ گفت اے خواجہ آن زمان کہ در نماز می باشم ہفدا اگر ہفت طبق دوزخ تافتہ در چشم من کنند خبر نباشد این خود تے بیش نبود۔

فضیلت و تاثیرات نماز۔ قول شیخ الاسلام فرید الحق والدین

حق تعالیٰ ہر نعمتیکہ از دینی و دنیاوی در ہژدہ ہزار عالم پیدا آوردہ است ہمہ در نماز است۔ مولف راست۔

افسوس کہ تو شکر چنین نعمت داری باغفلت و باہرزہ و باسہو گزاری

رسالہ قاضی حمید الدین ناگوری۔ تکبیر در نماز مقام ہیبت است و قیام از مقام قربت و قرات از مقام مکالمت است و رکوع از مقام خشیت و سجود از مقام مشاہدہ و قعود از مقام الفت۔ مولف راست۔

ہر آن نماز کہ باشد بدین صفت موصوف شود بقربت معبود صاحبش مخصوص

رسالہ ہمدانی گزارندہ نماز مقبول را نماز دعا کند حفظک اللہ کما حفظتنی و اگر بغفلت گزارد دعاے بد گوید ضیعک اللہ کما ضیعتنی چون بعنایت بیغایت توفیق ہدایت بر این چنین نماز استقامت و برین عبادت استدامت یابند ثمرہ آن بود کہ اول ز جمیع علایق دنیاوی نجات بخشند بعدہٗ انچہ غیر حق باشد از دلش فراموش کنند و بانوار غیبی و اسرار لاریبی باطنش بیار آیند و عرش و کرسی در نظر او آرند و نعمت قرب مولیٰ ارزانی فرمایند۔ مولف راست۔

فضل نماز آنکہ باشد کہ تو قران بافہم و درک معنی باطن بخوانی آن

بیان ہیجدہم

باشد و اخص و انبیا را از ادنی با علی بود یعنی الیشان سہو ما سوی اللہ کنند و مستغرق فیض و مشاہدہ شوند۔

قول ابن عباس خضوع و خشوع عوام طریقت آنست کہ از نماز چپ و راست نہ نگرند قال علیہ السلام لا صلوٰۃ للاتمۃ باید کہ خود را پیش معبود ایستادہ داند و یقین تصور کند کہ حق مرا می بیند و نقش فانہ یراک بر لوح دل ثبت گرداند تا اگر خود را از نظر حق تعالیٰ غائب تصور کند کفر بود۔

رسالہ خواجہ ابوسعید ابوالخیر۔ چون بندہ در نماز باشد بچیزے دیگر بنگرد حق سبحانہ و تعالیٰ گوید منگر بچہ می نگری من بہتر از آنم بمن نگر اگر بار دیگر بنگرد فرمان شود او عزیز تر و بزرگ تر از من نیست چون سیوم بار بنگرد فرمان آید شود بآنچہ می نگری

تمہیدات ابوشکور۔ قال علیہ السلام من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر مراد ازین کفر کفران نعمت است نہ کفر دین چنانچہ در قصہ مہتر سلیمان است لیبلونی ء اشکر ام اکفر کفر از انبیا متصور نیست پس ازین کفر کفران نعمت ثابت است یا مراد کفر حقیقی باشد اگر ترک صلوٰۃ را مستحیل بود۔

رسالہ عربیہ۔ اگر مصلی بر تباہی نماز خود آگاہ باشد از شرمندگی این چنین نماز بے نیاز پروائے دعا کردن نبود و او گوید کہ **نظم**

ترسم کہ نماز من نپذیرد و ننگ آید ہر کس چو دعا کند آہستہ کنم آمین

قول خواجہ ذوالنون۔ چون خواجہ خواستے کہ نماز کند گفتے الٰہی بکدام قدم بدرگاہ تو آیم و بکدام دیدہ بقبلہ تو نگرم و بکدام زبان نام تو بگویم بے مایگی را بایہ ساختیم و بحضرت تو آمدیم۔

قول رابعہ بصری۔ الٰہی دل مرا در نماز خاطر کن و یا نماز بے دلے قبول کن

تذکرۃ الاولیا۔ وقتے رابعہ در نماز بود نے در چشم او رسید خون روان شد

سپرونست یعنی ولرا بر دانستن اسرار قران منتظر دارد و چون سرے ازان روشن شود بہا جا باید
وآنرا بر خاطر نقش کند و شاہد وقت خود سازد پس یقین کلام حق خود را بد و نماید چنانچہ
حق نمودن است پس ہرچہ در عالم غیب وشہادت است روے دہد و تاثیر است آن
این بود کہ اگر نالی آیت وننزل من القران ما ھو شفاء ورحمۃ للمومنین با تعوذ و
تسمیہ بر مومن و مومنہ خواند و برزحمتے چند سالہ بد صحت یابد و اگر آیت ثم اماتہ فاقبرہ
بر شیر و مار و ہر ظالمے کہ باشد سہ بار بخواند و بد ہلاک گردد و اگر آیت ثم اذا شاء انشرہ
بر ہلاک شدہ بخواند زندہ شود۔

رسالہ غریب ۔ رسول علیہ السلام فرمودہ است در خواندن قران البتہ گریہ
باید کرد اگر نیاید بستم آرد و اگر بچشم نگرید بدل گریہ کند بعضے وقت حضرت رسالت پناہ
چون بایت عذاب رسیدے استعاذت کردے و بآیت رحمت مغفرت جستے
تو ہم ہمچنان کن فکر در تلاوت آنست در ہر آیتیکہ رسند در عذاب و رحمت و قصہ کہ باشد
تامل کنند و در خلقت ہر موجودے و مخلوقے فکر نمایند و چون در صفات حق رسند تواضع
کنند و عزت دارند و چون در جبارت و ابرام کفار رسند کہ با حق و رسول کردہ اند آہستہ
و با شرم خوانند و ہرچہ از تلاوت کردن بشنوند آنرا از حق شنیدہ دانند
وقرآن را در لباس حروف فرستادہ اند و گرنہ تاب تجلی ان زمین ہا و آسمان ہا نتوانستند
آورد زبانہا وچشمہا و دلہا بسبب کسوت حروف تاب می آرند۔

کتاب فواید الفواد ۔ تلاوت با ترتیل و تردید باید کرد تردید آنست در ہر
آیتے کہ خوانندہ را رقتے و ذوقے حاصل شود مکرر کند یعنی بار بار خواند و ترتیل آنست
کہ رعایت مخارج کند و حرف بحرف خواند۔ **مولف راست** ۔

چو شد محقق سر تلاوت و صلوات کنون سجود عبودیت و تحیت دان

بیان نوزدہم

فضیلت تلاوت قران مجید وشمائل تالیان درفہم و درک معانی بطنی ولطایف وغریب آن

قال اللہ تعالی افلا یتدبرون القران فرمان میشود کہ اے پس چرا فکر نمیکنید در قران خواندن تامعانی بطنی واسرار اصلی کلام اللہ بدانید۔

رسالہ وحی اسرار امام جعفر صادق۔ واللہ لقد تجلی اللہ لعبادہٖ فی القران ولکنھم لا یعلمون یعنی بخدا ے بدرستی وراستی کہ حق تعالی تجلی میکند مر بندگان خودرا در تلاوت کردن قرآن ولیکن ایشانرا معلوم نمی شود۔

کتاب مقصدات۔ اگر خوانندۂ قرآن از صفت بموصوف رود انوار کلام حق براو تجلی شود وواقف معانی وانوار فرقانی گردد از صفت بموصوف رفتن آنست کہ وقت تلاوت تفکر نماید کہ چہ فرمان میشود وبچہ ترغیب میکنند وازچہ ترہیب مینمایند پس ازین صفات ذاتی بذات فکر کند کہ اللہ تعالی مرا چنین می فرماید وازین چیز منع میکند این طریقہ در پردہ سخن محبوب شنیدن است اگر بتدریج برین عمل کند واطاعت اوامر واجب بیند واز نواہی اجتناب نماید آن قاری را تالی گردانند وباصفات ذاتی انس ومعرفت ارزانی فرمایند بعدہٗ بے پردہ سخن محبوب شنود وہر کہ برین نوع تلاوت کند معنی کہ او نمید انست حق تعالی اورا بر اسرار قران و رموز فرقان تا تاثیر انوار صفات ذاتی وقوف بخشد علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم سر این معنی است قلم علم اللہ است وقلم اللہ نور محمد است نیل ودولت اسرار کلام الٰہی وفہم سعادت رموز فرقانی بعجز والتماس حاصل شود۔ کما قال علیہ السلام اقرؤا القران والتمسوا غرائبہ۔

رسالہ ہمدانی۔ قاری وقت تلاوت خودرا بکلام اللہ سپارد چنانچہ حق

قول ابن عباس سجدة التحیت بمنزلة السلام۔

روایت جامع الصغیر عتابی۔ لاباس لوصح الحدیث یدی المشایخ

فتاوای تیسیری۔ السجدة اثنان سجدة العادة وسجدة التحیة سجدة العبادة للہ تعالیٰ خاصة وسجدة التحیة بدون اللہ تعالیٰ بوجه التکریم فی خمسة محال جایز۔ القوم للنبی والمرید للشیخ والرعیة للملک والولد للوالدین والعبد للمولی فی کل حال یرخص۔

فتاوای سراجی۔ اذا سجد لانسان سجدة التحیة لایکفر۔

فتاوای خانی۔ وان سجد الرجل للسلطان وکان قصده التعظیم والتحیة دون الصلوٰة لایکفر۔

فتاوای کافی۔ قال صدر الشہید من سجد لغیر اللہ ویرید به التحیة دون العبادة لایکفر۔

کتاب مرصاد العباد۔ ملایکہ را کہ سجدۂ مہتر آدمؑ فرمودند سبب آن بودہ است کہ حق تعالیٰ مہتر آدم را بنور صفات وذات خود متجلی کرد کما قال علیہ السلام ان اللہ خلق آدم فتجلی فیه واین سجدہ بحقیقت آدم را نبود نور ذات وصفات حق تعالیٰ را بود چنانچہ امروز سجدہ قبلہ کعبہ را نیست مر رب الکعبہ والقبلہ راہست وپیش مشایخ کہ سر بر زمین می نہند سجدہ نیست بلکہ آن تعظیم وتکریم نور ذات وصفات معبود حقیقی است کہ مشایخ واولیاء ہم بدان متجلی اند۔

فائدہ۔ حدیثے عجیب وغریب در سجدۂ تلاوت از آثار سیرین اینجا نوشتہ آمد قال علیہ السلام سجدة التلاوت فی القرآن اربعة عشرة سبعة منها فریضة وثلاث منها واجب وثلاث منها سنة وواحد منها تطوع الفریضة فی سورة الرعد والنحل وبنی اسرائیل والنجم والفرقان والمنزل تنزیل وحم

انواع سجدہا از عبودیت وتحیت وجواز واباحت وفرضیت این

تفسیر رموز مفہوم ضمائر علمائے منصف ومتدین ومعلوم بواطن لبغائے منقین ومتصوف باد کہ سجود بانواع است وہر یکے را حکمے ووضعے علاحدہ وآن بنص واحادیث وروایات وفتاوی ثابت شدہ قولہ تعالی فاسجدوا للہ واعبدوا ودیگر وللہ یسجد ما فی السموات والارض من دابۃ والملئکۃ دیگر والنجم والشجر یسجدان این ہمہ سجود عبودیت است کہ ہرچہ در آسمانہا وزمینہا است از ملک وبشر وفلک ودابہ جملہ مر واجب الوجود را ومن لہ الامر والسجود را سجدہ میکنند واین سجدہ کہ حق تعالی را بشر می کند برین طریق است کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است امرت ان اسجد علی سبعۃ اعضاء الوجہ والیدین والرکبتین والرجلین وقال علیہ السلام سجد لک سوادی وبیاضی وخیالی السواد الجسد والبیاض الروح والخیال الروان واین سجدہ اخص وانبیا است کہ بتن وجان وروان حق تعالی را کنند فاما سجدہ لا کما یسجد للہ میکنند آن سجدہ لغوی است کہ السجدۃ سر بر زمین نہادن وآن بوجہ تواضع وتکریم وانحنا است واباحت این سجدہ در روایات وفتاوی واحادیث وتفاسیر مسطور است۔

تفسیر کشاف۔ السجود للہ علی سبیل العبادۃ ولغیرہ علی وجہ التکرمۃ۔

تفسیر عمدہ۔ اسجدوا لادم ای تواضعوا۔

تفسیر امام زاہد قولہ تعالی واذ قلنا للملئکۃ اسجدوا لادم فسجدوا مراد ازین سجدہ خضوع او القیاد ومقر آمدن بفضل آدم بود لا وضع الجبھۃ علی الارض

قول ابی قتادہ صحابی۔ ان السجدۃ بھا ظہر بان طرفا تحیۃ وطرف العبادۃ فالتحیۃ کانت لادم والعبادۃ للہ۔

است کہ بر جمیع مومنان ومسلمانان فرض شدہ است تابدان سمت نماز گزارند دوم قبلۂ دل است کہ اصحاب طریقت را توجہ بدان است ومشغولی ایشان درآن سیوم قبلۂ سر است کہ توجہ مریدان بشیخ باشد چہارم وجہ اللہ است وآن ماحی جملہ قبلہا است۔ بیت۔

چون قبلہ بجز جمال معشوق نبود عشق آمد ومحو کرد ہر قبلہ کہ بود

رسل انبیا واخص اولیا را توجہ بدانست باطنًا وہر چہ غیر اوست پشت بدوست وروے بدوست قبلۂ عاشقان در ازل جمال لم یزل بود در خرابات عاجل وفانی ومصطبۂ دنیاء دنی اشارت بصخرہ وکعبہ برائے تسلیت دلہائے طالبان وساکنانست مولف راست۔

گر قبلہ بارے کوے اودر کعبہ بارے روے او در راستادن پیش او در سجدہ بارے سوے او

ومعنی کعبہ بیانہ چیز است سمی الکعبۃ لانہا سرۃ الارض وکعبہ را بیت اللہ وبیت الحرام ہم گویند۔ قال اللہ تعالیٰ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام ای بیت الحرمۃ۔

رسالہ رموز الوالہین یعنی حج قصد کردن است ہر کہ قصد بچیزے کند وقدم ظاہر وباطن دران راہ زند حج او ہمان باشد زایران وحاجیان بانجاح مارب واسعاف مقاصد دینی ودنیاوی خود طواف کعبہ کنند تا اسم آثم از جریدہ اعمال آمال ایشان محو شود۔ فاما مقصد مشتاقان ومحبان وعاشقان وعارفان بقرب رب الکعبہ بود واحرام بستن آنان بہفت طور دل باشد تا محرم اسرار الوہیت گردند قال علیہ السلام قلب العارف حرم اللہ وحرام علی اللہ ان یلج فیہ غیر اللہ ودر منائے منیت وعرفات معرفت تسبیح آن فرقہ سبحان ابن باشد مولف راست۔

مارا حریم کعبہ دل طوف ہر زمان است حاجی تو طوف میکن در کعبہ وحرم

السجدة والسنة فی سورة النجم واذا السماء انشقت واقرأ واقترب فی سورة الاعراف ومریم وص والفرقان والتطوع فی النمل یقرء فی کل سجدة من الاربعة عشر قرأت اخرین وتسبیحات سنتی آن قرأت وتسبیحات در بعضے مصاحف مکتوب است۔ مولف راست۔

چون نماز وسجدہائے عارفان تحقیق شد　　قبلہا وکعبۂ عشاق را باید شناخت

بیان بستم

دربیان شناختن قبلہ وکعبۂ وحج اصحاب عشق ومحبت وارباب معرفت وذوق بیت

رسالہ رموز الوالہین معنی قبلہ توجہ کردن است بچیزے ہر کہ روے بچیزے آرد قبلہ او آن بود ظاہراً وباطناً وچنانچہ قبلہ انبیا وامم ایشان بیت المقدس بود وقبلہ حضرت رسالت پناہ وامتانش کعبہ شد کما قال اللہ تعالیٰ قد نریٰ تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضٰھا وقبلہ اہل شوق ومحبت وفرقہ عشق ومعرفت جمال اللہ است ولکل وجھۃ ھو مولیھا سر این معنی است وایشان بصخرہ وکعبہ وعرش سر فرو دنیارند لاشرقیا ولاغربیاً۔ بیت

ہر قوم راست راہے دینے وقبلہ گاہے　　من قبلہ راست کردم برسمت کج کلاہے

ونیز نماز ایشان بے رکوع وبے خضوع وبے سجود وبے خشوع باشد۔
مولف راست۔

در نماز عاشقان نے سجدہ باشد نے رکوع　　در نیاز والہان نے عجز بینی نے خشوع

عارفان در نماز محبوب اندست وبیخبر　　در نماز وروزہ اہل شرع را باشد شروع

واصلان را در می ودر بتکدہ چون شد حضور　　حاجتے نبود بطوف کعبہ وزہد وخشوع

رسالہ قاضی حمید الدین ناگوری۔ قبلہ چہار است اول قبلہ جوارح

سعد وشصت نظر لطف برو بود زیارت وطواف کردن آں اولی تر است۔

قول خواجہ بایزید۔ زیارۃُ اہل القلب خیر من زیارۃ الکعبۃ سبعین مرۃً۔

رسالہ روح الارواح۔ کعبہ ظاہر از احجار است وکعبہ باطن سر واسرارات اول مطاف خلق وثانی مطاف عون خالق است آنجا مقام خلیل است اینجا مقام عنایت جلیل آنجا چشمہ زمزم است واینجا اقداح محبت دمادم آنجا حجر اسود است واینجا سویدائے انوار۔

رسالہ رموز الواہین۔ درخانہ کسے کہ روند اول بالخصم خانہ آشنائی ومحبت باید تا دردن طلبد ومہمان دارد واگر اورا درنیابد ونہ بیند از رفتن چہ فایدہ واظلم الاشیاء دار الحبیب بلا حبیب **نظم**۔

چو با خواجۂ خانہ جنگ وخلافست　سوے خانۂ او شدن بس نفاق است

قول خدمت شیخ الاسلام نظام الحق والدین حج رفتن کار کسانیست کہ ایشان را از نعمت تحیر واستغراق خطے نباشد بہوائے نفس خود را بیرون زنند آنرا کہ با دوست کار وبار ہست با کعبہ وحج رفتن چہ کار است۔ **فرد**

کعبہ کے روم چہ کشم رنج بادیہ　قبلہ است کوے دلبر وکعبہ است روے دوست

رسالہ امام محمد غزالی۔ حج اشارت میکند بمراجعت سوے حق وبشارت میدہد بوصول حضرت عزت واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا قدم از منازل ومراحل خوش آمد وہوا وطبع بیرون نہ دبادیہ نفس امارہ را قطع کن وچون باحرام آگاہ دل رسیدی بآب انابت غسلے کن واز لباس بشریت مجرد شو واحرام عبودیت گیر ولبیک عاشقانہ بزن وبعرفات عارفان درآ وبرجبل رحمت برآ وازآنجا بمنائے امنیت آے ونفس بہیمی را قربان کن آنگاہ روے بکعبہ وصال بانہ

حجاج را قصد کعبہ بنیت دفع مضرت وامنیت ومغفرت باحتمال مشاق بوادی بود و
عشاق را در راہ طلب دوست سر نہادن وجان دادن فرحت وشادی باشد فرد
احرام عاشقان بہہ از احرام حاجیان است کان رہ بسوی کعبہ بر دین بسوے دوست
اہل عشق ومعرفت را از کعبہ وبتخانہ ومسجد ومیخانہ مقصود اصلی ومطلوب کلی مولی است
مولف راست۔
خواہی روم بکعبہ وخواہی بمیکدہ باشد دل خراب مرامیل سوے او
رسالہ سر اللہ۔ کعبۂ عام است وکعبہ خاص کعبہ عام ظاہر است ودرش کشادہ
ومحل زیارت خلق است وکعبہ خاص باطن است ودر او بستہ است تا از اغیار محفوظ
ماند واز طوارق ودزدے ہیچ واردے نرسد وآن محل زیارت نور احدیت است
بیت آن نہ مسجد کہ بہر لحظہ درش بکشایند تا تو دیر آئی واندر صف پیش استی زود۔
رسالہ شمسیہ۔ بادیہ در راہ کعبہ بران نہادہ اند کہ در رفتن وآمدن سوختہ
گردند پس ساختہ شوند واگر ہمیں جا سوختہ شوند کعبہ بزیارت شان آمدن ساختہ شود
وگرد سر آنان طواف کند۔ استقبال نمودن کعبہ رابعہ را وطواف کردن کعبہ گرد سر
خواجہ مودود چشتی مشہور است **مولف راست۔**
حاجت زکعبہ خواست جہانے وبر درش آید زبہر حاجت خود کعبہ دمبدم
رسالہ کشف محجوب۔ عجب آید از ایشان کہ بوادی قطع کنند ودر کوہ وکہسار
قدم زنند تا بخانہ دوست کہ از سنگ وگل بر آوردہ اند برسند سبب آنکہ آثار اولیا
وانبیا در آنست وچرا قطع بادیہ نفس وہوا خانہ نشستہ نکنند تا بکعبہ دل وروح وسر
وصول یابند کہ دران آثار انوار ذات حق تعالیٰ است۔ قبلہ مقام خدمت است
ودل وروح محل محبت ومعرفت ذات۔
مسئلہ:۔ اگر زیارت سنگے کہ در سالے بدو نظر باشد فریضہ است دلے کہ ہر روز

روزه که زبان و آب خوردن داری　　صوم عوام است نه در افطاری

قال علیه السلام ثلثه یفطرون الغیبت والکذب والفحش وقال علیه السلام اذا اغتاب الصائم افطر۔

فواید الفواد۔ قال علیه السلام من صام الدهر لا صام ولا افطر یعنی یکے صایم الدهر باشد وے در عیدین وایام تشریق روزه دارد گوئی او نه روزه دار باشد ونه مفطر۔

رسالہ مختصر احیاء العلوم۔ روزه نفس امساک از طعام وشراب وشهوت است و روزهٔ دل خلاف ہوائے نفس و روزه روح کوتاہی امل است نیت عوام در روزه برائے مغفرت وثواب باشد ونیت خواص قہر نفس بود ونیت خاص الخاص خالصاً لله تعالیٰ باشد تا بعادت الصوم لی وانا اجزی به رسد۔

قول محقق۔ الحدیث خمس یفطرون الصائم الکذب والغیبة والنمیمة والنظر الی محاسن الاجنبیه بشهوة والیمین الفاجرة۔

قول خواجه جنید۔ الصوم نصف الطریقة۔

رسالہ کشف المحجوب۔ دخول در بہشت برحمت باشد و درجه بجزائے عبادت وخلود بجزائے روزه کمترین درجه روزه گرسنگی است که الجوع طعام الله فی الارض۔ گرسنگی عمارت باطن است وسیری عمارت بطن۔ فرد۔

خوردن برائے زیستن وذکر کردن است　　تو معتقد که زیستن از بہر خوردن است وبس

بلکه رُبَّ صایم لیس له من صومه الا الجوع والعطش۔

رسالہ رموز الواہلین۔ روزهٔ شرعی در روز است۔ کما قال الله تعالیٰ کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل فاما روزه طریقت شب و روز است کما قال علیه السلام

کہ دع نفسک وتعال وچوں رسیدی طواف کن یعنی گرد ما گردنہ گرد خود وپا بر حجر اسود نہہ
مولف راست۔

چو شد گزاردہ قانون حج وکعبہ تمام سزد فضیلت صوم ولطائفش خوانی

بیان بست وکیم

فضیلت صوم اہل طریقت وحقیقت وشمائل صایمان ورعایت وشرائط آن

رسالہ وحی واسرار امام جعفر صادق۔ حکایۃ عن اللہ تعالی یا احمد بعزتی وجلالی ما اول عبادات العبد ولو تبلھم وتو بتلھم الا الصوم والجوع چہ درین فعل ہم ریاضت است وہم ریاست وہم مجاہدہ است وہم مشاہدہ وہم سخاوت است وہم کرامت وہم آشنای است وہم روشنائی وہم جسمانی روحانی گردد وہم روحانی رحمانی گردد وہم در تنت بیخوابی پدید آید وہم در دولت بیداری افزاید یا احمد ہیچ عبادتے بحضرت ما دوست تر از روزہ وخاموشی نیست ہر کہ روزہ دارد او زبان را از غیبت وکذب وفحش ولا یعنی محافظت نماید دل او را از نور حکمت ممتلی گردانیم وعلوم درایت ودراست وحراست بے تعلیم غیرے روزی کنیم چنانچہ نفس وشیطان را بر او دست نماند واگر این محافظت نتواند کرد چنان باشد کہ نماز تمام میکند وقران نمی خواند یا احمد روزہ چشم اہل طریقت بستن چشم از حرام است یعنی بشہوت ننگرد وروزہ گوش ناشنیدن کلام لا یعنی است وروزہ زبان از ناگفتن سخنان زیادتی وروزۂ دل از فکر غیر حق خالی کردن قال علیہ السلام اذا صمت فلیصم سمعک وبصرک ولسانک ہر کہ این چنین روزہ دارد اگر باکل وشرب ومباشرت شروع کند در طریقت صایم باشد۔ مولف راست۔

کہ روزہ داران دران روند۔

رسالہ غوث الاعظم۔ قلت ای الصوم افضل عندک قال الصوم الذی لیس فیہا سوائی و الصایم غایب فیہ۔

رسالہ شیخ علی ہجوری روزہ تن را بلا بود و دل را صفا و جان را ولا و سر را لقا چون دل صفا یابد و جان ولا و سر لقا چہ زیان دارد اگر تن بہ بلا بود۔ مولف راست

چو شد محقق وصف صیام فرقہ عشق کنون بیاید حق ادائی سیر زکوۃ

بیان بست و دوم

فضائل زکوۃ زمرۂ طریقت و حقیقت و شرائط آن۔

معنی زکوۃ یکے افزودنی مال است کہ دہندۂ مال زکوۃ را مال افزون شود دوم معنی پاکیزگی است یعنی بزکوۃ دادن مالہا دلہا از لوث ذمائم پاک گردد و از عقوبتہا سلامت ماند قال اللہ خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم و تزکیہم۔

رسالہ غریب۔ زکوۃ دادن نعمت نبوت مر انبیا را دعوت و ہدایت کردن خلق است سوے حق و بیان احکام اوامر و نواہی بر ایشان و زکوۃ دادن حق تعالیٰ بہ بندگان از عام و خاص و اخص آنکہ ایشانرا در سفر از چہار رکعت بدوگانے گزاردن فرمان داد و از غفاری خود بیامرزد و از رحمانی خویش رحمت کند الی آخرہ۔

راحت القلوب ملفوظ شیخ الاسلام فرید الحق والدین۔ زکوۃ بر سہ نوع است زکوۃ شریعت بدویست درم پنج درم بدہند و زکوۃ طریقت در دویست درم پنج درم بدارند باقی بدہند و زکوۃ حقیقت چیزے نگاہ ندارند تمام بدہند۔

فوائد الفواد ملفوظ شیخ الاسلام نظام الحق والدین۔ زکوۃ علما از دویست مسئلہ کہ آموختہ است بر پنج مسئلہ کار کند و از دویست حدیث کہ یاد گرفتہ است

احبجوا البطونکم و اظمؤا اکبادکم و اعروا اجسادکم لعل قلوبکم تری الله عیانا و این صفت در شب و روز می باید و وزه از طعام و شراب باز ماندن بود و آن کار کودکان و پیر زنانست و صایم حقیقی در خواب و بیداری و خاسته و نشسته در عبادت است و نفس او در تسبیح هر ملکیه بر می آید ثواب تسبیح می نویسند۔

مثله۔ طے کردن از عادت حیه است و طعام دادن صفت حی است و هو یطعم و لا یطعم۔

محقق گوید۔ اگر صوم نتواند داشت وقت طعام خوردن چیزے اشتها باقی باشد که دست از طعام بردارند چنانچه کسی نداند و این اصلی تمام است شیخ الاسلام نظام الدین اگر آینده را افطار کنانیدے هاملکه موافقت مهمان کردندے بعده چیزے نخوردندے۔ **مولف راست**۔

اے بسا صایم که او هم صایم و هم مفطر است ۔ اے بسا نایم که هم در خواب و هم در بیداری است

رساله عنوان از صوم حرارتے در دل پدید می آید که رطوبت را کم میکند و حجابهائے علیظی که از شهوات و لذات حاصل شده است میسوزاند و در جوف دل رقتے پیدا می آید که ادراک حقایق و معنی آن بدان میتوان کرد۔

تمهیدات قاضی همدانی۔ صایم ازل و ابد یکے آمد که الصمد نعت اوست تا صوم از چیست و افطار به چیست۔

رساله غریب۔ صوم صفت حق است که الصوم لی و انا اجزی به پس در صوم از صفات حیوانی بیرون آمدن است و بصفت خدای موصوف شدن فردائے قیامت طاعات و عبادات هر کسے بخصمان ایشان دهند مگر ثواب صوم نه دهند که آن جزا داده حق است جزائے هر طاعت بهشت است و جزائے صوم حق تعالی است بر بهتر موسیٰ فرمان آمد. تجوّع ترانی زبان نام بهشت است

نماید جہالت است وعنہ علیہ السلام اتقو من علماء السوء۔

قوت القلوب ۔ یکون فی آخر الزمان علماء یغلق علیہم باب العمل ویفتح علیہم باب الجدل۔

قول شیخ ابوبکر وراق من اکتفی بالکلام من العلم دون الزھد تزندق ومن اکتفی بالفقہ دون الورع تفسق۔

رسالہ کیمیائے سعادت ۔ علمائے کہ علم برائے جاہ ومنزلت وفوقیت و رجحان خوانند وبہر در ملوک وسلاطین روند واز بیت المال زیادت از قدر کفاف بردارند از آنہا باشد کہ مثل الذین حملوا التورٰیۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا وقال علیہ السلام اتقوا من فتنۃ العلماء الی آخرہ یعنی حدیث اینست ہر عالمے راکہ افعال واقوال او خلاف افعال واقوال صحابہ رسول علیہ السلام باشد ہر یکے از ان علما را در درکۂ دوزخ جائے بود وآنانکہ علم خوانند واحکام آن باخلق بیان کنند وخود بران نباشند درین وعید داخل شوند یا ایہا الذین امنوا لم تقولون مالا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ایات واحادیث صحیح برین مضمون درباب علمائے سوء بسیار است قول ثم ویل ثم ویل لطالب ھذا العلم۔

رسالہ شمسیہ ۔ علمے کہ امروز از محبت دنیا کہ عنصر معصیت است عصمت نہ بخشد فردا از آتش دوزخ کے حمایت تواند کرد **قلم**

درکش بعلمے کان ہوائی است قلم بر کش بعلمے کان خدائی است

قول پیر ہری علمے کہ از سر قلم خیزد از وچہ خیزد وعلم آن علم است کہ اللہ تعالیٰ بردل بندہ ریزد یکے ہفتاد سال علم آموخت او را چراغے نیفروخت ویکے ہمہ عمر یک حرف شنید وران بسوخت۔

کشف المحجوب ۔ العلم علمان علم القلب وذالک العلم النافع وعلم

پنج حدیث باید که معمول باشد۔

رسالہ شمسیہ حقیقت زکوٰۃ دادن گزاردن شکر نعمت است ہم از جنس آن ظاہری و باطنی چون دانستی کہ نعمت الٰہی بیکران است پس شکر ہم بے کران باشد۔

رسالہ رموز الواہبین زکوٰۃ متنوع است اغنیا را بدادن مال از دویست دینار پنج دینار و علما را تعلیم احکام دینی از مسائل فقہ و احادیث و تفسیر قرآن مر طالب و جہال را و زکوٰۃ طریقت اولیا و مشائخ خاص را بہ تعلیم علم سلوک و تلقین مشغول ظاہر و باطن و ترک دنیا و جاہ کردن و زکوٰۃ حقیقی اخص اولیا را باعطا آلاء از تصفیہ دل و تجلیہ روح بمریدان صادق و بذل نعمت عشق و محبت و سعادت معرفت و قربت مر طالبان مولیٰ و ارشاد دقائق نفی غیر ودون و ہدایت حقائق اثبات ذات بیچون۔ مولف را است۔

معلوم باد کاہل سلوک و مرید را بے علم زہد و ورع حقیقت ضلالت است

بیان بست سوم

لطایف انواع علوم از شریعت و طریقت و حقیقت و شمائل علمائے متقی و خصائل عالمان غیر متقی۔

عنوان صحبت اللہ۔ علم ہر دو نوع است یکے با حکام شریعت تعلق دارد و دانستن آن بقدر احتیاج فرض عین است کما قال علیہ السلام طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ۔ دوم با حکام طریقت و حقیقت متعلق است چنانچہ معرفت و توحید و محبت و نفی و اثبات و صفات و ذات و جز آن شرط اعظم در ہر دو قسم عمل است و اگر نہ نافع نباید کما قال علیہ السلام اعوذ باللہ من العلم لا ینفع استعاذہ از معصیت باشد۔ عنہ علیہ التحیۃ ان شر الشر شرار العلماء و ان خیر الخیر خیار العلماء و آن بے عمل و این باعمل مصراع علمے کہ رہ بحق

یتفصل الحلال والحرام۔

منله۔ طلب العلم الباطن فریضۃ وہو من اعمال القلوب و ہو علم نافع۔

ترجمہ عوارف علم چہار است علم دراست است آن تعلیمی است و علم درایت و آن اجتہادی است و علم وراثت و آن فقہی است و علم موہبتی است کہ در آن ہمہ چیز باشد۔

رسالہ غوث الاعظم قلت یارب وما علم العلم قال لی یا غوث الاعظم علم العلم ہو الجہل عن العلم۔ **مصراع**۔ معلوم شد کہ ہیچ ندانستہ ایم ما۔

کفایہ شرح صابونی۔ اولوا العلم آنان اند کہ معرفت صفات حق وانند واولوا لعلم قائما بالقسط این معنی است۔

رسالہ محی الدین عربی۔ در حصول علم بے تعلیم نبوت و ولایت شریک است۔

تفسیر رموز قال اللہ تعالیٰ والذین اوتوا العلم درجات مراد ازین علم علم من لدنی است کہ حق تعالیٰ بے واسطہ غیر و بے تعلیم معلم بعضے امتان حضرت رسالت پناہ را ارزانی فرمودہ است این علمے است کہ بر لوح دلہائے اخص اولیا بقلم اللہ ثبت شود و بر صفحہ صحیفہ سِر کاتب وحی مرقوم گردانداین علم را درجتے است کہ در تقریر نیاید و عظمتے است کہ در حیز تحریر نگنجد۔

قول محقق دیگر علم سہ است اول کسبی و آن آموختن است و دانستن از اوستاد چنانچہ احکام شرایع و عبادات و اعتقاد دوم علم موہبتی ست و آن آموختن حرفت تلقین و اذن اللہ باشد چنانچہ مہتر داؤد را زرہ ساختن و مہتر سلیمان را زنبیل بافتن و مہتر آدم را جامہ دوختن بے استاد مجازی آموختند سوم علم من لدنی است وعلمنٰہ من لدنا علما آیت دیگر وعلمک ما لم تکن تعلم۔ چنانچہ مہتر آدم را علم اسما وعلّم آدم الاسماء کلہا و رسول علیہ السلام را معانی بواطن فرقانی و اسرار حروف مقطعات و

فی اللسان وذلك علم الصادقال الله تعالیٰ هذا عذب فرات سایغ شرابه وهذا ملح اجاج اشارت بدین دو علم است و آیت انزل من السماء ماءً فسالت اودیة بقدرها بیا باجماع مفسران محقق مراد ازین آب علم است وادوی دلہا است و آب را چہار خاصیت است یکے تشنگی فرونشاند دوم حدث و خبث زایل کند سوم اشجار و نبات برویاند چہارم ہر صورت که برابر او آید بنماید واین خاصیت وقتے اثر دہد که در و کدورت و تلخی و شوری و نجاست و حب دنیا نباشد۔

شمائل علمائے عامل و متقی و متدین که علما باللہ اند و صفت انواع علوم که ایشان دارند۔

تمہیدات عین القضاة ۔ اصل علوم دینی چہار است العلم باللہ والعلم للہ والعلم بایام اللہ والعلم باحکام اللہ و در تفاسیر مسطور است که پانصد آیت در قرآن متضمن احکام است و ان علم باحکام اللہ است باقی در سه علم مذکوره آمد العلم باللہ علم ذات وصفات و آثار افعال صفاتی است۔ کما قال علیه السلام ان من العلم کہیئة المکنون لا یعلمه الا العلماء باللہ و این بحر بے پایانست و این منازل لا یزال است در شرح و بیان نگنجد و این علم من لدنی است والذین اوتوا العلم درجات صفت این علم است و مراد از عالمان آن علم انبیا و اخص اولیا است فاما العلم للہ آن علم اخلاص است مشتمل معرفت و محبت و توحید و آفات نفس و محو آن و دانستن ذمایم و حماید و تبدیل آن واما العلم بایام اللہ آن علم مبداء عالم و احوال موافقان و معاملت حق با ایشان و معاملات مخالفان و سزایافتن ایشان از قہر الٰہی از زمان آدم علیه السلام تا آخر که در بہشت و دوزخ جا خواہند کرد و این علم را صد و برہان ہم گویند

قوت القلوب ۔ العالم باللہ هو العالم الموقن والعالم للہ هو العالم بعلم الاخلاص والاحوال والمعاملات والعالم بحکم اللہ هو العالم

رسالہ حاشیہ زبدۃ الحقایق کمال انسان آنست کہ در شریعت وطریقت وحقیقت تمام باشد ہر کہ قبول میکند آنچہ رسول اللہ فرمودہ است او از اہل طریقت است وہر کہ بیند آنچہ پیغمبر دیدہ است او از اہل حقیقت است ہر کہ سہ دارد سہ دارد وہر کہ دو دارد دو دارد وہر کہ یکے دارد یکے دارد وہر کہ ہیچ ندارد ہیچ ندارد۔ طائفہ کہ ہر سہ دارند کامل اند وپیشوائے خلق اند وطائفہ کہ ہر سہ ندارند ناقصان اند وداخل بہائم اند کمالیت دیگر بچہار چیز است اقوال نیک وافعال نیک واخلاق نیک ومعارف نیک واین چنین کسے را باسامی مختلفہ خوانند شیخ ومقتدا ودانا وبالغ وکامل ومکمل وامام وخلیفہ وقطب وجام جہان نما وآئینہ گیتی نما۔

رموز الواہیین شریعت شعار تن است وطریقت زنار دل وحقیقت کسوت جانست وبیان آن مشکل فرق میان حق وحقیقت آنست کہ حق صفاتی است وحقیقت ذاتی چہ حق مجمل است وحقیقت خاص۔

روایت اصول شاشی۔ کُلّ لفظٍ وضعہ واضع اللُّغۃ بازاء شئ فہو حقیقۃ کالانسان والاسد این ہر دو برائے حقیقت ذات انسان واسد است بچیز دیگر اضافت روا نہ باشد وبر این قضیہ ذات حقیقی است وحق صفاتی وآن مجمل باشد۔

قول صاحب تالیف۔ در شریعت عمل برخصت کردن است ودر طریقت عمل بعزیمت۔

روایت اصول شاشی۔ العزیمۃ ھی القصد یعنی دل بکارے نہادن ودران تاکید بہ نہایت کردن والرخصۃ عبارۃ عن الیسر والسہولۃ فی الشرع چنانچہ در شرع رخصت است کہ در سفر افطار کند وعزیمت آنکہ روزہ بدارد ورخصت است کہ در سفر نماز چہارگانی را دوگانی گزارند وعزیمت چہارگانی

وہمچنین بعضے خاص الخاص را از امت رسول اللہ علم ذات وصفات ارزانی فرمودند۔

مولف راست۔

چون حادی سہ علم شود طالب و مرید پس فرق ہر سہ واجب باشد کہ داند او

بیان بست وچهارم

فرق میان شریعت وطریقت وحقیقت ومعرفت ومرتبہ ودرجہ وغرایب ولطایف ہریک

قال علیہ السلام۔ الشریعۃ اقوالی والطریقہ افعالی والحقیقت احوالی والمعرفت راس مالی۔

قول محقق۔ الشریعۃ اقوال النبی مع الخلق والطریقۃ افعال النبی مع النفس والحقیقہ احوال النبی مع اللہ۔

راحت المحبین ملفوظ خدمت خواجہ حضرت رسالت پناہ را خطاب شد یا محمد ہر کہ بار شرع کشد حساب او برتست وہر کہ بار طریقت وحقیقت کشد از و فارغ باش کہ حساب او برماست۔

قول حضرت بابرکت شیخنا ومخدومنا شریعت استقامت یافتن برا وامر وترک نواہی است وطریقت استدامت بذکر ناتمناہی الہی است وحقیقت مداومت نمودن در نفی ہر چہ بغیر خدای است۔

رسالہ غریب۔ شریعت تزکیہ جوارع است بانقیاد اوامر وانکار نواہی وطریقت تصفیہ دل است بہ تبدیل کردن ذمائم بمحامد وحقیقت تجلیہ روح است بدفع ماسوی اللہ۔

منہ۔ شریعت بظاہر تعلق دارد واعمال طریقت بہ باطن وقال علیہ السلام ذرۃ من اعمال الباطن خیر من اعمال الظواہر۔

بازمانند عمل ارباب حقیقت پنج چیز است اول قسم دروغ و راست نخورند دوم سخن راست و دروغ نگویند سیوم وعدۂ راست و دروغ نکنند چهارم گواهی راست و دروغ ندهند پنجم بے وضو خواب نکنند۔

منه۔ شریعت مرتبہ اول است آنرا عالم ناسوت و ملک خوانند و طاعت و عبادت ظاهر بدین متعلق است و عمل عامہ مسلمانان و مومنان است و طریقت مرتبہ دوم است این را عالم ملکوت خوانند نسبت با طاعت و عبادت دل دارد و مقام خواص است و حقیقت درجۂ سوم است این را عالم جبروت گویند اینجا سیر کردن در سر و روح است و محل انبیا و اخص اولیا است و این هر سه ساکن و بنا اند

منه۔ شریعت مقام نفس است وسارعوا الی مغفرة من ربکم این امر بنفوس است و طریقت محل دل و عقل وارد والله یدعوا الی دار السلام در حق دل است و حقیقت بروح تعلق دارد که یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضیة مرضیة۔ این خطاب مر روح راست پس نفس از راه شریعت بعالم ملکوت رسد و صفات دل گیرد و دل از راه طریقت بعالم جبروت شتابد و صفات روح گیرد و روح از مقام حقیقت بحضرت لاهوت روئے آرد۔ **مولف** راست۔

چون شرع و طریقت و حقیقت دانند زین عالم اربعہ خبر بتانند

بیان بست و پنجم

مقامات عالم ناسوت و ملکوت و جبروت و لاهوت و اسرار و رموز آن۔ بدانکہ محققان کامل حقایق منازل ناسوت و ملکوت و جبروت را باوصاف و معانی مختلفہ بیان کردہ اند در عبارت مختلف و اشارت متفق تغایر اللفظ و اتحاد المعنی نمودہ اند۔

ادا کنند ودر حالت اکراہ اجرای کلمہ کفر برزبان وسب نبی علیہ السلام وقتل مسلم ظلماً رخصت است یعنی ازین بابت بکند وخود را بخشاند فاما عزیمت آنست کہ خود را بکشایند واین کلمات نگویید کہ موجب مغفرت وجزا است۔

مضمرات نافع عزیمت آنست کہ امر اول برقرار ماند چنانچہ نماز در سفر امر اول است وآن بکلی برنمی خیزد ورخصت آنست کہ متغیر شود امر اول از دشواری سوئے آسانی بعذرے چنانچہ افطار صوم در سفر اینجا امر اول صوم بود بافطار تغیر شد از دشواری سوئے آسانی یعنی صوم کلی نماند وہمچنین در اجرائے کلمہ کفر حالت اکراہ چہ کفر دیگر است وایمان دیگر پس بگفتن کلمہ کفر امر اول کہ ایمان است متغیر می شود این ہم بعذر است ہمچنین شراب در حالت اکراہ ہم ازین قبیل است

رسالہ حمیدیہ۔ ہرکہ در طریقت موافق شریعت نہ بود از نعمت طریقت محروم ماند

رسالہ آداب المریدین۔ اتحاد میان شریعت وطریقت جہت عموم است ومغایرت از سبب خصوص نہ مغایرت مطلق۔

رسالہ سعیدی۔ شریعت ترک دنیا دادن است وطریقت ترک عقبیٰ گفتن وحقیقت ترک دون حق کردن وبمولا رسیدن۔

منہ۔ در شریعت حفظ جامہ وبدن از لوث نجاست ظاہر ودر طریقت محافظت دل از کدورات بشریت وذمایم ودر حقیقت شستن دل از ہرچہ کہ دون حق است واز شریعت بہ طریقت رفتن کار خواص است واز طریقت بہ حقیقت شدن شیوہ اخص است شریعت آنکہ بے فرمان حق نکنند وگمان بد بر کسے نہ برند ودر بانگ نماز وقران خواندن سخن دنیا نگویند وعیب مردمان نگیرند وطریقت آنکہ سخن لایعنی از آیندہ وگزشتہ نگویند ومجاہدہ چندان نکنند کہ از طاعت وعبادت

درآنجهان است ملکوت خوانند و هرچه جز این جهان و آنجهان باشد جبروت خوانند تا ملک
نشناسی و آنرا باز پس نگزاری بملکوت نرسی و اگر ملکوت را نشناسی و او را پس نگزاری
بجبروت نرسی و خدا ئرا در هر عالمے ازین سه عالم سه خزانه است ولله خزائن
السموات والارض سرّ این معنی است ولیکن کسے نداند بجلال قدر لم یزل چندان
سلوک می باید کرد که از ملک تا بملکوت رسی و از ملکوت اسفل چندان سلوک باید کرد
تا بملکوت اعلیٰ رسی و از ملکوت آنگاه چندان سلوک باید کرد تا جمال این آیت ترا
روے نماید فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیٔ والیه ترجعون ؎

هرآن ملکے که واپس میگزاری　　دو صد ملکے دگر در پیش داری

زبدة الحقایق ـ عالم ملک و ملکوت بست و هشت است سه ازان
مرکب است چنانچه معادن و نباتات و حیوانات و بست و پنج غیر مرکب است
تفسیر کاشف رفیعی ـ هرچه در نظر آید ملک است و هرچه نظر بدان نرسد
ملکوت است ـ

مرصاد العباد ـ هر چیز که جان آن چیز باشد و آن چیز بدان قایم بود آن حقیقت
ملکوت است جان جمله چیزها بصفت قیومی حق قایم است فسبحان الذی بیدہ
ملکوت کل شیٔ والیه ترجعون سرّ این معنی الست و ملکوت هر چیز مناسب
آن چیز باشد قوله تعالیٰ او لم ینظروا فی ملکوت السموات والارض بدین حکمت
ملکوتیان آسمان مناسب آسمان و از آن زمین مناسب زمین اند و جمله ملکوتیان بر دو
قسم اند یکے از قبیل عالم ارواح سفلی و علوی و علوی چون ارواح انسان ملک و سفلی چون
ارواح جن و شیاطین و حیوانات و روح نامیه دوم از قبیل عالم نفوس است چنانچه ملکوت نباتات که نفس نامیه است
قوت گرفت نامیه از نم عجب مدار　　زیرا که طفل نامیه را شیر از نم است
و جماد را هم ملکوت است و جمله آفرینش از ملک و ملکوت است و امر و خلق

رسالہ غیب ۔ منزل ناسوت را عالم ملک و عالم خلق و عالم محسوس و عالم شہادت و عالم صورت و عالم جوارح و عالم ظاہر گویند و منزل ملکوت را عالم امر و عالم معقول و عالم قلب و عالم غیب و عالم معنی و عالم باطن خوانند و منزل جبروت را عالم ارواح و عالم موجود بالقوہ و عالم ممکنات و عالم ماہیات و عالم کلیات و عالم باطن باطن و غیب غیب و معنی معنے گویند و منزل لاہوت عالم مکان لامکان ذات الہی است و آن از شرح و بیان مستغنی است الاما شاء اللہ کہ بروح و سر کسے کہ حق تعالی خواہد این عالم را بکشاید ۔ **مولف را است** ۔

شمۂ آن ہم بقدر حال وحسب باطنش
در شنیت تا کرا داده ازین عالم نصیب

رسالہ غوث الاعظم ۔ یا غوث کل طور بین الناسوت والملکوت فہی شریعۃ و کل طور بین الملکوت والجبروت فہی طریقتہ و کل طور بین الجبروت واللاہوت فہی حقیقۃ یا غوث اذا اردت ان تدخل حرمی فلا تلتفت بالملک والملکوت والجبروت لان الملک شیطان العالم والملکوت شیطان العارف والجبروت شیطان الواقف فمن رضی بواحد منہا فہو عندی من المطرودین ۔

تمہیدات عین القضات ۔ ملک سایۂ ملکوت است و ملکوت سایہ و عکس جبروت است در باب ارباب عالم ملک کہ محبان دنیا اند فرمودہ اند من رکن الی الدنیا ومال الیہا احرقہ اللہ بنارہ فصار رمادا تذروح الریاح و در حق اصحاب عالم ملکوت و آخرت گفت من رکن الی العقبی ومال الیہا احرقہ اللہ بنارہ فصار ذہبا ینتفع بہ ۔ اما فرقۂ عالم جبروت ولاہوت را این نشان داد کہ من رکن الی اللہ ومال الیہ احرقہ اللہ فصار جوہرا لاقیمۃ لہ

افعال خدا دو قسم است ملک و ملکوت ہر چہ درین جہانست ملک خوانند و ہر چ

چون طالب ومرید گذشت از حد سه راه　زین پس سلوک باید کردن بهر مقام

بیان بست وششم

طریق سلوک کردن طالبان محبت ومعرفت وقربت وصلت حضرت الہی متابعت اقوال وافعال واحوال مصطفے ومحاسبہ ومعاملہ وسیر وطیر سلوک ملکی وقالبی کہ آنرا ناسوتی ہم گویند متابعت اقوال نبوی ومحاسبہ ومعاملہ

رسالہ حمیدی۔ سالک ناسوتی وملکی نخست احکام اوامر ونواہی را حادی شود بعدہ بعمل آن مداومت ومواظبت نماید وحقوق او بجا آرد تا جوارح با نوار عمل مصطفوی منور گردد۔

رسالہ سعیدی۔ سالک ناسوتی را باید کہ بعد استقامت توبہ واو بہ دائم الوضو باشد کہ طہارت ظاہر اشارت بر طہارت باطن است ونماز دائم بجماعت گزارد ومنتظر نماز دیگر باشد قال علیہ السلام المنتظر للصلوۃ کانہ فی الصلوۃ قال اللہ تعالےٰ یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا قیل اربطوا انتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ وبعد از نماز فجر تا ادائی اشراق از مصلا نخیزد وسخن دنیاوی نگوید مگر بضرورت کہ دران نفع کسے باشد ومستقبل قبلہ نشیند وورد اوراد ونوافل فرمودہ شیخ ناغہ نہ کند کہ مداومت را اثرے تمام است وہر کہ از صبح تا اشراق مشغول باشد وسخن نہ گوید وحق تعالی را بر حال خود مطلع داند حضوری یابد وعظمت روے دہد قال علیہ السلام افضل العبادۃ ادومہا وان قل وسلامتی دل وجمعیت باطن درا ینست وبعد عصر با کسے سخن نگوید ودر خلوت ردود در ذکر شود وچون آفتاب زرد گردد باخود گوید کہ روز گذشت عمر ضایع کردم وہیچ طاعتے

ہم گویند۔ الا له الخلق و الامر این باشد و عالم خلق عبارت از اجسام است و عالم امر عبارت از ارواح است تر عالم ملک است و بحر عالم ملکوت و ملک بر روئے ملکوت است چنانچہ بر بحر فاما عالم جبروت اینست۔

جاویدنامہ عین القضاۃ۔ جبروت عبارت از معانی متصل بذات است و ازل و آزال نہایت جبروتست۔

مرصاد۔ جبروت از صفات جلال ذاتی است و تاثیر آن آنست کہ چون حق تعالیٰ بجبروتی بر کسے تجلی کند نورے بے نہایت و در غایت ہیبت ظاہر شود وے بے لون و بے کیف و فنائے صفات بشری و محو آثار ہستی آشکارا کند۔

رسالہ روح الارواح۔ جبروتی حق تعالیٰ از راہ فضل قاب قوسین مقام اعلیٰ بود و از راہ عدل اسفل السافلین بود نواخت او چون در رسد تحت الثری را رنگ علیین و ہد جلال او چون حملہ آرد قاب قوسین را تحت الثری کند چون نوبت عدل حق درآید انبیا راہ گریز جویند و چون وقت فضل شود خرابا تیان سر بر آرند فاما مقام لاہوت را بعضے محرمان رموز صمدیت واحدیت و صاحب سران غموض ربوبیت و الوہیت برمز و غمض و باشارات و کنایات برون آوردہ اند۔ **مولف راست**۔

عقل و فہم و درک و فکر ہر کس آنجا کے رسد تا کہ الہام الٰہی نبود و عون خدائے

طوالع قاضی حمید الدین ناگوری۔ عالم لاہوت عالمے است کہ عرش او عزت است و کرسی او کبریا و لوح او قدر و قلم او قضا و فلک او عظمت است و کیوان او قہر و برجیس او لطف و بہرام او جلال و خورشید او جمال و آتش او غضب و آب او رحمت و خاک او حکمت و بقائے او لم یزل و لایزال آنرا کہ بصر بصیرت بلطف بے علت کشاوند و صفاتے کہ بتو مضاف است فرو ریختند تا جملہ ممکنات را بدین نسبت معدوم یابی۔ **مولف راست**۔

و مرتد طریقت بدتر از مرتد شریعت است چه مرتد شریعت اگر کلمه گوید نجات یابد و مسلمان شود و اگر چه عبادت کرده بیاد دهد فاما مرتد طریقت اگر عمل ثقلین کرده باشد کار نیاید طلب الحال بعد الزوال محال۔

منه۔ و قال شیخ جبرائیل من عرف طریقاً الی الله فسلک ثم ترک عذبه الله عذاباً لا یعذب به احداً من العالمین۔

منه۔ سالک ناسوتی اگر از رونده راه حق بظاهر خلاف طریقت چیزے بیند باید که او را اہانت نه کند و بنافهمی خود مقر شود و گرنه بیم کفر باشد۔

فواید الفواد۔ و اگر سالک ناسوتی را در اثنائے سلوک در طاعت و عبادت فتوری افتد و وقفه روئے نماید و اقف شود و اگر آن رونده دریابد و انابت کند باز سالک گردد و اگر ہم بر وقفه ماند راجع شود و این لغزش را ہفت قسم است اعراض و حجاب و تفاصل و سلب مزید و سلب قدیم و تسلی و عداوت مثلاً اگر از محب فعلی شنیع آید که محبوب ازان رنجیده و از و اعراض نماید یعنی روئے بگرداند پس محب را واجب باشد که ازان فعل مستغفر شود و معذرت پیش آید تا آن اعراض اندک ناچیز گردد و اگر محب ہم بدان ماند حجاب پیش آید یعنی میان محب و محبوب پرده حائل افتد چنانچه خواجه در اثنائے این تقریر آستین مبارک کشیدند و پیش روئے خود داشتند که این چنین حجاب میشود و اگر محب ازین ہم مستغفر نشود و معذرت نکند سلب مزید روئے نماید یعنی از ذوق طلب و زیادت شدن آن باز دارد و اگر این را ہم عذر نخواہد و پشیمان نشود سلب قدیم روئے نماید یعنی طاعتے و راحتے که پیش ازین بوده باشد آنرا ہم بستاند و اگر ازین ہم توبه نکند و باز آورد و واجب نه بیند تسلی روئے نماید یعنی محبوب را بر جدائی محب دل بیاساید و اگر اینجا ہم اغفال و اہمال کند عداوت پیدا آید نعوذ بالله منها۔

مرصاد۔ سالک ناسوتی و ملکی چون بقال آید حق تعالی را بر مقال خود سمیع داند

وعبادتی شایستهٔ آنحضرت بجا بیاورد و بر تقصیرات بندگی و گناه معترف شود و اگر معاذ الله
بر صغیره مصر گردد صغیره نماند کبیره گردد کما قال علیه السلام لا صغیرة مع الاصرار و
برورز کبیره استغفار بسیار گوید که لا کبیرة مع الاستغفار تا کرام الکاتبین خوشنود باز
گردند و نامه اعمال مملو به حسنه بالا برند و چون شب درآید بین العشائین زنده دارد
تا بسعادت تتجافی جنوبهم عن المضاجع اختصاص یابد و حضرت بابرکت شیخ
ابن خفیف فرموده است که بین العشائین صبح عاشقان است هرچه درین صبح بخواهند
بیابند

چه خوش ملکیت ملک صبحگاهی ... دران کشور بیابی هرچه خواهی

قول محقق - الصبح نوعان صبح الصادقین وصبح العاشقین وصبح صادقان
از طلوع فجر است تا خیط ابیض بماند وصبح عاشقان از غروب تا بین العشائین و بعد از
نماز عشا بخواندن وگزاردن مشغول شوند چون خواب غلبه کند بعضی در مسجد بخواب
روند تا از آنها باشند که ابدانهم فی الدنیا وقلوبهم فی الآخرة ومیانهٔ شب بیدار
شود و تهجد بگزارد که از همه طاعتها فاضل و پسندیده تر است ومن اللیل فتهجد به
نافلة لك عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا - سر این معنی است و چون تهجد گزارد
باز نخسپد که ان نوم الثانی علی الصوفی حرام -

منه - سالک ناسوتی را چهار حال است اول از شریعت به طریقت شود
دوم از طریقت به حقیقت رود سوم اگر وقوف روی نماید یعنی در اثنا این حجابی از
کاهلی یا از غفلت یا صغیره روی دهد و از سلوک بماند اینجا التجا بولایت شیخ کند در حیات
و ممات و استمداد از ظاهر و باطن شیخ نماید تا باز در سلوک شود چهارم رجوع است بکلی
از سلوک احتراز نماید و عمدا ترک گیرد پس بشومت این در عذاب الیم افتد و بدان مبتلا
شود. **منه** - سالک ناسوتی اگر از زمرهٔ سالکان برگردد مرتد طریقت باشد و

رسالهٔ شیخ نجم الدین کبری. سالک ناسوتی را باید که متابعت سالکان ملکوتی قولاً و فعلاً بکند تا فرداً جمیع مشایخ از وخوشنود باشند و اگر از روش ایشان تجاوز نماید همه مشایخ خصم او باشند و سالک ناسوتی و ملکی را اهم اهم است که در اوقات معروه بمعاملات و معامله مشغول شود تا کار او پیش رود.

محاسبه قول امیر المومنین عمر رضی الله عنه. حاسبوا قبل ان تحاسبوا اصل محاسبه دو وقت است یکی آخر شب چون خفته خیزد بگوید الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا به برهان این ایت الله یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها فیمسك التی قضی علیها الموت و یرسل الاخری الی اجل مسمی معنی آیت آنست که حق تعالی قبض میکند جانها را اندر مردن تنها در خواب و آنکه نمی میرند در حالت خواب سبب آنکه ایشانرا بیدار میکند و باز میفرستد جانهای ایشان بتنهائی ایشان برائی آنکه تا اجل ایشان برسد که حکم کرده است بر مرگ ایشان المقصود چون بنده خفته خیزد و حمد گوید باید که با خود حساب کند که شب زنده نداشتم و نمازیکه شایان آنحضرت باشد نگزاردم و آنکه گزاردم با شائبهٔ خطره و هواجس بود پس از این چنین عبادت آلودهٔ شرک مستغفر شود و بمعذرت و اعتراف پیش آید تا ملایکه شب که باز گردند از ین ندامت بدیهای وی را به نیکوی بدل کنند و بالا برند دوم وقت بعد از نماز عصر محاسبه کند هم برین جمله تا ملائکه روز بدیهای او به نیکی بدل کرده بالا برند و مشایخ و اولیا و صلحا و اتقیا که این دو وقت را پاس دارند و با کسی سخن نگویند این سر است روندهٔ راه حق را باید که بعد از هر نمازی و هر زمانی خصوصاً بعد از عشا که جان او در خواب قبض خواهند کرد و نتوان دانست که باز زنده کنند یا نه از گفته و کردهٔ خود پشیمان شود و از هر مجلسی که برخیزد باید اندیشد که چه گفت و چه شنود از کذب و غیبت و فحش و لایعنی که دران فایده دینی و دنیوی نبوده

که والله سمیع علیهم تا با نوار سمعی حق تعالی که صفات ذات است متجلی شود پس برین قضیه باشد

بگزار و هر چه امر باشد بگزار د آنچه نهی باشد

وچون بفعل آید حضرت صمدیت را بر افعال خود بصیر داند که والله بصیر بالعباد

با صفت بصیری الهی موصوف گردد پس برین برهان. مولف راست۔

همان کند که بفرمود کردگار او را نه آن کند که بکردار بد شود ماخوذ

وچون حال روے نماید محول الاحوال را بر احوال ظاهر و باطن خویش علیم پندارد

والله یعلم خاینة الاعین وما تخفی الصدور تا تجلیه علیمی علام الغیوب

متجلی شود مولف راست

او بنه همه بدیدن او از همه شنیدن احوال هر یکے را دانسته از علیمی

ما بے خبر از بنہا غره شده بدینها او گفته بین و بشنو از غایت حلیمی

او خواند سوئے خویشم ما رفته سوئے دیگر از ما همه لئیمی از وے همه کریمی

هرگاه بعنایت الحنان وتوفیق المنان سالک ناسوتی برین روش استقامت

یابد بسعادت جاودانی وبصفات ذات ربانی بی ینطق و بی یسمع و بی یبصر مسعود مختص

شود چنانچه حضرت رسالت فرمود الحق ینطق علی لسان عمر اسرار این معنی است

تا او نشوی ولیک اگر جهد کنی جائے برسی کز تو توئی برخیزد

رساله شیخ سری سقطی۔ اصل مذهب سلوک ناسوتی آنست که طالب عقبی

ومولی بے حاجت سخن نگوید و بے حاجت پائے از خانه بیرون نه نهد و بے حاجت چیزے

نخورد۔ طریقت عبور نمودن از خطوط قالبی و ناسوتی و سالک ناسوتی را باید که از رفتے

خوردن و پوشیدن خوب نکند واز خوردن و پوشیدن بدکاره نباشد و زیادت

از کفاف لقمه بر نگیرد و دیگر شهوات حواس خمسه را بقدر حاجت ضروری کار بندد واز

زیادت آن احتراز نماید۔

منه۔ روز قیامت معامله و محاسبه حق با مومنان مثل معامله مهتر یوسف با برادران خواهد بود که گفت هل علمتم ما فعلتم بیوسف و اخیه اذ انتم جاهلون حق تعالی با بعضی بندگان خود خطاب کند که هل علمتم ما فعلتم یعنی هیچ دانید چه کرده اید چون ایشان شرمنده شوند و بجهل خود معترف گردند فرمان شود لا خوف علیکم و لا انتم تحزنون صاحب کبیره در آتش مانند یوسف باشد در زندان و آن زندان عتاب بود نه زندان عذاب۔ **مولف راست**۔

سالک چو مستقیم شود در محاسبه ‌ ‌ ‌ باید کند دوام عمل در معامله

رساله سرالله۔ معامله بر سه قسم است عام و خاص و اخص معامله عام تهذیب اشباح است و معامله خاص تطهیر ارواح و معامله اخص تقدیس اسرار عام حرکات ظاهر را معامله دانند و از حقایق باطن خبر نه که حقیقت معاملات آنجا است و آن بر هفت قسم است توبه و ورع و زهد و فقر و صبر و توکل و رضا و این هر هفت بنائے هفت صد مقام است۔

قول شیخ الاسلام نظام الحق والدین۔ معامله حق با خلق یا عدل است یا فضل اما معامله خلق با یکدیگر یا عدل است یا فضل است یا ظلم چون با همدیگر عدل یا فضل کنند حق تعالی با ایشان فضل کند و چون ظلم کنند خدا تعالی بر ایشان عدل کند و عدل با خلق آنست که چون یکے مر یکے را برنجاند آن هم آنکس را برنجاند و احسان آنکه چون ترا یکے برنجاند تو عذر خواهی و منت نهی قال شیخنا و مخدومنا۔

فی نفایس الانفاس۔ اگر یکے ترا عیب میکند بچیزے بنگر که در تو آن هست یا نه اگر باشد از ان توبه کن و بگو لطف کردی که عیب من مرا نمودی پس از ان باز آئی و اگر در تو آن نباشد بگو الهی این را ازین گفتن باز دار و مرا ازین گفتن نگاه دار۔

منه۔ خلق را با یکدیگر هم عدل است و هم احسان عدل آنکه در طعام خوردن با هم کاسه خود انصاف لقمه نگاهدارد یعنی مساوی خورد و احسان آنکه از لقمه هم کاسه خود

باشد توبہ کند و ندامت آرد و آیت سبحان ربك رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین بخواند وسہ بار الھکم التکاثر با بسم اللہ بخواند و استغفار گوید وعذر خواہد و بہ بدی خود اعتراف نماید امید باشد کہ ہرچہ دران روز از معاصی در وجود آمدہ بود عفو کنند و ماخوذ نگردانند۔

ترجمہ قوت القلوب۔ فردائے قیامت محاسبہ بندگان در سہ دیوان خواہد شد اول دیوان لِمَ فَعَلتَ باشد یعنی چرا این چنین کردی این موضع ابتلاست از وصفِ ربوبیت بہ ثبات عبودیت اگر عملے برائے مولے کردہ باشد از محاسبہ دیوان مذکور سلامت برون آید بدیوان ثانی برند کہ دیوان کیف است یعنی چگونہ عمل کردہ اند و این مقام مطالبہ است اگر عملے بجہل کردہ باشد قبول نشود و اگر بعلم کردہ باشد براخلاص حکم کنند از انجا بدیوان ثالث برند کہ ان دیوان لِمَن است یعنی این عمل برائے خود کردۂ یا باخلاص وجہہ ربوبیت اگر برائے ربوبیت بود جزائے او قرب یابد۔

منہ۔ قد جاء فی الخبر الدواوین ثلثۃ دیوان یغفر و دیوان لا یغفر و دیوان لا یترک۔ دیوانیکہ دران آمرزش خواہد بود آن گناہے بود میان بندہ و مولی و دیوانے کہ نخواہند آمرزید آن شرک باللہ است و دیوانیکہ ترک نخواہند داون مطالبہ مظلومان از ظالمان باشد۔

رسالہ روح الارواح۔ فردا سہ دیوان وسہ نفاذ باشد امر و حکم و حق مردم را در ہر دیوان برند بدیوان امر بعضے سرہٗ و بعضے نقایہ برون آیند و چون بدیوان حکم برند گویند ہرچہ کردہ است بحکم ما کردہ است سرہٗ شدہ بیرون آیند و چون بدیوان حق برند ہمہ ناسرہٗ شدہ بیرون آیند چہ حقِ حق تعالیٰ کجا کسے بجا تواند آورد و این دعا پیوستہ باید خواند الٰہی اعمال نادرست مرا بدیوان نفاذ و حکم فرست نہ بدیوان امر و حق۔

ہرگاہ سالک ناسوتی مراسم و روش سلوک ملکی بہ تقدیم رساند
و در شرائط و قایق محاسبہ و در قوانین حقایق معاملہ استدامت و استقامت واجب بیند
در دل بر و کشادہ شود و انوار اطوار ہفت اقلیم دل لامع گردد و ارادت الٰہی بر دلش
نزول یابد۔ **مولف راست**
درین دو قسم چو سالک ثبات یافت یقین سلوک قلبی و ملکوتیش نماید روے
سلوک ملکوتی او قلبی بمتابعت اعمال حضرت رسالت پناہ در سیر و طیر یابد۔
رسالہ غریب۔ سلوک ملکوتی آنست کہ بمتابعت اخلاق و افعال نبوی
روے آرد بمخالفت ہوا و عداوت نفس و تبدیل ذمایم بحماید کردن کہ این صفت دل است
و قسم باطن از افعال مصطفوی۔
تمہیدات عین القضاۃ۔ راہ دل و راہ حق طلب کردن واجب آست
فامارا ہ خدا در زمین و بر آسمان و در بہشت و بر عرش نیست طریق اللہ در باطن انسان
است و فی انفسکم افلا تبصرون۔ سر این معنی است۔
قول سلطان ابراہیم ادہم۔ چون از پیش سالک بلند قدم ملکوتی این
سہ حجاب برخیزد در دولت ابدی و سعادت سرمدی بر و کشادہ شود یکے آنکہ اگر ملکت
دو عالم بعطائے ابدی بدو دہند شاد نگردد دوم آنکہ اگر ملکت دو عالم او را بودہ باشند
و از و بستانند بافلاس آن اندوہگین نشود سیوم آنکہ بہیچ مدح و ثنا و لطف و عطائے
حق فریفتہ نگردد۔
رسالہ یوسف ہمدانی۔ سالک ملکوتی را باید کہ از عقبات قالبی نفسی و عقلی
و قلبی عبور نماید تا شایان کمالات راہ مردان خدا شود و آن ہشت خصلت است روے
دہد اول استقامت حدود شرایع دوم دوام وضو و سکوت و خلوت سیوم ذکر
چہارم ربط قلب بشیخ پنجم نفی خواطر ششم تسلیم ہفتم رضا ہشتم ترک سوال از حق تعالیٰ طریقہ

لقمہ خورد بگیرد و ہر چہ چرب و شیرین و خوب باشد ایثار کند۔

رسالہ طوالع شموس قاضی حمید الدین ناگوری۔ در وجود بشر چہار صفت تعبیہ است شیطانی و سبعی و انسانی و ملکی مردم باید کہ در احوال خود نظر کند اگر در تغلیب و قہر و استیلا رغبتے دارد بصورت آدمی است و بسیرت درندہ و اگر بمکر و تلبیس و فریب مستغرق است بصورت انسان است و بسیرت شیطان و اگر بخفتن و خوردن و شہوت مائل است بصورت بشر است و بسیرت ستور و اگر بتوکل و تفویض و رضا و سخا و تواضع و حسن خلق موصوف است بصورت آدمی است و بسیرت ملک آنچہ امروز در صورت مندرج است فردا ہمان معنی ظاہر کنند و حقیقت ترا ازان معنی صورت سازند و اہل عرصات نمایند قال اللہ تعالیٰ کما تعیشون تموتون کما تموتون تبعثون کما تبعثون تحشرون۔

مولف راست ؎

این چہار صفت کہ ہست با تو امروز در ہر چہ غلو کنی ہمانی فردا

قول شیخ الاسلام والمسلمین زین الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز داؤد حسین شیرازی خلیفہ شیخنا۔ معاملہ حق با بندہ چنانچہ معاملہ مادر است با فرزند اگر خواہد کہ از خود جدا کند او را ببازی و یا بچیزے مشغول گرداند تا از وفارغ آید و چون خواہد کہ سوے خود طلبد از بازیہا باز آرد و از ہر چیز بترساند تا سوئے خود آرد۔

اسرار الابرار خواجہ ابو سعید ابو الخیر۔ سالک را ہمہ چیز باید و ہیچ چیز نباید یعنی ہمہ کو ہہا فرود آید و باز ماند تا دلش بہیچ چیز باز نماند این نیز از معاملات است۔

مولف راست ؎

کار مردان است در یکبار جانان ہر دو کون حاصل آوردن بدشواری و آسان باختن

رسالہ شمسیہ ہر کرا با حق تعالیٰ معاملہ نیست سخن او در ہیچ دل اثر نکند۔

مولف راست ؎

بہ یقین شناخت سیر الی اللہ حاصل آید۔ دوم سیر فی اللہ عبارت ازان است کہ آن نہایت ندارد و بعد از شناخت حق چندان سیر کند کہ ذات وصفات وافعال خدا را بشناسد و علم وحکمت حق دریابد چنانچہ از ملک وملکوت وجبروت ہیچ چیز برو پوشیدہ نماند۔

رسالہ رموز الواہیین سیر آنست کہ سالک ملکوتی بمشی اقدام ظاہر در زمان واحد از اقلیمی باقلیمی رود وباز گردد وآن از کرامت بود کہ رگہائے زمین را در کشد چنانچہ حضرت رسالت پناہ پیش از نبوت از کاروان حضرت علیا خدیجۃ الکبری از چند روزہ راہ خبر آمدن کاروان در یک ساعت بر خدیجۃ الکبری آورد وہمان زمان بنتہ حضرت خدیجہ بر صاحب کاروان رسانید وہم چنین وقتے مسافرے بحضرت شیخ الاسلام فرید الحق والدین آمد وصفت درویشے بسیار میکرد کہ در فلان اقلیم این چنین این چنین مرد را دیدم خدمت شیخ الاسلام فرمود بارے بنشین وکفش دریاے کرد وبرون آمد ہمان زمان کفش گرد آلود در آمد وفرمود کہ آن مرد را دیدم مردے عزیز وصالح ومتشرع است فاما آسمان کہ تو گفتی آنچنان نیست ؎

سیر عارف ہر زمان تا تخت شاہ سیر زاہد بعد مہہ یک روزہ راہ

وہم برین شیخ زادہ مرہینا وصف میکرد خواجہ رشید نام مریدے در بیابان حج با چند نفر از یاران از تشنگی در ہلاکت افتادہ بودند۔ در ان ساعت سہا برق آب برو رسانیدہ آمدہ وضو تمام کرد ونماز پیشین گزارد۔ **مولف راست**۔

این سیر من اللہ بودے کہ الی اللہ وآن سیر کہ فی اللہ بود ہست مولہ

اما سیر الی اللہ آنست کہ سالک ملکوتی بقدم دل سوے حق سیر کند والسیر فی اللہ آنست کہ بقدم سر وروح در صفات سلبی وثبوتی مشی نماید فاما طیر آنست کہ سالک سجادہ را از ریاضت ومجاہدہ قالب او بصفت روح موصوف شود پس

عبور عقلی آنکہ مدح و ذم یکسان داند و رد و قبول و نفع ضرر از حق داند نہ از خلق و طریقہ عبور قلبی آنکہ آرزوے لذائذ دنیا و عقبی نکند و ہر دو را در نظر نیارد تا در راہ دل استقامت یابد۔ **قول محققی**۔ سالک ملکوتی براہ دل رفتہ باید کہ بعمل خود نظر کند کہ راہ او از نماز و روزہ و طاعت و عبادت ذاکر و فکر و صحبت پیش میرود یا بمستی و بیخودی و قلاشی و قلندری و ترک صحبت و نفی عزلت و شوق و ذوق و عشق و محبت اگر قابل اوصاف اول است مرحبا کہ این راہ انبیا و اولیا و صلحا و اتقیا است و اگر قابل اوصاف اعمال آخر است نیز خود این راہ عاشقان و عارفان و پاکبازان است و زمرۂ اول را مرید گویند و آخر را مراد و طبقہ اول را طالب خوانند و دوم را مطلوب و فرقہ نخست را محب گویند و ثانی را محبوب و گروہ اول را عاشق خوانند و دوم را معشوق و طایفہ اول آنانند کہ دوست را دوست دارند و مردان آخری ایشانند کہ دوست ایشان را دوست دارد

مولف راست

این درکہ سفتیم ز دریائے عجیب است — و این سرکہ بگفتیم ز بر بان غریب است

قول محقق دیگر۔ تا درون از برون و برون از درون نشناسی ذوق معنی در نیابی **مصراع**۔ بیرون درون ہمہ ز درون بیرون۔

سلوک کردن ملکوتی و قلبی میسر نیاید۔

مولف راست

چون استقامت یابد سلوک ملکوتی — بسیر و طیر رسد طالب مقام رفیع

سیر و طیر و فرق بیان ہر دو۔ رسالہ حاشیہ زبدۃ الحقایق۔ بدانکہ سلوک عبارت از سیر است و آن بر دو نوع است یکے سیر الی اللہ کہ انرا نہایت باشد یعنی سالک جہد کند تا خدا را بشناسد و شناخت حق آنست کہ بیقین داند کہ خدا یکے است و بدایت و نہایت ندارد و بصفات سزا موصوف است چون این

سیر تواند کرد وحظ اسماء وصفات ذاتی تواند گرفت۔

مثلہ ۔ سالکان جبروتی را دریکے از اسمائے مذکورہ الاول والاخر والظاہر والباطن حظ باشد بعضے از اسم الاول حظ گیرند وعلامتش آن بود کہ ہمگی ہمم آنان متعلق مخاطرہ سرّ قدر باشد واسرار ازل ایشان را از وجود خود خطف کند وبعضے را در اسم الاخر حظ باشد کہ خواطر ایشان بہ تفتیش اسرار احوال ابد وکیفیت تقلب موجودات مخاوف تحویل بود ودر مقام حیرت وبے خودی اندازد وطبقہ را حظ در اسم الظاہر باشد کہ سطوات سراوقات جلال عزت صورت ظاہر این قوم را خراب ومتلاشی گرداند وخرقۂ اوصاف بشری از وجود ایشان برکشد فاما باطن را بزیور نور حسن وجمال بیارایند وسرجاء الحق وزہق الباطل ظاہر شود۔ وفرقہ دیگر را حظ از اسم باطن باشد کہ دیدہ بصیرت ایشان بنور معرفت منور کند تا حقایق اسرار الہویت بر صفحات وجود خود مطالعہ نمایند واز ملاحظہ عجائب آثار قدرت ومشاہدہ تجلی انوار عظمت بشارت فاینما تولوا فثم وجہ اللہ تحقیق کنند از ینجا سرّ ما رایت شیئا الا رایت اللہ فیہ روے نماید ومعنی من عرف اللہ کل لسانہ حلیہ ایشان شود واز استغراق لذت مشاہدہ این مقام زمام اختیار خود از دست دہند وبلذات نعیم جنات وحور وقصور بندہ کنند کہ خالدین فیہا لا یبغون عنہا حولا سرّ این معنی است فاما اصحاب عشق ومعرفت کحل مازاغ البصر وما طغی در دیدہ جان کنند وقدم در طلب مطلوب حقیقی ویا بر تارک کونین زنند وبحور وقصور وبہ نعیم بہشت التفات نہ نمایند واز مہالک مالک جحیم واز زبانیہ نار عذاب الیم نیند یشند واین طائفہ عیاران کوی طریقت وسربازان معرکہ معرفت اند۔ **مولف راست ؎**

دی بسا سالک کہ اینجا نارسیدہ رہ نیافت پردہ دار خاص چوں منع زدادزان نیافت

تفسیر حریری ۔ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوۃ والسلام آیت ھو الاول

روح وقالب یک ذات گردد وبدین قضیه هر چه از روح آید از قالب آید و هر چه قالب کند
روح نیز همان کند مثلاً بر حکم طیران بمصاحبت روح قالب نیز در هوا شود وازاقلیمی
باقلیمی رود ودر زمان واحد باز آید وبتاثیر نفس مروخدا طیر در جمادات نیز سرایت کند چنانچه
وقتی شیخ الاسلام فرید الدین قدس الله سره از مسافرت بخدمت شیخ الاسلام شیخ
بهاء الدین ذکریا رسید شیخ بهاء الدین آن زمان در کرسی نشسته بود پرسید که در مسافرت
کار بجا رسانید شیخ الاسلام فرید الدین فرمود این قدر شده است که اگر بگویم
ای کرسی در هوا شو شود بمجرد این سخن گفتن کرسی با شیخ بهاء الدین در هوا شد بعده
شیخ بهاء الدین فرمود کار نیکو رسانیده اید وباز آن کرسی فرود آمد۔

رساله شیخ جنید۔ السیر فعل الآدمی والطیر فعل الحق۔

رساله شیخ شهاب الدین سهروردی السیر جدّ العبد والطیر
مواهب الحق لیس من شغل الآدمی فاذا صار طیره اصار فعل الحق وفی
الطیر مکاشفة الروح۔

قول محقق۔ سیر گاه از واحدنیت به ربوبیت آید وگاه از ربوبیت بوحدانیت
رود۔ **مولف راست۔**

چون سلوک حسبی وقلبی وسیر وطیر شد   پس بجبروتی بباید کرد سالک را سلوک

سلوک جبروتی که عالم ستر وروح است بمتابعت احوال حضرت رسالت علیه التحیة والصلوات

رساله غریب۔ سالک بعد از سلوک ملکوتی واتباع اخلاق واعمال
نبوی در شناخت ومتابعت احوال مصطفوی سعی بلیغ واجب بیند که آن متابعت
اوصاف روح محمدیست ونهایت کار است اینجا در ستر وروح بر وکشاید و
واردات انوار الهی قدسی بر دل شان لامع ولایح گردد آنگاه در عالم جبروت

ونیستی رحلت کند وجود و عدم برابر باشد و کوہ قاف و خس و بحر محیط و مگس مساوی داند۔
طریقہ عبور روحی۔ آنکہ از ذات وصفات خود و از عدم و وجود خویش و سایر عقبات فارغ آید۔ لحیطمع قرب الموالی سر این مقام است۔
زبدۃ الحقایق۔ سالک راہ بیرونی باید کہ از ہفت پدر علوی و چہار مادر سفلی وسہ موالید گریزان شود یوم یفر المرء من اخیہ و امہ و ابیہ سر این معنی است و زمین صفات جسمانی را بدل کند یوم تبدل الارض غیر الارض این باشد و آسمان صفات روحی را در نوردد کہ یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب اشارت برین است بہمان قدم کہ از قدم قدرت بروحانیت آمد و از روحانیت بجسمانیت شدہ باز ہمبران ترتیب باز گردد کما بدانا اول خلق نعیدہ برین حالیت بعدہ شراب عشق چنان مست کند کہ از معرفت نیز بیخبر شود بکلی محبوب گردد بعدہ آگہی محبت ہم از و محو شود اینجا حدثان برخیزد۔ رباعی۔

چندان بروایں رہ کہ دوی برخیزد ور ہست دوی برہ روی برخیزد
تو او نشوی ولیک اگر جہد کنی جائی برسی کز تو توی برخیزد

ملایکہ را ازین عالم الغیب نیست و حیرت وندانند الودود چہ باشد۔
قول محقق۔ تا سالک جبروتی تخت وجود خود را عدم نداند بعدہ ہر چہ دون ویست معدوم نداند و با فناء مطلق نسازد بہ بقاء اللہ اختصاص نیابد مولف راست

زہر چہ ہست دون وے وجود ش را عدم دانی تو فانی شو بمعنی تا بقائے جاودان یابی

منہ۔ ہرگاہ کہ سالک جبروتی از عالم جبروت عبور نماید و ہمت علیہ و نہمت سنیہ بوصول دار الملک لامکان بندد بانوار روحی قدسی کہ پرتو ذاتیست متجلی شود و تا ہلیت سفر عالم لانہایت لاہوتی از تتق غیب و سرادق لاریب بوجہے خوبتر روے نماید منہ وفضلہ مولف راست۔

و الاخر و الظاهر و الباطن برخواند ومعنی براین عبارت فرمود هو الاول لم یکن قبله شئ و هو الاخر لیس بعده شئ و هو الظاهر فلیس فوقه شئ و هو الباطن فلیس دونه شئ۔

رسالہ روح الارواح ۔ اے آدمیان ظاہر تا محبت بر شما لازم بود و ای سوختگان باطن تا شمارا عذر بود اولی ام که دل عاشقان را بمیثاق ازل محکم بستم و آخری ام که جان صادقان را بمیعاد ابد صید کردم آن ظاہری ام که ظواہر را بامر خود در قید شریعت آورده ام و آن باطنی ام که سرایر را بحکم خود در مهد عهد حقیقت نهاده ام مسکین آدمی چون در اولیت سفر کند آخریت تاختن آرد و اگر در ظاہر رود باطنیت تاراج دهد بیچاره در میان وصفت مدهوش گشته و میان دو ناز بیهوش شده ۔ رباعی ۔

حیرت اندر حیرتست و والهی در والهی ۔ گه گمان گردد یقین و گه یقین گردد گمان
حضرتش عز و جلال و بے نیازی فرش او ۔ منقطع گشته درین ره صد ہزاران کاروان

رسالہ رموز الواہلین کمال سالک جبروتی آن باشد که ازین ہر چہار اسم حظ گیرد و ازان عبور نماید و مرتبہ بالا گیرد چہ نصیب این حظوظ در عالم خودی خود برگرفتن است و از خودی حق محرومی و از سعادت المحو فی اللہ مباعدت۔ مولف راست

تا از خود و از غیر خدا نیست ترا ۔ محو فی اللہ کے دہد دست ترا

مرصاد ۔ چون سالک در عالم جبروتی سلوک کند بے واسطہ کسب و بے تعلیم غیر احوال روے نماید و از تاثیرات روح قدسی علم من لدنی روزی شود۔

رسالہ یوسف ہمدانی ۔ سالک جبروتی را باید که در مقام ہر دو حظ گیرد۔ و ازین ہر دو مقام عبور نماید۔

طریقہ عبور سری ۔ آنکه میان خوف و رجا و شدت و رخا و سترا و فقر و نقر و غنا و صحو و سکر و صبر و قلق و فنا و بقا و قبض و بسط فرق نه بیند چون سترازه ولایت ہستی

کہ سالک را حظوظ معانی مسافرت ولذایذ غرایب مراحلت در حیز حصول انجامد لطایف عزلت وعجائب متفاوت نیز دریافتن لازب است ولازم۔ مؤلف راست۔
چو سالک را محقق شد معانی سلوک اکنون سزد حاصل کند در کنج گنج عزلت وخلوت

بیان ہشتم

فضایل خلوت وعزلت وشمائل منزویان وعزلتیان وشرائط آن

قال علیہ السلام ان اللہ وتر ویحب الوتر بر دل حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اول خلوت وتنہائے شیرین گردانیدند چنانچہ پیش از وحی در کوہ حرا ایگان دوگان ہفتہ بخلوت وعزلت بودے۔

تفسیر امام ربجانی۔ وجب للعبد ان یلزم الخلوۃ باللہ بنفسہ لذلکہ میان خلوت وعزلت واعتکاف فرق است اعتکاف گوشہ گرفتن با روزہ است وعزلت وخلوت بے روزہ وبا روزہ باشد۔

قول مشایخ۔ الخلوۃ صفت التصوف والعزلت من امارات الوصلت عزلت معزولی از ماسوی اللہ ووصلت باللہ است وخلوت تنہا بودن بگوشہ ودوری از خلق ونفرت از عیال وفرزند است مگر بنیت عبادت بمتابعت حضرت رسالت پناہ علیہ السلام کہ مشغول شدے بدعوت خلق وحرم واحفاد وبعد فراغ مشغل ایشان استغفار وتضرع کردے کہ بغیر حق مشغول بودم انی لاستغفر اللہ فی کل یوم سبعین مرۃ

رباعی
ہر چیز کہ جز خدا است آن دشمن تست — اول نفسے کز وحیات تن تست
پس مال وعیال وخانہ وباغ وضیاع — نیکو بنگر کہ ہر یکے رہ زن تست

ان من ازواجکم واولادکم عدو لکم فاحذروھم سر این معنی است۔

قول امیر المومنین عمرؓ۔ العزلت راحۃ من خلطاء السوء اہل عزلت

سفرها بانواع هست ای برادر　　　سزد تا بدانی به تحقیق هر یک

بیان بست هفتم

تنوع سفرهائے ظاهری و باطنی و لطائف و عجائب آن

ترجمه قشیری - سفر بر دو نوع است یکے بتن و آن از موضعے بموضعے رفتن است و این طائفه بسیار اند دوم سفر بدل است که شخصے بر یکجا نشسته باشد و گرد جهان بگردد و ایشان اندک اند **نظم** -

بنشین و سفر کن که بغایت نغز است　　　بے زحمت پا گرد جهان گردیدن

قول محقق - المسافرون ثلثة اصناف - صنف یسافر فی الدنیا وراس ماله الدنیا وربحه المعصیة والندامت وصنف یسافر فی الاخرة وراس ماله الطاعة والعبادت وربحه الجنة وصنف یسافر الی الله وراس ماله المعرفة وربحه لقاء الله تعالیٰ

رسالہ غوث الاعظم - قال الله تعالی یا غوث الاعظم من حُرِمَ عن سفری فی الباطن ابتلی بسفر الظاهر ولم یزد منی الا البعد الی السفر الظاهر -

معارف مولانا روم - سفر مردان خدا دوگام است یک گام در دنیا باشد دوم در آخرت کما قال علیه السلام ان جمیع الدنیا خطوتان المومن دوگام بود که حضرت رسالت پناه شب معراج نخست از روح اول بروح ثانی سفر کرد تا مشاهده یافت و بتاثیر پرتو جمال الله که بر تن و روح اول رسول الله تافت در حال بازگشت چنانچه بستر گرم یافت دوگام این باشد **مولف** راست -

بروح اول رفته بره بری ملک　　　بروح ثانی آمد که یافت بستر گرم

شیخ سعدی قدس اللہ سرہ العزیز درخلوت بود یکے درآمد و پرسید شیخ تنہائی گفت شدم چون تو آمدی۔

سکونی نیست ہرگز روح باکس سکون روح خلوت آمد و بس

رسالہ ترجمہ قشیری عزلت برائے سلامت داشتن مردمان است از پیش وخلوت برائے تحقیق انس است باخدا وندخویش۔

قول محقق۔ عزلت برسہ نوع است عزلت عوام کہ گوشہ بگیرد و باخلق صحبت نکند این سہل است دوم عزلت خاص کہ میان خلق باشد و بازار گرد غافل و لیکن باحق باشد وچنان باحق مشغول بود کہ از خلق خبر نبود۔

بیرون درون ہمہ ز درون بیرون سیوم آنکہ در دل مرد خدائے جائے گیرد ودران خلوت وعزلت گزیند وقتے بحضرت شیخ این ضعیف مریدی عرضداشت کرد میخواہم کہ درچہلہ بنشینم شیخ فرمود چہلہ زنان یا چہلہ مردان او گفت من معلوم نمی کنم بعدہ فرمودند چہلہ زنان آنست کہ چہل روز در ایام نفاس گوشہ باشد وچہلہ مردان آنست کہ در وبشر ظاہر میان خلق باشد و باطنش مستغرق انوار صفات ذات الہی بود چنانچہ اورا از خود و غیرے خبر نباشد۔

قول خواجہ فضیل عیاض۔ خواہم کہ بیمار شوم تا در جماعت نباید رفت وروئے خلق نباید دید۔ اصل العزلہ عزل الحواس عن التصرف فی المحسوسات بزرگے سیفرماید۔

زین ہجوم دیو مردم دل بتنہائی بنہ زانکہ تنہا را دوم نبود مگر پروردگار

قول حلوتی را اگر در عزلت ملالت روے دہد با اہل معرفت موانست کند چنانچہ گفتہ اند راحت دل بندگان برگیرید واگرنہ دل نابینا شود۔

فضایل خلوت وعزلت۔ رموز الواہین۔ درمقام خلوت

را در مبدا وقتے و حالے پیدا آید کہ دران حالت ہلاکت افتد پس ازان بگریزد و باخلق
آمیزد فاما در انتہائے حال ازان عزلت آرام گیرد و سیر او با خلق تعالیٰ باشد درین محل معنی
لای حسنۃ مع اللہ و لا راحۃ مع غیر اللہ روئے نماید وقتے شیخ الاسلام شیخ شہاب الدین
سہروردی قدس سرہ در حرم کعبہ بخلوت و عزلت بود مہتر خضر آمد شیخ بدو نپرداخت بعد
فراغ گفتند کہ مہتر خضر آمدہ بود شیخ بدیشان نپرداختید شیخ گفت و یحک اگر مہتر خضر آمد
و بازگشت باز آید فاما آن وقت کہ مرا با حق بود اگر رفتے باز نیامدے و تا قیامت این
ندامت در دلم ماندے ان لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہا ملک مقرب و لا
نبی مرسل ہمچنان مہتر خضر باز آمد شیخ استقبال نمود و تعظیم کرد و گفت نرجوا میامن
برکاتکم من اللہ الکریم محققان گفتہ اند خلوت و عزلت را شرائط و آداب است
تا آنرا بجا نیارند در رہ و استقامت نتوانند یافت

گفتی چو حسن شینم در زاویہ عزلت — گر از ہمہ ہستیہا برخواستہ بنشین

قول امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ عزلت بر دو نوع است
یکے اعراض از خلق یعنی ترک صحبت با ایشان و دوم انقطاع کہ خلق را از دل منقطع کند
اگرچہ میان ایشان باشد کن جمعا بیّنا و وحدا بیّنا

گر با ہمہ چو با منی بے ہمہ — ور بے ہمہ چو بے منی با ہمہ

قول خواجہ شقیق بلخی عبادت دہ جزو است نہ جزو گریختن از خلق
و یک جزو خاموشی۔
رسالہ شیخ سعدی خلوت بر دو نوع است ظاہر و باطن خلوت ظاہر آنکہ
ہمہ عمر خلق را بگذاری در روئے خلائق آری و خلوت باطن آنکہ اندیشہ غیرے از دل
بشوی و جز با حق سخن با دیگرے نگوئی **مولف راست**۔

بخلوت شین و برخیز از ہمہ چیز — بہ بُر از خلق و با خالق بہ پیوند

وحضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم این دعا دایم خواندے اللھم انی اعوذبک من کل قاطع یقطعنی عنک یعنی الٰہی باز داشت میخواہم بتو از ہرچہ مراد ورواز ازتو واگر آیندہ آید از وکارہ باشد وانس با او نکند وحکایت دنیا نپرسد ونگوید که این لا یعنی است مولف راست۔

شدی چو واقف بر فضل خلوت وعزلت ｜ سزد که دانی تو نفع و ضر صحبت ہم

بیان بست ونہم

منافع ومضار صحبت و شرائط آن

مشایخ را در صحبت اختلاف است بعضے گفتہ اند تا صحبت نباشد خلوت وعزلت میسر ومفید نباید خدمت شیخ الاسلام نظام الحق والدین رضی اللہ عنہ فرمودہ است در صحبت نیکان وپاکان فواید ومنافع بسیار است وبے صحبت کجا۔ رباعی

کو سوختہ که سازمش محرم خویش ｜ یا دل شدۂ که یابمش ہمدم خویش
پس ہر دو بکنج خلوتے بہ نشینیم ｜ من ماتم خویش دارم او ماتم خالیش

زبدۃ الحقایق عین القضات ہمدانی سالک که ریاضت ومجاہدہ کند سبب آنکه شایستہ صحبت واصلاح گردد که یک روزہ صحبت واصل بہتر از مجاہدہ صدسال است کما قال علیہ السلام ان الصلوۃ والصیام لقیضی وصحبت الصالحین والعارفین لا یقضی۔

قصص الانبیا۔ از مومن ہمہ خیر آید واز بعضے شر ہم واز کافران ہمہ شر آید واز بعضے خیر ہم وآن بواسطہ صحبت پشت بہتر آدم علیہ السلام باشد که در ازل مومن وکافر در پشت آدم یکجا بودہ ومصاحبت یکدیگر داشتند الصحبۃ تؤثر سر این معنی است۔

وعزلت چون رونده راه حق مشغول ذکر و فکر باشد و از صحبت غیر انقطاع کرد عجائب ملکوتی و غرایب جبروتی معائنه کند و تواند بو د که شمۂ از روایح قدسی بشام روح وسر او بوزد و آنچه وقتی نشنیده است و نه دیده بشنود و به بیند۔

مثله۔ اصحاب خلوت و ارباب عزلت را کار بجائے رسد که در مقام خود نشسته گرد جهان گردد و عالمے را معاینه کند منزوی جهان گشته و خلوتی صحبت دیده منقطع بد

نظم عالم ہمه گشتیم و جهان ہیچ ندیدیم اکنون ہمه دیدیم چو در گوشه نشستیم

شرائط خلوت و عزلت۔ کیمیائے سعادت۔ شرط انزوا آنست که اول علم سلوک و معرفت و توحید و نفی و اثبات و دفع خطره و ہواجس حاصل کند بعده بخلوت نشیند تا از وسواس شیطانی و تسویلات نفسانی در ضلالت نیافتد۔

قول شیخ جنید۔ العزلة مفارقة الشیطان سر این معنی است۔

شرط دیگر۔ محی الدین اعرابی میفرماید منزوی و خلوتی را نخست باید که تهذیب اخلاق و تحمل اذی و ترک لذات برخود واجب بیند بعده خلوت و عزلت گزیند تا در خلوت و عزلت استقامت یابد۔

شرط دیگر۔ شیخ عثمان مغربی در رساله خود مینویسد خلوتی و عزلتی را باید که ذم و مدح یکسان باشد و دل برمردن نهد تا از تنهائے گور خوف نبود و در دلش نیت انزوا آن باشد که خلق را از من شرے و اذای نرسد بظاهر و باطن۔

شرط دیگر۔ طالب را برائے خلوت ده چیز باید اول علم شریعت بقدر حاجت و توحید و معرفت و علمے که آموزد مقرر دان کند بعمل و تحمل کردن شداید و محنت باختیار نه بضرورت و خود را از ہمه کمتر دانستن تا شر خود بمردمان نرساند و در اعمال ناغه و فتور راه ندہد و عجب طاعت و عبادت خود در دل جا ندہد و ہر چیز از غیب برسد ذخیره نکند و ہر چیز که او را از حق تعالیٰ باز دارد از ان انقطاع کلی نماید

کند چون صحبت او با صالحان باشد ہمہ سیات او حسنات گردانیم کونوا مع الصادقین سر این معنی است۔

قال الفقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ۔ من جلس مع ثمانیۃ اصناف من الناس زادہ اللہ ثمانیۃ اشیاء من جلس مع الاغنیاء زادہ اللہ حب الدنیا و رغبتہ فیہا و من جلس مع الفقراء زادہ اللہ الشکر و الرضاء بقسمۃ اللہ تعالیٰ و من جلس مع السلطان زادہ اللہ الکبر و قساوۃ القلب و من جلس مع النساء زادہ اللہ الجھل و الشھوۃ و من جلس مع الصبیان زادہ اللہ اللھو و المزاح و من جلس مع الفساق زادہ اللہ الجرات علی الذنوب و تسویف التوبۃ و من جلس مع الصالحین زادہ اللہ الرغبت فی الطاعات و من جلس مع العلماء زادہ اللہ العلم و الورع

سگ اصحاب کہف روزے چند پے نیکان گرفت مردم شد

رسالہ غریب۔ مصاحبت ذاکران خواندن اوراد و ذکر روئے وہر و صحبت اہل دل بمذکور رساند لیس من استانس بالذکر کمن استانس بالمذکور

کشف المحجوب۔ شرط صحبت آنست کہ درمیان اصحاب حظ خود نجوید کہ ہمہ آفات ازان خیزد وقتے باخواجہ علی ناستی درویشے مصاحب شد گفت یا تو بر من امیر باش یا مرا بامیری قبول کن او شیخ را بامیری قبول کرد شیخ توبرہ توشہ کہ بران مصاحب بود بر سر گرفت و روان شد آن درویش خواست تا خود یا زبرگیرد شیخ گفت من امیرم تو مطیع من باشی دشبے باران گرفت ہمہ شب گلیم خود بر سر آن درویش گرفتہ بود تا وقت صبح بعدہ فرمود چون باکسے صحبت کنی این چنین کن۔ خواجہ ابراہیم خواص با یاران در بادیہ افتاد آنجا مسجدے یافتند و شب آنجا کردند مقام

قول مالک دینار۔ وقتے مارا با دہری بحث دین شد دہری میگفت دین ما بہتر است و من میگفتم دین ما تا برین آسود کہ ما ہر دو در آتش در رویم ہر کہ سلامت ماند دین او حق باشد ہر دو دست گرفتہ در آتش رفتیم ہر دو سلامت بیرون آمدیم ہاتفے آواز داد کہ اے مالک اگرچہ دہری دشمن ماست و دین او باطل است فاما سبب آنکہ مصاحبت دوست ما در آتش در رفت بہ برکت صحبت آن دوست ما اورا نسوختیم

شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ گوید۔

پسر نوح با بدان بہ نشست	خاندان نبوتش گم شد
سگ اصحاب کہف روزے چند	پۓ نیکان گرفت مردم شد

رسالہ ترجمہ قشیری۔ قال اللہ تعالیٰ ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا این صحبت ابوبکر است با رسول اللہ در غار حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم را فرمان شد واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ بعد از نزول این آیت حضرت فرمود الحمد للہ الذی جعل من امتی الذین امرنی بصحبتہم ومجالستہم این طائفہ عظیم القدر اولیا ومنزویان واصحاب صفہ آن عہد بودند ومشائخ کہ مریدان را صحبت یاران راہ شناختہ میفرمایند از اینجا است۔ **مولف راست**

دست زن در دامن مردان حق	سر بنہ بر پائے روشن خاطران

سراج العارفین۔ در عرش مجید این کلمہ نوشتہ اند کہ ملایکہ را بران اطلاع نیست و آن اینست کہ اگر بندہ طاعت اولین وآخرین کند ومصاحبت با فاسقان باشد آن ہمہ طاعت اورا احباط گردانم قال علیہ السلام اتقوا من مواضع التہم مراد از مواضع ہمنشین بد است صحبۃ الضد اشد عن القتل واگر بندہ ہمہ عمر معاصی

حق صحبت کنیم فاما اداب اصحاب طریقت وحقیقت از مصاحبت مردان خدا در حیز حصو انجامد۔ مولف راست

چواندر صحبت وخلوت وگر عزلت شدی ثابت کنون باید که از تجرید وتفریدت بود حظے

بیان سی ام

معانی فضایل تجرید وتفرید وکیفیت دنیا ومدح وذم ونفع وضرر وفضیلت ترک دنیا وتجرید وتفرید۔

قول محقق ۔تجرید از خود باشد وتفرید از ما سوی الله مراد مجرد شدن از خلق نا دیدن مضرت ومنفعت از ایشان است ومنفرد گشتن از خود آنچه دون خدا است نشان مردان است بزرگے گوید۔ **ع**

درحضرت دوست ترک خود گوئے وبرو زالایش هردو کون دلشوے وبرو

تجرید روز بازار عاشقان است وتفرید نوروز اسرار عارفان وصادقان وتجردی از اکوان آنست که هرچه درتحت کن آمده است ازان تبرا جوی وتفریدی یکی از هر دو جهان وآنچه غیر الله است مبرا شوی وتجرید جدای ظاهر از خلق وملک است وتفرید رهائی باطن از ملک وملکوت **فرد**

اول زخود وهر دو جهان دست بشوے آنگاه بدست شسته آن در میزن

تجرید۔ هرچه امروز داری ازان بار آئی وتفرید آنکه در بند فردا نباشی **نظم**

امروز وپری ودی وفردا هر چهار یکے بود تو فردا

رساله رموز الواهیین تجرید درمقام تلوین است وتفرید در مقام تمکین تجرید از دون جدای است وتفرید از دون خدای۔

باو گزار بود خواجہ ہمہ شب بر در رایستادتا باد بر ایشان نرسد وشدت سرما بر خود اختیار کرد

سایۂ خورشید سواران طلب رنج خود وراحت یاران طلب

قول خواجہ حسن نوری ۔ صحبت بے ایثار حرام دان یعنی ہر نعمتیکہ در ظاہر و باطن تست اگر از مصاحبان قابل دریغ داری بخل بود ۔ البخل حرام ۔

رسالہ خواجہ عبداللہ انصاری ۔ صحبت باکسے شاید کہ ہرچہ اللہ از تو داند چون او بداند از تو بنر چہ ہر کہ بہتر قبول وعیب رو کند صحبت را نشاید ۔

رسالہ اداب المریدین ۔ صحبت بدین نیت کنند تا نقص کار خود دریابد وازان باز آیند ۔ **مولف راست** ۔

چون بنقصان خود نظر کردی کارہا بیت ہمہ مزید شود

اگر صاحب دلے عزیز تر از دل خود یابی از جان و دل صحبت با او کن تا تو ہم از صاحب دلان شوی ۔ **فرد**

از صحبت گل خار چو گل شد معروف ورنہ سخن خار کسے ہرچہ کند

قول خواجہ ذوالنون مصری ۔ صحبت با حق کن بموافقت وبا خلق بنصیحت وبا نفس خود بمخالفت وبا شیطان بعداوت ۔

قول صاحب ترجمہ قشیری ۔ صحبت بر سہ قسم است ۔ صحبت زبر دستان آن خدمت کردن بود و ترک اعتراض کردن باو وصحبت زیر دستان آن رحمت و شفقت کردن بود بر ایشان وتنبیہہ ونصیحت در باب ایشان واجب دیدن وصحبت اکفاد و امثال واین ایثار و اتفاق یکدیگر باشد وعیوب مصاحبان پوشیدن است وتحمل جفائے ایشان کردن است وبد گفت آنانرا بتادیل برون بردن ۔

رسالہ غریب ۔ خواجہ ابو علی دقاق سہل را گفت میخواہم با تو صحبت کنم گفت اگر یکے از ما بمیرد صحبت باکہ بود گفت با حق تعالی بعدہ فرمود بہتر آن باشد کہ ما ہر دو با

اموال بودند در مہمے اہم دینی سبب مواجب غزات حضرت رسالت را تعلق روے داد امیر المومنین عثمان تمام حشم با محتاج ایشان از خاصہ خود ادا کرد بہ برکت آن جناب قیامت وزکوۃ از و برخواست و چند آیت در فضیلت انفاق وجود و بذل اموال نزول یافتہ کما قال اللہ عز وجل الذین ینفقون اموالھم باللیل والنہار سراً وعلانیۃ فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ مولف راست

گر نباشد مال آمال جزاے جود و بذل | کے بود منفقان را زان حصول خیر و فضل

برہان دیگر۔ مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشاء۔ تبیینہ دیگر۔ ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ و بر حضرت رسالت پناہ منت نہادند ووجدک عائلا فاغنیٰ ونیز بفحواے حدیث صحیح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم الصدقۃ تقع اولا فی ید الرحمٰن ثم ینتقل فی ید الفقیر پس اگر دنیا نباشد سعادت قربت الٰہی کے میسر آید کہ السخی قریب باللہ واگر مال نبود دولت محبت نامتناہی چہ نوع متمشی گردد کہ السخی حبیب اللہ وان کان فاسقا شیخ سعدی شیرازی میفرماید

بدنیا توانی کہ عقبیٰ خری | بخر جان من ورنہ حسرت بری

قال علیہ السلام الدنیا مزرعۃ الآخرۃ یعنی اینجا خیرات واحسان ومبرات وامتنان در باب بندگان خدا ارزانی فرماید تا در آخرت آن بر دہد۔

رسالہ شمسیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ارزقنی من الدنیا کفافا پس اینجا من بمعنی تبعیض است یعنی بعضے از دنیا کہ بدان شرعاً احتیاج است مراد بہ اسباب دنیا بقدر کفاف ملعون نیست واگر زیادت از قدر کفاف حاصل شد

کیفیت دنیا. فواید الفواد. دنیا بچهار صفت موصوف است یکے صورتاً دنیا است ومعناً نه آن با اہل خود فراہم آمدن است بنیت گزاران حق او دوم صورتاً دنیا نیست ومعناً دنیا است وآن طاعتے باشد که بریا کنند سیوم صورتاً ومعناً دنیا نیست وآن طاعت است که باخلاص کنند۔

رموز الواہیین. در کلمات قدسی است یا دنیا اخدمی من خدمنی واستخدمی من خدمک یعنی اے دنیا خدمت کن کسیرا که مرا خدمت کند وخدمت فرما ہر که ترا خدمت کند۔ **مولف راست۔**

کسیکه رو بتو آرد تو روی او منگر　　وگر گذارد رویت بگیر ونبالش

دنیا بسایه تو میاند اگر پشت بدودہی دنبالت گرفته آید اگر روے بدو آری پشت بدو دہد وپیش پیش شده بگریزد۔

منه. نزدیک اصحاب طریقت وارباب حقیقت وبعضے علمائے محقق جاه ومال دنیا واشغال ہم سبب قرب حق است وہم واسطۂ بعد ہم نیل درجات جنت است وہم ویل ادراک درکات جہنم که الدنیا لقوم زاد ولحزب لوث۔ بس برین قضیه مدح وذم دنیا علی الاطلاق جایز نباشد چه بعضے صحابه وتابعین واغلب خلفائے راشدین صاحب اشتغال ووافر اموال بودند واستقامت امور شرعی وانتظام ومصالح عقبوی وپرورش غزوات برائے قلع عصاة ودادن داد مظلومان وستدن انصاف از ظالمان بقوة اشتغال واموال متمشی ومتمکن می پذیرفت یا دنیارا از حق تعالی برائے حق مسالت می نمودند چنانچه امیر المومنین ابا بکر صدیق رضی الله عنه را در مبدا احوال این دعا ورد شب بود که اللهم ابسط لی الدنیا چون حق تعالی ایشانرا غنا داد تمام مال درراه خدا افشانها دفاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی در حق او نازل شد وامیر المومنین عثمان رضی الله عنه نیز مالک املاک وصاحب

پس محبت وطلبیدن دنیا باحرص وہوس وہوائے نفس بہر نفسے سبب خدمت وعلت وحرمت آمد قال علیہ السلام الدنیا دار المجانین ومیدان البطالین و بستان الکافرین وسجن العارفین۔

مذمت دیگر۔ قال علیہ السلام الدنیا حرام علی اھل الاخرۃ و الاخرۃ حرام علی اھل الدنیا وھما حرامان علی اھل اللہ درخبر است دنیا را فردائے قیامت بصورت زنے زشت روئے وسبز چشم ودندان بیرون آمدہ حاضر آرند چون خلق بہبینند بترسند کہ بدین زشتی وفضیحتی کیست گویند این دنیا است کہ شما بمحبت این خونہائے یک دیگر ریختید وبدین مغرور شدید **نظم**

دنیا نگر کہ عربدہ ستانست　گر تو ہشیاری بیک جوے مستانش
دنیا زالیست زآل شیطان ماندہ　زالے کہ زست رستم از وستانش

بعدہ اورا در دوزخ برند او گوید دوستان مرا کہ بامن درجہان محبت میداشتند برابر من فرستید ہمچنان کنند۔

مذمت جمع کردن مال وجاوید دانستن آن برخود وبرآل خود

قولہ تعالی الذی جمع مالا وعددہ یحسب ان مالہ اخلدہ کلا لینبذن فی الحطمۃ آنانکہ مال جمع میکنند وہر بار میشمارند ونگاہ میدارند وپندارند کہ این مال جاوید برایشان خواہد بود کلا لینبذن نیست این چنین ہر آئینہ انداختہ شوند جامعان ومحبان مال در دوزخ بسبب دوستی مال **مولف راست ۵**

زنیسان جو بود یقین حرام است ونکال　ورصرف کنی راہ حق ہست حلال

فضیلت ترک دنیا۔

فوائد الفواد۔ ترک دنیا بر سہ قسم است۔ ایثار الموجود وترک طلب المفقود و برودۃ القلب عن حب الجاہ بمحبت لا الہ الا اللہ اندوہ دنیا از بے اندوہی آخرت

چون در خیرات وطاعت صرف کند آن ہمہ ملعون نباشد فاما مقید داشتن وبہواے
نفس خرچ کردن ومحبت آن در دل جا دادن نامحمود است در فضیلت غنا ومزیت
عطا کہ نتیجہ دنیا است آیات واحادیث بسیار است اینجا بچندین اختصار کردہ
آمد آنکہ دنیا را مذمت ومال را نفرت کردہ اند آن نیز بچند علل معلوم است وبآیات
واحادیث ثابت مذمت دنیا قولہ تعالیٰ وما الحیوٰۃ الدنیا الا متاع الغرور
فریفتہ ومغرور شدن بمتاع فانی وحیوٰۃ دنیاوی مردانست لایعنی چہ مبغوض ومغضوب
خدا را محبوب خود ساختن سبب عداوت بود با دوست حقیقی وآن موجب شقاوت
بود دنیوی وعقبوی نعوذ باللہ منہا **مولف راست**

مردن بہ از این حیات میدان غرہ نشود مگر کہ نادان

رسالہ طوالع دنیا دشمن داشتہ دوست است ہر کہ او را دوست دارد غیرت
محبوب زحمت محنت از مساحت دلش بردارد وآنکس را بد وسپارد تا دمار از
نہادش برآرد حب الدنیا راس کل خطیئۃ برین حاکیست۔

مذمت دنیا دیگر قال علیہ السلام الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب
وقتے حضرت رسالت پناہ علیہ السلام با صحاب میرفت بزغالہ مردہ دید با چوب برگرفت
وفرمود این را بدرم کسے می ستاند یاران گفتند کہ این مردار است چہ کار آید باز
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کسے بہا می ستاند یاران گفتند یا رسول اللہ
این مردار است چہ کار آید بعدہ حضرت رسالت پناہ قسم بر زبان راند کہ دنیا
نزد حق ازین بدتر است **نظم**

این جہان بر مثال مردار است کرکسان گرد او ہزار ہزار
او مر آن را ہمیزند مخلب واین مر این را ہمیزند منقار
آخر الامر جملہ برگذرند وز ہمہ باز ماند این مردار

ترجمہ قشیری۔ خاموشی یکے از آداب حضرت است و فرمان آنست فاستمعوا لہ وانصتوا وجائے دیگر فرمود فلما حضروہ قالوا انصتوا۔

قول خواجہ سہیل۔ خاموشی درست نہ گردد مگر بہ خاموشی۔

قول خواجہ معاذ جبل۔ ہر کہ با مردمان سخن اندک گوید و با حق بسیار حق را بلند۔ رباعی۔

زبان از حرف پیمائی یکے یک چند خامش کن | چو در ظاہر خمش کردی ہمہ باطن زبان بینی
گرا د باش طبیعت راز دل بیرون می زآن پس | ہمہ رمز الٰہی را بخاطر ترجمان بینی

قول خواجہ عبداللہ مسعود۔ ہیچ چیز را بند کردن از زبان سزاوار تر از زبان نیست یعنی از سخن گفتن زبان بہ بند د و ہلاکت اہل محبت بخاموشی است و ہلاکت اہل معرفت بگویائی۔

رسالہ روح۔ آنجا کہ گفتار است دیدار نیست و آنجا کہ دیدار است گفتار نیست

رسالہ شمسیہ۔ بزرگے را پرسیدند سخن چرا بربستہ اید گفت مکون در سخن نہ گنجد و مکون خود بگفتن نمی ارزد عبادت دہ جز و است نہ خاموشی یکے گریختن از مردمان۔ قال علیہ السلام العبادۃ عشرۃ اجزاء تسعۃ فی السکوت وواحدۃ فی غیرہا۔

قول محقق خاموشی عبادت است بے رنج و زینتے است بے پیرایہ و راحت کرام الکاتبین است و پردہ عیوب ہمہ عالم خواجہ بایزید فرمود روشن تر از خاموشی ہیچ چراغے ندیدم۔

رسالہ مناجات۔ ہم موسیٰ را فرمان شد کہ مخلص ترین بندگان آنست کہ سخن لایعنی و فحش نگوید و ہیچ عبادت بحضرت من دوست تر از خاموشی نیست

بیت

است چون ایثار و ترک که مقدور راست بجا آرند به برکت آن برودت قلب که غیر مقدور است
میسر آید۔ قول دیگر لطبنک دنیا کہ دنیا اگر کمتر خوری از تارکان باشی و اگر سیر خوری
تارک نباشی شیطان گوید سیرے که در نماز باشد من او را معانقه کنم و گرسنه که خفته بود من
از وی بگریزم

ترک دیگر۔ قول محقق۔ افضل الاعمال ترک العلایق والخلایق و
حفظ الدقایق هرچه ترا از حق بازدارد دنیا است و علامت ترک دنیا آنست که
بدین آیت کار کنند۔ لکیلا تأسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما آتیکم
ترک دیگر۔ نفائس الانفاس۔ ملفوظ مخدوم مناوشخنا ترک آن نیست که
خود را برہنه کنند و لنگوٹه بندند و بنشینند ترک آنست که لباس بپوشند و بخورند و
بخورانند و آنچه رسد جمع نه کنند و میل نه نمایند۔ مولف راست ؎

چو ترک دنیا دادی سکوست ہم باید
که ترک گفتن گفتار نعمتیست عظیم

بیان سی یکم

فضائل سکوت و لطائف صموت و مذمت و مضرت گفتار و دروغ

قال الله تعالی الیوم نختم علی افواههم چیزیرا که فردا مهر خواهند کرد امروز
چندین گفتن لایعنی میاموز سخنیکه دون حق است اگرچه مباح باشد هم مگو ؎

شب و روز حدیث اندکے کن
یک راد و مکن دو را یکے کن

قال علیه السلام من سکت سلم و من سلم نجا فله الجنة یعنی هرکه
او از گفتن لایعنی خاموش شد او سلامت ماند هرکه او سلامت ماند او نجات یافت
هرکه نجات یافت مر او را بهشت دهند ؎

سخن تا نگفتی توانیش گفت
ولے گفته را باز نتوان نهفت

برمن بادشاہ گشت خدمت سخن بسیار گفتن۔

رسالہ شیخ جبرئیل۔ ہر کہ سخن بے حاجت بگوید اقلش آن بود کہ از درجہ حسن اسلام فرود افتد قال علیہ السلام اصل الایمان السکوت۔

قول خدمت خواجہ سخن گفتن دل را بزرگ آفت است وہمہ تفرقہ باطن از سخن میخیزد شیخ منور ہانسوی خلیفہ خدمت خواجہ بود او را گفت اگر سخن مباح باشد ہم نگوئی۔ نظم

اگر تو زبان بخوائی وخوش خوش فرو بری در زیر پردہ باتو بگویند رازھا

قول مخدومنا۔ اگر کسے ورد بلند خواند دلش تباہ شود۔

رسالہ اسرار الابرار شیخ ابو سعید۔ ہر کہ با کسے تواند نشست واز ہر کسے سخن تواند شنید طمع نیکی از و مدار کہ او را نفس وشیطان باز دادہ اند مصراع ہندی

باتر بہنہ گھر اوجرے اور چولہے در لدرہوے۔

خواجہ عطار راست

اگر باشد ز معنی رنگ وبوے نباشد رنگ وبو از گفتگوے

رسالہ خواجہ منصور حلاج۔ زبان ہائے گویا ہلاکت دلہا است۔

رسالہ گزیدہ۔ ہر کرا زبان سرا خلق گویا است زبان سرا حق گنگ است

قول قیس ساعدہ آدمی را عیوب بسیار است آنکہ در شمار آید ہشت ہزار است ہر کہ یک چیز نگاہدارد ہمہ عیبہا پوشیدہ شود وآن زبان است۔ مولف راست

چو شد غایت مضار کلام لا یعنی کنون منافع ذکر کثیر نیز شنو

بیان سی ودوم

در فضائل ذکر لسانی وجنانی وشمائل ذاکران سری وجانی وشرائط آن

چو سیل چشمہائے سنگ مخروش   چو دریا شو نشین در گوشہ خاموش۔

امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنگے در دہن گرفتہ بودے کہ بعادت چیزے گفتہ نشود کہ الصمت سید الاخلاق۔

قول خواجہ حسن بصری۔ خاموش بودن از فکر نیکو است و اگر نہ سہو و غفلت باشد۔

قول خواجہ بشر حافی قدس سرہ۔ اگر ترا سخن گفتن عجب آید خاموش باید بود و اگر بخاموشی عجب آید سخن باید گفت ؎

ہر چہ نہ یاد تو فراموش بہ   ہر کہ نہ گویائی تو خاموش بہ

فضائل سکوت۔ رسالہ شیخ جبرئیل۔ ہر کہ چہل روز و چہل شب زبان خاموش دارد زبان باطن بحکمت گویا شود مگر سخنے کہ دینی و ضرورتی باشد آن بگوید چہ نطق دل ثمرۂ خاموشی نطق ظاہر است **مولف راست** ؎

سخن بربند اگر خواہی دلت اسرار بکشاید   زبان گر دار تا با تو دل تو در سخن آید

رسالہ ترجمہ قشیری۔ زبان ظاہر حکم باطن را تعبیر نکند حضرت بابرکت شیخ ما فرمودہ ہر کہ چہل شبانروز سخن لایعنی نہ گوید مستجاب الدعوات شود ہر چہ خواہد بیابد

رسالہ وحی اسرار امام جعفر صادق۔ یا احمد چون بندۂ ما زبان را از نطق بے فایدہ نگاہدارد ما دل او را علوم بے تعلیم خلق روزی کنیم چنانچہ نفس و شیطان را بر وے دست نماند قال النبی علیہ السلام ان فی السکوت سبعۃ آلاف اخبار۔

رسالہ گزیدہ۔ قول امام مالک۔ دینار چہار سخن مگوے اول دروغ دوم ارحق تلکم مکن سیوم خود را مستا چہارم کسے را نکوہش مکن۔

مثلہ۔ بادشاہے چنین گفت تا سخن نہ گفتہ ام سرا و بادشاہم و چون گفتم سخن

رسالہ عثمان مغربی ذکر سہ نوع است اول تقلیدی است کہ عوام بے تلقین شیخ کامل بر گیرند و زبانی کلمہ طیب گویند دوم ذکر معنوی است کہ قسم خواص است و آن اسم اللہ است کہ بدل بگویند و از شیخ کمل و مرشدے ملقن بر گرفتہ باشد ولے متمکن نباشد یعنی ذکر وقتے گوید و وقتے خاموش گردد سیوم ذکر حقیقی است و آن اسم ھو است کہ روح گوید این قسم خاص الخاص بود و دل بدین گفتن متمکن شود

قول محقق ذکر اللہ حلال لیس فیہ حرام وذکر الغیر حرام لیس فیہ حلال

رسالہ خواجہ عبد اللہ تستری ذکر اللسان ھذیان وذکر القلب وسوسۃ زیرا کہ انچہ مضاف بذاکر بود صفت او باشد و بصفات خود از محبوب محجوب شود و اسباب حجاب یا وسوسہ شیطان است یا ہذیان کہ لسان و دل ازان غافل باشد این ذکر سہل است لیس من استانس بالذکر کما استانس بالمذکور فاما از کثرت گفتن و مداومت نمودن ہم اثرے دہد۔

رسالہ غریب ذکر بر چہار نوع است اول لسانی چندان گوید کہ بدل اثر کند دوم قلبی بدل چنان گوید کہ در تمام اعضا اثر کند سیوم طبعی است کہ در آمدن و رفتن و نشستن و خواستن طبعاً از ہر عضوی ذکر خیزد و ہر آوازیکہ در گوش افتد از و ذکر شنود چہارم ذکر استیلا است کہ حق بر ذاکر مستولی شود تا نہ ذکر ماند و نہ ذاکر ہمین مذکور ماند۔

رسالہ مرصاد العباد در ذکر کلمہ طیبہ نفی و اثبات مرکبست لا الہ الہ باطلہ را و انچہ سوائے اللہ است نفی میکند الا اللہ اثبات ذات باری تعالیٰ است

آفرینش را ہمہ پے کن بتیغ لا الہ ‏ تا جہان صافی شود سلطان الا اللہ را

قول محقق حقیقۃ الذکر ان تنسی ما سوی المذکور فی الذکر مراد ازین

مفهوم خاطر ذاکران با حضور و معلوم ضمایر طالبان مذکور باد که این امید وار بعنایت کردگار رساله در ذکر اسمه اذکار الله کو بتالیف کرده است و دران کمیت و ماهیت و شرائط و فضائل و اداب و غرائب ذکر بسیار مشرح باز داده اینجا چیزے ازان در حیز تحریر انجامید۔

رسالہ عثمان مغربی ۔ قال الله تعالی واذکروا الله ذکرا کثیرا لعلکم تفلحون حق تعالی بندگان خود را در کثرت ذکر امید وار نجاح و فلاح گردانیده برین قضیه هر کرا توفیق نعمت کثرت ذکر لسانی وجنانی ارزانی فرمودیم یقین بسعادت ابدی محبی و عزت سرمدی محبوبی حق معزز و مختص گردانیدند حاکیا عن الله تعالی اذا ذکرنی عبدی فاکثر لی الذکر عشقنی و عشقته۔ ه

گر تو بسیار یاد دوست کنی　　هم تو عاشق شوی و هم معشوق

رسالہ همدانی ۔ هر نبیٔ بواسطه طاعتے معین بمقامے و منزلے اختصاص یافته و هر مرسلے بوسیلت عبادتے مخصوص بدرجتے و قربتے موصوف گشته چنانچه مهتر آدمؑ را مقام توبه بود و مهتر نوحؑ را مقام زهد و مهتر عیسیٰؑ را مقام رضا و مهتر موسیٰؑ را مقام انابت و مهتر داؤدؑ را مقام حزن و مهتر یحییٰؑ را مقام خوف و مهتر ابراهیم علیه السلام را مقام تسلیم و حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم را مقام ذکر بوده است قال الله تعالی وما منا الا له مقام معلوم ۔ این معنی دارد و نیز فرمان شده اذکر ربك کثیرا وسبح بالعشی والابکار۔ ترجمه **قشیری** مهتر جبرئیل حضرت رسالتؐ را گفت حق تعالی هیچ امتے را ندا د انچه امت ترا داد رسولؐ فرمود آن چیست جبرئیل گفت فاذکرونی اذکرکم۔

قول ابو علی دقاق الذکر منشور الولایت هر کرا توفیق ذکر داده اند او صاحب ولایت باشد۔

فاطع و اذکر ربك اذا نسیت یعنی یادکن پروردگار خود را چون فراموش کرده باشی غیر حق را تا ذاکر را مشاہدہ سر درست نہ گردد ذاکر حقیقت نباشد۔
قال الجنید من قال الله من غیر مشاهدة فهو مفتر۔ قوت القلوب
من ذکر الله فی الاسواق یجیء یوم القیمة له ضوء کضوء القمر ومن استغفر الله فی السوق غفر الله له بعدد اهلها۔
شرط دیگر۔ رسالہ عثمان مغربی۔ طریق گفتن ذکر مبتدیان آنست کہ لفظ لا اله بلند گوید چنانچہ خود شنود۔ و الا الله بزور فرو برد چنانچہ دل را از ان آزار رسد و حجب کہ در دل است بریدہ شود۔
شرط دیگر۔ ذاکر ہرچہ از آب و طعام و میوہ خورد باید بذکر خاید و فرو برد و بعد حمد گوید تا درونہ او منور گردد۔
تاثیر و فضائل ذکر۔ چون دل را در ذکر استقامت شود دنامہاے باری تعالیٰ و ذکرہا بزبانہائے مختلفہ از دل شنود کہ ہرگز بدان عبارت در خاطر نگذشتہ بود۔
تاثیر دیگر۔ ہر کرا ذکر الله دھو بر دل و جان او مستولی شود دولت دو جہانی و موانست و سعادت جاودانی و مجالست حق تعالیٰ او را روے نماید کہ انا جلیس من ذکرنی مولف راست۔

مباش منسی از حق تا انیس شوی ◦ دگر بیاد ش باشی یقین جلیس شوی

قول محقق۔ ہر کجا کہ ذاکران ذکر گویند ملایک را فرمان میشود کہ ایشان را گرد گیرید چون فارغ شوند ہر یک را ملکے برابری رود و محافظت می نماید۔
رسالہ ہدایت الذاکرین۔ قال علیہ السلام۔ ان الله تعالیٰ سیارة من ملائکة الجنة قالوا فی ای شیء قال فی حلق الذاکرین۔ این حدیث حجت است کہ وقت ذکر و تلاوت حلقہ نشینند و ذکر گویند۔

ذکر سر است و بحقیقت اتصال دارد ہمچو ایمان بر دوام باید چنانچہ انقطاع از ایمان کفر است وانقطاع از سر حجاب و غفلت است

رسالہ مجمع الحقائق مقصود از ذکر مجرد ذکر گفتن نیست چنانچہ از علم عمل مقصود است واز تلاوت کار بران کردن واز ذکر انس بمذکور مقصود است تا معرفت و محبت حاصل شود وقرب روے دہد اگر در دنیا نباشد در آخرت این درجہ یابد۔

شرایط ذکر۔ رسالہ حصول الوصول خواجہ حماد کاشانی رحمۃ اللہ علیہ

ذاکر را باید کہ در وضو و غسل احتیاط نماید بعدہ ذکر گوید تا اگر ذکر بے طہارت ظاہر وباطن گوید زخمی خورد یا مکروہے بدو رسد واگر دست در کارے زند آن کار باطل شود واگر چیزے پزد بے مزہ آید ودل تاریک شود ومشایخ ما اگر مریدے را ذکر فرمایند جامہ خود بدو دہند تا بنور آن جامہ برا و نعمت ذکر بکشاید چنانچہ حضرت رسالت پناہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ را فرمود تا نماز جنازہ یکے بگزارد وجامۂ مبارک خود بدو داد تا بپوشد چون باز آمد گفت یا رسول اللہ در نماز جنازہ باران می بارید وتر نمیشد ند رسول علیہ السلام فرمود این باران غفلت است ہمہ وقت می بارد و تو بہ برکت این ردا دیدۂ۔

شرط دیگر قول محقق ذاکر در حالت ذکر از خلق وحشت واز خود نفرت جوید

فی الکلمات القدسیہ۔ یا احمد دم علی ذکری قال یا رب کیف ادوم علی ذکرک قال بالخلوۃ وبالاعراض عن الناس، و ذکر بہ تضرع و خفی و تخشع چنین گوید واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخفیۃ اگر در حالت ذکر بمقام تاریک چیزے فارق عادت وصور تہاے زشت وخوب بیند التفات برایشان نہ کند کہ کار ہنوز پیشتر است۔

شرط دیگر۔ رسالہ غریب۔ در ذکر ہر چہ غیر مذکور است فراموش کند بہ زبان

ومن اللیل فتھجد بہ نافلۃ لک عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا قال علیہ السلام النوم علی سبعۃ اوجہ نوم الغفلۃ فی مجلس الذکر ونوم الحقوبۃ بعد صلوۃ الفجر ونوم الشقاوت وقت الصلوۃ ونوم العنۃ وقت الضحی ونوم الراحۃ وقت القیلولۃ ونوم الرخصۃ بعد العشاء ونوم الحسرت لیلۃ الجمعۃ۔

رسالہ اسرار الطریقت خواجہ حماد کاشانی ۔ ترجمہ حدیث صحیح خواب بر پنج نوع است اول غیلولہ خفتن بعد نماز بامداد از ان غفلت روے دہد۔ دوم عیلولہ خفتن وقت چاشت ازان فقر روے دہد سیوم قیلولہ خفتن وقت استوا وان خواب رحمتست ومخالفت شیطان است کما قال علیہ السلام قیلوا فان الشیطان لا یقیل ودر قیلولہ غنا شود وعقل بیفزاید کما قال علیہ السلام القیلولۃ تزید فی العقل چہارم کیلولہ خفتن بعد از نماز ظہر ازان دیوانگی روے نماید پنجم فیلولہ خفتن بعد از نماز شام ازان فتنہ زاید۔

رسالہ اداب المریدین ۔ النایم باللہ فھو العارف لا تاخذہ سنۃ ولا نوم مگر آنکہ وارد شود بروخواب بغیر اختیار او والذین یبیتون لربھم سجدا وقیاما والنایم عن اللہ فھو الغافل۔

لطائف وغرایب خواب ۔ قال علیہ السلام من رانی فی المنام فقد رانی فی الیقظۃ فان الشیطان لا یتمثل لی یعنی ہرکہ دیدہ باشد مرا در خواب بدرستی کہ گوی دیدہ باشد در بیداری چہ شیطان بصورت من نمواند شد وخواب صلحا یکے از کرامات است ودر خبر است اگر کسے خواب ببیند کہ ازان کراھیت روے نماید سہ بار سوے دست چپ باب دہن بدمد وازحق استعاذت خواہد آن خواب زیان ندارد۔

تاثیر دیگر۔ چون ذاکر بحقیقت ذکر رسد در حالت ذکر از بن دندان او حلاوتے شیرین تر از شہد پیدا شود چنانچہ ازان حلاوت و ندا نہا یکدیگر بچسپند و بدشواری کشایند و قوت او ہمان شیرینی باشد و در حالت مرگ افتد و از خلوت بگریزد و باخلق پیوند دو ذوق این حلاوت دل داند نہ تن۔

تاثیر دیگر۔ چون ذاکر از ذکر اللہ کہ خاصۂ دل است بذکر روح رسد کہ ھو است ہستی خود نیست شود و این را عالم فنا گویند کہ بندہ را ہیچ حرکت و سکون نفسانی و جسمانی نماند ہمہ ربانی شود و کونوا ربانیین۔ سر این معنی است باز بجائے رسد کہ سرے در دلش پیدا آید کہ بقا یابد و آن سرّ غیب بود و درین مقام خطاب از حق بشنود و سرّ از جواب گوید و وقتے بود کہ چون خطاب شنود و سرّ از ہیبت خاموش ماند و نیست گردد پس از اعضائے او ذکر ھو بر آید اینجا انا الحق و لیس فی جبتی سوی اللہ و ما اعظم شانی گوید۔ **مولف راست**۔

حاوی چو شدی معانی ذکر و سکوت بیدار شو و مشو بخفتن مبہوت

بیان سی و سیم

انواع خواب و لطایف و غرایب آن و فضائل بیداری و مذمت خفتن

تفسیر بصایر و عتابی۔ قال اللہ تعالی یا ایہا المزمل قم اللیل حضرت رسالت پناہ را فرمان شد شب برخیز و بطاعت و عبادت مشغول شو رسول اللہ ہمہ شب بیدار می بود چنانکہ پایہاے مبارک بیاماسید باز فرمان آمد الا قلیلا نگرانند کے بخسپ نصفہ او انقص منہ قلیلا او زد علیہ بعدہ معین شد کہ نصف شب یا ازان زیادت و نقصان بیدار باش امتان خاص و اخص بمتابعت درین امر داخل باشند و آنانکہ این این نتوانند کرد۔ برائے سہولت ایشان فرمان شد کہ

از قاضی و مفتی ازین اسرار رحمانی و عنایات یزدانی بے بہرہ و محروم و بیخبر و مہجور اند و خطرہ و ہواجس را نشناسند و دفع و نفی آن ندانند و بدان نپردازند و چون سیر معنی اولئک خشب الجنة و للمجالس قوم احدون ندانند الیتانرا معذور باید داشت۔

تاثیر نفی خواطر و ہواجس ہر کرا سعادت ازلی نفی خطرہ و نعمت ابدی دفع ہواجس تیسیر پزیرد و بدان استقامت گیرد عجائب رموز غیبی و غرائب اسرار لاریبی بباطنش ظاہر گردد و دلش بانوار حق منور شود و خاطرش باسرار الٰہی میسر گردد۔

مولف راست

شدی چو حاوی نفی ہواجس و خطرات ۔۔۔ بکوش دانی باصحو و سکر را معنی

بیان سی و پنجم

معنی صحو و سکر و ذوق و شرب و اختلاف مشائخ در فضیلت ہر یکے

کشف المحجوب یعنی صحو باز آمدن است بہشیاری از پس غیبت و سکر غائب شدنست بواردے باقوت کہ دل صاحب دل را سلب کند و صحو عبارت از حصول مراد است و سکر عبارت از غلبہ محبت حق بود۔

قول سلطان بایزید سکر مردرا بامساط راہ دہد و آن از تلون زاید مہتر موسیٰؑ کہ عزرائیل را مشت انداخت در مقام سکر بود و حضرت رسالتؐ کہ آدم و ما دونہ تحت لوائی فرمود آن ہم حال سکر بود و لے سکرے برویت منعم و مشایخ را در فضیلت صحو و سکر اختلاف است۔

قول خواجہ جنید رحمۃ اللہ علیہ سکر را بر صحو فضل نتواند بود چہ صاحب صحو ہمیشہ مرابط بود و این مقام تمکین است و مقام حضرت رسالتؐ بود و نیز صحو بحقایق علو اہل مکاشفہ است و آن بازگشت تربیت افعال و تہذیب احوال باشد۔

رسالہ غوث الاعظم - قال یا غوث الاعظم نم عندی لا کنوم العوام ترانی فقلت یا ربی کیف انام عندک فقال بخمود الجسم عن اللذات و خمود النفس عن الشہوات و خمود القلب عن الخطرات و خمود الروح عن الخطیات و فناء ذاتک فی الذات -

تذکرۃ الاولیاء شاہ شجاع کرمانی چند سال شبہا بیدار بودی در اشتیاق مشاہدہ حق بمی آسود جز مجاہدہ چیزے نمی نمود روزے بخدمت مقتدائے آن عہد رفت و حال خود عرض داشت آن شیخ فرمود برو نماز خفتن بگزار و خوش بخسپ ہمچنان کرد دران شب حق تعالیٰ را بخواب دید مقصودے کہ داشت بدان رسید - **مولف** راست

بود بیدار بخت آنکس کہ بہر دید نش خسپد چو این دولت نماید رو کہ آرد رنج بیداری

قول صاحب اداب المریدین - من اذا قلت النوم فلیجتنب شراب الماء الا قلیلا لنسکین العطش -

قول شیخ جنید - النوم موہبۃ اللہ علی المحبین ازین خواب سکر و استغراق مراد است -

قول قشیری - اگر یکے قصد معصیت کرد و حق تعالیٰ خواب برا و گماشت و او خفت و ازان معصیت باز ماند این خواب برا و برکت باشد و نیز شیطان را از خواب عاصی رنج رسد خواہد کہ بیدار کند تا بمعصیت مشغول شود و بہترین احوال عصاۃ آنست کہ بخسپد کما قال علیہ السلام النوم السلامۃ ای نوم عصاۃ -

رسالہ اسرار الطریقت خواجہ حماد - انبیا ستان خسپند بانتظار وحی روئے سوئے آسمان کردہ و اولیا روی سوئے قبلہ کردہ بر پہلوئے راست و حکما بہ پہلوئے چپ تا طعام ہضم شود و کفار سرنگون رو سوئے دوزخ کردہ در خبر است من نام علی الطہارت یوذن لروحہ ان یطوف بالعرش ویسجد للہ تعالیٰ ہر کہ با طہارت خسپد

نبات و بادام مقشر پیش آورد حضرت و انسر نعمت شیخ آنرا کاری برد و می فرمود ہیچ لذتے درین نمی یابم کا کاشاد بخت بواسطہ قربے کہ داشت عرضہ داشت کہ ایام فقر و تسبداء کار از کنجارہ ذوق میگرفتید از نبات و بادام ذوق نمی یابید حضرت شیخ تبسم کرد و فرمود در آن ایام کام دل و جانرا از لذت شیرینی مشاہدہ منعم نصیب نبود ہر آئینہ از کنجارہ لذت می یافتم این زمان بجنب مشاہدہ حق تعالی اگر آب حیات باشد ہم بے مزہ نماید نبات و بادام خود چہ چیز است۔

رموز الواہین۔ در ہر صحو سکرے و در ہر سکر صحوے است یعنی چون سالک در صحو بودہ باشد بعدہ در مقامے رسد کہ آنجا حیران ماند سکر حاصل شود و چون آن مقام را شناختہ باز در صحو آید از ینجا باز در مقامے بلند تر از ان نظر افتد باز سکر روے دہد این مقام اخص است کہ گاہے در سکر سیر کنند و گاہے در صحو چہ صاحب سکر از اہل فنائے مطلق نیست فانیان مطلق را نامے و صفتے معین نباشد این ہر دو حال بعد ذوق و شرب روے دہد۔

رسالہ غریب۔ وقتے خواجہ جنید و خواجہ شبلی در اختلاف فضل صحو و سکر سخن میگفتند خواجہ حسین منصور درآمد و گفت صحو و سکر فعل بندہ است و شما ہمہ درین ماندہ بحق کے خواہد رسید ایشان گفتند اے کودک صحو و سکر از افعال حق است در افعال حق تعالی بحث کردن چہ طعنہ میکنی۔ مولف راست۔

چو جام سکر جنیدی خبر ز صحو شدہ است سزد کشاید معنی قبض و بسط بدل

بیان سی و ششم

لطایف و غرائب قبض و بسط

تفسیر حقایق۔ قال اللہ تعالی واللہ یقبض و یبسط و الیہ ترجعون۔

ترجمہ قشیری سکر بر صحو فضل دارد چہ صاحب سکر اہل انبساط و مواجید بود و او از لطائف جمال در سکر کشف یابد و بندہ در سکر بشواہد حال قایم باشد و در حالت صحو بشرائط علم در مقام سکر بے تکلف بود و در وقت صحو بے تصرف ہر کرا صحو بحق بود سکر ہم بحق **ترجمہ عوارف** سکر ارباب قلوب را باشد و آن استیلاے حال است از مشائخ کبار و مخدومان نامدار بعضے وقت کلماتے متضمن عجائب اسرار غیبی در وجود آید آن بواسطہ سکر بود و صاحبان صحو را اینجا راہ نیست و نیز سکر بر دو نوع است یکے سکر از محبت باشد و این بے علت بود و توارد آن بر رویت منعم باشد یعنی بنیندہ خود را ندیدہ باشد و این از لوازم متقدمانست و دوم سکر از شراب مودت بود و آن معلول باشد از رویت نعمت کہ خود بیند و این سکر را بر صحو فضل نتواند بود و صحو نیز بر دو نوع است یکے بر افاست محبت کشف بود و دیگر صحو بغفلت است و این صحو مبتدیان است این صحو بر آن سکر فضل نیابد چون سلطان حقیقت جمال خود نماید صحو و سکر ہر دو طفیل آن حال باشد و این ہر دو حال بعد ذوق و شرب نیاید۔

مسئلہ ذوق و شرب ہر دو عبارت از ثمرات و نتایج و آثار کشف و تجلی و واردات حاصل شود صاحب ذوق متساکر و صاحب شرب سکران باشد ذوق در رنج و راحت و شرب در راحت و لذت بود و شرب حلاوت و لذت طاعت و عبادت را گویند و معنی شرب نصیب است از آب مودت ہر کرا محبت بہ نہایت رسد مشرب مدام گردد و صحو او بحق بود و ہر کرا مشرب صافی باشد بصفا شرب او باقی گردد۔ **شعر**

شربت الحب کاسا بعد کاس ۔۔۔ فما نفذت شراب و ما رویت

مولف راست

شرب جسمانی نہ باشد صاحبان سکر را ۔۔۔ شرب شانرا اگرچہ باشد دم بدم ز آب حیات

حکایت۔ وقتے کاکا شاد بخت قدس سرہ العزیز خادم مخدوم این ضعیف

چو قبض و بسط شود بر تو نازل از مولی تو باش ثابت اندر عبادت معبود

بیان سی و ہفتم

عبادت و عبودیت و عبدیت و حریت تفسیر غریب

قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ عبادت بر دو نوع است ظاہری و باطنی عبادت ظاہر با عضائے جوارح تعلق دارد چنانچہ وضو و نماز از فرائض و سنن و واجبات و نوافل و خواندن قران و خیرات و تبہرات برائے حصول ثواب و ثمرات و عبادت باطن چنانچہ ذکر خفی و فکر و مراقبہ و مخالفت ہوائے نفس و معرفت و محبت و عشق و نفی خواطر۔

ترجمہ قشیری عبادت مرعام را باشد و عبودیت مرخاص را و عبدیت مرخاص الخاص را باشد در عبادت علم الیقین بود و در عبودیت عین الیقین و در عبدیت حق الیقین

رسالہ شیخ ابو علی دقاق عبادت مراصحاب مجاہدہ را بود و عبودیت ارباب مکابدہ را یعنی مر تشنہ جگر را و عبودیت صفت اہل مشاہدہ باشد۔

تفسیر رموز صاحب تالیف این رسالہ۔ العبادۃ للعوام تکون بالجوارح الظواہر والعبودیت للخواص تکون فی البواطن بتبدیل الذمائم بالحمائد والعبدیت للاخص لمحو الحمائد ونفی الغیر والاستغراق بجمال الذات در عبادت نجات عقبی جزا است و در عبودیت قربت مولی سزا است۔

رسالہ روح۔ ایاک نعبد کرجہد بر میان صدق بستن است چون بندہ گوید۔ ایاک نعبد فرمان شود ہرچہ آوردہ است قبول کنید و چون گوید ایاک نستعین فرمان شود۔ ہرچہ میخواہد بدہید ایاک نعبد لانا خذ ام و ایاک نستعین لانا عساں

قبض عبارت از گرفتن دلہا است در حالت حجاب و بسط عبادت از کشادن دلہا است در حالت کشف۔

رسالہ شیخ بایزید قبض القلوب فی بسط النفوس وقبض النفوس فی بسط القلوب

ترجمہ عوارف۔ قبض بظہور صفت نفس و غلبات آنست و بسط بظہور صفات دل و غلبات آن باشد۔

قول شیخ الاسلام نظام الحق والدین قدس اللہ سرہ۔ ضابطہ قبض آنکہ سالک در صغیرہ نیفتد و ضابطہ بسط آنکہ در کبیرہ نیافتد۔

رسالہ روح الارواح۔ بسط نباشد مگر در مقام انس و قبض نبود مگر در مقام بعد بسط روحانی است و قبض نفسانی۔

مسئلہ قبض و بسط از تاثیر جلال و جمال است وقتے از جلال قبض کند و دمار از نہاد دلہا برآرد و وقتے بجمال نوازد و بسطے بدلہا بخشد و فرحت و بہجت ارزانی فرماید عاشق باید کہ دو بہر دو حال اعراض نہ کند۔ مولف راست۔ ؎

تیر بلاے دوست کہ در قبضۂ ولا است | دلہاے دوستان ہدف تیر بے خطا است

قول محقق۔ یقبضك عما لك و یبسطك فیما لہ یعنی ترا قبض میکند انچہ در تست از ذمایم و قہریات و کشادمی دہد انچہ مراورا ست از حمایدو لطفیات۔ بیت۔

قبض از سوے تست و بسط ز حق | قبض و بسط ارچہ بالحقیقت از وست

واللہ یقبض و یبسط و الیہ ترجعون۔ ترا این معنی است و بر مقتضاے قال اللہ تعالیٰ عسی ان تکرھوا شیئا و ھو خیر لکم و عسی ان تحبوا شیئا و ھو شر لکم در قبض بسط است و در بسط قبض است در بندگی آزادی است و در آزادی بندگی۔ مولف راست۔ ؎

منہ۔ العبودیۃ مع الربوبیۃ جمال و الربوبیۃ مع العبودیۃ جلال

منہ۔ الفریضہ عند نا الصحیح العبودیۃ فی تحصیل الربوبیۃ والسنۃ عند نا النظر الی الرسول و الترک ماسواھما۔ فریضہ باحق بودن است وسنت بارسول سرمایہ بندگی امید واریست بانیکوکاری کہ آن اظہار بندگی است وبندگی ابید کرداری تمنائے نفس است کہ الفاجر من اتبع لنفسہ ھواہ۔

منہ۔ المراد العبودیۃ کان عینہ کعلس الله معنی عیش حیات است وحیات حق بقادار دپس بندہ کہ بکمال عبودیت رسد اوبصفات بقا موصوف گردد فی الدنیا و الآخرۃ۔

رسالہ ابو الفتح زنجانی۔ العبودیۃ لعبد الربوبیۃ زوال ونقصان و الربوبیۃ لعبد العبودیۃ محال۔

قول خواجہ عبداللہ مبارک۔ بندہ برائے عبودیت وقتے درست گردد کہ برائے خود حاضرگارے نطلبد واگر بہ عبودیت نماند عبودیت شہود ربوبیت است

مختصر احیائے علوم۔ حق تعالیٰ راہمہ خلق بحاجت می پرستند ایشان مزدوراند توجہد کن کہ بحجت پرستی کہ این بندگی است اغلق علی نفسك باب الحاجۃ و افتح علی قلبك باب المحبۃ سر این معنی است۔

قول محقق۔ عبودیت آنست کہ حکم را منقاد و امر را مستلسم باشد بے اعراض واعتراض وحکی ان ابراھیم ابن ادھم اشتری عبداً فقال ایش تاکل قال ما تطعمنی قال ایش ارادتك فقال لن یبقی ارادۃ عبد فی جنب ارادۃ سیدہ ثم رجع ابراھیم لنفسہ یا مسکین ما کنت للہ فی عمرك مثل ما کان ھذا لك فی ھذہ الحالۃ۔

قول محقق دیگر۔ بندہ راہیچ نامے وخطابے شریف تر از عبودیت نیست

ایاک نعبد تعبداً للحبر و ایاک نستعین رداً للقدر ایاک نعبد بجلال امرک و ایاک نستعین بکمال فضلک فاما عبودیت سه چیز است اول نگاهداشتن اوامر و گذاشتن مناهی دوم رضا دادن بقضا و قدر و قسمتے که مولی کرده است سیوم از خواست و اختیار خود گذشتن و بخواست و اختیار حق خوش بودن۔

منه۔ العبودیت ان یکون فی کل حال کما انه تعالی یکون ربا فی کل حال حق تعالی در ازل حکم کرده بود که عقدے میان عبودیت محض و ربوبیت صرف خواهد رفت چون نفخت فیه من روحی فرمود با آدمیان کفو درست گشت که عقد بے کفو درست نباشد قال علیه السلام کل نسب و حسب ینقطع بالموت الا نسبی و حسبی سر این معنی است۔

منه۔ العبودیة اسقاط رویة التعبد فی المشاهدة المعبود۔ اگر نظر از عبادت انقطاع پذیرفت مشاهدهٔ معبود در روے نماید و اگر نه ہماں عبادت حجاب باشد میان بنده و مولی و ہر چه پیش آید آنرا دون داند اگرچه طاعت و عبادت و عادتے باشد از و روے بگرداند۔

رساله سر الله۔ خو کردن در بندگی کافری است و برگشتن از رسم عبودیت موحد یست عباد الله طالبان ذات اند و اندک اند و عباد الرحمن و عباد الوہاب طالبان صفات اند و بسیار اند۔

تمهیدات عین القضاة۔ عبودیت خالے ہست بر جمال ربوبیت عبودیت بے ربوبیت وجود ندارد و جمال چهره ربوبیت را بے خال عبودیت لغت نه کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف این بیان اتصال عبودیت با ربوبیت میکند چنانچه ربوبیت بهانه دار عبودیت بهانه دار ربوبیت درخت است و عبودیت ثمره حق تعالی نقطه عبودیت را بمحبت افروخته۔

از قاضی و مفتی ازین اسرار رحمانی و عنایات یزدانی بے بہرہ و محروم و بےخبر و مہجور ند و خطرہ و ہواجس را نشناسند و دفع و نفی آن ندانند و بدان نپردازند و چون سرّ معنی اولٰئک حشو الجنۃ وللمجالس قوم احوون ندانند الیتانرا معذور باید داشت۔

تاثیر نفی خواطر و ہواجس۔ ہر کرا سعادت ازلی نفی خطرہ و نعمت ابدی دفع ہواجس تیسیر نزیر دو بدان استقامت گیر و عجائب رموز غیبی و غرائب اسرار لاریبی بباطنش ظاہر گردد و دلش بانوار حق منور شود و خاطرش باسرار الٰہی میسر گردد۔

مولف راست

شدی چو حاوی نفی ہواجس و خطرات ۔۔۔ بگوش دانی تا صحو و سکر را معنی

بیان سی و پنجم

معنی صحو و سکر و ذوق و شرب و اختلاف مشائخ در فضیلت ہر یکے

کشف محجوب یعنی صحو باز آمدن است بہشیاری از پس غیبت و سکر غائب شدن ست بوارد بے باقوت کہ دل صاحب دل را سلب کند و صحو عبارت از حصول مراد است و سکر عبارت از غلبۂ محبت حق بود۔

قول سلطان بایزید۔ سکر مرد را بانبساط راہ دہد و آن از تلون زاید مہر موسیٰ کہ عزرائیل را مشت انداخت در مقام سکر بود و حضرت رسالتؐ کہ آدم و ما دونہ تحت لوائی فرمود آن ہم حال سکر بود و لیکن سکرے برویت منعم و مشایخ را در فضیلت صحو و سکر اختلاف است۔

قول خواجہ جنید رحمۃ اللہ علیہ۔ سکر را بر صحو فضل نتواند بود چہ صاحب صحو ہمیشہ مرابط بود و این مقام تمکین است و مقام حضرت رسالتؐ بود و نیز صحو بحقایق علو اہل مکاشفہ است و آن بازگشت تربیت افعال و تہذیب احوال باشد

چنانچہ حق تعالی حضرت رسالت را فرمود سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من
المسجد الحرام وجائے دیگر فاوحی الی عبدہ ما اوحی چنانچہ ربوبیت صفت حق
است کہ ہرگز زوال نہ پذیرہ وعبودیت صفت بندہ است کہ ہرگز فنا نہ پذیرد وضایع نگردد
رسالہ غریب۔ بندگی آنست کہ خود را از دعوی موجودی دور دارند و بصفت
عدمیت موصوف دانند وجودے کہ حدود او بعدم کشد عدم است بزرگے را پرسیدند
در محبت عبودیت برمیخیزد گفت عبودیت برنخیزد فاما رنج عبودیت برخیزد۔
حریت۔ رسالہ شیخ ابو سعید ابو الخیر شیخ را پرسیدند ما الحریۃ فقال
العبودیۃ تا کہ از ہر دو کون آزاد نباشی بندگی را نشائی حضرت رسالت صلی اللہ
علیہ وسلم فرمود ما ارید ان اکون ملکاً نبیاً ارید ان اکون عبداً ابداً۔
قول محقق آزادی آن بود کہ بندہ در تحت رق مخلوقات نباشد حقیقت آزادی
در کمال بندگی است ہر کرا عبودیت او بصدق است از رق اغیار آزاد است۔

مولف راست

شدی چون ثابت اندر بندگی حق ترا باید ... کہ دانی سر معنی اطاعت را وطاعت ہم

بیان سی و ہشتم

معنی طاعت واطاعت وشمائل مطیعان

مبرہن ذہن مصفائے مطیعان حضرت جل وعلا باد کہ معنی طاعت فرمان داری
کردن اوامر بجوارح است وآن تعلق بعبادت ناسوتی وملکی دارد واین مقام عامۂ
مسلمانان ومومنان است وازین طاعت ہدایت روے نماید کما قال اللہ تعالی
وان تطیعوہ تھتدوا و معنی طاعت گردن نہادن است وراضی شدن
بر حکمے کہ آن پیش آمدہ شدہ باشد واین طاعت دل است ومقام خاص ملکوت

نبات و بادام مقشر پیش آورد حضرت والا نعمت شیخ آنرا کار می بردومی فرمود هیچ لذتے درین نمی یابم کاکا شاد بخت بواسطہ قربے کہ داشت عرضہ داشت کہ ایام فقر و مبداء کار از کنجارہ ذوق میگر فتید از نبات و بادام ذوق نمی یابید حضرت شیخ تبسم کرد و فرمود درآن ایام کام دل وجانرا از لذت شیرینی مشاہدہ منعم نصیب نبود ہرآئینہ از کنجارہ لذت می یافتم این زمان بجنب مشاہدہ حق تعالی اگر آب حیات باشد ہم بے مزہ نماید نبات و بادام خود چہ چیز است۔

رموز الواہین۔ در ہر صحو سکرے و در ہر سکر صحوے است یعنی چون سالک در صحو بودہ باشد بعدہ در مقامے رسد کہ آنجا حیران ماند سکر حاصل شود و چون آن مقام را شناختہ باز در صحو آید ازینجا باز در مقامے بلند تر از ان نظر افتد باز سکر روے دہد این مقام اخص است کہ گاہے در سکر سیر کنند و گاہے در صحو چہ صاحب سکر از اہل فنائے مطلق نیست فانیان مطلق را نامے و صفتے معین نباشد این ہر دو حال بعد ذوق و شرب روے دہد۔

رسالہ غریب۔ وقتے خواجہ جنید و خواجہ شبلی در اختلاف فضل صحو و سکر سخن میگفتند خواجہ حسین منصور در آمد و گفت صحو و سکر فعل بندہ است و شما ہمہ درین ماندہ بحق کے خواہد رسید ایشان گفتند اے کودک صحو و سکر از افعال حق است در افعال حق تعالی بحث کردن چہ طعنہ میکنی۔ **مولف راست**۔

چو جام سکر جشیدی خبر ز صحو شدہ است سزد کشاید معنی قبض و بسط بدل

بیان سی و ششم

لطائف و غرائب قبض و بسط

تفسیر حقایق۔ قال اللہ تعالی واللہ یقبض و یبسط و الیہ ترجعون

ترجمہ قشیری سکر بر صحو فضل دارد چہ صاحب سکر اہل انبساط و مواجید بود و او از لطائف جمال در سکر کشف یابد و بندہ در سکر بشواہد حال قایم باشد و در حالت صحو بشرائط علم در مقام سکر بے تکلف بود و در وقت صحو بے تصرف ہر کرا صحو بحق بود سکر ہم بحق

ترجمہ عوارف سکر ارباب قلوب را باشد و آن استیلاے حال است از مشائخ کبار و مخدومان نامدار بعضے وقت کلماتے متضمن عجائب اسرار غیبی در وجود آید آن بواسطہ سکر بود و صاحبان صحو را اینجا راہ نیست و نیز سکر بر دو نوع است یکے سکر از محبت باشد و این بے علت بود و تواردِ آن بر رویت منعم باشد یعنی بینندہ خود را اندیدہ باشد و این از لوازم متقدمانست و دوم سکر از شراب مودت بود و آن معلول باشد از رویت نعمت کہ خود بیند و این سکر را بر صحو فضل نتواند بود و صحو نیز بر دو نوع است یکے بر اقامت محبت کشف بود دیگر صحو بغفلت است و این صحو مبتدیان است این صحو بر آن سکر فضل نیابد چون سلطان حقیقت جمال خود نماید صحو و سکر ہر دو طفیل آن جمال باشد و این ہر دو حال بعد ذوق و شرب نیاید۔

مثلہ ذوق و شرب ہر دو عبارت از ثمرات و نتایج و آثار کشف و تجلی و واردات حاصل شود صاحب ذوق متساکر و صاحب شرب سکران باشد ذوق در رنج و راحت و شرب در راحت و لذت بود و شرب حلاوت و لذت طاعت و عبادت را گویند و معنی شرب نصیب است از آب مودت ہر کرا محبت بہ نہایت رسد مشرب مدام گردد و صحو او بحق بود و ہر کرا سر صافی باشد صفاء شرب او باقی گردد۔ **شعر**

شربت الحب کاسا بعد کاس … فما نفدت شراب و ما رویت

مولف راست

شرب جسمانی نہ باشد صاحبانِ سکر را … شرب شانرا اگرچہ باشد دم بدم ز آب حیات

حکایت۔ وقتے کاکا شاد بخت قدس سرہ العزیز خادم مخدوم این ضعیف

چو قبض و بسط شود بر تو نازل از مولی　　　تو باش ثابت اندر عبادت معبود

بیان سی وہفتم

عبادت و عبودیت و عبدیت و حریت تفسیر غریب

قال اللہ تعالیٰ یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ عبادت بر دو نوع است ظاہری و باطنی عبادت ظاہر با عضاے جوارح تعلق دارد چنانچہ وضو و نماز از فرایض و سنن و واجبات و نوافل و خواندن قران و خیرات و تبرات برائے حصول ثواب و ثمرات و عبادت باطن چنانچہ ذکر خفی و فکر و مراقبہ و مخالفت ہوائے نفس و معرفت و محبت و عشق و نفی خواطر۔

ترجمہ قشیری عبادت مر عام را باشد و عبودیت مر خاص را و عبدیت مر خاص الخاص را باشد در عبادت علم الیقین بود و در عبودیت عین الیقین و در عبدیت حق الیقین۔

رسالہ شیخ ابو علی دقاق عبادت مر اصحاب مجاہدہ را بود و عبودیت ارباب مکابدہ را یعنی مر تشنہ جگر را و عبودیت صفت اہل مشاہدہ باشد۔

تفسیر رموز صاحب تالیف این رسالہ العبادۃ للعوام تکون بالجوارح الظواہر والعبودیت للخواص تکون فی البواطن بتبدیل الذمائم بالحماید والعبدیت للاخص بمحو الحماید ونفی الغیر والاستغراق بجمال الذات در عبادت نجات عقبی جزا است و در عبودیت قربت مولیٰ سزا است۔

رسالہ روح۔ ایاک نعبد کر جہد بر بیان صدق بستن است چون بندہ گوید۔ ایاک نعبد فرمان شود ہر چہ آوردہ است قبول کنید و چون گوید ایاک نستعین فرمان شود۔ ہر چہ میخواہد بدہید ایاک نعبد لانا نأخذ ام و ایاک نستعین لانا عساف

قبض عبارت از گرفتن دلہا است در حالت حجاب و بسط عبارت از کشادن دلہا است در حالت کشف۔

رسالہ شیخ بایزید قبض القلوب فی بسط النفوس وقبض النفوس فی بسط القلوب

ترجمہ عوارف قبض بظہور صفت نفس و غلبات آنست و بسط بظہور صفات دل و غلبات آن باشد۔

قول شیخ الاسلام نظام الحق والدین قدس اللہ سرہٗ ضابطہ قبض آنکہ سالک در صغیرہ بیفتد و ضابطہ بسط آنکہ در کبیرہ نیافتد۔

رسالہ روح الارواح بسط نباشد مگر در مقام انس و قبض نبود مگر در مقام بعد بسط روحانی است و قبض نفسانی۔

منہ قبض و بسط از تاثیر جلال و جمال است وقتے از جلال قبض کند و دمار از نہاد دلہا بر آرد و وقتے بجمال نوازد و بسطے بدلہا بخشد و فرحت و بہجت ارزانی فرماید عاشق باید کہ در ہر دو حال اعراض نکند۔ **مولف راست۔ ع**

تیر بلاے دوست کہ در قبضۂ ولا است دلہاے دوستان ہدف تیر بے خطا است

قول محقق۔ یقبضك عما لك و یبسطك فیما لہ یعنی ترا قبض میکند از انچہ در تست از ذمائم و قہریات و کشادہ میدہد انچہ مراورا است از حمایدو لطفیات **بیت**۔

قبض از سوے لست و بسط زحق قبض و بسط ارچہ بالحقیقت از وست

واللہ یقبض و یبسط والیہ ترجعون۔ تر این معنی است و برمقتضائے قال اللہ تعالیٰ عسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وھو شر لکم۔ در قبض بسط است و در بسط قبض است در بندگی آزادی است و در آزادی بندگی۔ **مولف راست۔ ع**

منه - العبودیة مع الربوبیة محال والربوبیة مع العبودیة جهل۔

منه - الفریضة عندنا الصحیح العبودیة فی تحصیل الربوبیة والسنة عند النظر الی الرسول و الترك ما سواهما۔ فریضه با حق بودن است و سنت بارسول سرمایه بندگی امیدوار نیست بانیکوکاری که آن اظهار بندگی است و بندگی بیکرداری تمنائے نفس است که الفاجر من اتبع نفسه هواہ۔

منه - اذا تم العبودیة کان عیشه کعیش الله معنی عیش حیات است و حیات حق بقا داروپس بنده که بکمال عبودیت رسد او بصفات بقا موصوف گردد فی الدنیا والآخرة۔

رساله ابوالفتح زنجانی - العبودیة لعز الربوبیة زوال ونقصان والربوبیة لعز العبودیة محال۔

قول خواجه عبدالله مبارک - بنده برائے عبودیت وقتے درست گردد که برائے خود حد منگارے نطلبد واگرنه عبودیت نماند عبودیت شهود ربوبیت است

مختصر احیائے علوم - حق تعالیٰ را همه خلق بحاجت می پرستند ایشان مزدوراند توجهد کن که بحجت پرستی که این بندگی است اغلق علی نفسك باب الحاجتها وافتح علی قلبك باب المحبة تراین معنی است۔

قول محقق عبودیت آنست که حکم را منقاد و امر را مستلسم باشد بے اعراض واعتراض و حکی ان ابن ادهم ابن ادهم اشتری عبداً فقال ابتداً کل قال ما اطعمتنی قال ایش ارادتك فقال لن بقی ارادة عبد فی جنب ارادة سیده ثم رجع ابراهیم لنفسه یامسکین ما کنت لله فی عمرك مثل ما کان هذا لك فی هذه الحالة۔

قول محقق دیگر - بنده را هیچ نامے وخطابے شریف تراز عبودیت نیست

ایاک نعبد تقیاً للحد و ایاک نستعین رداً للقدر ایاک نعبد بجلال امرک و ایاک نستعین بکمال فضلک فاما عبودیت سه چیز است اول نگاهداشتن اوامر و گذاشتن مناہی دوم رضا دادن بقضا و قدر و قسمتے کہ مولی کردہ است سیوم از خواست و اختیار خود گذشتن و بخواست و اختیار حق خوش بودن۔

منہ ۔ العبودیت ان یکون فی کل حال کما انہ تعالی یکون ربا فی کل حال حق تعالی در ازل حکم کردہ بود کہ عقدے میان عبودیت محض و ربوبیت صرف خواہد رفت چون نفخت فیہ من روحی فرمود با آدمیان کفو درست گشت کہ عقد بے کفو درست نباشد قال علیہ السلام کل سبب و حسب ینقطع بالموت الا نسبی و حسبی سر این معنی است۔

منہ ۔ العبودیۃ اسقاط رویۃ التعبد فی المشاہدۃ المعبود اگر نظر از عبادت انقطاع پذیرفت مشاہدہ معبود روے نماید و اگر نہ ہمان عبادت حجاب باشد میان بندہ و مولی و ہر چہ پیش آید آنرا دون داند اگرچہ طاعت و عبادات باشد از و روے بگرداند۔

رسالہ سر اللہ ۔ خو گردن در بندگی کافری است و برگشتن از رسم عبودیت پست توحید عباد اللہ طالبان ذات اند و اندک اند و عباد الرحمن و عباد الوہاب طالبان صفات اند و بسیار اند۔

تمھیدات عین القضاۃ ۔ عبودیت خالے است بر جمال ربوبیت عبودیت بے ربوبیت وجود ندارد و جمال چہرہ ربوبیت را بے خال عبودیت نعت نہ کنت کنزاً مخفیا فاحببت ان اعرف این بیان اتصال عبودیت با ربوبیت میکند چنانچہ ربوبیت بہا ندارد عبودیت بہا ندارد ربوبیت درخت است و عبودیت ثمرہ حق تعالی نقطہ عبودیت را بمحبت افروختہ۔

تعلق وارد وحق تعالی را خوشنودی درین است رضی اللّٰه من اهل الطاعة تیز این معنی است۔

کلمات قدسی۔ انا مطیع من اطاعنی حق تعالی بکرم خود میفرماید که من مطیعم کسیرا که مرا فرمان برداری کند در حکمهائے من یعنی هر چه از من خواهد بدو بدهم و دل او را به نظر جمال خود جمال بخشم تا دل او آئینه باشد میان عارف و معروف المومن مراة المومن رمز این معنی است مراد از طاعت مجرد برامر عمل کردن نیست اطاعت بر حکم سر نهادن است و راضی بودن بران آنگاه بدولت ابدی وسعادت سرمدی مخصوص شوند۔

قول شیخ الاسلام فریدالدین هر که حق تعالی را طاعت کند همه خلق او را مطیع گردد۔ قول امام غزالی۔ ابلیس اثبات طاعت کرد براندند مهتر آدم تبرک اطاعت نادم شد و بزلت خود مقر گشت بخواندند۔ مولف راست ؎

زان معصیت و گنهه که نادم باشند صد باره به از عبادت عجب وریا

قول شیخ موسی ابو الخیر۔ هر که در حالت طاعت از خدا شرم دارد حق تعالی در حالت معصیت از وشرم دارد تا عذاب نکند۔

روح الارواح۔ هر که از طاعت وعبادت خود چنان شرم ندارد که موحد از بت پرستی کردن او را در دایره مطیعان چه گذر وقتے خواجه بشر حافی قدس اللّٰه سره العزیز با مهتر خضر علیه السلام ملاقات کرد دعائے درخواست مهتر خضر فرمود خدائے تعالی طاعت خود بر تو آسان گرداند خواجه بشر حافی گفت برین زیادت کن مهتر خضر گفت حضرت عزت طاعت بر تو پوشیده کند۔ رُبّ طاعة متوصله و رب معصیة میمون نه نیز این معنی است۔ مولف راست ؎۔

باشرم و ندامت که بود روز معاصی صد باره به از طاعت با عجب وریاست

چنانچہ حق تعالیٰ حضرت رسالت را فرمود۔ سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلاً من المسجد الحرام وجائے دیگر فاوحی الیٰ عبده ما اوحیٰ چنانچہ ربوبیت صفت حق است کہ ہرگز زوال نہ پذیرد و عبودیت صفت بندہ است کہ ہر گز فنا نہ پذیرد و ضایع نگردد

رسالہ غریب۔ بندگی آنست کہ خود را از دعوی موجودی دور دارند و بصفت عدمیت موصوف دانند وجودے کہ حدود او بعدم کشد عدم است بزرگے را پرسیدند در محبت عبودیت برمیخیزد گفت عبودیت برنخیزد فاما رسم عبودیت برخیزد۔

حریت۔ رسالہ شیخ ابوسعید ابوالخیر شیخ را پرسیدند ما الحریة فقال العبودیة تا کہ از ہر دو کون آزاد نباشی بندگی را نشائی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ما ارید ان اکون ملکا نبیا ارید ان اکون عبدا نبیا۔

قول محقق آزادی آن بود کہ بندہ در تحت رق مخلوقات نباشد حقیقت آزادی در کمال بندگی است ہر کرا عبودیت او بصدق است از رق اغیار آزاد است۔

مولف راست ؎

شدی چوں ثابت اندر بندگی حق ترا باید ‌ ‌ ‌ ‌ کہ دانی سر معنی اطاعت را و طاعت ہم

بیان سی و ہشتم

معنی طاعت و اطاعت و شمائل مطیعان

مبرہن ذہن مصفائے مطیعان حضرت جل وعلا باد کہ معنی طاعت فرمان برداری کردن او امر بجوارح است و آن تعلق بعبادت ناسوتی و ملکی دارد و این مقام عامہ مسلمانان و مومنان است و ازین طاعت ہدایت روے نماید کما قال اللہ تعالیٰ وان تطیعوه تهتدوا و معنی اطاعت گردن نہادن است و راضی شدن بر حکمے کہ از آن پیش آمدہ شدہ باشد و این طاعت دل است و مقام خاص ملکوت

نماز و روزہ و اعمال صالحہ کنند و ترسان و لرزان باشند کہ نباید کہ قبول نکنند۔

مولف راست

چو شد طاعت اخلاص و صدق ہم باید کہ ہر دو مثبت و مستحکم است طاعت را

بیان سی و نہم

یعنی فضائل صدق و اخلاص و دانستن حقایق آن و مذمت کذب و نفاق

قال اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین یعنی صدق راستی ورزیدنست قولا و فعلا و ظاہرا و باطنا مع الخلق و مع الحق ہر کرا صدق دادند سعادت بیعت او را ارزانی فرمودند کہ ان اللہ مع الصادقین حضرت رسالت پیغمبر باید ہر کہ ہمہ وقت راستی ورزد نزدیک خدا تعالی او را صدیق نویسند مقتدائے جمیع صادقان مخلص امیر المومنین ابوبکر صدیق بود رضی اللہ عنہ۔ ترجمہ قشیری صدق اول درجہ نبوت است کما قال اللہ تعالی فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین و الصدیقین و الشہداء و الصالحین و حسن اولئک رفیقا۔

قول شیخ الاسلام نظام الحق والدین مردم را در ہمہ کارہائے دینی و دنیاوی صدق باید تا کہ ہر کارے کہ او دران باشد بحق رساند۔ **نظم**

براہ راست توانی رسید بر مقصود ۔ تو راست باش ہر آن دولتے کہ ہست ترا است

تو چوب راست ز آتش دریغ میداری ۔ کجا در آتش دوزخ برند مردم راست

حضرت بابرکت شیخ الاسلام برہان الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز شیخنا و مربینا فرمودہ است بر زبان ہر کہ ہمہ وقت صدق رود و با حق تعالی در جمیع امور

رسالہ غریب ۔ ور ترک طاعت بے عذر اثم وفسق را محل است فاما ترک اطاعت ورو گردانیدن ازان خوف کفر باشد نعوذ باللہ منہا ۔

قول محقق استحلاء الطاعت ثمرۃ الوحشتہ من اللہ یعنی طلب حلاوت طاعت وحشت باشد از حق تعالیٰ چہ حلاوت جستن از طاعت التجا بغیر بود وآن بعد وحجابست حلاوت از فرمایندہ طاعت باید نہ از طاعت وحلاوۃ الاطاعتہ وحشتہ عن الطاعت ۔

رموز الواہبین صاحب تالیف ۔ ثمرہ طاعت بہشت ونتیجہ اطاعت آنچہ از بہشت بہہ است در طاعت عقبی جزا است وور اطاعت قرب مولی سزا است

مولف راست ؎

طاعت بہ تن واطاعت از جان ودل است اول بریا مشوب ودوم مثبت است طاعتیان را در طاعت کردن جاے عجب است فاما مطیعان را در اطاعت عذر طلب است چنانچہ گویند روزہ داشتن بر نفس فیروزی است ونماز گزاردن ثواب روز نیست معذوری بدین ہر دو بدر روز نیست اگر طیر داریم مربع ہم می پریدو اگر در سیر شویم باد ہم ہمین حکم دارد طیر پرید کنست از سر ہوا د سیر جنبیدن است بر باد ہوا کشف برہنہ کردن خویش است ودر کرامت تکریم بیش است اگر بعلم معزوریم نادانیم واگر بنور مسروریم چراغ دانیم ۔

مولف راست ؎

این قسم طاعت است ومباہات اندرین خود در ون پیستیست مطیعان خوش بدین

مردن آنان درغم مولی حیات است ابدی وبقاے شان بآرزوے لقاے احدی سر بدیست حیوتہم فی الممات ومماتہم فی الحیوٰۃ اثر این معنی است ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا از حضرت رسالت پرسیدی تو ن ما ال قلوبہم وحلہ تو در حق عاصیانست حضرت رسالت فرمود در حق مطیعانست کہ

کار نکند. قول رابعہ عدویہ استغفر اللہ من قلة صدق فی قولی۔
رسالہ خواجہ عبد اللہ انصاری۔ صدیقان از گناہ پشیمان شوند و از طاعت و عبادت خجل عذر بر زبان وتشویر در دل باشد۔ نظم

طاعت آن نیست کہ بر خاک نہی پیشانی　　صدق پیش آر کہ اخلاص بر پیشانی نیست

رسالہ روح الصادق لایعجب لہ صادق آنست کہ خود را درمیان نہ بیند و ہر عمل صالح کہ کند من اللہ داند۔
رسالہ حصول الوصول خواجہ حماد۔ صدق نگاہداشت عمل است از نفس خود ہم پس مخلص بے ریا بود و صادق بے عجب۔
قول خواجہ ذوالنون۔ الصدق سیف اللہ فی الارض یعنی ہرچہ کذب باشد آنرا قطع کند و ہرچہ صدق بود آنرا نگو ہر ہائے صداقت برکشد کہ الصدق ینجی والکذب یہلک خواجہ نظام الدین میفرماید۔

راستان رستہ اند روز شمار　　جہد کن تا توزان شمار شوی
اندرین رستہ رستگاری کن　　تا درین رستہ رستگار شوی

مذمت دروغ۔ قال اللہ تعالی ویل یومئذ للمکذبین حضرت عزت دہ جا در سورہ والمرسلات دروغ گویان را نکوہش کردہ است کہ بدترین جائگاہ است در دوزخ دروغ گویان را و درہیچ دینے وملتے و مذہبے دروغ گفتن پسندیدہ نیست۔
قول بندگی شیخ الاسلام زین الحق والدین داؤد الحسینی خلیفہ شیخنا کذب بماہ شب چہاردہ ماند ہرچند کہ روز میگزرد نقصان میپذیرد و صدق بغرہ ماہ نو ماند ہرچند کہ روز میگزرد روشن ترمیشود۔
قول محقق۔ در ہمہ چیز خیری ہست مگر در دوستی دروغ گویان کہ ہیچ خیرے نیست۔ رسالہ گزیدہ۔ ہرکہ دروغ گوید دو فرشتہ کہ در سیفولا او موکل اند یکبالہ راہ

دینی و دنیادی راستی ورزد مستجاب الدعوات شود و اگر آن کار رشدنی نباشد او را
بیاگاہند کہ دعا مکنی کہ شدنی نیست و میفرمودند در شہرے قحط شد علما و مشائخ بنماز
گاه شدند دعا کردند مستجاب نشد خواستند کہ باز گردند مقامرے برخاست کہ من ہم
دعا کنم گفتند معاملہ کہ تو داری چہ دعا خواہی کرد او بر منبر رفت و کعبتین بر دست گرفت
گفت الہی اگر این کعبتین ہمہ وقت راست غلطانیدہ ام و بد غا نباختہ ام باران بفرست
برکت صدق او در حال باران باریدن گرفت چنانچہ خلایق بدشواری در خانہا آمدند
خواجہ نظامی میفرماید بیت

راستی آور کہ شوی رستگار | راستی از تو ظفر از کردگار
راستی آنجا کہ علم بر زند | یاری حق دست بہم بر زند

وقتے خواجہ حسن بصری از ظالمے تافتہ در خانہ حبیب عجمی در آمد اعوانان متعاقب
رسیدند و حبیب را گفتند حسن بصری را دیدی گفت درین حجرہ در رفتہ است اعوانان
در رفتند نیافتند سہ کرة ہمچنین رفتند بعدہ گفتند تو بر ما استہزا میکنی خواجہ حبیب گفت
من راست میگویم ایشان باز گشتند خواجہ حسن برون آمد گفت چہ کردی فرمود راست
گفتم برکت راستی تو در نظر ایشان نیامدی۔

قول خواجہ جنید بغدادی کہ بر مہتر داؤد وحی آمد یا داؤد ہر کہ در نہان
با ما راست باشد ما او را در آشکارا نزد خلق راست گردانیم۔

مثنوی صادق کسے است کہ تمناے مردن کند و آرزو مند بود برفتن آخرت کہ
قال اللہ تعالیٰ فتمنوا الموت ان کنتم صادقین۔

رسالہ غریب صدق را دو علامت است یکے زبان از زیادتی بستہ داشتن دوم
سخن حق گفتن۔

سلیمان دارانی میگوید اگر صادق خواہد آنچہ در دل وی است صفت کند زبانش

یعنی من درد لہائے مخلصان قریبیم ہرگاہ اخلاص سبب قربت شد طلب اخلاص بر طالبان حق فرض باشد۔ **مولف راست**

گر کسے ترک شرع فرض کند حکم آن ظاہر است بر ہر کس
ترک فرض حقیقی آنکہ کند درحق او چہ حکم باشد و بس

معنی خالصا و مخلصا آنست کہ دل ہر کہ از یاد کونین فارغ باشد و جز حق غیر را در دل جا ندہد مخلص و خالص او بود۔

ترجمہ قشیری۔ سمع رسول اللہ عن جبرئیل عن اللہ تعالی الاخلاص سر من اسراری الی آخر الحدیث یعنی اخلاص سرے از اسرار من است کہ امانت نہادہ ام در دل دوستان خود۔

قول خواجہ جنید۔ اخلاص سرے است بندہ را با حق کہ ہیچ فرشتہ بران اطلاع نیابد کہ آن سر تواند نبشت۔ و ہیچ شیطان اثر آن نہ بیند کہ آنرا تباہ تواند کرد و ہیچ ہوائے بران مستولی نگردد کہ ابطال کند۔

تفسیر قشیری۔ الاخلاص ان لایکون شئی من حرکاتہ و سکناتہ الا للہ۔ **قول خواجہ حذیفہ مرعشی**۔ الاخلاص وھو عمل القلب خیر من عمل الجوارح یعنی اخلاص عمل قلب است بہتر از عمل جوارح۔

قول خواجہ ذوالنون مصری۔ اخلاص تمام نگردد مگر بصدق و صدق تمام نشود مگر باخلاص و اخلاص را سہ علامتست یکے آن کہ مدح و ذم خلق یکساں باشد دوم اعمال خود را ابدا دائی نہ بیند سیوم در آخرت تقاضائے ثواب اعمال خود نکند

مولف راست

مخلص نشوی تا تو مخلص نشوی ❊ ❊ ❊ از دیدن اخلاص خود از ظاہر و باطن

قول شیخ ابوسعید باہر وے کہ حق را سرے نیست و با حق او را رازے نیست

از و بگریزند و ہفتاد ہزار فرشتہ بر او لعنت فرستند و بوے گندگی از دہن او بیرون آید بعرش رسد حملہ عرش لعنت فرستند و ہفتاد زنا بر و نویسند و چون دروغ گوئی در جائے خواب شود ہفت اندام او زاری کند و گوید براے سوختن ما کاری کردی۔

روح الارواح۔ در بعضے محل از صدق اجتناب نمودن رخصت کردہ اند چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام در سہ مقام از صدق احتراز کردیکے آنکہ بادشاہ قصد سارہ کرد گفت این خواہر من است و او قوم او بود دوم روز جشن نمرود گفت انی سقیم و او صحیح بود سیوم تبان شکست و گفت من نہ شکستہ ام بت بزرگ ایشان را شکستہ است و حضرت رسالت نیز سہ جا از صدق خلاف کردن رخصت کردہ یکے در حرب کہ الحرب کلہ خداع دوم حین اصلاح کردن میان برادران مومن و سیوم حدیث الرجل مع امراتہ۔

رسالہ مقصد الاقصی۔ در جملہ ادیان کذب و مداہنت معصیت کبیرہ است فاما وقتے باشد کہ کسے راست گوید و آن معصیت عظیم بود و وقتے باشد کہ دروغ گوید و آن طاعت عظیم بود پس شناختن کارے شگرف است۔ حضرت بابرکت شیخ الاسلام برہان الحق والدین شیخ و مربی این ضعیف فرمودہ مردان خدا ہمہ خلاف گویند و لے بتاویل مشروع چنانکہ مردے بر شیخ براے ملاقات آمد و آن شیخ از و متنفر بود گفت اگر بطلبم وقت من غارت کند و اگر باز گردانم برنجد بعدہ فرمود تا اسپ را زین کنند و بیارید شیخ بر اسپ سوار شد و فرمود بروید و بگوئید شیخ سوار شدہ است و باز گشت۔

اخلاص یعنی اخلاص لغوی یکرویہ شدن است و بشیرہ کردنست یعنی چون پنبہ را بجہت رستن ندف و خلاصہ کنند بشیرہ گویند و اخلاص ہم راست و پاکیزہ کردن است باطن را از غیر حق قال اللہ تعالی کلمات قدسی انا فی قلوب المخلصین

فرمان آمد الا عبادك منهم المخلصين ہر کرا بدولت اخلاص اختصاص دادند۔
از شر غوایت عزازیل امین گردانیدند۔

صدق و اخلاص چون شدت تحقیق باید اخلاق ہم کسنی تحصیل

بیان چہل

صفت و فضیلت اخلاق محمودہ و عبادات ممدوحہ

قال الله تعالیٰ و انک لعلی خلق العظیم حضرت رسالت را با وجود چندان فضائل نبوت و خصائل فتوت کہ ارزانی داشتہ بودند منت باعطاء اخلاق نہادند چنانچہ فرمود و انك لعلی خلق عظیم انس بن مالک از رسول پرسید ای المومنین افضلهم ایمانا قال احسنهم خلقا یعنی کیست از مومنان کہ ایمان او فاضل تر باشد رسول فرمود آنکس را کہ خلق او نیکوتر باشد خلق عظیم آنست کہ نہ تو با کسے خصومت کنی و نہ کسے با تو خصومت کند و جفاے کسے در تو اثر نکند۔

قول خواجہ وہب بن منبہ - ہر کہ چہل شبانروز خلق ورزد حق تعالیٰ خلق را طبیعت او گرداند۔

قول خواجہ حسن بصری - و ثیابك فطهر مراد از ثیاب اخلاق است و طہارت نیکوی خلق یعنی اے محمد خوی خود را نیکو کن و معنی آیت و اسبغ علیکم نعمة ظاهرة و باطنة نعمت ظاہر خلق نیکو و نعمت باطن سیرت نیکو است نعمت ظاہر حسن جمال است و نعمت باطن حسن خصال است۔

خواجہ سفیان ثوری فرمودہ است - حسن خلق خشم خدا فرو نشاند

قول خواجہ فضیل عیاض - صحبت بدمرد نیکو خوے نزد من دوست تر از صحبت عابد بدخوی۔ خواجہ عثمان سنجری را عزیزی مہمان بر و چون بر در خانہ رسید

ازان است کہ دران دل اخلاصے نیست وہرکرا اخلاص نیست اورا ہیچ جہہ خلاص نیست۔ رسالہ خواجہ مکحول۔ ہرکہ چہل روز اخلاص ورزد چشمہائے حکمت از دل او برزبانش گزرد۔ کما قال علیہ السلام من اخلص للہ تعالی اربعین صباحاً ظہرت ینابیع الحکمۃ من قلبہ علی لسانہ۔ چون اخلاص خاصہ برائے حق باشد حضرت عزت ازان چشمہائے حکمت لالی و یواقیت معانی عشق و معرفت بر روئے آب آرد

مولف راست

دریائے حکمت بدلہائے مخلصان کز وے ہمہ جواہر معنی برون فتد

قول خدمت خواجہ۔ ہرکہ خدائے تعالی را بعلتے پرستد معبود او ہمان علت باشد چہ اخلاص حقیقی آنست کہ طالب حق بے علتے مخلص باشد و برائے طمع دنیاوی و غرض عقباوی نہ پرستد۔

رسالہ روح الارواح الاخلاص الذی فی عن ملاحظۃ الخلق والمخلص لاریاء لہ اخلاص آنست کہ خلق را از راہ برداری یعنی بوجود واجب الوجود جمیع موجودات را محو گردانی۔

کشف محجوب۔ اخلاص ہر عمل را بدرجہ روح است چنانچہ روح مر جسد را۔

رسالہ انیس التائبین شیخ نامقی معصیت مخلص بہتر است از عبادت مرائی چہ از عبادت مرائی بوئے نفاق آید و از معصیت مخلص بوئے توبہ و غفران

خواجہ عثمان حریری میگوید۔ اخلاص نشان رویت است و سالک مخلص را بجائے رساند کہ نور محمدی بروے عرض کنند تا معرفت نفس محمدی او را روشن شود۔ قال شیخنا من قرأ سورۃ الاخلاص مائتین وخمسین مرۃ فی کل یوم و لیلۃ جعل اللہ تعالی من المخلصین۔

رموز الواہلین۔ عزازیل دعوی کرد فبعزتک لاغوینہم اجمعین

خصاصة قال علیہ السلام السخی قریب من اللہ و البخیل بعید من اللہ
وعن علیہ السلام السخی حبیب اللہ و ان کان فاسقا و البخیل عدو اللہ
و ان کان زاہدا حق تعالیٰ را جواد گویند و سخی نگویند جواد آنست کہ در اعطا مسلم
و کافر و دوست و دشمن را تمیز نکند و جمیع حیوانات را خواست و ناخواست رزق
دہد و سخی آنکہ خواہندہ را از ملک خود چیزے بدہد و بیشتر بدارد۔

نفایس الانفاس قول شیخنا و مخدومنا یکے سخی است و یکے بخیل سخی
آنکہ مہمان را دوست دارد و بخیل آنکہ دوست را مہمان دارد۔

قول شیخ علی دقاق سخاوت آن نیست کہ توانگر مر درویش را چیزے
عطا کند بلکہ سخاوت آنست کہ درویش باشد وے توانگران را چیزے بدہد۔

کشف محجوب۔ جواد آنست کہ در دادن متابعت خاطر اول کند یعنی
یعنی بمجرد خطرۂ عطا بذل کند و اگر تا خطرۂ ثانی ماند بخیل باشد و سخی در عطا تمیز کند
بغرضے و سببے و جواد تمیز نکند و بے غرضے و بے سببے دہد فاما ایثار و انفاق و فتوت
و صدقہ نیز از قبیل سخاوت و عطاء است۔

تمہیدات۔ ایثار آنست کہ مال خود را بداون حاجت دیگرے از حاجت
خود اولیٰ تر دارد و انفاق آنست ہر چیزے را کہ دوست دارد آنرا انفاق کند
کما قال اللہ تعالیٰ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون معنی آیت
آنست کہ ہرگز نیابند نیکوی تا انفاق نکنند آن چیز را کہ دوست میدارند فاما فتوت
آنست کہ در کار غیرے قدم زنند و نفس خود را بنفس دیگرے فضیلت ندہند صاحب
فتوت انصاف دہد و انصاف نخواہد و عیب ہمہ بپوشد و انچہ امروز دارد برائے
فردا ذخیرہ نکند و سائل را بعذر باز نگرداند۔ فاما صدقہ قال علیہ السلام

وچند دارم باز کرد چون او بخانہ خود رسید باز طلب کردہ اور د چون بدر خانہ رسید باز گردانید چند کرت ہمچنین کرد بعدہ بمعذرت پیش آمد وگفت کہ من ترا می آزمودم آن عزیز گفت مرا با خلقے کہ سگان دارند چہ می ستائی ہر گاہ کہ سگ را بخوانی بیاید وچون برانی برود حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم را پرسیدند شومی چیست فرمودند خوی بد شومی است۔

قول شیخ الاسلام نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز در بیان خلق نیکو۔ نظم

ہر کہ ما را رنج دارد راحتش بسیار باد
وانکہ مارا دوست نبود ایزد او را یار باد

ہر کہ اندر راہ ما خارے نہد از دشمنی
ہر گلے کز باغ عمرش بشکفد بیخار باد

ہر کہ زہرت دہد بدو دہ قند
وانکہ از تو برد بدو پیوند

آنکہ سیمت نداد زر بخشش
وآنکہ پایت برید سر بخشش

تا شوی درکنار وصل وفراق
دفتری از مکارم اخلاق

رسالہ مختصر۔ از حضرت رسالت پرسیدند کہ خلق چیست این آیت خواند کہ خذ العفو وامر بالعروف واعرض عن الجاھلین۔

تفسیر زاہدی۔ خذ العفو ای صل من قطعک وامر بالعروف آنکہ رسول فرمود اللھم اھد قومی این دعا از کمال حسن اخلاق بودہ است۔

مولف راست۔

راحت دلہا است اخلاق حسن
بعد آن جود وسخا خود احسن است

بیان چہل وپنجم

فضیلت جود وسخا وکرم وعطا وفرق میان ایثار وانفاق

ترجمہ قشیری۔ قولہ تعالی ویوثرون علی انفسھم ولو کان بھم

من باس العباد فنوطهم وقرب الرحمة منهم پس عایشه گفت أو یضحک ربنا یا رسول الله فرمود فانه لیضحک یعنی حق تعالی میخندد رسول گفت آری میخندد از ینجا عایشه گفت پس ما را ازین خبر هرگز نومیدی نباشد۔ قال علیه السلام لا یدخل النار من بکی من خشیة الله حتی لایلج اللبن فی الثدی الی آخره رسول پیغمبر میفرماید در نرود بدوزخ کسیکه از ترس خدا بگرید همچنانکه شیر دوشیده در پستان نرود۔

رسالہ شیخ عبد اللہ سہل تستری۔ الخوف ذکر والرجاء انثی و منهما یتولد حقائق الایمان چون این هردو یکدیگر محبت کنند جمال ایمان زاده شود خوف را ذکر خواند که ازو تجلد وتشمر زاید که آن صفت مردانست و رجا را مونث گفت که ازو کاهلی وسستی زاید واین صفت زنانست۔

قوت القلوب الخوف حذر من جنود الله لا یصلح خوف له حتی لا یخاف من الحسنات کما یخاف من السیئات۔

رسالہ روح آنروز که نماز با اخلاص کرده باشی وروزه بے شبه داشته و حج پاک گزارده آنروز بترسی که خوف یکے از شرائط ایمان است۔

الخشیة والخوف واختلف المشایخ فیه۔ قال النوری الخوف الحرب وقال الجنید توقع العقوبات من مجاری الانفاس و قال ابراهیم بن شیبان اذا سکن الخوف بالقلب احرق مواضع الشهوات منه وطرد رغبت الدنیا عنه وقال بعضهم الخوف حرکة القلب من جلال الرب وقیل الخوف قوت القلب بمجاری الاحکام وقال الحاتم الاصم لکل شئ زینة و زینة العبادة الخوف وعلامة الخوف قصر الامل کما قال الله تعالی فلا تخافوهم وخافون ان کنتم مومنین وخشیت از شرائط عمل است کما قال الله تعالی انما

الصدقہ تقع اولاً فی ید الرحمن ثم انتقل فی ید الفقیر برین قضیہ اندک و بسیار هرچہ باشد بباید داد و شرم نباید کرد۔

فوائد الفواد۔ در صدقہ پنج شرط می باید تا قبول افتد دو شرط پیش از عطاآت یکے آنکہ وجہہ حلال دہد دوم آنکہ بمردمان صالح دہد تا در فساد خرچ نکنند و دو شرط در حال عطا است یکے آنکہ بہ تواضع و بشاشت و بانشراح دل دہد دوم آنکہ خفیہ دہد و یک شرط بعد صدقہ است و آن آنست کہ آنرا بر زبان نیارد و منت نہ نہد و ذکر آن نکند لا تبطلوا صدقاتکم بالمن و الاذی سر این معنی است۔ یکے صدقہ است و یکے صداقہ و این کا بین است دہر دو محبت اقتضا میکند صدقہ کہ در راہ حق میدہند سبب صدق محبت صدقہ نام شد و صداقہ زنے را کہ میخواہند از صدق محبت است کہ چند ہزار دینار قبول میکنند۔ و بار در گردن خود مینہند۔

مولف راست

چو توفیق سخا و جود داد ندت سزد دانی ‌‌ ‌ رجا و خوف را معنی و تاثیر و خواصش ہم

بیان چہل و دوم

در خوف و رجا و خشیت از خدا بتاثیر قہر و لطف جل و علا

قال اللہ تعالی و ادعوہ خوفاً و طمعاً ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین یعنی بخوانید حق تعالی بندگان خویش را رحمت و امیدوار میکند بقربت احسان کہ ترسندگان و خاشعان قریب اند برحمت من قال علیہ السلام ان للہ عباداً یضحکون جہراً من وسعۃ رحمۃ ربہم و یبکون سراً من خشیۃ عذاب ربہم **نظم**

پنہان گریم و آشکارا خندیم ‌‌ ‌ یک لحظہ کہ خندید کہ عمرے نہ گریست

ام المومنین عائشہ فرمود از رسول شنیدم کہ گفت ان اللہ تعالی لیضحک

خوف ورجا قائمۂ ایمانند خایف عبادت کند از ترس قطعیت وراجی بندگی کند بامید وصلت خوف بمجاہدہ تعلق دارد ورجا بمشاہدہ۔

رسالہ شیخ احمد۔ ہر کجا کہ خوف است دلیری نیست وہر جا کہ رجا است فراغت نہ اگر اسیری بیش دایم ماند ہلاک شوند واگر امیری مدام باشد در مخافت سلب ایمان افتد الایمان بین الخوف والرجا سر این معنی است خوف ورجا دو بال مرغ اند اگر یک بال ناقص شود پریدنش سست بود تا ہر دو برابر نباشد نتواند پرید۔ قول محقق۔ من اعتمد علی الرجاء فقد وقع فی الخوف ومن یکون بالخوف وصل بالرجاء۔

رسالہ شمسیہ حقیقت خوف آنست کہ از مکر حق ایمن نباشد۔ و املی لھم ان کیدی متین۔ وعلامتہائے مکروہ چیز است یکے طاعت بے حلاوت واصرار بر گناہ بے توبہ وبستہ شدن در دعا وعلم بے عمل وحکمت بے نیت وصحبت بزرگان بے حرمت وبابدان بہ رغبت وبستہ شدن در تضرع وایمان بے یقین وآنکہ بندہ را بدو باز گزارند واین دو آخرین از ہمہ بدتر است۔

ترجمہ قشیری۔ علامت رجا حسن طاعت است ورجا قوت دل است بلطف حق شیخ یحیی معاذ میگوید بزرگترین عطاہائے حق در دل بندہ امید داشتن بکرم خدا است مالک دینار را بخواب دیدند وپرسیدند کہ خدائے کریم با تو چہ کرد گفت درین حضرت باگناہان بسیار آمدم از ہمہ گناہان پاک گردانید بہ نیکوی گمان کہ مرا با حق بود انا عند ظن عبدی بی سر این معنی است۔

رسالہ غریب۔ حق تعالی خواجہ بشر حافی را بعد موت او پرسید کہ در دنیا از ما چرا می ترسیدی ما علمت الکریم صفتی یعنی ندانستی کہ کریمی صفت ما است نظم
امیدواران است طمع زدامن دوست اگر فرو گسلانند درکہ آویزند

یخشی اللہ من عبادہ العلماء ہر کہ از چیزے بترسد از آن چیز بگریزد و ہر کہ از خدا بترسد سوے او گریزد۔

قول خواجہ ابوحفص خوف چراغ دل است کہ بدان خیر و شر بیند۔

قوت القلوب۔ قال عیسیٰ علیہ السلام یا معشر الحواریین انتم تخافون المعاصی ونحن معشر الانبیاء نخاف الکفر لان العدو یدخل علی العارفین من طریق السنۃ والاتحاد والوجد والوسوسۃ فی الصفات والذات وعلی المریدین من طریق اللذات والشہوات۔

رسالہ عین القضات۔ یہ مہتر داود وحی شد۔ یا داود خفنی کما تخاف السبع الضار۔

رسالہ روح۔ ازل و ابد بمیمنہ و میسرہ دار محمد کردند با این ہمہ طرفۃ العینی خوف از دل او برنگرفتند گاہ بساط او تا بقاب قوسین افگنند گاہ شاہد و مبشر و سراج لقب کنند گاہ شاعر و ساحر و دیوانہ خوانند گاہ در چیزے از چاکران نابر کنند گاہ دندان مبارکش بسنگ بشکنند۔

رسالہ سلیمان دارانی از حق تعالیٰ باید ترسید ولے ترسید نی کہ نا امید نشوی از رحمت او و امید داری از وامید داشتنی کہ ایمن نگردی از مکر او فامنوا مکر اللہ فلا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون۔ **بیت**۔

کہ نترسد ز بے نیازی او کہ بناز و ز کارسازی او

اگرچہ فرمودہ است یا عبادی لا خوف علیکم الیوم ولا انتم تحزنون لیکن نہ از مکر ایمن باید بود و نہ از لطف نومید۔ **نظم**

گرچہ با طاعتی از حضرت او لا یامن ور چہ با معصیتی از کرمش لا یائس

رویت افعال وصفات تفرقہ است ورویت ذات جمع الجمع۔
رسالہ ترجمہ عوارف ۔قربے کہ بوجد باشد جمع است وغیبت او در بشریت تفرقہ است۔
رسالہ ترجمہ قشیری ۔قول خواجہ جنید حقیقت مرا جمع میکند وحق تفرقہ میکند چون بحقیقت جمع حاضر کم گرداند وبحق تفرقہ کند بشاہدہ غیر قیام کردہ باشد۔
عوارف انما الجمع حکم الروح والتفرقہ حکم القلب۔
قول خواجہ ابوالقاسم نصر آبادی ۔چون بندہ در مقام حیرت تفرقہ شود بصفات فعلش جمع کنند وچون بمقام جمع رسد بصفات ذاتش خلعت قرب پوشانند۔
قول خواجہ ابو علی ۔اثبات خلق است در تفرقہ واثبات حق است در جمع ہر کرا تفرقہ نیست عبودیت نیست ہر کرا جمع نیست معرفت نیست ہر کرا بکلیت از خود ستدہ شود وسلطان حقیقت برو مستولی گردد آن جمع جمع است واین استہلاک بندہ است از خود بفنائے حس او نزد غلبات حقیقت ومراد جمع استیلائے مراقبہ حق است بر باطن چون از ان بکارے دیگر باز کردند تفرقہ روے نماید چہ صحت جمع بہ تفرقہ است۔
رسالہ امام غزالی جمع صفت حق است وافعالش تفرقہ است وکسب بندہ ازان منقطع چہ تفرقہ افعال در حکم حق متفرقست وذات جمع یکے وجود است ویکے را حکم عدم ویکے را بقا است ویکے را فنا الجمع علی التوحید والتفرقۃ علی الاحکام ہر چہ بندہ از راہ مجاہدہ یابد تفرقہ باشد وانچہ بعنایت وہدایت دہند جمع بود۔
مسئلہ جمع بر دو نوعست یکے سلامت دوم تکسیر سلامت آنکہ حق تعالیٰ در غلبہ حال ووقت وشوق ووجد حافظ باشد وامری کہ بظاہر بروزاید بیرا دائی کہ

رسالہ رموز الوالہین۔

درخوف رجا و در رجا خوف است   در ضمن قہر لطف و در ضمن لطف قہر است

در بعد قرب است و در قرب بعد **مولف راست**

قرب گفتم گشت حایل بود آن خود بعد بعد   وصل گفتم شد میسر انفصالے بود بود

در امیدواری نومیدی و در نومیدی امیدواری است۔ در مسعولی معزولی و در معزولی مشغولی

است در منع عطا است و در عطا منع در طاعت معصیت است و در معصیت

طاعت **نظم**

اندرین راہ در بدی نیکیست   آب حیوان درون تاریکیست

ہمان معنی است کہ در ہر قہرے لطف است و در ہر لطفے قہرے و فیہ سر

و رمز عجیب۔ **مولف راست**

چون سر در رمز خوف و رجا را شناختی   لابد ز جمع و تفرقہ باید خبر بدل

بیان چہل و سیوم

معانی جمع و تفرقہ و لطائف و غرایب آن

رسالہ غریب۔ التفرقہ فصل والجمع وصل جمعیت باطن مجنون بلیلی بود

ازان روی جملہ موجدات او را بصورت لیلی می نمود۔ ہر دلیکہ بحق تعالی جمع است

اندیشہ جمیع مخلوقات ازان متفرقست و چون از مکونات اعراض کرد بحق اقبال

دست افتاد تفرقہ از مکالب خیزد و جمع از مواہب اولیا جامع اسرار باطن و متفرق

معاملات ظاہر باشند۔

عوارف۔ الجمع اصل و التفرقہ فرع وکل جمع بلا تفرقہ

زندقہ و کل تفرقہ بلا جمع تعطیل و صحت التفرقہ بالجمع رویہ۔

مثاله مرد را چون یقین بزبان رسد گویا بیقین شود و چون بچشم رسد بینای یقین یابد و چون بگوش رسد شنوائی دهند و چون بدست رسد گیرنده گردد و چون بپای رسد پوینده شود حضرت رسالت پیغمبر پناه بر عیسی بن مریم علیه السلام گفت اگر یقین او بر روی آب میرفت و اگر یقین زیادت ازین بودی بر هوا رفتی کمال یقین بود که حضرت رسالت در شب معراج بهوا برشد **نظم**

پای بر شمار یقین باید سپر شود   تا که بپای از یقین زر شود

یقین با حق درست کن که هیچ مرضی از ضعف یقین بتر نیست.

تفسیر استفتی علم الیقین آنچه از زبان حضرت رسالت بما رسیده است از اوامر و نواهی و وعده و وعید و ترغیب و ترهیب و عین الیقین آنچه از انوار و هدایت بدل رسد بغیر واسطه و این هر دو در دنیا جایز است فاما حق الیقین مراهل مشاهده راست حق تعالی حضرت رسالت را نخست بواسطه غیر حق الیقین تعلیم کرد و بعده بواسطه حق الیقین علم الیقین و عین الیقین ارزانی فرمود و این کاری عظیم و مرتبه بلند است **نظم**

پایه یقین جوی بهر جا که صلی   نیست مبارکتر ازین منزلی

تفسیر امام زاهد علم الیقین آنچه بدنیا علامات خیر و شر آدمی را روی نماید و آنرا بداند و عین الیقین آنچه در مرگ و گور و قیامت از عذاب و ثواب معاینه شود و چون از آخرت بگذرد حق الیقین داند.

اداب المریدین الیقین وهو التصدیق مع ارتفاع الشک.

قول امیر المومنین علی کرم الله وجهه لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا یعنی آنچه در پرده میدارند اگر آن پرده گشاده شود یقین من زیادت نشود.

رساله غریب علم الیقین در دنیا بحالت حضور تمیز شود و چون از حضور

آن توفیق بخشد و او را المجاهده بیار آید تکسیر آن باشد که بنده در حکم واله و مدهوش گردد
چه کشش چون مجاهین بود تا یکے از معدومان شود و آن حکم را فهم نکند و یکے مسکو رباشد
که از آن حکم حظ گیر دوست شود این قوی تر از معدوم بود۔

شرح آداب المریدین اگر یکے را طالبی بس مجتمعی و اگر همه را می طلبی متفرقی
من طلب الکل فات الکل سر این معنی است مولف راست۔

جو سر جمع و رمز تفرقه بنشسته در خاطر		سز دوانی یقین را با صفات خمسه اش از جان

بیان چہل چہارم

حقائق و وثائق علم الیقین عین الیقین و حق الیقین

قال الله تعالی واعبد ربک حتی یاتیک الیقین۔ فرمان میشود که بندگی
پروردگار خود را بوحدت اقتا سعادت یقین ترا روے نماید۔ نظم

هر که یقینش بارادت کشد		ختم کارش بسعادت کشد

عوارف۔ الیقین علی ستة اوجه الاسمی و رسمی و علمی و عشقی
و حقیقی و حقیقتی فاما الاسمی و الرسمی للعوام و العلمی للاولیاء و العشقی
لخواص الاولیاء و الحقیقی للانبیاء و حقیقته الحقیقت لسا محمد صلی
الله علیه و آله وسلم۔

رساله روح مراتب یقین بر پنج قسم است اسم الیقین عوام راست
که بزبان گویند و عمل بر آن کردن نتوانند و علم الیقین خواص راست که نظر بحق
کنند و رجوع بدو نمایند و هر چه خواهند از حق خواهند نه از غیر و عین الیقین اخص
راست و آن مقام مشاهده بود و حرام باشد که غیر دوست چیزے در دل او
آرام گیرد و حق الیقین انبیا راست و حقیقت حق الیقین حضرت رسالت راست

تفسیر سلمی۔ قوله تعالیٰ کیف تکفرون باللّٰہ وکنتم امواتا فاحیاکم یعنی مردہ بودید بظلمت شرک پس زندہ گردانیدیم بنور توحید وقال علیه السلام الموت موتان موت النفس وموت القلب من مات نفسه زالت عنه الدنیا ومن مات قلبه زالت عنه العقبیٰ۔

قوت القلوب الاشتیاق الی الموت مفتاح اللقاء۔

تمہیدات۔ حضرت رسالت در باب امیر المومنین ابوبکر صدیق فرمودہ است من اراد ان ینظر الی رجل میت یمشی علی وجه الارض فلینظر الی ابن ابی قحافه ہر کہ این مرگ ندارد زندگانی ندارد این چنین مرگ حقیقی باشد و مرگ دیگر فنا بود۔

رسالہ غوث الاعظم۔ لو علم الانسان ما کان له بعد الموت ما تمنی الحیوة فی الدنیا بل یقول بین یدی اللّٰہ کل لحظه ولحظة یا رب امتنی امتنی۔

رسالہ روح۔ از ہمہ دولتہائے این جہان بعد توحید ہیچ دولتے عزیز تر از مرگ نیست فتمنوا الموت ان کنتم صادقین۔ سر این معنی است۔ **نظم**

بمیر اے دوست پیش از مرگ اگر تو زندگی خواہی
کہ ادریس از چنین مردن بہشتی گشت پیش از ما

مرگ استانۂ دار الملک قیامت است و ممر زوار حق و مرکز عز عارفان و مطیۂ ارواح مقربان و طلیعۂ عنایت ازلی و مقدمۂ کفایت ابدی موت بہ بردن ایمان است نہ بردن جان حیات معرفت است و موت نکرت۔

رسالہ مختصر احیائے علوم۔ عوام بزوال جان میرند و خواص بمرگ زندہ گردند چہ بدار فنا حیات محال است و بدار البقا ممات محال پس مومن باید کہ پیوستہ منتظر مرگ باشد کہ لا راحت للمومن دون لقاء اللّٰہ والموت موعد اللقاء۔ **نظم**

نمیری گر بہ مردن خوے گیری
بمیر از خویش تا ہرگز نہ میری

بہ مقتضائے کلام جان افزائے نبوی کہ الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب

بغیبت و دوازتمیز بسکر شود عین الیقین روی نماید۔

رموز الواہبین سالکان را اول علم الیقین دہند بعدہ بواسطۂ علم الیقین عین الیقین عطا کنند و عارفان را اول حق الیقین روی میدہد و ثمرہ این آن باشد کہ اہل یقین از آتش دوزخ ایمن شود۔ لا یدخل النار مؤمن سرّ این معنی است و این فرقہ عظام تاثیر یقین تر را ابحر کنند و بحر را ابر سرد را گرم کنند و گرم را سرد۔

خواجہ نظامی راست۔

گر قدمت شد بہ یقین استوار　　گرد ز دریا نم از آتش بر آر

اہل یقین طایفۂ دیگرانند　　ما ہمہ پایم گر ایشان سرانند

نعمت یقین بواسطۂ عنایت اکرم الاکرمین استقامت پذیرد و طالب ازین نعمت بہ مطلوب حقیقی رسد۔ **مولف راست۔**

چو شد رسوخ یقین می سزد کہ اہل سلوک　　فنای موت و حیات بقا کنند معلوم

بیان چہل پنجم

فضائل موت و حیات و فنا و بقای ظاہر و باطن سالکان و محبان و عاشقان و عارفان

قال اللہ تعالیٰ خلق الموت و الحیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا۔ حق تعالیٰ اول موت را یاد کرد و بعدہ حیوۃ را ما نیز آغاز از موت کنیم۔

موت۔ قال اللہ تعالیٰ او من کان میتا فاحییناہ یعنی آن کس کہ از نفس خود مردہ باشد ما او را زندہ گردانیم بنور فراست و آراستہ کنیم بنور تجلی۔

رسالہ شیخ صدرالدین۔ او من کان میتا مردن بہ کثرت شغل دنیا فاحییناہ زیستن بکثرت یاد مولی۔

ابدی من مات من العشق فقد مات شهیداً اختصاص می یابند ببین چه عنایت میشود
که ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله اموا تا بل احیاء عند ربهم یرزقون
مراد ازین رزق نه حظ قالبی و قلبی است بلکه ذوق شربت جمال سلبی و ثبوتی است۔ رباعی
غازی که براه کشتن اندر تنگ و پوست جان داده به تیغ عشق فاضل ترازوست
فردائے قیامت او بدین کے ماند۔ کو کشتۂ دشمن است و این کشته دوست۔

تفسیر عزیزی۔ قال الله تعالیٰ امتنا اثنتین و قوله تعالیٰ و کنتم
اموا تا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم مفسران و محققان را درین اختلاف
است صاحب عزیزی میگوید موت اول نطفه است که در صلبہائے پدران باشد۔
لان النطفة میتة و حیات اولی آنکه حق تعالیٰ ایشانرا زنده میگرداند از نطفه و موت
ثانی آنکه حق تعالیٰ ایشا نرا می میراند بعد از حیات و حیات ثانی آنکه حق تعالیٰ ایشانرا
برائے بعث زنده گرداند فهاتان موتتان و حیاتتان۔

ترجمه اصول صفار۔ اماتت سه است یکے اضافت بحق تعالیٰ است۔
قوله تعالیٰ الله یتوفی الانفس حین موتها و دوم اضافت به فرشته است قوله
توفته رسلنا سیوم اضافت بملک الموت است کما قال عزّ و
یتوفکم ملک الموت الذی وکّل بکم حقیقت میرانیدن و
من الله است خلق را اضافت بفرشته برائے نزع روح است و بملک الم
جهت قبض کردن ارواح است۔

تفسیر عتابی۔ الموت موتان موت الابتلائی و موت الحقیقی ابتلائی الله
نفر را بهتر موسیٰ زنده کرد و چندین را بهتر عیسیٰ حیات از حق داد تید آن امتحان بود که
ایشان بیهوش می شدند و موت حقیقی آنچه باز زنده نشوند مگر به بعث۔

حیات۔ قال الله تعالیٰ خلق الموت و الحیوة لیبلوکم

موت سبب است جسم را بوصول محبوب حقیقی و راہیست مستقیم بحضرت مقصود اصلی
تفسیر حقائق۔ کنتم امواتا فاحیاکم ای کنتم امواتا بالشرک فاحیاکم
بالتوحید۔ **رسالہ حاشیہ زبدہ**۔ تا از خود نمیری بخدا زندہ نشوی و بخدا نرسی و مرگ حقیقی
آنست کہ ہر چہ جز معشوق است از ان مردہ شود **مولف راست**۔ ؎

زیستن بے دوست ہر دم مردن است دوری از جانان خود جان کندن است

ترجمہ قشیری۔ مرگ چہار است موت ابیض گرسنگی است و موت اسود
رنج کشیدن از خلق و موت احمر عمل کہ بہ مخالفت ہوا کند و موت اخضر کہ خرقہائے پارہ
برہم دوزند۔ **رسالہ المحقق**۔ موت الضروری تخرج الروح من الجسد و موت الاختیاری
بفناء اوصاف البشریۃ مع بقاء الروح فی البدن۔

قول خواجہ یحیی معاذ۔ فوت انقطاع از حق باشد و موت انقطاع از خلق
اولیا را فوت سخت تر از مرگ است یعنی یک لحظہ کہ از حق انقطاع باشد۔ **مولف راست**

اے صاحبان فوت بگوئید موت را کان ہست انقطاع ز خالق و این ز خلق

رسالہ غریب۔ موت سہ است صوری و معنوی و حقیقی۔ صوری آنکہ جان
از تن برود و این را موت شرعی و موت صغری گویند و معنوی آنکہ مرید بغیر شیخ التجا
بکسے کند و این موت طریقتی و کبری است فاما موت حقیقی آنکہ بغیر حق التجا کند و این
را موت اکبر گویند۔

قول محقق۔ صاحب صدق از موت نترسد چہ مرگ را راہ بقا است و بقا
صفت اخص است اہل حقایق از مردن از ان شاد اند کہ اگر جامہ کہنہ تن را پارہ میکنند
خلعت ملک ابدی می پوشانند **نظم**۔ قبائے زندہ تن را چو پارہ کنند * شود مشرف تشریف خلعت ابدی
رموز الواہیین۔ طائفہ کہ بدست دشمنان کشتہ میشوند در باب ایشانست
لا یموتون بل احیاء و آنکہ بہ محبت و عشق دوست حقیقی شہید میگردند بسعادت شہادت

المولی لا یموت لان الولی حی بمعرفة المولی فهو بالبقاء احری و اولی

تمہیدات۔ موت فراق و ہجر است و حیات شوق و لقا است موت نزد ما کفر است و حیات اسلام و توحید آنکه رسول الله فرمود اللهم بک احیا و بک اموت این نشان کفر و اسلام است و مرگ و حیات ہر دو را معنی این است و ان عالم ہمہ حیات در حیات است و این عالم ہمہ موت در موت۔

قول خواجہ حسین منصور۔ اقتلونی یا ثقاتی فان فی قتلی حیاتی و حیاتی فی مماتی فناء۔ قال الله تعالی کل من علیها فان و یبقی وجه ربک ذو الجلال و الاکرام۔ **رسالہ غوث الاعظم۔** یا غوث من لم یذق فناء الولد بمحبتی و فناء المولود بمودتی لم یجد لذت الواحد الذی لا نبیله الصدا نبله۔

کشف اسرار۔ فنائے اشیاء بہ تبدیل صفات است نہ بعدم ذوات چنانچہ چراغ پیش آفتاب فنا نه پذیرد و فنا ضیاء او باقی بماند ہمچنین با نوار حقیقت ذوات اشیاء مغلوب گردد و فانی الصفات باشد نہ معدوم الذوات لاحرقت سبحات وجهه سر این معنی است۔

رسالہ شمسیہ۔ الفناء فناء العبد عن رویة العبودیة یعنی حقیقت فنائے بندہ از رویت جلال حق بود و کشف عظمت او بر دل که در غلبہ جلال کونین فراموش کند و از عقل و نفس فانی گردد و از فنا نیز فانی شود **نظم**

نیست کن ہر چہ راه در رائے بود	تا دلت خانہ خدائے بود
تا ترا بود با تو در ذات است	کعبہ با طاعتت خرابات است
چون ز رائے تو بود تو دور است	بتکدہ از تو بیت معمور است

قول ابو سعید خراز۔ علامت المدعی الفناء ذهاب حظه من الدنیا و الآخرة۔ **قول محقق۔** التلبسی عند ما لاعو دله یعنی حق تعالیٰ را ہستی است که

ایکم احسن عملا۔

رسالہ روح حقیقت حیات آنست کہ روح را روح ایمان دہند ہر کہ از خودی خود مردہ گردد و از حق در حق با حق زندہ شود حیات حقیقی او دارد۔ قال علیہ السلام لا حیوۃ للمومن من دون لقاء ربہ نظم

زندگانی نتوان گفت حیاتیکہ مراست | زندہ آنست کہ با دوست وصالے دارد

منہ حیات دنیا بحکم خطاب اول است کہ الست بربکم و حیات آخرت بحکم خطاب دوم لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار اگر در خطاب اول خود جواب گفتے دنیا را فنا بودے و اگر در خطاب دوم تو جواب گفتی آخرت را بقا بودی پس آخرت را جواب خود خواہد گفت تا باقی باشد۔

رسالہ غیب حیات عوام بوجود روح باشد و این را حیات صغری گویند و حیات خاص وصول بحق باشد و آن حیات کبری است زندگانی تن بجانست و زندگانی دل بقرب اللہ حیات احیائے حق نہ بجان است۔ احیاء لا یموتون ولکن ینقلون من دار الی دار نظم

بجز از خوردن و خفتن حیاتے ہست انسان را | بجانان زندگانی کن بہائم نیز جان دارد

حیات دنیا پردہ ظلمانیست برروئے تو کشیدہ چون این پردہ از پیش تو برگیرند بحیات ابدی رسانند تا این حیات برجا است لقاے ابدی در پردہ است حضرت رسالت را حیات نبوت نبوت بود در باطن کہ بدان زندہ بودہ است حیات بشریت بشصت و سہ سال بہ نہایت رسید فاما حیات نبوت باقیست ہمچنین اولیا و مشایخ را حیات بشریت میان شصت و ہفتاد بود کہ اعمار امتی بین ستین وسبعین فاما ایشان بحیات ولایت زندہ اند و آن نیز باقی باشد۔

رسالہ شیخ جمال الدین ہانسوی المولی حی لا یموت وکذا الاولیاء

کنند بدون ذکر حق۔

قول محقق - یکے از غیرت حق بر بندگان آنست که او را بغفلت یاد کنند۔

قول شیخ الاسلام نظام الحق والدین یعنی غیرت کراهیت داشتن از مشارکت غیر است در طاعت وعبادت۔

رسالہ غریب - غیرت بر دو نوع است یکے غیرت حق بر بندگان آنست که ایشان را از خلایق نگاهدارد که غیرت او حمایت بندگان است چنانچه خواجه ابوبکر دقاق میگوید الحجاب هو الغیره واما المانع من طریق الله اعلی من الغیرت مانع بمعنی ممنوع است یعنی آنرا که جذبه حق ربوده از طریق الله باز ماند چه از صوم وصلوة وسایر عبادت ظاهر منع کرده شد۔ قوله تعالی لا تقربوا الصلوة وانتم سکاری واین از کمال غیرت باشد که او را از اشتغال جوارح باز داشت ومستغرق انوار قلبی وروحی وسری گردانید حاکیا عن الله تعالی اولیاءی تحت قبائی لا یعرفهم غیری این نیز غیرتست چنانچه خواجه اویس قرنی فردا بقصد ملایک بصورت او بیافرینند تا کسے او را نشناسد جز حق۔

تفسیر بصایر - الناز که انه کان ظلوما جهولا گفت سبب غیرت بود که تا جز من کسے او را دوست ندارد۔

قول محقق - الحق غیور ومن غیرته انه لم یجعل الیه طریقا سواه۔

رسالہ عین القضات - غیرت حق تعالی حجاب بیش نهد واذا قرأت القرآن جعلنا بینك وبین الذین لا یؤمنون بالآخرة حجابا مستورا این نیز غیرتست۔

تفسیر غریب - چون ابوبکر صدیق تمام املاك واسباب خود در راه حق ایثار کرد صحابه پرسیدند که برائے عیال وفرزندان چه گذاشتید گفت الله ورسوله۔

عدم بر وجایز نیست اگر من نیست گردم در ملک او ہیچ زیان نبود واین اصلی است در صحت فنا۔ **رسالہ خواجہ عبداللہ انصاری**۔ پروانہ چون بشمع رسید بسوخت نیست شد بلکہ عین شمع شد ہستی او خود در تفرقہ بود و نیستی با دوست جمع شد۔ **نظم**

نیست شو تا ہمو کند بصواب　　لمن الملک را سوال وجواب

رسالہ قوت القلوب حب البقاء شرک فی الربوبیۃ لان البقاء صفۃ الباقی۔ **رسالہ کشف محجوب**۔ بقا سہ گونہ است یکے آنکہ ہر دو طرف او در فنا است چون اینجہان کہ نبود و نخواہد بود و در وقت باقی است دوم نبود و بودہ گشت و ہرگز فانی نشود و آن بہشت و دوزخ و آن جہان و اہل آنست سیوم بقائے کہ ہرگز نبود کہ نبود و ہرگز نباشد کہ نباشد و آن بقائے صفات و ذات حق است و مراد از بقائے وے دوام وجود وے است۔

قول محقق۔ البقاء بقاء العبد من مشاہدۃ الالہیۃ۔ **مولف** راست

زحق چو وصف بقا یافتی مشو مغرور　　بقا بقائے خدا لیست و غیر تش در کار

بیان چہل ششم

غیرت حق بر بندگان و غیرت بندگان برائے حق

قال اللہ تعالی قل انما حرم ربی الفواحش ما ظہر منہا وما بطن فاحش ظاہر شرک و فاحش باطن حسد است و قال علیہ السلام ما احد اغیر من اللہ ومن غیرتہ انہ حرم الفواحش ما ظہر منہا وما بطن یعنی ہیچ کس غیور تر از حق تعالی نیست و یکے از غیر تہائے حق تعالی آنست کہ ہر چہ بر بندگان خود ظاہرا و باطنا حرام گردانیدہ است بر آن ارتکاب نمایند۔

رسالہ خواجہ ابوبکر شبلی۔ غیرت الہی بر بندہ آن بود کہ انفاس خود را ضایع

حق تعالی فرمود آن بنده بدل باغیر ما آرامیده است و را بگوے تا دل از غیر ما بر دارد تا من حاجت او روا کنم فاما غیرت بنده برائے حق بود نه بر حق و آن چنانست که همه انفاس و احوال خود بر حق وارد و غیرت عمل مریدان است نه مقام اهل حقائق۔

رسالۂ خواجه نوری۔ وقتے موذنے بانگ نماز میگفت چون اینجا رسید که اشهد ان محمد رسول الله شبلی را غیرت جلوه کرد و گفت لولا انک امرتنی ما ذکرت معک غیرک مرة اخری فاکون کافرا حقا یعنی اگر تو نفرموده بودی من یاد میکردم با تو غیر ترا و اگر یاد کنم بار دیگر پس من کافر باشم بکفر حقیقی نه بکفر شرعی۔

رموز العارفین۔ چون حق تعالی بعنایت خود بنده را سعادت محبت خویش ارزانی فرماید در دل و چشم او غیرتے پیدا آرد چنانچه دل از چشم و چشم از دل حسد کند و گوئد

القلب یحسد عینی لذة النظر و العین یحسد قلبی لذة الفکر

از رشک تو بر کنم دل و دیدۂ خویش تا این نه بیند و نه آن دارد دوست

روح الارواح۔ خلق را فرمود مرا بشناشید و همه را از سر شناخت محروم کرد بحکم غیرت و گفت مرا به بیند و بر راه حجاب غیرت نهاد فردا که دیدها کشاده شود و حجب برخیزد و او را به بیند بخدا حجاب غیرت برخیزد۔

اداب المریدین۔ غیرت و حسد هر دو از نفس برخیزد و حسد بحکم شک باد که او را ننگ اید و غیرت بحکم تعین برائے آنکه غیر او را ننگ آید۔

ترجمۂ قشیری۔ حسد است و غبطت۔ حسد آنکه زوال نعمت یکے خواهد و غبطت آنکه مثل آن نعمت که یکے دارد آرزو برد که مرا همچنین باشد و این انبیا و اولیا را بود و حسد خلاف اینست۔

مسئله۔ علامت حاسد آنست که اگر حق تعالی یکے را نعمت داده است او بدان حکم راضی نباشد و محو آن حکم خواهد این خود کفر است دیگر علامت حاسد آنکه

این آیت نازل شد قال الله تعالی الیس الله بکاف عبده ایا بنده نکردی به پروردگار
خود که رسول را شریک گردانیدی. این معنی از کمال غیرت بود.

رساله روح. نخست هویت بالا بر صفات خود کشد بر غیر اولی تر و این آنست
که ای علم تو با مرده و ای امر تو بحکم ده و ای حکم تو بمن ده. مولف راست

بر جلال و بر جمال خویش دارد غیرت او زانکه ذات او احد و ان در دوی نبود سزا

منه. آنقدر غیرت که بر غیب دارد بر سر تو همان قدر غیرت دارد.

منه. در قدرت صد هزار هیچو ما افریدن بیک لحظه ممکن و روا است. فاما
در محبت هیچو ما افریدن روا نه که غیرت عنان قدرت گرفته است تا سر محبت بی کیفیت
ما را بود قدرت تخم فطرت در زمین حکمت کاشت انواع نباتات سر بر زد بعضی گل و بعضی
خار بعده غیرت وحدانیت همه را معدوم گردانید که من یکی و ایشان دو و آن جلال
و جمال است که بر ایشان هم غیرت کرد دیگری خود کیست.

منه. حضرت رسالت فرمود حبب الی من دنیاکم ثلث الطیب و النساء
و قرة عینی فی الصلوة. غیرت الهی در کار شد بجای طیب شکنبه شتر بر پشت
مبارک انداختند و بجای نساء ام المومنین عایشه جدا افتاد و نسبت گان او را بی ابی بلاک
گردانید. رساله لوائح غیرت معشوق زینت عاشق است و غیرت عاشق آرایش
معشوق تا کار بجای رسد که غیرت معشوق غیرت عاشق شود بحدیکه نخواهد معشوق
عکس خود را در آئینه بیند زیرا که میداند که بی مثال و بی نظیر است و مضمون خود گردد
و غیرت او این را از راه بردارد.

قول شیخ عثمان مغزلی. حضرت عزت بر یکی از پیغامبران وحی فرستاد
که فلان بنده را حاجتست و مرا نیز با او حاجتی هست اگر او حاجت من روا کند من
نیز حاجت او روا کنم آن پیغامبر عرضداشت کرد که الهی ترا چه گونه حاجت بکسی بود

خود سماع است نظم ؎

نکردی رد سوال بنده هرگز گدائی در ولم شیرین تو کردی

گدائے بانواع است ـ گدایۂ عوام رزق حلال و آسانی سوال و مغفرت از عقاب و نکال بود و درخواست خواص شوق و محبت و عشق و معرفت باشد و اقتراح اخص حق را از حق خواستن و غیر او را از ظاہر و باطن محو شده طلبیدن شیخ الاسلام نصیر الدین محمود اودہی قدس سرہ العزیز را این نظم ورد بود ؎

ہر کس از در تو حاجتے میخواہد من آمده ام از تو ترا میخواہم

چنانچه خانۂ گل را از جاروب پاک میکنند مقام دل را نیز جاروبے ہست و آن اینست که باوقات مرجوه و صلوة خمسه این مناجات بکنند الهی الهی ہرچه درون تو در باطن منست آنرا پاک کن و آنچه غیر تو ذہنم را فرو گرفته است آنرا بجاروب عنایت بروب

فضائل دعا ـ رساله اسرار الطریقت خواجه جمال ـ قضا را ہیچ چیز رد نگرداند مگر دعا چنانچه حضرت رسالت فرموده است لا یرد القضاء الا الدعا ـ نزدیک حق تعالی ہیچ چیزے گرامی تر از دعا خواستن حاجت نیست ـ

فضیلت دیگر ـ سرمایه عبادت و طاعت و زبده طاعت دعا است که الدعا مخ العبادة ـ

فضیلت دیگر ـ ہر که دست از دعا کردن بازگیرد حق تعالی استجابت دعا ازو بازگیرد قال علیه السلام ترک الدعاء معصیت حق تعالی قومی را که دست دعا بحضرت او برنیارند ایشانرا نکوہید کما قال الله تعالی و یقبضون ایدیهم نسوا الله فنسیهم آنانکه دست از دعا کردن بربندند و فراموش کنند حق تعالی ہم ایشانرا فراموش کند ـ **اوقات دعا کردن و حاجت خواستن** ـ بعد ہر فریضه و بین العشائین و وقت سحر و نیم شب و صبح گاه و وقت رقت که در سماع وجز آن پیدا آمده باشد قال

چون کسے را حاضر یا بہ تکلف نیز کند و چون غیبت شود غیبت گوید ہر کہ حسد کسے نکند حق تعالے
عمر او دراز گرداند۔ مولف راست ؎

زغیر و غیرت حق تا تو در امان باشی … بکن دعا و شروط اجابتش اموز

بیان چہل ہفتم

تاثیر دعا و شرائط اجابت و اوقات آن

قال اللہ تعالیٰ ادعونی استجب لکم معنی دعا خواندن و خواستن است درین
آیت بمعنی خواست یعنی بخواہید از من تا اجابت کنم و معنی مجیب پاسخ کنندہ دعاست
رسالہ غریب۔ ادعونی بالمعذرۃ استجب لکم بالمغفرۃ ادعونی
بلا غفلۃ استجب لکم بلا مہلۃ ادعونی من راس الاضطرار استجب لکم
بدفع اسباب المضار و فتح ابواب المسار۔

روح الارواح۔ اے بندہ من ترا میخوانم اجابت نمیکنی تو مرا بخوان تا اجابت کنم
اگر مخلوقے با مخلوقے جفا کند چون بر خطائے خود مقر آید او بہ بخشد ما ہم میخواہیم کہ تو مقر
آئی تا گناہ و عصیان تو در گذاریم اگر مخلوقے بندۂ خود را بمعاصی آلودہ بیند ادب کند
اما ہر کہ بمعاصی آلودہ پیش من آید و حاجت خواہد ما سائل را دوست داریم و حاجتش
روا کنیم۔ واما السائل فلا تنھر سر این معنی است برادران مہتر یوسف پیش مہتر یعقوب
زاری کردند و گفتند ارسل معنا غدا یرتع و یلعب مہتر یعقوب بنور نبوت دانست
کہ ایشان بعداوت میطلبند فاما چون سوال کردند رد نکرد مہتر یوسف را برابر ایشان فرستاد

ترجمہ قشیری۔ دعائے عوام باقوال و دعائے زاہدان بافعال و دعاے عارفان
باحوال باشد بعضے گفتہ اند زبان مبتدیان بدعا کشادہ بود و زبان محققان از دعا بستہ
رسالہ رموز الواہلین۔ این نظم از زبان مبارک حضرت بابرکت شیخ و مربی

اندرے باد عا ہمراہ گردانداگرچہ چیزے اندک باشد چنانچہ مہتر موسیٰ دعا کرد رب اشرح لی
صدری ویسرلی امری ونذر این بود کہ کے نسبحک کثیرا ونذکرک کثیرا لاجرم جواب
بروفق مراد یافت قال اللہ تعالیٰ قد اوتیت سولک یا موسیٰ پنجم چون خواہند کہ حاجت
دنیاوی عرضہ دارند مقصود عقبوی بردنیوی مقدم کنند چنانچہ مہتر سلیمان ملک خواست
گفت رب اغفرلی بعدہ گفت وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی
جواب شد ہذا عطاؤنا فامنن اوامسک بغیر حساب۔

رسالہ روح۔ علامت اجابت الدعاء المواظبۃ علی الدعاء فان الغیبۃ
عن الاجابت ھی حظلہ لم یبق عن العبادت ھی حقہ۔ اگرچند روز در اجابت
تاخیر شود دست از دعا باز ندارد۔

اما شرائط الدعا۔ الاول الاضطرار قولہ تعالیٰ امن یجیب المضطر
اذا دعاہ والثانی الاستغاثہ قولہ تعالیٰ اذ تستغیثون ربکم فاستجاب
لکم والثالثۃ الاخلاص قال علیہ السلام ان اللہ لم یستجب الدعاء من
قلب لاھی ای قالب غافل آنکہ دلش در حالت دعا بچیزے دیگر مشغول شود
وحاضر نباشد غافل بود دعائے او مستجاب نشود والرابع التضرع قولہ تعالیٰ
ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ الخامس الرغبۃ والرھبۃ قولہ تعالیٰ و
یدعوننا رغبا ورھبا والسادس اکل الحلال قال علیہ السلام
من کان اکلہ حراما وملبسہ حراما ومطعمہ حراما فانی لا یستجاب لہ
السابع الیقین والاعتماد قال علیہ السلام ادعوا اللہ وانتم موقنون
بالاجابتہ یعنی بخواہید از خدائے در حالت کہ شمارا براجابت یقین باشد۔

منہ۔ ہزاران ہزار کس ہست کہ ایستادہ دعامی کنند وکس بدعائے
ایشان التفات نمی نماید وشمارا میگویم اعطیتکم قبل ان تسألونی واحبکم

علیہ السلام اعمش الدعاء عند الروئۃ فانہا رحمۃ واستجابۃ وبعد جواب بانگ نماز وتکبیر بانگ نماز قال علیہ السلام یا علی علیک بالدعاء بین الاذان والاقامۃ فانہا لا ترد۔ وبعد ادائی خطبہ وبعد ارکناز دیگر خاصہ روز جمعہ۔

فواید الفواد۔ دعا قبل نزول بلا کنند کہ دعا از فرود بلا امیر و دبا دعا با بلا در ہوا یکجا شود بتعارضان اگر دعا را قوتے باشد بلا را باز گرداند واگر نہ بلا فرود آید وبعد نزول بلا ہم دعا باید کرد واگر بلا وفع نشود صعوبت او وفع گردد۔ ووقت دعا کردن معصیتے کہ کردہ باشد برخاطر نیارد وطاعت ہم کہ کردہ باشد عجب در دل نیارد کہ دعائے معجب مستجاب نیست نظر بر کرم حق دارد وموقن بود کہ این دعا البتہ مستجاب خواہد شد۔

وقت دیگر قال علیہ السلام ینزل ربنا کل لیلۃ الی سماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الاخر یقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسألنی فاعطیتہ من یستغفرلی فاغفر لہ رسول فرمود کہ فرود آید رحمت ورضائے پروردگار ہر شبے سوے آسمان دنیا ہنگامی کہ باقی ماندہ باشد ثلث شب آخر وحق تعالی بگوید کیست کہ بخواہد ازمن حاجتے پس من آن خواست او اجابت کنم وکیست کہ سوال کند ازمن پس او را اعطا دادہ شود وہر کہ آمرزش خواہد ازمن پس بیامرزم او را **نظم**

گر تو خواہش کنی چہا بخشد   آنکہ نخواستہ را عطا بخشد

درین اوقات حقیقت دعا مستجاب شود فاما وقت خشم وغازہ دعا نکند کہ ضایع رود۔ **شرائط اجابت دعا۔** امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمودہ است برائے اجابت دعا چند شرط است اگر آن را بجا آرند حقیقت دعا مستجاب گردد واگر یکے ازین شرائط خلل پذیرد در اجابت تاخیر افتد اول آنکہ تسمیہ بر زبان راند وپنج بار ربنا گوید قولہ تعالی فاستجاب لہم ربہم دوم در افتتاح واختتام درود خواند قال علیہ السلام الدعا بین الصلوتین یعنی میان دو درود دعا کند سیوم از سر اخلاص دعا کند چہارم

عن سنك وملتهى الرحمة من كتابك وباسمك الاعظم وجدك الاعلى وكلماتك التامات برحمتك يا ارحم الراحمين۔

رسالہ غریب مشایخ را در دعا و صبر کردن بر نزول بلا اختلافست بعضی دعا کردن فاضل گفتہ اند و بعضے صبر کردن اما محقق میفرماید باید کہ حاجتمندان را بر زبان دعا باشد و در دل رضا تا ہر دو معنی او را حاصل شود و بزرگے دیگر گفتہ بندہ باید کہ مراقب دل خود شود اگر دل بدعا رخصت کند دعا گوید و اگر نہ صبر بہتر در خبر آمدہ است بعضے بندگان دعا کنند حق تعالی را دعا کردن ایشان خوش آید جبریل را فرمان دہد کہ حاجت این بندہ تاخیر کن کہ زاری و عجز او را ما دوست میداریم

مولف راست

چو خوش می آیدت نالیدن من رہا کن تا بنالم بر درت زار

حضرت رسالت فرمودہ است بندہ باشد کہ دعا کند و خدا ابا او در خشم شود و رحمت خود از و بگرداند بار دیگر دعا کند ہم در خشم آید سیوم بار دعا کند ملایک را فرمان شود کہ بندہ من جز من دیگر برا نمی بیند و از غیرے نمیخواہد دعائے او مستجاب کنید۔

مولف راست

ترا چو گشت دعا مستجاب شد واجب کہ شکر نعمت منعم ادا کنی ہمہ حال

بیان چہل ہشتم

فضائل شکر نعمت حضرت منان و تاثیر ادای آن

رسالہ مقصیدات۔ قولہ تعالی یا ایہا الناس اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اگر نعم یاد کنی ضرورت شکر گوئید شکر نعم جوارح آنست کہ کارے مرضی کنی و آن عبادت است چنانچہ زکوۃ شکر مال است و صوم شکر شہوت بطن

قبل ان ندعونی۔

مسئلہ حق تعالیٰ بکرم خود فرمود کہ کسے کہ در دنیا سوال کردن از من شرم کند من او را نخواہم وہر کہ گستاخ وار از پردہ شرم بیرون آید واز من چیزے حقیر بخواہد من او را دوست دارم۔ **شرط دیگر رسالہ خواجہ سہل تستری**۔ ہر دعائے کہ حالی است زود باجابت مقرون شود وحالی آنست کہ درحالت دشواری وحیرانی دعا کنند بالیقین مستجاب گردد۔

وآداب دعا۔ در دعا بجیب وراست نگردد وبیک زانو نہ نشیند وہر دو دست تا آرنج برہنہ ودستہا را بالا کشد ودر خشم وغضب دعا نکند بزاری وآہستہ حاجت عرضہ دارد کہ بلند دعا کردن معصیت است قولہ تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ انہ لا یحب المعتدین۔

فوائد الفواد۔ وقت دعا ہر دو دست کشادہ وبرابر سینہ دارد واین چنین ہم ہست کہ دستہا متصل یک دیگر وباز کند ویقین داند کہ ہمین زمان بر دستہائے من چیزے خواہند انداخت۔

نماز اجابت دعائے حاجت۔ باوقات مذکور در بین العشائین ونیم شب چہار رکعت بیک سلام در ہر رکعتے چہل بار فاتحہ خواند بحسب بعد سلام رخسارہ راست برزمین نہد وچہل بار بگوید یا حی یا قیوم بعدہ رخسارہ چپ نہد وچہل بار بگوید وعنت الوجوہ للحی القیوم وحاجت خواہد بحقیقت آن مہم برآید مجرب است۔

نماز حاجت نوع دیگر۔ ہر وقتیکہ او را خوش آید دوازدہ رکعت نماز بیک سلام بگزارد وہر چہ داند از قرآن بخواند بعد از تشہد این دوازدہ رکعت سلام ندہد ہمچنان در سجدہ رود وہفت بار الحمد للہ بخواند وہفت بار آیت الکرسی بخواند وده بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر بگوید ویکبار این دعا بخواند اللھم انی اسئلک بمقعد العز من

رسالہ ترجمہ قشیری۔ قال اللہ تعالیٰ لئن شکرتم لازیدنکم حقیقت شکر نزد محققان اعتراف آوردن است بہ نعمت منعم بخضوع و صفت کردن خداوند تعالیٰ بشکوری یعنی او پاداش دہندۂ بندگانست بشکر گفتن مر نعمت ہائے حق تعالیٰ را۔

منہ۔ شکر سہ است شکر عالمان بزبان باشد و شکر عابدان نوعے از افعال بود و شکر عارفان بہ تفویض احوال۔

قول محقق شکر نعمت حق گفتن کسے را ممکن نیست و ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا سر این معنی است و قلیل من عبادی الشکور ازین جہت فرمودہ است

قول شیخ الاسلام زین الحق والدین داؤد حسین شیرازی خلیفہ شیخنا و مخدومنا۔ شکر زبان نہایت ندارد چہ اگر شکری گفت آنرا شکر دیگر باید گفت و ہمچنین مسلسل باشد شکر گفتن فرمان نیست نگفت کہ قولوا شکرا بل عمل کردن فرمان است کہ اعملوا آل داود شکرا و قلیل من عبادی الشکور۔ فاما ہر کسے بوسع امکان خود شکرے بگوید۔ لا تجد اکثرھم شاکرین ای المستقیم مراد از راہ مستقیم شکر است و شیطان گوید ہر آئینہ زبان ببستم تا مردمان را شکر گفتن ندہم و دران راہ رفتن نگزارم مردم را باید کہ شکر نعمت مردمان بگوید تا شکر حق تواند گفت کہ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من نزلت الیہ نعمۃ فلیشکرھا۔ **شعر پارسی**

سید مرسلان و مرسل راز	داد فرمان بشکر نعمت و ناز
گل نعمت برائے ہر کہ شگفت	شکر آن روز و شب بباید گفت

وعنہ علیہ السلام النعمۃ وحشیۃ قیدوھا بالشکر **نظم**

خاتم ملک وحی و خاتم دین	شکر فرمود بر ضعیف و امیر
باز نعمت چو ہست وحشی را	صید از قید شکر کن او را

بطن و فرج است یعنی شہوت بطن سبب بقا است و شہوت فرج بقائے نسل است چہ وجود ترا دوام ممکن نیست پس دوام وجود ترا در وجود فرج تو بستند فجعله نسباً وصہراً و حج شکر بدن است و شکر زبان گفتن کلمہ طیب است و شکر دل دانستن حقیقت لا الہ الا اللہ است و شکر جان بودن بر کلمہ طیب۔

اربعین مولانا سدید عوفی۔ شکر باری بر محجوبی آنست کہ در بخارا محجوبی بود نماز در مسجد گزاردے او را گفتند لیس علی الاعمی حرج گفت شکرانہ آنکہ پائے من سلامت است در مسجد میروم بعد چند گاہ چشم او بینا شد۔

قوت القلوب۔ شکر اللسان حسن الثناء علی اللہ وکثرۃ الحمد للہ تعالی واظہار انعامہ واحسانہ۔

قول محقق۔ شکر المعرفۃ یعنی ہرچہ برجان از خیر وشر وارد شود من اللہ داند وہو الضار والنافع۔

رسالہ شیخ جمال الدین ہانسوی۔ الشکر شکران عند وجدان النعم ہذا شکر العوام وشکر عند فقدان النعم وہذا شکر الخواص یعنی یار چیزی دون حق از وی رفت۔

نقل من خلاصۃ الحقائق سئل بعضہم عن الشاکر والشکور فقال الشاکر من یشکر علی الرضاء والشکور من یشکر علی البلاء وقال بعضہم الشاکر الذی یشکر علی الموجود والشکور الذی یشکر علی المفقود وقال [illegible] المعرفۃ الشاکر خوفہ ابلغ والشکور رجاءہ ابلغ والشاکر [illegible] والشکور من الشاکرین قلیل والشکار من القلیل قلیل [illegible] صادقا والشکور یکون مصدقا والشکار یکون صدیقا [illegible] اللہ علیہ وسلم الطاعم الشاکر بمنزلۃ الصائم الصابر

بیان چہل ونہم

غرائب و لطائف منع و عطا

رسالۂ شرف فقر۔ خواجہ حسین منصور میگوید لو عرف خلق العالم حلاوت المنع ما سئل من الله العطا اگر خلق حلاوت منع بداند ہرگز از حق تعالی عطا نخواہد **منہ**۔ حلاوت منع کسے شناسد کہ خواری سوال شناسد زیرا چہ سوال مراد خود جستن است و یافتن مراد از دوست دور از قساون است۔

قول امیر حسین قدس اللہ سرہ العزیز سبحان اللہ در نا یافت چندین یافت و اندر منع قوت مراد بدوست وصول بود حضرت رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم برائے تحویل قبلہ سوال نہ کرد اگرچہ مراد رسول اللہ بود چہ سائل بر اندازۂ حال خود میخواہد و آنکہ سوال نکند بمقدار کرم خود حق تعالی او را دہد سوال در شریعت عبادت است و در حقیقت شرک۔ عارفان برائے اطاعت امر سوال کنند کہ ادعونی استجب لکم نہ از جہت طمع و نیز ترک الدعا معصیۃ مسطور است کمال مرد آنست کہ منع از حق عطا داند و یافتن عطا بلا منعہ عطاء و عطاءہ منع سر این معنی آنست ہر کہ با منع بندگی کند بے علت کردہ باشد چنانچہ عامہ مومنان از کفر گریزند اہل حقیقت از عطا ہمچنان احتراز کنند چون حق تعالی بعلم قدیم مراد بندہ میداند پس یاد دادن چہ حاجت است و نیز محل سوال زبان و عبارت است چون سر حاضر گشت عبارت خواست زبان معبر از قلب است و قلب بحق قریب تر از زبان است بعید را واسطۂ قریب کردن محال است حضرت رسالت آراستہ حقیقت بود مراد نخواست و ما را سوال کردن فرمود کہ آراستہ شریعتیم اگر منع ہستی بودے ہیچ بندہ بر در حق نبودے و اگر عطاء نبودے ہمہ موجودات

چون گزاری تو شکر نستیز د ور شوی ناسپاس بگریز د

تفسیر رموز الواعظین - شکر برائے مزید نعمت است و ثنا بامید مسرت و روح بعد یافتن نوال است و حمد مخصوص مر منعم و معطی حقیقی را است و نیز شکر بر سہ نوع است شکر عوام بہ نعمتہائے ظواہر باشد از بدنی و دنیوی چنانچہ صحت تن و عافیت بدن و عطیہ رزق حلال و طاعت لازمہ و عبادت متعدیہ و اقامت شرائط شرایع فاما شکر خواص بر آلائے نعم باطنی بود چنانچہ فکر و محبت و عشق و معرفت افعالی و صفاتی و شکر اخص بنیل آلائے شکری در وحی از صفات ذاتی و تحیر و استغراق شوق باشد۔

منہ - بندہ بہیچ وجہہ شکر نعم منعم حقیقی نتواند گفت چہ ہر گاہ کہ توفیق شکر یافت آن توفیق شکر را شکر دیگر واجب آمد باز آن شکر را شکر دیگر پس مسلسل شود۔

رسالہ خواجہ ابوسعید ابو الخیر - ہر کہ این رباعی را ورد خود سازد۔ **رباعی**

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد احسان ترا شمار نتوانم کرد

گر بر تن من زبان شود ہر موئے یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

حق تعالی او را از شاکران گرداند و نعمت دین و دنیاے او بر مزید گردد کہ الشاکر یستحق المزید۔ چون بندہ شکر گوید دو فرشتہ کہ نامزد بندہ است دعا کنند کہ زیادہ باد نعمت تو

قول خواجہ عثمان مغربی - شکر شناخت عجز خود است از کمال نعمت حق

بعضے محققان گفتہ اند میان شاکر و شکور چہ فرق است شاکر در حالت ہستی و تونگری شکر گوید و شکور در حالت نیستی و فقر شکر گوید و شاکر آنست کہ اگر عطا یابد شکر گوید و اگر نیابد ہم شکر گوید چہ منع و عطا ہر دو از حق بیند۔ **نظم**

بہر حال مر بندہ را شکر بہ کہ بسیار بد باشد از بد بتر

مولف راست

شاکر آنست حقیقی کہ گہ منع و عطا منعم و مبلی را یاد کند از دل و جان

وقلنہ الصبر علی مایکن هوں۔
قول مجدد ومناوشیخنا بندہ صبر نتواند کرد کہ ضعیف است فاما تصبر کند۔
رسالہ قشیری صبر بر دو قسم است یکے صبر بکسب بندہ است و آن اوامر ونواہی باشد۔ دوم صبر کہ از کسب بندہ نیست آن بر رنج و بلاہاے خدا یتعالی بودن است هنه۔ و اصبر امر است بعبادت کردن و ما صبرك الا باللہ عبودیت است ہر کہ از درجہ للہ ترقی کند بدرجہ باللہ رسیدہ باشد یعنی از مقام عبادت بمقام عبودیت۔
قول ابوعلی صبر استعانت است بحق از ہمہ بلاہا از ہمہ صبرہا صعب تر صبر کردنست از حق تعالی صبر با حق وفاداری است وصبر از حق جفا کاری است۔
رسالہ مختصر صبر در ہمہ کارہا ستودہ است مگر در عشق معشوق کہ عشاق صابر را نہ پسندد و قال اللہ تعالی وعجلت الیك رب لترضی نظم
ہر نصیحت کہ کنی بشنوم اے جان عزیز صبرم از دوست مفرما کہ آن نتوانم
فاصبر صبرا جمیلا آنست کہ صاحب مصیبت میان قوم چنان آرامیدہ باشد کہ آن قوم نشناسد کہ صاحب مصیبت است۔
قال علیہ السلام الصبر علی المصیبۃ تسع مائۃ درجۃ برحضرت رسالت یکیے بے ادبی کرد رسول را از ان ناخوشی پیدا شد فرمان آمد فاصبر فانك باعیننا درین آیت رسول تواجد کرد ام المومنین عایشۃ درین محل پائے رسول اللہ افتاد حضرت بابرکت شیخ این امید وار را فرمود حق تعالی بندہ خود را میفرماید ولربك فاصبر چنانچہ کسے مرکسے را منت کند و بگوید کہ برائے خاطر من این چنین کارے بکن اللہ تعالی میفرماید برائے پروردگار خود صبر کن قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا احب اللہ عبدا ابتلاہ فان صبر احتباہ وان رضی اصطفاہ۔

معدوم گشتے منع مراد حق است و در عطا شائبہ مراد بندہ است مراد دوست بر مراد
خود راجح داشتن کار محبان است۔ نظم

اگر مراد تو اے دوست نامرادی ماست | مراد خویش دگر بار من نخواہم خواست

رسالہ روح۔ مرد بمعرفت نہ رسد تا منع و عطا نزد او یکسان نباشند و خواجہ
شبلی میگوید عارف اوست کہ منع نزد او دوست تر از عطا باشد۔

قول محقق۔ ہمہ آن باد کہ او خواہد و آن مباد کہ ما خواہیم۔ مولف راست

چو ستر منع و عطا یت کشا د زین پس دان | کہ چیست صبر و بلا و توکل و تفویض

بیان بیست و پنجم

فضائل صبر و بلا و محنت و حزن و لطائف توکل و تفویض و شمائل صابران و متوکلان و بلا کشان

صبر۔ قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اصبروا و صابروا و رابطوا۔

تمہیدات عین القضات۔ قالب و قلب و روح بصبر مامور اند
یعنی اصبروا ایہا الجسد علی طاعۃ اللہ و صابروا ایہا القلوب بکرم علی بلاء اللہ تعالیٰ
و رابطوا ایہا الارواح کم علی الشوق الی اللہ یعنی استوار باشید بشتر باشوق
رویت حق۔ صبر بر سہ قسم است الصبر فی اللہ ای فی سبیل اللہ آن سکونست
و الصبر الی اللہ آن اخلاص است و الصبر مع اللہ آن دوام مشاہدہ است
در صبر حصول سعادت معیت است با حق تعالیٰ کہ ان اللہ مع الصابرین
خدمت خواجہ فرمود صبر علتیہ باعثہ حق است۔ بر علیۂ باعثہ ہوا۔

قوت القلوب۔ اکثر المعاصی فی شیئین قلۃ الصبر عما یحبون

محبوب مذموم باشد۔
بلا و محنت و حزن ۔ قال اللہ تعالیٰ ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات یعنی ہر آئینہ بیازمایم شما را بچیزے از ترس و گرسنگی و نقصان کردن مالہا و نفسہا و میوہا یعنی ابتلا از موداں آت محبت و راحت و نعمت و معنی برگزیدن و پاکیزہ گردانیدن و برکشیدن و سزاواری قرب داون قال اللہ تعالیٰ وفتناک فتونا یعنی پختہ گردانیدیم ترا بہ بلاہائے خود تا صافی گشتی و پاکیزہ شدی و سزاوار قرب ما شدی۔ آیت دیگر ولیبلی المومنین منہ بلاءً احسنا مشیر این معنی است۔
کلمات قدسی یا موسیٰ من لم یصبر علی بلائی فلیخرج من تحت سمائی فلیطلب ربا سوائی ومعنی آیت دیگر ولربک فاصبر در تفسیر مسطور است حق تعالیٰ بندۂ خاص را بطریق نوبت پیغمبر باید کہ برائے رضائے پروردگار خود بر بلا و حکم ما صبر کن کہ حلاوت ایمان نیابند تا بہدف تیر بلا مبتلا نشوند **مصراع** من ساختہ جان را بہدف تیر بلات
فضیلت دیگر قال علیہ السلام یتعاھد اللہ عبدہ بالبلاء کما یتعاھد الوالد الشفیق ولدہ وعنہ علیہ السلام البلاء کلاء من کرم اللہ لا یعطی البلاء باولیاءہ **نظم**

تا بلا را بکس عطا نکنیم ۔ تا مرا و راز اولیا نہ کنیم

وعنہ علیہ السلام ان اشد البلاء علی الانبیاء ثم الاولیاء ثم الامثل
تذکرۃ الاولیاء قول خواجہ حسن بصری لیس بصادق فی دعواہ من لم یصبر علی ضرب مولاہ۔
روح الارواح ۔ اگر بلا و محنت و غم نبودے ذرہ لذت بہشت نیافتندے مہتر آدم لذت بہشت نیافت از انکہ بلا ندیدہ بود۔

فوائد الفواد صبر بر سه نوع است. صبر عنهن یعنی از عورات پرهیز کند و میل بدیشان ننماید و صبر علیهن یعنی اگر پرهیز نتواند کرد و زنے یا کنیزکے کند و بر بلائے ایشان صبر نماید و صبر علی النار است یعنی اگر ازین دو قسم نگذرد و در خطرهائے فسق افتد صبر بر آتش باید کرد.

شمائل صابران. **رساله سر الله** حقیقت صبر آنست که صبر در صابری از صابر بنگریزد و صابر از صبر در روے گریزد از جهت آنکه صبر ستیهندگی است و ستیهندگی از بے معرفتی است و اگرچه صبر شرک است و صابر را صبر شرک چه کند که دعوی لقب دعوی ربوبیت است و آن کافری است چون حق حق است صبر چیست و صابر کیست و در قهر او صبر کردن از نایافتن اوست و اگر نه با قهر او که بر آید که یک صدمه منادی قهر صد هزار جان نبی و ولی منهزم کند صبر در لطف از ناتمامی است و ایستادگی و اگر نه صولت قدسی صبر صابران را سرمایه صبر نگذارد و شرط صبر رسم صبر است و ما در دم عشق از صبر بیگانه شدیم اگر صبر نماند علم صبر معلوم است که عاشق بر همه علمها محیط است قول عاشقے است.

استغاث صبری من الصبر   فنادی الصبر یا صبر اصبر

رساله روح الارواح یعنی صبر چیست حبس کردن است الصبر اسرار المحبت و اظهار النعمت و حقیقت الصبر تجرع البلوی من غیر الدعوی صبر بر سر بلا چشیدن است و از دعوی دم در کشیدن.

رساله طوالع صبر اعید و رود بلا باشد و ان مقام مهتر ایوب علیه السلام بود انا وجدناه صابرا صبر موجب ادراک سعادت ابدی و سبب نیل عزت سرمدی است و ثواب آن بیشمار قال الله تعالی انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب. ستر این معنی است صبر در بلائے محبوب محمود است اما صبر از لقائے

ترجمہ قشیری۔ الحزن علی القلب من مخافۃ القطعیۃ۔

تفویض و تسلیم قول شاہ شجاع کرمانی۔ ثلث من علامۃ التفویض ترک الحکم فی افعال اللّٰہ و انتظار القضاء وقت الی وقت و تعطیل الارادۃ لتدبیر اللّٰہ۔

قول شیخ عبداللہ سہل تستری جبن سئل عن التفویض فقال من ادعی شیئاً فلیس بمفوض۔ شعر

افوض امری الی خالقی	وحسبی الٰہی ونعم الوکیل
ولا ارجعت الی غیرہ	فان الالٰہ بکلی کفیل

رسالہ مختصر یعنی تسلیم سپردنست وسپارندہ مالک باید تا سپردن درست آید خلیل اللّٰہ گفت اسلمت لرب العالمین سرد شدن آتش فانی بدار فنا کہ موقدش مخلوق بود مکافات تسلیم آمد و حبیب اللّٰہ گفت و افوض امری الی اللّٰہ مکافات تفویض سرد گشتن آتش باقی بدار بقا بر چاکران حضرت رسالت آمد نہ براو کہ موقدش حق تعالی است

اداب المحققین۔ خود را تسلیم کردن بحق تعالی آنست کہ نعمت و بلا را از و داند و بیکے شاد و بدیگرے غمگین نشود والا از حاضری بغایبی افتد کہ تسلیم قرار دست باحق بمعرفت درست کہ نہندۂ بلا و نعمت اوست۔ نظم

بگزاشتہ ام مصلحت خویش بدو   گر کشد ور زندہ کند او داند

کشف اسرار۔ تسلیم و ترک تصرف نشان بندگی است کہ مملوک را در ملک مالک تصرف نباشد کہ تصرف در حکم اعراض از حکم است و آن کفر باشد قال اللّٰہ تعالی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللّٰہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر و بشیر

قول خواجہ معروف کرخی - لیس بصادق فی دعواہ من لم یتلذذ علی ضرب مولاہ۔

فضیلت دیگر قول خواجہ جنید - لیس بصادق من لم یشکر علی ضرب مولاہ۔

قول مالک دینار - البلاء سراج العارفین و یقظة المریدین و هلاك الغافلین۔

قوت القلوب - البلاء من اخلاق المبلی اگر در نزول بلا مبلی را یاد کند آن بلا او را نعمت شود۔

قول رابعہ - بلاء المحب عندی نعمة۔

قول عبد اللہ انصاری - بلا از دوست عطا است و از عطا نالیدن خطا است ادب بلا آنست کہ شکایت و جزع نکند و جز مبلی التجا بغیر نہ نماید و نزد اہل سنت و جماعت از حق تعالیٰ وضع بلا و محنت بر بندگان واجب کما قال اللہ تعالیٰ و اذ ابتلیٰ ابراهیم ربه بکلمات۔

حزن - قال علیه السلام ان اللہ تعالیٰ یحب کل قلب حزین صاحب حزن در یک ماہ چندان راہ طریقت رود کہ دیگرے سالہا نرود چون حق تعالیٰ بندہ را دوست دارد حزنے در دل او پیدا آرد در تفسیر مسطور است حزنے کہ در دل مبارک حضرت رسالت بود اگر جمیع انبیا و مرسلان فراجمع شوند بوے از ان حزن نتوانند کشید۔

قول خواجہ - اگر محزونے در زمین بگذرد حق تعالیٰ بر آن امت رحمت کند قال علیه السلام ان الحزن فی ظل اللہ تعالیٰ بزرگے بود اگر یارے از ان او سفر کردے گفتے چون محزونے را بہ بینی سلام من برسانی۔

وکلت الی المحبوب امری کلہ   فان شاء احیانی وان شاء اتلفا

رسالہ غریب۔ علامت توکل سہ چیز است سوال نکند واگر فتوحے آید رد نکند وچون بستاند حبس نکند۔

قول خدمت خواجہ۔ المتوکل لایطلب من مولاہ رزق غد کما لایطلب عمل غد۔

رسالہ شمسیہ۔ توکل بر چہار قسم است متیقن وغالب واستواء الطرفین ومغلوب متیقن آنکہ یقین داند کہ انچہ روزی ہست رسیدنی ست قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رزق العوام فی یمینہم ورزق الخواص فی یقینہم وغالب آنکہ بیشتر داند کہ انچہ روزی من ہست رسیدنی است واندکے داند کہ نہ رسد واستواء الطرفین آنکہ دل او در وجود وعدم رزق برابر باشد ومغلوب عکس غالب است۔

قوت القلوب حقیقت التوکل القرار من التوکل ای ترک السکون بمقام التوکل

رسالہ شیخ جمال ہانسوی۔ التوکل قطع الاسباب مع اطمینان القلب لغیر التردد وترک طلب الرزق قال بعض اہل الرویا صنہ التوکل الثقۃ بالوعد وترک التدبیر للعبد وقال السری التوکل ترک تدبیر النفس وعن بعض الحکماء انہ قال مثل التقوی و الیقین کمثل کفتی المیزان والتوکل لسانہما وبہ یعرف الزیادۃ والنقصان۔

ترجمہ قشیری۔ حاتم را گفتند از کجا میخوری گفت وللہ خزائن السموات والارض ولکن المنافقین لایفقہون حقیقت توکل آنست کہ در تو جنبش

لقوم لو ملوں ل۔

کشف المحجوب ۔ عزیز بندۂ باشد کہ سبب اسباب ازو بردارد و او منتظر وارد حق باشد تا ہر چہ صفت آید یعنی ہیچ تصرفے اختیار نکند آلافت فی التدبر والسلامۃ فی التسلیم **نظم**۔

تسلیم نمی شوی ازان غمگینی ۔ تسلیم شو ہر آنچہ آید پیشت

طوالع ۔ تسلیم عند ورود بلا باشد این مقام مہتر ابراہیم بود کہ حسبی سوالی علمہ بحالی گفت **نظم**

علم تسلیم ہیچ دانی چیست ۔ ارّہ بر سر نہند و تو لتسلیم

خدمت خواجہ فرمودہ است یعنی تفویض گزاشتن کار بکسے وماندن بجبز۔ اگر کسے روئے بحق آرد و ثقت واعتماد براو کند وکار خود بدو گزارد و ہر چہ از مجاہدہ پیش آید بران مستقیم ماند او را ہیچ کم نیاید وکرم ہائے خدا با نواع معاینہ کند۔

رسالۂ غریب ۔ ہر کہ در میدان تفویض افتاد مرادات او را ہمچنان در کنار او نہند کہ عروس را در کنار رشتہ دارند مہتر جبرئیل خلیل اللہ را گفت ھل لک حاجۃ فقال حسبی ربی **مثنوی**

آن شنیدی کہ تا خلیل چہ گفت ۔ وقت آتش بجبرئیل نہفت

گرد بیرون سراز دریچہ جان ۔ کای برادر تو دور شو زمیان

عصمت او دلیل من نہ بس است ۔ علم او جبرئیل من نہ بس است

چون خلیل آن خویش را بگزاشت ۔ آتش از فعل خویش دست بداشت

توکل قال اللہ تعالیٰ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ معنی توکل استوار بودن واعتماد کردن بر وعدہائے حق است ہر گاہ کہ وثوق اعتماد شود بندہ باشد او را عنایت حق تعالیٰ التوکل ثقۃ باللہ ایست۔

کہ بروئے خوبان معرفت داشتہ اند کہ ایشان را برشک از غیر نگاہ میدارد
ہر کہ برروے توکل کند درمبداء عشق متہم بود ہر کہ در ہستی او در آمد
پس حاجتمند توکل باشد کہ توکل کردن از غیر در آمدن است واگر
جانرا بحق انس است حاجتمندی اسم توکل نیست نہ وقتے بیگانہ بود واکنون
آشنا است کہ ازو بدو توکل میکنی۔

رسالہ شیخ نجم الدین کبری۔ التوکل علی اللہ وھو الخروج عن
الاسباب والسبب بالکلیۃ ثقۃً باللہ کما ھو بالموت والقناعۃ ھی
الخروج عن الشھوات النفسانیۃ والمتمتعات الحیوانیۃ۔

رسالہ وحی۔ اسرار التوکل استواء القلب عند الوجود والعدم

مولف راست ؎

یعنی بوجود رزق خوشدل نشوند | واندر عدمش حزین و غمگین نبوند

قول شیخ علی دقاق۔ توکل سہ درجہ دارد اول درجہ توکل صبر است و
آن صفت مومنان است۔ قولہ تعالیٰ فتوکلوا ان کنتم مومنین
دوم درجہ توکل تفویض است آن صفت اولیا است کہ افوض امری الی اللہ
سیوم درجہ توکل تسلیم است آن صفت انبیا است متوکل رادل بر وعدۂ
حق ارامیدہ باشد وصاحب تفویض بحکم حق رضی باشد وصاحب تسلیم بعلم حق لبندہ کند

بیت ؎

تراچو نعمت صبر و توکل و تسلیم | زحق عطا شد اندر رضاش باش مقیم

بیان پنجاہ ویکم

فضائل رضائے خدائے ومعنی آن وشمائل راضیان

اسباب پیدا نیاید۔
قول ابوسعید خراز توکل اضطرارے است بے آرامش و آرامش است بے اضطرار۔
رسالہ اداب المحققین۔ توکل حقیقی آنست کہ بداند کہ عطا و منع بحکم اوست و قسام مہربان و بے غفلت است گمان نوا نیست کہ از رزق چارہ نیست اما رزق را از تو چارہ نیست **نظم**

بدنبال روزی چہ باید دوید ۔ تو بنشین کہ روزی خود آید پدید

قول محقق الرزق رزقان رزق تا تیبہ و رزق یا تیک۔ در تفسیر است معنی رزق کریم آنست کہ خانہ نشستہ رزق برساند۔
رسالہ شیخ عبداللہ انصاری۔ توکل آنست کہ چون نیابی شکر کنی و چون بیابی ایثار کنی وقتے خواجہ جنید بخدمت رابعہ آمد پرسید ای جنید حال خوردن تو چیست گفت اگر بدید بخورم و اگر ندہد قانع باشم رابعہ فرمود سگان کوے ما را ہمین خاصیت است پرسید بگو چہ کنم گفت۔ **نظم**

اگر ندا دشکر کاندران خیراست ۔ اگر بدا د تو بر بندگان بکن ایثار

قول پیر ہریو۔ دست بجنبان تا کاہل نشوی روزی از خدادان تا کافر نشوی مراد از جنبانیدن دست آنست کہ در شب تاریک از بستر بخیزی و وضو سازی و نماز کنی و دست برداری از حق حاجت خواہی۔
رسالہ سراللہ۔ توکل آنست کہ چشم از غیر حق فارغ باشد و اگر برسم بدو نگری در توکل کافری است و اگر از و درنگری در توکل موحدی توکل باران یقین است کہ از ابر وجود بر دل بارد و شبہات نفسانی بردارد و توکل چادر عنایت است کہ

بندہ در مشاہدۂ مولی مستغرق شود از بلا خبر نباشد۔ رباعی ؎

در درد قدح در دل که آن می باید ؛ در دیگر زشست بیشتری باید
تا نخست عجب لیک بسے خوش خو ارست ؛ ہر چند ہمی خورم و گرمی باید ؛

قول محقق ؎ من الرضاء ان لا یقول العبد هذا الیوم شدید الحر ولا شدید البرد۔ بزرگے گفت این باران چہ خوش می بارد ہاتف آواز داد کہ نا خوش کے باریدہ است۔ نظم ؎

ہر چیز کہ ہست آنچنان می باید ؛ وآن چیز کہ آنچنان نمی باید نیست

قول خواجہ فضیل عیاض الرضا نظر القلب الی قدیم اختیار اللہ تعالی للعبد۔

ترجمہ قشیری۔ نشان رضا سہ چیز است ترک اختیار پیش از قضا و نا یافت کراہت پیش از قضا و ہیجان دوستی در میان بلا رسول علیہ السلام فرمود اسالک الرضا بعد القضا کہ رضا پیش از قضا عزمت بر رضا و رضا از پس قضا عین رضا است۔

رسالہ اداب المریدین۔ الرضا هو التلذذ بالبلوی۔

رسالہ سر اللہ حقیقت رضا صفت اوست و آن صفت آگاہ ترا است کہ تو بے صفت خویش مانی و او را بدو شناسی از خود و بے حکم او دم نزنی کہ بے محکومی محکومی است و رضا را سہ نشان است رضا از دو رضا بدو و رضا در و رضا از و مسلمانی رد سکون در حکم است و رضا بدو عارفیت و سکون در مشاہدہ است و رضا در و شوخگی و بے رضا بودن است رضا در حکم شاید و در حق نشاید اگر راضی شوند خورسند شوند و ہر کہ خورسند است موقوف است و ہر کہ موقوف است از اسرار بیرون است طفل است آنکہ راضی است محقق است آنکہ نہ راضی است۔ راضی نشود اگر تو راضی شوی او راضی شود اگر تو راضی نشوی آنچہ مبادی است رضا است و آنچہ انتہا است نا رضا است

قال اللہ تعالی رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ہرچند بندہ خود را از حق تعالی راضی تر یابد بباید دانست کہ حق تعالی از او راضی است رباعی

آنانکہ رضائے حق بجان میجویند ۔ در راہ رضائے او بسر می پویند
ہر ایک ہمہ آن کنند کہ حق فرماید ۔ حق نیز ہمان کند کہ ایشان گویند

قال علیہ السلام ان للہ رجالا یرضی برضائہم و یغضب بغضبہم فانما انہم یرضون ام رضاءہ و یغضبون الغضبہ۔ نظم

ہرچہ خواہی آن کند گر ہرچہ خواہد آن کنی ۔ انچہ گوئی بشنود گر ہرچہ گفت او بشنوی

رسالہ غریب۔ رضا آنست بلائے کہ رسد ازان کراہیت نکند و ازان حظ گیرد و صبر آنکہ چون بلائے رسد بدان صبور باشد و بے باکراہیت الرضا مع الشوق والصبر مع الکراہیۃ این باشد۔

قول خدمت خواجہ۔ بندہ را ہمہ وقت رضائے مولی باید جست فاما اگر در تمامی عمر یکبار رضائے حق حاصل شود کافیست۔ نظم

اے حسن یکنفس تو مارا باش ۔ تا ہمہ عمر ما ترا باشیم

در خبر است۔ انی انا اللہ لا الہ الا انا من لم یرضی بقضائی ولم یصبر علی بلائی ولم یشکر علی نعمائی فلیطلب ربا سوائی ولیخرج من تحت سمائی ہرکہ بہ بارگاہ رضا رسید صحیفہ او در نوشتند زیرا چہ انچہ او کند عزیز تر بود کہ حفظہ را بران اطلاع دہند قال علیہ السلام الرضاء بالقضاء باب اللہ الاعظم۔

رسالہ طوالع الرضاء شجرۃ فی الجنۃ تجر صاحبہا الی الجنۃ یعنی متعلق آن درخت را بہشت میکشد۔

مسئلہ۔ رضا استقبال بلا است چنانچہ گفت الرضاء استقبال الاحکام بالفرح این مقام حضرت رسالت بود لسوف یعطیک ربک فترضی چون

بیان پنجاه و دوم

در فضائل استقامت بجمیع امور دنیا و آخرت

رسالہ ترجمہ قشیری۔ قال اللہ تعالیٰ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا استقامت را سه درجه است اول تقویم نفس دوم تهذیب دل سیوم تقریب سر۔

قول شیخ ابو علی جرجانی۔ الاستقامت خیر من الکرامت حق تعالیٰ استقامت طلب کرد نه کرامت که کرامت نفس تو طلبد و استقامت حق تعالیٰ طلبد۔

رسالہ عوارف۔ قیل لابی حفص ای الاعمال افضل قال الاستقامت لان النبی علیه السلام یقول استقیموا و لن تحصوا۔

قول ابی علی جرجانی۔ کن طالب الاستقامت لا طالب الکرامت فان نفسک متحرکۃ فی طلب الکرامۃ و ربک یطلب منک الاستقامت

قول خدمت خواجه۔ استقامت درجه کمال است هر که مستقیم نبود در صفت خود قدم اول بصحت نه نهاده باشد و هر کرا در کارها استقامت نباشد جهد او بے سود باشد و از مقامے بمقامی نرسد قوله تعالیٰ و لا تکونوا کالتی نقضت غزلها من بعد قوة نشان استقامت اهل هدایت آنست که در معاملات ایشان فتوری نبود و نشان مقتصدان آنست که در منازل ایشان توقف نیفتد و نشان استقامت اهل نهایت آنست که در احوال مشاهدت مر ایشان را حجابے نباشد۔

قول اصحاب تحقیق۔ استقامت در بیرون آمدن از معهودات نفس و جدا شدن از رسوم و عادات خلق و حاضر بودن بحضرت حق بحقیقت صدق در طلب

رضا آنست کہ او ترا بعبودیت خود پسندد و تو او را بربوبیت پسندی و نا رضا آنست کہ بہ الوہیت ہرچہ یابی از آن بگزری۔

رسالہ اسرار الطریقت خواجہ حماد۔ اگر صد سال آن کنی کہ او پسندد برابر آن یکساعت نباشد کہ آنچہ او کند تو پسندی۔ مولف راست

نو کار و مصلحت خود بد و تمام گزار ہرچہ ہست رضا یش نو خوش بجان اندیش

رسالہ روح۔ رضا ما را علت نیست و سخط را ہم رضا ے ما موجب موافقت است و نہ موافقت موجب رضا و سخط ما موجب مخالفت است نہ مخالفت موجب سخط و اظہار این سر موجب کمال محبت است۔

رسالہ ترجمہ قشیری۔ رضا نزدیک مشایخ خراسان از جملہ مقامات است و آن از نہایت توکل است و مشایخ عراق گفتہ اند کہ رضا از جملہ احوال است کہ بکسب بندہ حاصل نگردد۔

رموز الواہبین۔ رضا اللہ تعالی من العوام باستقامة الطاعة والعبادة و رضاھم باللہ المغفرة و الجنة و من الخواص باستدام المحبة و المعرفة و رضاءھم من الالہ المرتبة و الوصلة و من الاخص الذی لا یرید و لا من المولی الا المولی و رضاھم بالمولی الاستغراق فی صفات التوتینہ و المحو بالنور الذاتیة۔ این جملہ مقدمات مقامات سالکان و طالبان و مولیان موالات و محبان و دوستان حق تعالی بود کہ در حیز تحریر آنجا میداگر بعنایت المنان و توفیق الحنان بر استعمال این اعمال استقامت و استدامت یابند امید باشد کہ باحوال عارفان و امال عاشقان مقترن شوند۔ مولف راست۔

استقامت کار اصلی است اندر ظہر و بطن ہر کرا توفیق بخشد حق بدین گردد اخص

قسم دوم
دربیان احوال ارباب حقیقت از انبیا و خص اولیا
بیان اول
معانی مقام اہل طریقت و حقیقت و حال و وقت

مقام۔ قال اللہ تعالی وما منا الا لہ مقام معلوم معنی لغوی مقام جائے آرام ہر چیزے است و اصحاب طریقت را مقامات است و آن مکتسب است از خود دفع توان کرد و ارباب حقیقت را احوال است و آن از واردات و مواہب الہی بود بر دل و دفاع و مطال آن ممکن نہ و بعضے مقتدایان طریقت و حقیقت فرمودہ اند کہ ہر یکے ازین دو فرقہ مناسب حال خود مقاماتے دارد چنانچہ مقامات طبقہ طریقت توبہ و انابت و تقوی و زہادت و توکل و تسلیم و صبر و تفویض است کہ جملہ آن در قسم اول در بیان طریقت مذکور است و مقامات زمرۂ حقیقت چنانچہ شوق و محبت و عشق و معرفت و یافتن اسرار سری و نیل انوار روحی کہ تفصیل آن در قسم حقیقت مسطور است وما منا الا لہ مقام معلوم این باشد کہ روندگان راہ طریقت و حقیقت تا در ہر یک مقامے ثابت نشوند و حق آن نگزارند بمقامے کہ بالاتر از نست نتوانند رسید چہ مقام عبارت است از اقامت طالب برائے حقوق مطلوب۔

رسالہ رموز الواہلین۔ مقام عام است و مقام خاص و مقام خص مقام عوام طریقت استقامت بر اوامر و ترک نواہی و استدامت بر اطاعت احکام

وعبادت ومحبت ومعرفت حق است۔

رموز الواہبین قوله تعالیٰ فاستقم کما امرت معنی ظاہر آنست کہ راست باش چنانچہ فرمودہ شدہ از ہیبت این آیت چند موے از محاسن مبارک حضرت رسالت سپید شد شیبتنی سورۃ الھود برین حاکیست استقامت عوام در شریعت واستقامت خواص درطریقت واستقامت خاص الخاص درحقیقت باشد استقامت العوام فی اوامر الملک واستقامت الخواص فی اوامر الملکوت واستقامت خاص الخواص فی امور اللّٰہ والجبروت۔ **مولف راست**۔

نہایت است مقامات را اقامت رضا | ہدایت است مراحوال را رضا بسزا
دیلے بباید در رہرو واستقامتے باشد | کہ نماید روم ترا رضائے خدا

حال ترجمہ قشیری معنی حال وارد سے بود کہ از حق تعالی بدل صاحب لان رسد بے قصد واکتساب و آن شوق ومحبت وعشق ومعرفت باشد واین تاثیر صاحب احوال است تا احوال بندہ را صفت نگردد حال بر وے واقع نہ گردد صاحب حال یکے آنست کہ اوقات مرجوہ را بمحاسبہ ومراقبہ ومراعات مشغول دارد ہر کہ اوقات را مراعات نماید وقت با او موانست گیرد صاحب حال شود ودایما این ورد مونس وقت خود سازد کہ یا محول الحول والاحوال حوّل احوالنا الی احسن الاحوال۔ دوم آنکہ بے اختیار او در دل وارد سے پیدا آید کہ دران ساعت ہر چہ از حق خواہد بیابد وہر بار کہ خواہد وقت پیدا آرد کہ او را ابوالوقت گویند ویکے آن بود کہ وقت صاحب او باشد ہر چہ وقت فرماید آن کند الصوفی ابن الوقت این است۔

رسالہ خواجہ ابوالحسن نوری گفت وقتے دعا کردم اللھم ارزقنی حالا لا تعبر وصفہ آوازے شنیدم کہ با ما برابری سکینی بندگان را گردان آفریدہ ام تا ربوبیت از عبودیت پیدا شود۔

رسالہ لوامع۔ در مبدا بوقت نزول روح مرکوب وحال راکب بود وچون روح غالب شود حال مرکوب گردد۔

قول محقق۔ الحال سکوت اللسان فی فنون البیان زبانش از بیان حال ساکت ومعاملہ او بہ تحقیق حال ناطق بود الحال فنار المقال والافعال یکے مریکے پرسید حال تو چیست گفت اگر ترا حال بودے بمن نہ پرداختے۔ **نظم**

غم دل با تو چہ گویم کہ نداری غم دل ۔۔۔ با کسے حال توان گفت کہ حالے دارد

قول خدمت خواجہ۔ اولیائے یکے صاحب حال باشد ویکے را حال صاحب باشد وانچہ از اسرار حق از ایشان بیرون افتد از غلبہ حال بود

الہی است۔ **مولف راست ہے**
شرع و طریقت است درین ہر دو منہج پس این مقام عامۂ اہل سلوک راست
و مقام خواص عبور نمودن از عالم ملکوت و نزول فرمودن بمنزل سر و جبروت
است۔ **مولف راست ہے۔**

آنانکہ روندگان راہ حق اند — اندر ملکوت ماندن شان ہست حجاب

رسالہ عین القضات من رضی بمقام حجب عن مقام یعنی ہر کہ راضی
شود بمقامے کہ رسیدہ است محجوب گردد از مقامے کہ بیشتر اوست نفس را مقام
خدمت و قلب را مقام محبت و روح را مقام قربت و سر را مقام مشاہدہ است طالب
حق را اینہا ہمہ حجاب اند تاکہ از ہر یکے عبور نکند بمقصود اصلی نرسد و مقام اخص اولیا
و انبیا بعد عبور مقامات ملکوت و جبروت وصول و اقامت بعالم قدسی و لاہوت
است **مولف راست ہے**

اینجا نہ مقام و نے مکان و نے منزل صحو — اینجا ہمہ حیرت است و محو اندر محو

قوت القلوب۔ الدل مع اللہ تعالیٰ مقام محمود و لعل
المکاشفات بسر السر الغلوب کما ان المعنر ذا ذا فارقہ الاعز
ساعۃ تلک رعیتہ وقتیکہ مہتر خضر ژندہ پوشیدہ و درکشتی سوار شدہ بود آنجا چند
برنا خربوزہ میخوردند پوست و تخم بر مہتر خضر می زدند از ان خواری مہتر خضر ذوق
میگرفت کہ این من اللہ است ہمان مقام محمود او بود۔

ترجمہ عوارف۔ مقام از مکاسب است و حال از مواہب و بعضے
گفتہ اند مقام ہم از مواہب است زیراچہ مکاسب بمواہب پیچیدہ می شود
و مواہب بمکاسب محفوف می ماند در مقامات کسب ظاہر میشود و موہبت
پنہان **منہ**۔ الحال لا یستقر لانہا تجی ل و ا ذا استقر صار مقاما

قول خدمت خواجہ۔ چون حال بکمال رسد وقت شود حال ولیا را بود وقت انبیا را و بعضے محققان حال را بر وقت فضیلت دادہ اند و بعضے فضیلت وقت حال کرد

ترجمہ قشیری۔ وقت مبتدی را است و حال متوسط را و نفس منتھی را۔

رسالہ شمسیہ۔ حضرت یعقوبؑ صاحب وقت بود کہ گاہ از فراق دیدہ سپید کرد و گاہ از وصال بینا گشت و حضرت ابراھیم صاحب حال بود کہ در فراق محزون شد نہ در وصال مسرور در ہر چہ دیدے ہمہ حق دیدے و گفتے لا احب الافلین حال صفت مراد است و وقت صفت مرید۔

کشف محجوب۔ حال وارد بود بر وقت کہ مراورا مزین کند چنانچہ روح مر جسد را و وقت آن بود کہ بندہ بدان از ماضی و مستقبل فارغ باشد کہ چون وارد الہی بر دل رسد گذشتہ و آیندہ یاد نماند و اگر باندیشہ دی و فردا مشغول گردد از وقت محجوب ماند و حجاب پراگندگی آرد پس لامحال وقت محال باشد و قیام حال بوقت ہرگاہ صاحب وقت صاحب حال شود تغیر ازو منقطع گردد کہ وقت را بے حال زوال روا باشد و چون حال بوقت پیوست جملہ روزگارش وقت گردد و زوال روا نبود۔

رسالہ شیخ جنید۔ لیس شئی اعز من ادراك الوقت فان الوقت اذا فات لا تتدرك۔

رسالہ رموز الواصلین۔ حال و وقت مشترک است میان انبیا و اولیا فاما فرقے لطیف و رمزے غریب ہست کہ حال و وقت اولیا بصفات افعالی باشد و حال و وقت انبیا بصفات ذاتی آنچہ افعالی است گاہ باشد و گاہ نہ فاما ذاتی ہمہ وقت باشد بے زوال و بے نقصان۔

مولف راست بیت

وحال از جملہ افضال ومواہب باشد وصاحب حال از خود فانی وبجالی کہ حق تعالی اورا وادہ است قایم ماند واگر حال از اولیا برود ولایت باقی ماند۔

رموز الواہبین۔ خواجہ جنیدمی گوید الاحوال کالبرق فان بقی فحدیث النفس۔ ودرین کلام چند رموز لطیف است اول آنکہ احوال اعراض است واعراض را بقائے ودوامے نیست چنانچہ محقق میگوید الحال نازلۃ تنزل بالقلب ولاتدوم ہرآئینہ اگر باقی ماند حال نبود پس حدیث نفس باشد۔ دوم آنکہ احوال را تاثیرات است بجرد ورود حال اثرخود پیدا کند وخود برود وآن اثر شوق ومحبت وعشق ومعرفت بود وانچہ بدین ماند پس طالبان مولی را آن تاثیرات در اضطراب وحرکت میدارد وہر کہ انظر برعرض حال افتد او را بقا نگوید وآنکہ نظر بر تاثیرات احوال کند ہرآئینہ باقی گوید سیوم آنکہ مراد از بروق احوال اینجا معنی درخشیدن است کما قال اللہ تعالی یکاد البرق یخطف ابصارہم کلما أضاء لہم مشوا فیہ یعنی ہرگاہ وہر بار کہ برق بدرخشد روشن کند مرایشانرا راہ کہ بروند ایشان در روشنائی آن پس الاحوال کالبروق اینست یعنی بدرخشد حال بردلہائے طالبان حق تا روشن شود ایشان را تاثیرات احوال چنانچہ محبت وعشق ومعرفت وقرب حق تعالی۔

وقت۔ رسالہ طوالع۔ قال علیہ السلام لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل حضرت رسالت مراد از ملک مقرب روح مقدس خود دارد ونبی مرسل ذات مطہر خویش یعنی چون وجود من در وجود من نرسد ولقائے من در لقائے من ہبا گردد از ولایت بشریت درگزرم واز عالم برگزرم وعین نیستی از کمال اتحاد بہستی متحد گردد در استغراق مشاہدہ وادراک مکاشفہ مرا با محبوب وقتے پیدا آید کہ دران وقت روح وقالب من مرا حجاب گردد قال محقق من لم یعرف الوقت فالوقت لہ مقت۔

مولف راست

بدان حقیقت ایمان یکے ز احوال است ... ترا شناختنش فرض و از مهمات است

بیان سیوم

انواع ایمان عوام و خواص و خاص الخاص و زیادت و نقصان و مخلوقی ایمان و اسلام و دین و فرق کردن میان مومن و مسلم

قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا آمنوا بالله و رسوله والکتاب الذی نزل علی رسوله والکتاب الذی انزل من قبل۔ این امر بعوام مومنان است که ایشان ایمان تقلیدی و قولی دارند همین بر زبان میگویند که ایمان آوردیم بخدا و رسولِ خدا و بکتابهائے منزل بدین گفتن زبانی از ظلمت کفر بیرون آیند و بنور ایمان منور میشوند که الله ولی الذین آمنوا یخرجهم من الظلمات الی النور ای من الکفر الی الاسلام۔ ایمان تقلیدی آن بود که از عقاب و عذاب جهنم نجات یابند و بنعم نعیم محظوظ گردند۔ فاما معانی ایمان حقیقی عوام ندانند و بر آن عمل نتوانند کرد کما قال الله تعالی یقولون بالسنتهم ما لیس فی قلوبهم۔

عین القضاة در جاویدنامه مینویسد که لا اله الا الله گفتن دیگر است و دانستن دیگر و بر آن بودن دیگر فاما صفت ایمان خواص که مومنان حقیقی اند آنست که برین پنج چیز عمل کنند اول انما المومنون الذین اذا ذکر الله وجلت قلوبهم یعنی چون خواص صفات قهر جلال حضرت قهار شنوند دلهائے ایشان بترسد ترسیدن دل چیست آنکه رعایت اطاعت اوامر و تجنب نواهی علی الدوام

چو دانستی مقام و حال و وقت اہل معنی را کنون تلوین و تمکین و رموز سر ہم میدان

بیان دوم

دقایق تلوین و حقایق تمکین و غرائب و لطایف آن

ترجمہ قشیری - تلوین صفت ارباب طریقت است و تمکین صفت اصحاب حقیقت طائفہ اول ہمیشہ در زیادت احوال باشد و طائفہ دوم ہمیشہ در وصال بود و نشان اہل وصال آنست کہ بکلیت از خود جدا گردد۔

رسالہ شیخ عبد اللہ انصاری - تمکین آنست کہ کار ملک گردد و از کوشش برہد و آن را در نہ چیز باید جست سہ از تن بحالت بیماری و درویشی و غریبی و سہ از آن دل در ظن و تمنی و ہمت و سہ از خوی در خشم و بیم و حاجت۔

قول محقق - چون بعضے صحابہ در عالم تمکین رسیدند امیرے و وزیری کردند پس ایشانرا ہیچ مضر نیامد۔

رسالہ شمسیہ التمکین رفع التلوین تمکین عبارت است از اقامت محققان در محل کمال و درجہ اعلی و قرارگاہ منتہیانست در پیشگاہ و تلوین درجہ مبتدیانست از منازل راہ حضرت موسیٰ پیغامبر متلون بود کہ تجلی بر کوہ طور دید و او بیہوش گشت و حبیب اللہ علیہ افضل الصلوۃ متمکن بود از آنکہ تا نقاب قوسین در تجلی رفت و از حال بر نگشت و مراد از تمکین آن نیست کہ بندہ متغیر نشود تا آنکہ بشریت باقی است تغیر پزیرد و لیکن مراد تمکین آنست کہ آنچہ بر وی از حقیقت کشف شود آن ہرگز پوشیدہ نہ گردد بلکہ زیادت شود۔ **نظم**

تا بہ منزل دررسی باید کہ جائے نہ ایستی گر بموے بازمانی مرد آن رہ نیستی

و تلوین برعکس اینست یعنی تغیر پذیرد و اگر چیزے کشف شود پوشیدہ گردد۔

علیه السلام الملو من الفصل من الکعبه خواص عالی ہمت وعشاق سامی ہمت
بدین پنج چیز ہم بسنده نکنند از ین نیز عبور نمایند چه این ہمه دون حق است وعزازیل
درین محل براغوا واضلال خواص قصدے برکمال میکند **مولف راست**

قصد او بر قاصدان کعبۂ صدق ویقین ہر زمانے ہست تا در تیہ اغوا افگند
او نماز وتقوی وتجرید وترک وکشف را در نظر نارد که در ره بند و زانها نشکند

ہر گاه بتوفیق الله السبحان وعنایت المنان خواص آن ہمه را نفی کنند بایمان
خاص الخاص که بمقام نفی غیر و اثبات ذات است رسد. فاما صفت ایمان خاص
الخاص آن است که شیخ شرف الدین پانی پتی آن مجذوب باخبر و از غیر بے خطر در
رساله خود نبشته است که الایمان ہو الاعراض عن غیر الله والاقبال الیه ثمره آن مشاہده
وقربت ولقا ورویت باشد درین محل عزازیل ہیچ نوع تعرض نتواند رسانید۔
مولف راست

اینجا نه غیر و زحمت اغیار نیز نه اینجا نه کفر و ایمان داند کسیکه داند
اینجا نه گفتگوے اینجا نہاے ہوے اینجا نه جست وجوے خواند کسیکه خواند

وچند قولے از اقوال مشایخ نتی افعال ومحققان صاحب احوال در بیان
اوصاف وماہیت ایمان بجہت سالکان طریقت وطالبان حقیقت در حیز تنمیق
آمد تا بر دقایق وحقایق آن اطلاعی ومعرفتے بکمال حاصل آید۔

رساله کشف اسرار ـ الاحسان الایمان ان تعبد الله کانك تراه
فان لم تکن تراه فانه یراك این صورت ایمان است قال علیه السلام
لا یکمل ایمان العبد حتی یظن الناس انه مجنون۔

رساله عنوان ـ لا اله الا الله روح ایمان است محمد رسول الله روح اسلام
لا اله الا الله گفتن ایمان بزبان است که یقولون بالسنتهم ما لیس فی

واجب بیند و بر آن استقامت و مداومت نماید دوم اذا تلیت علیهم ایاتہ
زادتهم ایمانا یعنی چون بر خواص قران خوانند بحضور دل و جمعیت خاطر شنوند و
وعد و وعید و معانی آن فہم کنند تا زیادت شود سیوم وعلی ربهم یتوکلون
یعنی خواص بہر حال کار دل بر پروردگار خود بندند و سبب قوت و کسوت و جمیع
مصالح خود و اتباع و اولاد بجز حق تعالی بر غیرے توجہہ نکنند و گرد حیلہ و تدبیر نیایند
و بر کرم حق بسندہ کنند ومن یتوکل علی اللہ فهو حسبہ حضرت رسالت
در شب معراج از حق تعالی بے واسطہ جبرئیل شنید کہ نزدیک من ہیچ چیز بہتر از
توکل و صبر نیست ۔ چہارم الذین یقیمون الصلوٰۃ یعنی آنکسانیکہ در نماز
مقیم اند ایشان نیز بندگان خاص اند مراد از ین اقامت خضوع تن و حضور دل
و شہود جانست کہ لا صلوٰۃ الا بحضور القلب و حضور قلب نہ آن نماز است
کہ ظاہر بہ نماز و باطن ببازار باشد ۔ نظم

تن درون نماز و دل بیرون ۔ گشتہ ہا میکند بہمانی
این چنین حالت پریشان را ۔ شرم باید نماز میخوانی

پنجم ۔ ومما رزقنٰهم ینفقون یعنی ہر چہ ما روزی کردہ ایم خواص را از
نعم دنیوی و عقبوی و علم و معرفت و صدق و محبت باید کہ بندگان خدا را از آن
ایثار و انفاق کنند و بے نصیب نگردانند اولئک هم المومنون حقا ایشان
باشند مومنان بر حق و آنانرا باشد ایمان حقیقی لهم درجات عند ربهم ومغفرة
ورزق کریم مر ایشانرا باشد مرتبہ بلند نزدیک پروردگار ایشان
امرزیدہ شوند و رزق کریم یابند یعنی بے کسب و تعب و بے دویدن و پوئیدن
رزق یابند و بعضے مفسران محقق میگویند رزق کریم آنست کہ دلہاے خواص
را انوار معرفت روزی گردانند و ایشانرا فضل باشد بر کسے کما قال

قول محقق۔ الایمان علی خمسة اوجه مقبول و مطبوع و معصوم و موقوف و مردود فاما المقبول ایمان الانبیاء والمرسلین والمطبوع ایمان الملائکة والمعصوم ایمان المؤمنین والموقوف ایمان المبتدعین والمردود ایمان المنافقین۔

رسالہ غریب۔ ایمان نزد حق تعالی جمعست یعنی ہدایت پس غیر مخلوق باشد و نزدیک خلق تفرقہ یعنی ہمہ مومنان ازان نصیب می یابند۔

قال علیہ السلام خلق اللہ الایمان وحفّہ بالسخاوت اللہ تعالی ایمان آفرید و خلعت سخاوت اورا پوشانید کہ بہمہ خلق نصیب میرساند وازین اقرار مراد است فاما نزدیک علما در زیادت و نقصان ایمان اختلافست آنانکہ زیادت میگویند براین آیت تمسک میکنند کہ لیزدادوا ایمانا مع ایمانھم در تفسیر است کہ ای لیزدادوا یقینا مع یقینھم و آنکہ محققان گفتہ اند کہ ایمان ہمہ خلق بحسب ایمان حضرت رسالت گناہ کبیرہ است و آنکہ حضرت رسالت فرمود کہ الایمان مکمل فی القلب زیادتہ و نقصانہ کفر آنست کہ وقتے مہتر جبرئیل بحضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کرد کہ ایمان چیست رسول فرمودان تؤمن باللہ و ملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالی فقال جبرئیل صدقت پس اگر کسے درین کلام کہ رسول فرمود زیادت و نقصان کند کفر باشد وچون از ایمان یقین مراد باشد کفر نیاید۔

روایت اصول صغار حضرت رسالت فرمودہ است زیادت و نقصان ایمان کردن کفر است و در قرآن فزادھم ایمانا فرمودہ است بعضے گفتہ اند ازین زیادت یقین مراد است و بعضے گفتہ اند مراد ازین زیادت بقاے آدمی است یعنی ہرکہ بسیاری زید ایمان او زیادت است بران کہ زود

قلو بهم کفر لست کبر مقتاً عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون۔

قوت القلوب۔ روح الایمان الفرقان۔

رسالہ شمسیہ بحقیقت لا الہ الا اللہ کسے رسد کہ از غیر حق نترسد شیخ خواجہ جنید شخصے سیاہ با ہیبتے را دید ترسے در دل خواجہ افتاد پرسید تو آدمی یا دیو آن سیاہ گفت تو مومنی یا کافر خواجہ جنید گفت مومن آن سیاہ گفت اگر تو مومن می بودی از من نمی ترسیدی **نظم**۔

در مبداء کار بود خواجہ را این حالت　　ور نہ بودہ است خواجہ شیخے بر حق

فلا تخافوهم وخافون ان کنتم مومنین سر این معنی است۔

قول خدمت خواجہ الایمان نصفان نصفه صبر ونصفه شکر و نیز ایمان دو رکن است التعظیم لامر اللہ والشفقت لخلق اللہ

رسالہ وحی اسرار امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ حاکیا عن اللہ تعالی یا احمد اگر حلاوت ایمان خواہی نفس را از طعام و زبان را از کلام روزہ فرمائی

عوارف۔ حلاوت ایمان کسے یابد کہ حق تعالی و رسول او را دوست دارد از ہر چہ جز او ست۔

قول محقق حلاوت ایمان در شب بیداری است و از معصیت شرمساری الحیاء من الایمان آنست کہ در بے فرمانی از خدا شرم دارد و بداند کہ حق تعالی می بیند و این نتیجہ ایمان است معنی این حدیث در ہر کہ این سہ خصلت ذمیم باشد اگر گوید مومنم منافق خالص بود اذا حدث کذب و اذا وعد خلف و اذا ائتمن خان

قول اہل کلام ایمان دو جزو است فعل بندہ و فعل معبود اقرار زبان و قبول طاعت فعل بندہ الست و آن قایم بنفس عبد است پس عرض و مخلوق باشد فاما ہدایت و تصدیق و ادان فعل معبود است و آن نہ جوہر است و نہ عرض۔

قلب المومن حیر من الف قلب مسلم لان ایمانه فوق مالا ایمان مسلم
تفسیر عزیزی وز منجائی معنی اسلام یکے مر یکے را فرمان برداری کردن و
چیزے بکسے سپردن و مسلمان شدن و گردن نهادن باخلاص است اسلام بردو
وجه است یکے اسلام مومنان که ان الدین عند الله الاسلام این اسلام
گردن نهادن است باخلاص ظاهراً بالشریعت و باطناً بالطریقة والحقیقة دوم
اسلام بے اخلاص است و آن منافقان راست۔ قال الله تعالی قالت
الاعراب امنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا اے محمد بگو ایمان نیاورده
اید و لیکن اسلام آورده اید از بیم تیغ و حفظ مال و اتباع خود هر که کلمه شهادت گوید و
اوقات خمس بجا آرد و زکوة بدهد و روزه ماه رمضان بدارد و حج گزارد مسلمان
باشد فاما درجه مومنی آنست که حق تعالی فرمود انا مومن نه گفت انا مسلم۔
تمهیدات ابوشکور ان النبی صلی الله علیه وسلم فرق بین
الاسلام و بین الایمان حین سئل عنه ما الایمان قال ان تومن بالله و
ملائکته و کتبه و رسله الی آخره فاذا سئل عن الاسلام قال اقام
الصلوة و ایتاء الزکوة۔
دین **تفسیر مستخلص**۔ دین را معنی لغوی بسیار است یکے کیش و امر پذرفتن
طاعت و عبادت و دور بودن از معاصی و جزا دادن و حکم کردن و حساب و توحید
و ملک راندن و مقهور کردن و مامور گشتن و اسلام آوردن و صدق ورزیدن
و خضوع و خشوع نمودن معنی هر ایک از دین در آیات و احادیث محل اسماع معلوم
شود فاما دینے که بمعنی کیش است شش است اول دین صابیان ایشان
همایک پرستند و بقبله نماز کنند و زبور خوانند دوم دین مغانست که آفتاب
و ماهتاب پرستند۔ سوم دین مشرکانست که بتان پرستند۔ چهارم دین جهودانست

ترسید۔ **آقا نین رفیعی**۔ از علم کلام نزدیک امام شافعی انشاء اللہ تعالیٰ در ایمان علی الاطلاق گفتن جائز است و نزدیک امام اعظم در ماضی و حال گفتن کفر است و در استقبال کفر نیست۔

رسالہ شیخ بہاء الدین سہروردی قال علیہ السلام الطہور شرط الایمان طہارت جامہ و تن و جائے شرط عامہ مسلمانان است کہ برائے طاعت و عبادت در طہارت آن احتیاط نباید کما قال علیہ السلام نبی الاسلام علی النظافت فاما مبالغت نکند تا نفس در ریا نیاندازد فاما طہارت صدر تبدیل کردن ذمایم بحمایل شرط ایمان مومنان و متقیان است نفس را ازین نصیب نیست کہ از چشم مردمان پنہان است آمدیم بطہارت دل و ستر از ماسوی اللہ شرط ایمان صدیقان و عارفان و عاشقان است۔

فواید الفواد۔ علامت سلامتی ایمان آنست کہ وقت رفتن از دنیا روئے زرد شود و جبین عرق کند۔

الاسلام۔ رسالہ ترجمہ احیائے علوم۔ اسلام عام است و ایمان خاص و آن اشرف اجزائے اسلام است۔

قول خدمت خواجہ اسلام سعد و شصت باب است و ایمان ہفتاد و سہ درجہ بلکہ درجہ ایمان زیادت از سعد و شصت باب اسلام است چہ اسلام بظاہر تعلق دارد و ایمان بہ باطن۔

قوت القلوب قال علیہ السلام الاسلام علانیۃ و الایمان سرٌ و عنہٗ الایمان فی القلب والاسلام اعمال الایمان

قول اصول صغار۔ الاسلام ہو الانقیاد و الایمان ہو التصدیق این فرق لغوی است فاما نزدیک حکما اسلام غیر ایمان است و ایمان غیر اسلام نیست۔ ان

کہ ان الذین امنوا ثم کفروا این کفر درباب عوام مسلمانان است کہ در فطرت بایمان آفریدہ شدہ بعدہ بگفتن کلمات کفر کافر شدند این کفر اول باشد قولہ تعالی ادل کافر بہ سر این معنی است۔ ثم آمنوا باز ایمان آوردند فاما ایمان تقلیدی یعنی بے دلایل وبے حجج وبے یقین وبے تحقیق ثم کفروا پس باز کافر شدند از ایمان تقلیدی رجوع کردند بایمان تحقیق پیوستند وبدلایل وبراہین قاطعہ ویقین وتحقیق واثقہ بعلم الیقین قولہ تعالی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی رمز این معنی است این قسم خواص است عوام را درین آمد نیست مشائخ محقق این را ایمان ثانی خوانند ثم ازدادوا کفرا پس از ایمان ثانی ہم کافر شوند لانہ لیس توحید الصرف پس بکفرے دیگر روے آورند کہ آن کفر محض ایمان است بعین الیقین قولہ تعالی اولئک ہم المومنون حقا یعنی بوحدت صرف وصول یافتند محققان وموحدان صرف این را کفر ثالث گویند۔ **مولف راست**

توہمین کفر پرستش بت دانی	وآن شرط لسان وقلب ایمان خوانی
ایمان مقربان وکفر خاصان	چیزے دگر است فہم آن نتوانی

رسالہ امام غزالی۔ کفر سہ است ابلیسی ومحمدی وحقیقی ابلیسی بنفس تعلق دارد آنکہ مہتر ابراہیم گفت واجنبنی وبنی ان نعبد الاصنام این پرستش بت صورتی نبود مراد ازین بت پرستیدن نفس واشت۔ **مولف راست**

بتان صوری بسیار اند در ظاہر	ولے بہ باطن نفست ز شان بزرگ تر است

النفس ہی صنم الاکبر سر این معنی است۔ طالبان حق در مقامے رسند کہ آنجا نور ابلیس بر ایشان تجلی شود وایشان دانند کہ این نور اللہ است آنرا پرستند۔ کما قال الحسن بصری ولو ظہر نورہ للخلق لعبد والا لوہیۃ وآن نور طالب را

که آتش پرستند و اہل کتاب اند پنجم دین کافران است که پیغامبران را قبول نه کنند
ششم دین مسلمانان است و آن خالص و برحق است۔ کما قال الله تعالیٰ الا لله
الدین الخالص دین خالص کسے دارد که از شرک و ریا و بدعت و غیبت و عجب و دیدن
نفس خود پاک شده باشد و یکے است کما قال علیه السلام ان ربکم واحد و دینکم
واحد فاما شرایع مختلف است که هر پیغامبر را در خور زمان آن قوم امر و نهی بوده
است در شرع محمدی امت او بهترین امم ماضیه است در حق شان همه سهولت و
راحت ارزانی فرموده اند۔ **مولف راست**

ایمان و کفر هر دو بنزد محققان — باشد یکے چو شناسند سر آن

بیان چهارم

انواع کفرها و شناختن هر یک کفر و رموز و اسرارے که در آن است

تفسیر رموز مفهوم بواطن طالبان معانی حقایق کفرها بادکه معنی آیت۔ قال الله
تعالیٰ ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا

مولف راست

درین آیت دو ایمانست و سه کفر — اگر یابی تو این را گو نزول شکر

در تفاسیر ظاهر چنانچه زاهدی و بصایر و عتابی و طبری و دینوری برین نوع نبشته اند
که نزول این آیت در حق امت مهتر عیسیٰ است که ایشان هر بار ایمان می آوردند
و باز کافر می شدند فاما در تفاسیر حقایق و باطنی چنانچه لطایف و قشیری و سلمی و زنجانی
و استغنا و تفسیر سر الله و جز آن بر مقتضائے حدیث نبوی که ان للقران ظهرا و
بطنا و لبطنه بطنا الی سبعة ابطن در بعضے آیات بیان معنی سری و ذهنی و رمزی
و بطنی فرموده اند بدین قضیه معنی آیت مذکور در تفسیر سر الله برین نوع مسطور است

در رسالہ امام محمد غزالی بالا مسطور است۔

مثلہ۔ در عالیے یک کفر را جلالی گویند و آن کفر نفسی و شیطانی است و دیگر کفر را جمالی خوانند و آن کفر قلبی و روحی است۔ **نظم**

در ایمان کافری شرط است لیکن | تو جاسے سر فہم آں ندا ری
تو تا از خویشتن کافر نگردی | بہستی ندا ایمان بداری

فمن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ سر این معنی است۔

مثلہ۔ کفر و ایمان دو حال است تا مادام کہ مردم با خود است از کفر و ایمان خالی نباشد و چون از خود خلاص یافت اگر کفر و ایمان مردم را طلب کند نیابد تا از خود پرستی فارغ نشوی خدائے پرست نتوانی بود و تا بندہ نشوی ازادی نیابی۔ **مولف راست**

تا بندۂ او نگردی آزادی کو | تا غم نخوری بگو ترا شادی کو

مثلہ۔ بر کفار خطاب نیست اخبار است **نظم**

وین کون و مکان ہر دو بر انداختنی است | با این دو مقام تا ابد ساختنی است

قول امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ۔ لیس فی القرآن ذکر الاعداء ولا خطاب مع الکفار یعنی ایشان مخاطب نہ اند بلکہ ایشان معاتب اند و آنکہ ذکر کافران کہ در قرآن آمدہ است آن کنایت میرود با مومنان چنانچہ درین بیت است۔ **نظم**

زین ذوق ہمی میرسد کان دوست زاگاہی | دشنام مرا گوید رو با دگرے کردہ

قول محقق۔ الکفر والایمان مقامان وراء العرش حجابان بین العبد والمولیٰ ازین عرش دل مراد است۔

دعوت کند که مقصود و معبود تو منم ازین رو کفر ابلیس گویند فاما کفر محمدی که نسبت بدل دارد بر طالب الهی در مشغولیها اول چیزیکه تجلی شود نور محمدی باشد و آن نور را جمالے و کمالے بود که آن جوینده حق درگمان افتد که این نور الوہیت است پس آنرا بجای پرستند ضرورت کفر لازم آید بدین سبب محققان این را کفر محمدی گفته۔ مولف راست

شیخ ہادی و مرشد اکمل	باید از بہر این که گیرد دست
پس کشد زین دو کفر نورانی	کفر ثالث که آن حقیقی ہست
برساند مرید طالب را	اندر آنجا و وار دش پیوست

آمدیم کفر حقیقی بحق تعالیٰ منسوب است و آن چیز غیبی و الهام لاریبی تلقین الہی و تعلیم خدائی مفہوم و معلوم نگردد و اگر بتکالیف در عبارت آرند سامع را شفا حاصل نیاید۔ مولف راست

اسرار رموز حق کسے داند	آنانکه ازین کفر بدل نادانند
این کفر حقیقی که محض ایمان است	بے عون اللہ فہم آن نتوانند

تمہیدات عین القضات کفر چہار است کفر ظاہر و کفر نفس و کفر قلب و کفر حقیقت کفر ظاہر ہمہ خلق را معلوم است که بتکذیب کردن آیات قران و انکار احکام شریعت و نبوت محمدؐ بود و کفر نفس نسبت بہوا دارد که من اتخذ الٰہہ ھواہ۔ چون رونده راہ حق ازین مقام عبور نماید مقام و منزلت نفس بدو عرض کنند چنین داند که این صانع است ازان فریفته شود که انما سلطانہ علی الذین یتولونہ والذین ھم بہ مشرکون یعنی مسلط گردد شیطان بر ان کسان که روے آرند بہ شیطان پس ایشان با خدا شریک کرده باشند شیطان را بسیار از سالکان درین مقام کافر شده اند و کان من الکافرین سر این معنی است در بونہ قیام شیطان را بدانند و بہ بینند که کیست فاما کفر قلب ہمان است که

کفر الطریقت کقوله تعالی الذین یصدون عن سبیل الله و یبغونہا عوجا وهم بالآخرة کافرون. مولف راست

روی گردانیدن از حق کافریست ... بست این پوشیده کفران پوشش است

و البصر من مال بصارتهٖ وراغ بصیرتهٖ الی الدنیا و العقبیٰ فقد ارتد عن المولیٰ وهذا کفر الطریقت و الثالث کفر المعرفت کما قال المحقق المعرفت حجاب بین العارف و المعروف لانها عین و الاقبال الی الغیر کفر عند الاخص و الرابع کفر الحقیقت من طلب من اهل الحقائق فی المحبت و العشق و التوحید فهو محجوب عن لقاء المحبوب و المعشوق و جمال الاحدیت وهذا کفر عند اصحاب المحوفی الله۔

مثله ۔ کفر که مغان دارند از حقیقت آن غافل اند و زنار که کافران می بندند در سر آن جاہل اند۔

امام ہمام فرماید

مغان خورشید را ز آن می پرستند ... که از حسن رخش ہستند غافل

اگر سر رشتهٔ معنی زنار ... بجنبد حل شود آن کفر مشکل

مغان ہمین به ظاہر پرستی آتش و آفتاب خود را سوختند و لے چراغ از رموز و اسرار کفر و حقیقت نیافروختند۔ **مولف راست**

اے کفر مغان جمله ز تو بیخبر اند ... ز اسرار و رموز تو ہمی بے اثر اند

گر شمهٔ از حسن جمالت نگرند ... ایمان آرند از مغی بر گزرند

قول غوث الاعظم من اشتغل بسوی کان لصاحبه زنار لوہم الفہیمة ۔ رسالهٔ رموزیه بعضے سالکان مسالک حضرت الوہیت چون در عالم

رسالہ معارف مولانا روم قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان للہ زمان ما کان فیہ کفر و الاسلام و یکون للہ زمان یکون فیہ کفر و اسلام **عین القضات میفرماید**

درعشق تو جان و تن بہم باختن است | واین کون و مکان ہر دو برانداختن است
گہ مومن و گاہ کافر بودن | با این دو مقام تا ابد ساختن است

مولف راست

زمان نخستین ازل بود و آخر ابد | بود کفر و اسلام آنجا موید

قول کعب احبار ان ارواح المومنین من نور جمال اللہ و ان ارواح الکافرین من نور جلال اللہ **نظم**

کفر و ایمان رفیق یکدگر اند | ہر دو راہ دو وصف می سپرند

رسالہ خواجہ بایزید کفر اہل الہمت اشرف من اسلام اہل المنیت بر اہل ہمت کفران صورت نہ بند یعنی اہل ہمت در ہیچ مقامی نمی ماند اگرچہ کشف کرامت و محبت و معرفت باشد فاما اہل منیت در اسلام ماندند و خود را چیزے دانستند **مولف راست**

ای مسلمان خبرت نیست کہ مومن چہ بود | زین مسلمانی رسمی کہ تو داری چہ شود

رسالہ شیخ جبرئیل اگر بر روندۂ طالب حقیقت تجلی افعالی و صفاتی شود و آن دران بماند کفر او بود۔

عطیہ غریب برہانی الکفر علی اربعۃ اوجہ کفر الشریعت و کفر الطریقت و کفر المعرفت و کفر الحقیقت الاول کفر الشریعت قال اللہ تعالی ومن یرتدد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر وقال علیہ السلام من انکر الاجماع فقد کفر و فیہ آیات کثیرۃ و احادیث وافرۃ و الثانی

کافری و کفر راہست بسے سر و رمز | مومن برحق یقین واند و دار و نہان
گرز تو پرسد کسے چیست دبیر آن بگو | این ہمہ سرالہ نایدم اندر بیان
کفر در نفس است جائے ہر دو اندر طور صد | سعی کن تا مکرہائے نفس شناسی بقدر

بیان پنجم

اسامی نفوس و معرفت و ترکیبہ و خاصیت و کیفیت و بیان دو صفت ذاتی نفس کہ ہوا و غضب است

رسالہ رموز الواصلین۔ بدانکہ نفس را معانی متنوع است چنانچہ النفس تن و دل و روح و براصطلاح ارباب طریقت بخارے است لطیف و متشکل بہر صورتے کہ خواہد شود و ذات باری را نیز نفس خوانند چنانچہ مہتر عیسیٰ گفت انت تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسك ازین نفس ہستی باری تعالیٰ مراد است و این حقیقت آدمی است۔ عین القضات۔ در صفت وجود باری تعالیٰ وصف این نفس کردہ آست در محل گفتہ آید و ہریک ازین نفوس را وصافے و معرفتے ہست و کیفیتے و ترکیبے ہست و شناخت ہریکے ازین اسامی کہ کدام نفس است از آیات و احادیث و اقوال مشایخ باستعمال ترکیب معلوم شود چون بعنایت الٰہی بولایت پرورش شیخ کامل و مکمل معرفت این نفوس مرید را در حیز حصول انجامد بسعادت من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اختصاص یابد۔ مولف راست ؎

معرفت نفس خویش معرفت نفس اوست | ہرچہ دران نفس ہست ہست بہ نفست اثر

تا رموز و اسرار نفوس مذکورہ در نیابند و مکرہائے نفس امارہ و لوامہ ندانند و اقوال و اطوار ملہمہ و مطمئنہ نشناسند کہ خلقت آن از چیست و بہر چیست و خواص چہ دارد معرفت حق حاصل نیاید من لا یعرف النفوس لا یعرف رب النفوس۔

حقیقت وصول یافتند در باطن خود زنارے از غیر موصول دیدند خواستند تا ظاهر و باطن را بیک رشته کشند بدین سبب تارے چند در جید وجود خود انداختند و سر رشته حبل متین عنایت طهرت مطهر الخالق بیینین هل طهرت مطهری ساعته در دل ایشان بجنبانیند زنار در بر کردند و راه بتخانه برگرفتند و این بیت را ورد ساختند نظم

درون بتخانه و بیرون امناجات مسلمان شو ولا زنار بگسل

این نه زنار کفر است بلکه درین رموز و اسرار است مشهور است که خواجه بایزید وقت مرگ زنار بر میان بست وگفت الهی ان قلت یوما سبحانی ما اعظم شانی واما الیوم کافر ومجوسی اقطع زناری واقول اشهد ان لا اله الا الله محمد رسول الله اگرچه بر قضیه حدیث نبوی که من تشبه بقوم فهو منهم نزدیک اصحاب شرع این فعل ممنوع است فاما در مذهب ارباب حقیقت مقبول است ولهذا مولانا روم میفرماید ان ادبهذ التشبه لیسیرتهم لا بلسهم عین القضاة میفرماید برکفر بنیا شدن اندک کار نیست لئن الله کان لیحبطن عملک حضرت رسالت بنیاسے این کفر آمد که گفت اللهم انی اعوذبک من الکفر المقصود اهل شریعت بر معنی ظاهر کفر نظر دارند وفرقه حقیقت بر معانی باطن آن که فی الکفر سر عظیم وفی الزنار رموز دقیق من عرف حقایقه وعلم دقایقه هو مومن حقیقی مولف راست

کفر چه دانی که چیست بر تر از آن کافریست	گر تو شوی بت پرست دانی هم این و هم آن
بت چه شناسی که کیست خوبی حسنش چیست	صرف مسلمان شوی یافته از شرک امان
سجده طاغوت چیست کرده ولت دیدم	ورزی اگر کافری برهی از آن در زمان
چون بشناسی دو کفر اول و ثانی بکوش	تا که بسویم رسی یابی ز ایمان نشان

من ثلثة عشر اشیاء منها اربعة من الاب واربعة من الام واربعة من قدرة الله تعالی وواحد من خزینة الله تعالی آن چهار که از پدر راست العظم والعصب والجلد والمخ وآن چهار که از مادر راست الشعر واللحم والدم واللون وآن چهار که از قدرت حق تعالی است النطق والسمع والبصر والشم وآن یکے که از خزینة الله است وهو الروح

خلقت نفس قالبی دیگر که ذکر وانوثی و مشابهت مادر و پدر از چیست
قال علیه السلام ان کان ماء الرجل یسبق فهو ذکر وان کان ماء المرأة یسبق فهی انثی وان کان ماء الرجل غالبا یشبه الولد لابیه وان کان ماء المرءة غالبا یشبه الولد لامه۔

رسالہ غریب سپیدی وسیاہی فرزندان از عہد مہتر نوح پیغامبر باز شده وقتے مہتر نوح خفته بود فوطه بسته باد آن فوطه را پرانید برہنه می نمود یکے پسر مہتر نوح آمد و برہنه دید بخندید مہتر نوح او را دعاے بد کرد از وہمه حبشیان وزنگیان شدند دوم پسر آمده دید بخندید روے گردانید و برفت از وہمه یاجوج و ماجوج شدند و پسر دیگر آمده دید چشم خود پوشیده و فوطه بر اندام ایشان انداخت از وہمه فرزندان سپید روے شدند و ہمچنین مردے بحضرت امیر المومنین علی کرم الله وجہه آمد و گفت من و قوم من سپید رویم و بچه که آورده است سیاه ہست از من نیست حضرت امیر المومنین امام علی کرم الله وجہه قوم او را پرسیدند در آنکه این فرزند در حمل ماند از حیض بیرون آمده بود می عورت گفت یک روز باقی بود حکم کرد که فرزند از آن نیست۔

خلقت نفس قالبی دیگر۔ قوله علیه السلام خلق الله تعالی آدم من ادیم الارض کلها فخرجت ذریته علی حسب ذلک منهم الاسود والابیض والاحمر والاسمر والخبیث والطیب۔

تحت بیان خلقت نفس قالبی و کیفیت و ترکیب آن کنیم که ظاهر آست

رسالہ معارف مولانا روم۔ در نفس آدمی ہزار ہزار بابست و ہر بابے عالمیست و در ہر یکے از قہر و لطف صفتے است در یکے ناز در یکے نیاز در یکے محبت در یکے عشق۔

خلقت نفس قالبی۔ رسالہ مرصاد۔

قال اللہ تعالیٰ انی خالق بشراً من طین و قال علیہ السلام حکایۃ عن اللہ تعالیٰ خمرت طینۃ آدم بیدی اربعین صباحاً جمیع موجودات بامر کن ساختہ ارادت اوست۔ فاما در نفس قالبی بہتر آدم بیدی ارزانی فرمودہ و چہل ہزار سال بافلب آدم دست کاری حکمت و قدرت میرفت و در ہر ذرہ گِلے وے تعبیہ میشد و کنوز رموز ملکی و ملکوتی و انوار و اسرار جبروتی و لاہوتی از خزاین غیبی و گنجور لاریبی مدفون میکردند و بمشابہ صفات خود از سلبی و ثبوتی ظاہر و باطن او را منجلی و متحلی میگردانیدند کہ خلق آدم علی صورتہ ای علی صفاتہ تمثیلا لا بالتشبیہ والتمثیل و مقصود افرینش ہمگی موجودات و مطلوب فطرت جمہور مخلوقات از علوی و سفلی بتبعیت قالب آدم بود چہ جملگی صفات جلال و جمال بواسطۂ قالب آدم ظہور یافتہ سنریھم آیاتنا فی الآفاق و فی انفسہم سر این معنی است۔ رباعی ؎

اے نسخہ نامہ الٰہی کہ توئی	وای آئینہ جمال شاہی کہ توئی
بیرون ز تو نیست ہر چہ در عالم ہست	در خود بطلب ہر آنچہ خواہی کہ توئی

اگرچہ در قالب آدمی جملگی صفات شیطانی و سبعی و بہیمی و نباتی و جمادی تعبیہ ہست ولیکن چون باضافت بیدی مخصوص شد ہر صفتے ازین صفات ذمیمہ را قابلیت صفات الوہیت کرامت گردانید و این عنایت پیش از نفخ روح بود۔

خلقت نفس قالبی دیگر

قال علیہ السلام خلق اللہ تعالیٰ بنی آدم

متابع او شود.

کیفیت دیگر مرصاد العباد حقیقت بازگشت نفس انسانی سوی حضرت عزت است نفوس سعدا باختیار و نفوس اشقیا باضطرار قال اللہ تعالیٰ ان الینا ایابہم دیگر فرمودہ کما بدءکم تعودون فریق ھدیٰ و فریق حق علیہم الضلالۃ له دیگر فرمود ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات باذن اللہ این نفوس ذات ایشان مراد است که مجموعہ روح و دل و نفس است۔ چون حق تعالیٰ در وقت مراجعت ذات انسانی را بلفظ نفس خواند یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک تحقیقت این خطاب با ذات انسانی است۔

کیفیت دیگر منه۔ چنانچہ در عالم ارواح جزیات را چہار صف کردہ بود در عالم شخص انسانی نیز چہار مرتبہ نفس را ظاہر کرد مطمئنہ و ملہمہ و لوامہ و امارہ صفوف ارواح ہم بدین ترتیب بود۔

روح الارواح۔ چون حق تعالیٰ خواست کہ این ترکیب عجیب و شکل غریب آدمی را بحقایق علوم اطلاع دہد باقتضاء حکمت نسخۂ از عالم اکبر درین عالم اصغر ثبت کرد برین بنا شیخ بایزید قالب خود را مختصر لوح محفوظ گفت کہ انا لوح المحفوظ پس قالب را بصورت افلاک و طباق زمین آفرید در فلک دوازدہ بروج است در قالب تو نیز دوازدہ ثقبہ نہادہ عینان و اذنان و منخران و ثدیان و سبیلان و فم و سرہ و چنانچہ ملایکہ در طباق سموات و ارضین می آیند و می روند قوای کالبد ترا ہمچنین گردانید و چنانچہ شش جہت جنوبی و شمالی در فلک است شش ثقبہ در تن تو جانب یمین و شش جانب یسار کرد قال اللہ تعالیٰ ذلک تقدیر العزیز العلیم و بدیر الملک الحکیم چنانچہ ہفت کواکب را حکما بسعادت و نحوست بربستہ اند

قول ابن عباس۔ لا دبر وجهه لا رض

رسالہ معارف مولانا روم ضعف در آدمی از خاک است وجہل از صلصال وفخار وبخل از طین وشہوت از حماءٍ مسنون۔

خلقت نفس قالبی دیگرہ۔ محققے فرمودہ است کہ قالب آدمی را بصورت اسم محمدؐ آوردہ اند راسہ کالمیم و یداہ کالحاء والبطن کالمیم الثانی ورجلاہ کالدال

مولف راست

چون محمدؐ حبیب حق بود است	جملہ انسان بدوستی حبیب
آفریدہ بصورت نامش	پس دران شکل سِرّ عجیب غریب
سِرّ اوصاف نور ذاتی خود	کردہ آن زمرہ را بلطف نصیب

رسالہ غریب۔ نیمے قالب آدمی از فرق تا پائے راستا آدم است وچپا حوا وخطے از سر ومیان کام وزبان ودندان تا فرود خصیہ کہ ہست علامت آنست

مرصاد العباد۔ در ہر ذرہ از ذریات آدم ذرہ خاک آدم وذرہ نفس روحی دران تعبیہ کردہ تا سوال ہمہ از ذریات آدم ممکن باشد والا جواب بے تعلق روح بقالب واستماع سوال وجواب میسر نیایدے پس بوقت تعلق روح با قالب را روح خوانند ونفخت فیہ من روحی

نفس قالبی۔ رسالہ شمسیہ۔ روح اگرچہ قرب حق داشت واز مکالمہ ومشاہدہ ومکاشفہ حق بہرہ مند بود خاما از مدرکات غیبی وشہاداتی وکلیات وجزیات ہر دو عالم خبر نداشت کمالات مقامات ومعرفت حقیقی ذات وصفات حق بواسطہ صحبت قالب یافت

قال شیخنا۔ در قالب آدمی دو عالم است علوی وسفلی علوی از سر تا ناف وسفلی از ناف تا فرود اگر علوی قوت گیرد سفلی متابعت او کند اگر سفلی قوت گیرد علوی

ریاضت و تزکیہ نفس قالبی۔ رسالہ امام غزالی۔ ہر کہ امروز خود را با تن ریاضت و مجاہدہ بسوزد فردا آتش دوزخ را با وے کارے نباشد۔

رسالہ امام حدادی محققان ریاضت از ہزار مسئلہ پانزدہ مسئلہ بیرون آوردہ اند و اختیار کردہ ہر کہ برین کار کند بر ہزار مسئلہ ریاضت نفس عمل کردہ باشد یکے بہر گرسنگی و تشنگی آب و طعام نخورد دوم بہر آزار خشم نگیرد سیوم بہر خشم جنگ نکند و بجز دی ننماید چہارم از ناشنودہ و نادیدہ خود را دور دارد پنجم بہر نیتے کہ باشد از سخن حق گفتن باز نماند ششم بہر عجیبے نہ خندد ہفتم بہر دردے ننالد ہشتم بہر محنتے و مصیبتے جزع و فزع نکند نہم بہر نعمتے ننازد و از انبازگی نیارد دہم بہیچ کسے مغرور نشود یازدہم طعام ہر کسے نخورد دوازدہم ہر کارے سخن نگوید سیزدہم با ہیچکس مزاح نکند چہاردہم بدانچہ پسندیدہ حق باشد تن در دہد۔ پانزدہم از اقوال و افعال نامحمود دور باشد چون چہل شبانروز برین استقامت یابند از جملہ موحدان گردند و در معرفت برو بکشایند نفس لوامہ بدین ریاضت ملہمہ شود و ملہمہ مطمئنہ گردد۔

نفائس الانفاس ملفوظ شیخنا و مخدومنا۔ ابدال کہ ابدال میشود بدین چہار چیز است اول قلت الطعام دوم قلت المنام سوم قلت الکلام و چہارم احتمال جفاء الانام ابدال آنست کہ ذمایم او بحمایدہ بدل شود و این سرمایہ ریاضت است و رکن اعظم ہر کرا سعادت ریاضت روے داد نعمت ابدی و دولت سرمدی روزی گشت۔

رسالہ ترجمہ قشیری۔ قولہ تعالیٰ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا یعنی آنکسانیکہ مجاہدہ کنند در طلب قرب ما ہر آئینہ ما نیز راہ خود بدیشان نمائیم۔

قول ابو علی دقاق اصل مجاہدہ باز داشتن خوے نفس است از مالوفات و مسر دبات بر خلاف ہوا۔

رسالہ غوث الاعظم باعوث من اختار المجاھدۃ علی المعنی فلہ

هفت قوت باصره وسامعه وذائقه وشامه ولامسه وناطقه وعاقله در جسد آدمی پیدا کرد که
اصلاح تود ران بربسته واین شاخها در دل است وسر این درین کلام مندرج که ان
فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح بها سایر الجسد واذا فسدت فسد بها سایر الجسد الا وهی
القلب. وچنانکه دو عقده فلک راس و ذنب خفی الذات وظهور الاثر است در قالب
صحت وسقم است وحرکات او چون حرکات کواکب وولادت چون طلوع کواکب
وموت او چون غروب کواکب وانحطاط منزلت چون هبوط کواکب این قدر اعتبار
علوی است اما بعالم سفلی جسد تو زمین وعظام جبال ومخ چون معادن وجوف چون
دریا وامعا وعروق چون جداول وگوشت چون خاک وموی چون نباتات وروی
چون غار و پشت چون عامر و پیش روی مشرق و پس پشت مغرب و یمین چون جنوب
و یسار چون شمال و نفس چون ریاح و سخن چون رعد و اصوات چون صواعق و
خنده چون برق و گریه چون باران و اندوه و غم چون ظلمت و ایام صبا بهار و ایام
شباب صیف و ایام کهولت خریف و ایام شیخوخت شتا و خواب چون مرگ و بیداری
حیات خواص جمیع موجودات از حیوان صامت و ناطق و نباتات و فلکیات و
جز آن در نقطه خاک تعبیه کرده اند اما آدمی در هیچ چیز باز نیاید.

کیفیت قالبی دیگر. رساله صنعانی. حق تعالی قالب را مدینه از طینت
ساخته و بد و بیست چهل عمود عظام و نهصد و بیست بند اعصاب رد و ستون بالا داشته
و برای عمارت آن خزینه شش خادم نصب کرده بدین اسامی جاذبه و هاضمه و ماسکه
و دافعه و غاذیه و نامیه و در میان آن خزینه جسمانی جوهری لطیف و گوهری نظیف
روحانی یعنی دل و روح ودیعت نهاد و در حریم آن خزینه لالی و یواقیت مختلف
الالوان از طحال و امعاد شوارع بنشاند و سصد و شصت جوی در ان مدینه روان
کرد و پنج حارس یعنی حواس خمس برای محافظت آن شهرستان موکل کرد.

قول شیخ ابوبکر - نفس وقتے کافراست وقتے منافق ووقتے مرائی کافراز آنکہ ہرگز باحق نسازد ومنافق ازانکہ عہد وفا نکند ومرائی سبب آنکہ ہر کار کہ کند بریا باشد۔

کشف محجوب - بزرگے نفس را بصورت مار دید گفت من سجات دہندہ دوستان حق ام اگر من با ایشان نباشم ایشان بپاکی خود مغرور گردند ومنکر گردند چہ ہرگاہ در طہارت دل وصفاے سر ونور ولایت واستقامت طاعت خود بینند آن دیدن ایشان را زہر قاتل باشد چون مرا بینند آن نظرہا ازایشان بخیزد۔

اداب المریدین النفس صنم والنظر الیہا شرك والنظر فیہا عبادة

نظم

یک نفس تو صد بت است گر بتوانی | بشکن بت نفس خود مکن آسانی

قول محقق - نفس عین است نہ صفت بلکہ ورا صفات است مجاہدہ برائے فنائے اوصاف نفس است نہ برائے فنائے عین نفس

قول خدمت خواجہ شیخ الاسلام والمسلمین شیخ زین الحق والدین داود حسین شیرازی - نفس آدمی مثال مغاکے وگورے است کہ دران انواع نجاست ومردار افتادہ باشد اگر سیلے درآید آنرا پاک کند چنانچہ نماز بدان جا توان گزارد واگر در پاک کردن آن مشغول شوند از یک جانب پاک میکنند ودیگر جانب می افتد فاما طریق خواجگان ما آنست کہ نظر بر حق دارند تا فیض عنایت درآید تمام را پاک کند۔

رسالہ مختصر احیاء العلوم - اعدی عدوّك نفسك مردم با ہر دشمن کہ بسازد از شر او ایمن گردد فاما چون با دشمنے نفس بسازد مردم را ہلاک کند ہر کرا نیکو داری وبہ پروری در قیامت شکر تو گوید مگر نفس تو کہ از تو گلہ کند

مشاهدتی اساءۃ او الی باعوث لا بد للطالبین من المجاهدۃ کما لا بد لهم منہٗ۔ رسالہ خواجہ جنید۔ اجماع ہزار پیر طریقت است کہ نہایت ریاضت آنست ہر بارکہ دلِ خود را طلب کنی ملازمِ حق یابی۔

رسالہ سیدی رفاعی۔ الریاضۃ ھو الاعراض عن الشھوانیۃ و الاقبال الی طرق الربانیۃ فعند الشریعۃ مما کان حراما وعند الطریقۃ مما کان مباحا وعند الحقیقۃ مما کان حلالاً۔

قول محقق۔ ہر چند کہ استقامت اعمالِ قالب بر قلب زیادت میشود اثر ایمان از غیب در دل می افزاید۔ لیزدادوا ایمانا مع ایمانھم سر این معنی است مقتدایان اصحاب ریاضت فرمودہ اند از نفس قالبی عمل شیطانی و ظلمانی پدید آید بنفس بخاری رسد و از ان کدورتے بدل سرایت کند و از دل غشاوتے بروح رسد نورانیت روح در حجاب افتد راہ روح بعالم غیب بستہ شود و فیض بد وکمتر رسد پس ابقدر حجاب بینائی و شنوائی و گویائی روح نقصان پذیرد اگر بر قانون شریعت معالجت نمایند بصفت صم بکم عمی فھم لا یعقلون موصوف گردند ہر چند استقامت اعمالِ حسنہ بر قالب زیادہ میشود اثر ایمان از غیب در دل می افزاید۔

کیفیت نفس بخاری۔ رسالہ کشف اسرار۔ ونفس کدورتے است ممزوج بہوا و میل او بمراد نفاذ امر خود و خاصیت او خلاف حق۔

قول شیخ جنید۔ لباس الکفر قیامک علی مراد نفسک بنائے کفر بر مراد نفس است چہ نفس را با اسلام مقارنت نیست لامحالہ اعراض از اسلام نماید و معرض منکر بود و منکر بیگانہ۔

رسالہ گزیدہ۔ ولا تقتلوا انفسکم ای لا تخملوا یعنی غافل مباشید از نفس خود ہر کہ از نفس خود غافل شود نفس او را بکشد۔

و ارحام محفوظ اند از صلب بصلب و از رحم برحم می پیوند ند نیمے در نطفه پدر و نیمه در نطفه مادر تعبیه کرده و لهذا بعد فنائے نفس بخاری خواهد ماند یا در بهشت یا در دوزخ و آنکه حضرت رسالت فرمود که نفسك بین جنبیك یعنی نفس میان دو پهلو است آنست که بیشتر اثر صفائے او از میان دو پهلو ظاهر میشود۔

معرفت نفس بخاری۔ رساله سر الله نفس سه است اماره و لوامه و مطمئنه

اماره قوله تعالیٰ وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي این نفس را روبنده گویند که همه احوال موافق تهر است و افعالش پسندیده شیطان و مذومات بد و مضاف و تخم فساد و مایل بشهوات و کافر است اگر ریاضت نه دهی دعوی خدائی کند و اگر بسته ادئی کسری و از جمله عیبهایکے طاعت آموختن است تا مرد را در مهلکه ریا و سالوس و ناموس اندازد و خود پرست گرداند و از ثقل عبودیت فتور بر سر دنهد تا از دوام عبادت منقطع شود تائبان را بشهوت از راه برد و زاهدان را بسجاده زهد فریبد و صابران را در غضب آرد و فقرا را بسوال متهم کند و عارفان را برخصت و شبهات افگند تا حق تعالیٰ را شناسی نفس را ندانی و دانستن او وقتے باشد که عبور بر مقامات و سیر بر حالات و طیر در مکاشفات شده باشد۔ نفس صورتے و شبهتے و مثلے ندارد و آنچه او را نفس خوانند از صفات قهر است و در تخیل نیاید خطره است که از عالم کفر در دل ممتحن ورود کند و دعوی او از معنی پدید آید و آن لقاء حق است اگر بدانی که نفس چیست او نفس نفس است و اگر صفات نفس بداند که نفس کیست نفس حق است و این شریعت میان عارفان میان حق۔ **اما نفس لوامه**۔ قال الله تعالیٰ لَا اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ این را جوینده خوانند یعنی دل محزون که همه وقت در طلب حق اند و یکین باشد چون در افواه خلق اسم نفس افتاده دل ندانسته اند۔

مراو هر که بر آری مطیع امر تو شود دگر نفس که آمر تو شود چون مراد بیابد۔

رسالہ شمسیہ صد شبر در رمہ آن تباہی نہ کند کہ یک ساعت شیطان با مردم کند و صد شیطان آن تباہی نہ کند کہ یک رفیق بد کند و صد رفیق بد آن تباہی نہ کند کہ یک ساعت نفس کند۔ **نظم** ۔

اے نفس خسیس و گمرہ و ہرجائی ۔۔۔ بر ہر سنگے کہ بر زنم قلب آئی

قول محقق خلق بر سہ گروہ اند گروہے را توفیق داد تا روح ایشان نفس را مقہور کرد سعادت ابدی یافتند ان الذین سبقت لہم منا الحسنیٰ اولئک عنہا مبعدون و گروہے را شقاوت در راہ نہادند تا نفس ایشان روح را غلبہ کرد شقاوت یافتند قال اللہ تعالیٰ الا ان حزب الشیطان ہم الخاسرون و گروہے موقوف ماندند تا وقت مرگ اگر وقت مردن دل او ہم رنگ نفس ماند شقاوت آید و اگر نفس رنگ دل گرفت سعادت روے نمود و اگر موقوف ماند اہل اعراف بود قال اللہ تعالیٰ و علی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماہم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالخواتیم۔

رسالہ مرصاد العباد نفس بخاری کہ منشائے او دل است و در جمیع اعضاء داخل است چنانچہ روغن در کنجد و این نفس در جمیع اعضائے حیوانات باشد اما نفس انسان را بقا بود و نفس جمیع حیوانات را نہ زیرا چہ خلقت او بخاصیت عناصر است تا چیز گردد و بقائے نفس انسانی را دو سبب است یکے بقائے حق در تخمیر طینت کہ خمرت طینۃ آدم بیدی دوم بقائے روح وقت ازدواج با قالب کہ قال اللہ تعالیٰ و نفخت فیہ من روحی ازین ازدواج دو فرزند متولد شد یکے دل دوم نفس بخاری دل پسر آمد مانند پدر شد کہ روح است و نفس دختر شد بمادر مانند گشت کہ خاک است پس آن ذرات در اصلاب

بصورت کفار کنند و این عوام مومنان و عاصیان را باشد و اصحاب المشئمة۔
ایشانند که از چپا در دوزخ روند تا آلایش معاصی ازان قوم محو شود و معاصی ایشان بر عبادت
غالب آید فاما من خفت موازینه فامه هاویة صفت ایشان است و اگر
بر گناه خود معترف شوند شاید که بتوبه ایشان قبول افتد و آخرون اعترفوا بذنوبهم
خلطوا عملا صالحا و آخر سیئا عسی الله ان یتوب علیهم۔
ملهمه ۔ از حق تعالی خطاب یافته با ذوق و بے شعور و ایشان بالهام ربانی
حق را از باطل بشناسند آنگاه تتبع حق کنند و از باطل اجتناب نمایند فالهمها
فجورها و تقوٰیها این باشد و ملهمه را مقتصد هم گویند جهت آنکه متربط دو صف
بود یکے صف انبیا دوم صف اولیا از اول صف اثر پرتو فیض بر ایشان رسیده۔
و خطاب الست بربکم از پس پرده شنیدند و ذوق آن گرفتند اگرچه در ابتدا بر مراد
نفس قدم نهاده باشند و بعنایت حق ازان روے گردانیده و معاصی ایشان بطاعت
اطاعت بدل شده اولئك یبدل الله سیاٰتهم حسنات این باشد و بعد وفات
بمقام خود برسند بسابقی و الهامی بر ایشان ثابت گردد و از جانب راست در بهشت
روند و اصحاب المیمنة خواص اولیا باشد۔
مطمئنه ۔ نفس آرامش یافته بخوشنودی خدا بود یا ایتها النفس
المطمئنة ارجعی الی ربك راضیة مرضیة برین حاکیست از پیشگاه بهشت
برویت رسند و ادخلی جنتی سر این معنی است ان الذین سبقت لهم منا الحسنی
اولئك عنها مبعدون یعنی ایشان کز امارگی و لوامگی و هوا دور باشند و السابقون
السابقون اولئك المقربون صفت ایشان بود و منهم سابق بالخیرات ایشان
بودند و این مقام انبیا و اولیائے خاص الخاص باشد۔
رساله گزیده۔ اماره نفس شهوت است و لوامه نفس معصیت و مطمئنه نفس

اما نفس مطمئنہ قال اللہ تعالیٰ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ این را نفس گویند و روح ناطقہ خوانند۔

منہ معرفت نفس بر سہ قسم است عام و خاص و خاص الخاص معرفت عام صورت و افعال او را بشناسد آنچہ ناموافق شریعت و طریقت باشد و معرفت خاص **مرصاد العباد** نفس چہار است امارہ و لوامہ و ملہمہ و مطمئنہ امارہ ان النفس لامارۃ بالسوء این نفس تجاری قہر و سر الٰہی است و منشاء جمیع ذمایم بر مومنان عاصی و منافقان و کافران نسبت وارد و مقام ایشان در صف چہارم بود و از مقام خود نتوانند گذشت و شقی و مردود اند لا یصلیہا الا الاشقی الذی کذب و تولی برین حاکیست اشقی کافران و منافقان اند کہ کلی رو ی بدنیا و تمتعات آن آوردہ اند جاوید در دوزخ باشند خالدین فیہا ابدا ایشان بوند فاما شقی عاصیان باشند بموافقت ہواے نفس کارے کنند و بر مخالفت فرمانہائے حق مصر باشند و می دانند کہ بدی کنیم و دل ایشان بقبول سعادت ایمان و گفتن کلمہ طیب و صوم و صلوۃ باشد و لیکن مخالفت بعضے فرمانہا ہم کنند بشفاعت رسول اللہ جاوید در دوزخ نباشند اگرچہ از دوزخ سوختہ چون انگشت سیاہ بیرون آرند فاما رویہائے ایشان چون ماہ شب چہاردہم تابان باشد و بر پیشانیہائے ایشان نبشتہ کہ ہولاء عتقاء اللہ من النار حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمودہ بیشتر امتان مرا کہ بدوزخ برند سبب دہان و فرج باشد۔ **مولف راست**

از گفت کذب و غیبت و از خوردن حرام دیگر زنا و فعل لواطت علی الدوام

لوامہ۔ ولا اقسم بالنفس اللوامہ یعنی صاحبان نفس لوامہ سبب فسق و فجور ملامت بسیار کنند و ایشان ظالمان نفس خود ہم باشند کہ قال اللہ تعالیٰ فمنہم ظالم لنفسہ نام ظالمے ازین جہت یافتند باآنکہ نور ایمان در دل دارند و بے معاملہ

غضب آنست از حسد نخواهد که کسے را چیزے باشد وخاصیت ہوا آنکہ خواہد ہر چہ دیگرے دارد مراہم باشد و جمیع ذمایم دیگر ازین دو صفت متولد میشود و این دو صفت در نفس ضرورت می بایست ہوا جاذب منافع کند و غضب دفع مضرت تا نفس در عالم کون و فساد باقی ماند و پرورش یابد و این دو صفت معتدل باید و اگر زیادت باشد عقل و ایمان را مضرت نماید قال علیہ السلام الهوا البغض الٰہ عبد فی الارض یعنی دشمن ترین خدا است کہ پرستیدہ میشود بر زمین نزدیک حق تعالیٰ دشمن ترین خلق در زمین آنانند کہ می پرستند ہوائے نفس را۔

قال المحقق الغضب مفتاح کل شر چون ملائکہ صفات سبعی در قالب آدم دیدند گفتند اتجعل فیها من یفسد فیها ویسفك الدماء۔

رسالہ عین القضاۃ۔ قولہ تعالیٰ هو علاء قومنا الجل والامن دولہ الهه۔ جمال اسلام کے بینیم چون بت ہوای پرستم اسلام وقتے باشد کہ از معبود ہوای بمعبود خدای روی آریم۔

کشف محجوب۔ ہوا عبارت است از اوصاف نفس بخاری وہر روز سعد وشقصت لباس الوہیت پوشد و بندہ را بضلالت دعوت کند۔

طوالع الهوی شجرۃ فی النار تجر صاحبها الی النار ہوا درختے است در دوزخ مبتلائے ہوا بدان آویختہ است وآن درخت مرا او را می کشد سوے دوزخ۔ کیمیائے سعادت۔ حق تعالیٰ ہوا را از میان جلال وجمال پیدا آورد فاما جمال را ہوا حجاب شد۔

رسالہ خواجہ ذوالنون مصری گفت یکے را دیدم در ہوا می پرد گفتم این از چہ یافتی گفت قدم بر ہوا نہادم در ہوا شدم۔

خواجہ نظامی گوید۔

طاعت و عبادت و معرفت است۔
رسالہ تحفۃ الاسلام۔ تا نفس ظلومی و جہولی خود یعنی ہوا و غضب را بکمال اعتدال نرساند شناخت نفس ممکن نشود کہ از کیست و بر چہ آفریدہ اند و در ہر مقامے چہ کار خواہد کرد۔ چون کمال معرفت او ظاہر شد دیوانگی و پروانگی بنور بخشی شمع حقیقی رسد کنت لہ سمعا و بصرا و لسانا باشد و بشرف بی یسمع و بی یبصر و بی ینطق مشرف شود کہ نفس را بہ پروانگی شناخت حق را بشمعی شناخت۔
روح الارواح فرد انفس امارہ بظلم و جنایت خود اقرار کند کرم الٰہی دستش گیرد و بمقصود حق لیقان رساند۔
معرفت ہوا و غضب رسالہ مرصاد العباد۔ ہوا و غضب نفس را دو صفت ذاتی است و این خاصیت عناصر است و خمیر مایۂ دوزخ است و ہوا را خاصیت خاک و آب است میل او سوے سفل باشد و غضب را خاصیت باد و آتش است میل او بلند و ترفع بود ہوا سفلی و مادہ است و غضب علوی و نر بر بہائم ہوا غالب است و غضب مغلوب و بر سباع غضب غالب است و ہوا مغلوب است ہوا بصفت جہولی و غضب بظلومی موصوف است ہوا اگر از حد اعتدال تجاوز کند غالب شود شرہ و حرص و امل و خست و دنارت و بخل و خیانت و شہوت بار آرد قال علیہ السلام الہوی و الشہوت معجونۃ بطینت ابن آدم فاما اگر غضب از حد اعتدال تجاوز کند غلبہ نماید مردم را بدخوی و تکبر و حدت و تندی و خود رائی و استبداد و بے تباتی و ترفع و صلابت مستولی گردد و اگر صفت غضب یکے مغلوب و ناقص افتاد بے حرمتی و بے عزتی و کسلان و عجز و دیوانگی و ذلت روی دہد و اگر ناگاہ غضب غالب شود و نتوانست راند حقد در باطن پیدا آید و اگر ہوا و غضب ہر دو غالب آمدند حسد متولد شود خاصیت

چون در تن پیوست بر براق ونفخت فیه من روحی سوار آمده وهر گاه که از قالب مراجعت کند بر براق نفس سوار شود تا آنجا که حد اوست و براق نفس که دو شهپر دار دیکے ہوا دوم غضب بے این دو نتواند پرید۔

قول محقق ۔ لولا الھوی ما سلک احد طریقا الی اللہ تعالی۔ اگر ہوا نبودے ہیچکس راہ بخدا نتوانستے برد چون ہوا روی بعلو آرد ہمہ عشق و محبت گردد و چون غضب قصد علو کند ہمہ غیرت و ہمت گردد و روح را برائے وصول بحضرت بدین دو آلت احتیاج تمام است زیرا کہ روح پیش از اتصال بقالب این دو آلت نداشت۔ **مولف راست سے**۔

این تزکیہ نفس بخاری و ہوا و غضب است   بے این دو دگر تزکیہا ہست با نواع

تزکیہ نفس بخاری ۔ **رسالہ سر اللہ** ۔ اگر خواہی نفس مطیع تو شود تو مطیع حق شو تا زمام او بدست تو دہند واگرنہ زمام تو بدست او دہند۔

رسالہ الشمسیہ ۔ تا عقبات دنائی نفس را قطع نکنی جمال معانی روح نتوانی دید چون سیل بحق از درون وی قوی گردد مرادات نفس پست شود۔ مل الی اللہ قلیلہ ترا العجب کثیرا۔

منہ ۔ کلید در دوزخ مرادات دادن بہ نفس است و کلید ابواب بہشت منع و نہی ہوائے نفس و اعراض نمودن از وے و نہی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی سر این معنی است۔

رسالہ الشیخ ابوبکر وراق سلامتی نفس بدو چیز است بجو یعہا فی تنسبیعہا و تسلیعہا فی تجو یعہا۔

رسالہ عین القضاۃ ۔ چون از تشبیہ و شک فارغ آید نفس او را برنگ دل گرداند الذین ھم فی الدنیا و قلوبہم فی الاخرۃ لا یشعرون۔

مهر نه هوا تا فتن از سروری است ترک هوا قوت پیغامبری است

هوا بر دو نوع است یکے هوائے لذات و شهوات این و در خرابات بر د و خلق از فتنهٔ او امین باشد و دوم هوائے جاه و ریاست است صاحب این د و در دیوانها و صوامع می باشد و فتنه خلق گردد۔

رساله روح الارواح هوا مراد جستن است هر کس را آنجا بروش که مراد او باشد

قول خواجه جنید۔ هر که ترک هوا کند بوصلت حق مکرم شود و هر که غضب فرو خورد بصفت حلیمی حق سیراب گردد۔

تزکیه نفس بخاری مرصاد العباد۔ سالک را حقیقت باید که دو صفت ذاتی مذکور را باعتدال دارد و بفرمان شرع استعمال نماید و در تقوی کوشد نه در رخصت محو این دو صفت بکلی ممکن نیست که جبلی است فلاسفه ازینجا در غلط افتادند که بجد اعتدال نتوانستند داشت۔ هوا که جاذب منافع است اگر بقدر حاجت و ضروری جذب نکند و میل بر زیادت افتد از بخاتره ردی نماید و ازان حرص تولد شود و اگر بجهت پیش نهاد عمر ذخیره کند امال ظاهر گردد و بخل آید و اگر میل بچیزے ذلیل و دنی کند خست و دنائت پدید اید و اگر بچیزے لذیذ خواهد شهوت زیادت شود و اگر ازین صفات در خلقت یکے مغلوب افتاده است انوثت و خنوثت و فرومائگی روے دهد۔

تزکیه دیگر۔ چون هوا و غضب در نفس اعتدال یافت صفات حمیده پیدا آید چنانچه حیا و جود و سخا و شجاعت و تواضع و مروت و قناعت و شکر و صبر و وقار و ثبات و اخلاق دیگر پس نفس از امارگی بمطنگی رسد و بارکش روح شریف گردد و در قطع منازل و مراحل سفلی و علوی براق صفت بمعارج اعلی علیین و مدارج قاب قوسین رساند و مستحق خطاب ارجعی الی ربک راضیة مرضیة شود چه روح را در آمدن بعالم سفلی و رفتن بعالم علوی بے مرکب چاره نیست که او پیاده نتواند آمد و رفت

معرفت ذات حق طلبد نفس حقیقت خود را آئینہ سازد و در ان آئینہ نفس محمد را شناسد
پس ازان نفس محمد را آئینہ سازد کہ رایت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورۃ نفسان
آن آئینہ آمدہ است۔ مولف راست

نفس چون بردر گہ دل پردہ داری افیۃ آیت — ہر کہ زد بگذشت یکسر دستگاہ دل رسد

بیان ششم

کیفیت و ماہیت و اوصاف و معرفت و امراض و معالجت و حیات و ممات دل و شمائل صاحب دلان

کیفیت و ماہیت دل۔ کلمات قدسی۔ ان فی جسد ابن آدم لمضغۃ و فی المضغۃ قلب و فی القلب عقل و فی العقل فواد و فی الفواد روح و فی الروح خفی و فی الخفی سر و فی السر انا۔

مرصاد العباد۔ قال علیہ السلام ان فی جسد ابن آدم لمضغۃ اذا صلحت صلح بہا سایر الجسد و اذا فسدت فسد بہا سایر الجسد الا وہی القلب۔ دل پارۂ گوشت است صنوبری جانب پہلوے چپ آدمی زیر سینہ و این صورت جمیع حیوانات راست اما و لے کہ آدمی راست در وے جانے است روحانی کہ حیوانات دیگر ندارد و آن جان دل آدمی را از محبت و معرفت حق و لے دیگر ہست کہ ہر آدمی را نیست قولہ تعالیٰ ان فی ذلک لذکرٰی لمن کان لہ قلب۔

محققے گوید۔ ان فی الدنیا اسما کثیرۃ و القلب فی الانسان قلیل یعنی آن دل کسے را باشد کہ او را با حق تعالیٰ انسے و محبتے بود و ازین دل حقیقی مراد است کہ دل جان گویند۔ نظم

سر نشتر عشق بر رگ روح زدند — یک قطرہ فرو چکید نامش دل شد

قول خدمت خواجہ۔ مردے بود نفس را بصورت و ہیئت خود برمصلا نشستہ دید پرسید کیستی گفت نفس تو آن مرد استعداد بستن و کشتن او آغاز کرد نفس گفت زدن و کشتن من این چنین نباشد خلاف من کن این گفت و ناپیدا شد مفہوم طالبان معانی نفس باد کہ کیفیت و معرفت و تزکیہ و اوصاف نفس قلبی در شمائل دل شرح و تکیف باز دادہ شدہ است مبرہن خواہد شد۔

کیفیت و معرفت نفس روحی۔ رسالہ جاوید نامہ۔ حضرت رسالت فرمود من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔ چون از معرفت نفس بمعرفت اللہ تعالی می توان رسید پس فرض آمد کہ معرفت جمیع نفوس حاصل کنند حق تعالی نفس روحی را بصفتے آفریدہ است کہ بہمہ اوصاف موصوف تواند شد۔ و بہر صفتیکہ موصوف شود او را نامے بود چنانچہ مطمینہ و ملہمہ و لوامہ و امارہ و کلمہ طیب و جان جان ہم گویند و اوست کہ ادراک چیز ہا کند و حقیقت جملہ یکیست و بمعنی دیگر این نفس را طبعی و حیوانی و نفسانی ہم گویند مبدا نفس طبیعی در جگر است کہ آن غذا ہا باندامہا رساند و لذات را طالبست و مبدا روح حیوانی در دلست و فعل او در رگہا است و اندامہا را نگاہدارد یعنی زندہ دارد و طلب ریاست کند و این روح لطیف تر از روح طبیعی است و مبدا روح نفسانی در دماغ است و او کارفرمای حواس ظاہر و باطن است و فرق کنندہ میان حق و باطل۔

تمہیدات۔ ہر کہ معرفت نفس خود حاصل کرد معرفت نفس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او را حاصل شود لقد جاءکم رسول من انفسکم سر این معنی است و ہر کہ معرفت نفس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کرد ہمت در معرفت ذات باری تعالی بست اگرچہ کراز ہر کہ معرفت ذات لا حاصل کند مگر برمزے کہ من رانی فقد رای الحق این باشد ہر کہ خود شناس نیست محمد شناس نباشد و ہر کہ

الوہیت اینجا است نفس وشیطان راجز در طور صدر بدیگر اطوار مجال ازدحام نہا[ده]
وحفظاً من کل شیطان مارد سر این معنی است۔

فواید الفواد۔ طور سہ است اول طور حس آنچہ مطعومات ومشروبات
ومثل این بحس معلوم شود دوم طور عقل بدو علم متعلق است کسبی وبدیہی سیوم طور
قدس آنکہ در عالم قدسی رسیدہ باشد کنہہائے عقلی وبدیہی بداند واین کار اخص انبیاء و
اولیا است۔

کیفیت دیگر۔ تولد دل از قالب وروح است قالب مادر است وروح
پدر است خواجہ نظامی فرماید ؎

چون ملک العرش جہان آفرید	مملکت صورت وجان آفرید
دل کہ بر و سکۂ سلطانیست	اکد ش جسمانی وروحانیست
زین دو ہم آغوش دل آمد پدید	آن خلفے کو بخلافت رسید
داد بترتیب کرم ریز شے	صورت وجان را ہم آمیز شے

ودل پسر است بہ پدر ماند واز پدر لطافت گرفتہ واز مادر کہ خاک است وقار یافتہ
محمود الطرفین ومرضی الجانبین۔

روح الارواح۔ دل نہ روح است ونہ قالب اگر روح است جسم از
کجا است واگر قالب است لطافت بہر چرا است نہ این است ونہ آن ہم این است
وہم آن۔

کیفیت دیگر۔ دل وزیر دو بادشاہ است یکے روح دوم نفس اگر نفس
برو غالب آید انقیاد او کند واگر روح غالب شود مطاوعت او واجب بیند سمی
القلب قلبا لتقلبہ۔

رموز الواہبین صاحب تالیف۔ ولیکہ ہمہ وقت بما سوی اللہ مشغول

مرصاد العباد کیفیت دل دیگر این مضغه را هفت طور است قوله
تعالی وقد خلقکم اطوارا برین حکایت طور اول را صدر نام است وجائے
اسلام است کہ افمن شرح الله صدره للاسلام فهو علی نور من ربه و
این طور پوست دل است ومحل وسواس شیطان وتسویل نفس است کہ یوسوس
فی صدور الناس من الجنة والناس اگر معاذ الله بشوم معاصی وتاثیر قہر الہی
نور اسلام فتور پذیرد وظلمت کفر فرو گیرد ولٰکن من شرح بالکفر صدرا ومقام ذکر
ہم درین طور است صورت وخاصیت ہر یک ذمیمه در محل گفته آید طور دوم را قلب
نام است معدن ایمان وخزانه حق است واولئك کتب فی قلوبهم الایمان
برین حکایت وخانه نور عقل است فیکون لهم قلوب یعقلون بها وبینائی دل
کہ آنرا بصیرت گویند ہم اینجا است حس بصر ظاہر پرتو نور بصیرت است ولیکن
تعمی القلوب التی فی الصدور وطور سیوم را شغاف نام است جائے محبت
وشفقت اولاد واحفاد ومحل عشق ومودت خلق واولیا وانبیا است قوله تعالی
قد شغفها حبا پیغمبران ومشایخان را محبت بر مریدان وامتان ہم ازین طور
است عشق مجازی ازین طور نگذرد ازین جا است کہ حضرت رسالت فرمود حبب
الی من الدنیا ثلثة الطیب والنساء وقرة عینی فی الصلوٰة وجائے دیگر
فرمود اولادنا اکبادنا طور چہارم را فواد نام است محل مشاہده ورویت جلال
وجمال وصفات دیگر است ما کذب الفواد ما رای سر این معنی است طور پنجم
را حبة القلب نام است مقام شوق وذوق ومحبت وعشق باری تعالی است
دوستی غیر را مجال نیست طور ششم سویدا خوانند مقام مکاشفات غیبی وعلم من
لدنی ومعارف حروف مقطعات وگنجینه اسرار الہی وعلم اسما است کہ وعلم آدم الاسما
کلہا اینجا است طور ہفتم مهجة القلب است ظهور انوار صفات ذاتی وتجلیات

بچشم باطن مشاہدہ مغائبات کند و بگوش دل استماع کلام حق و بمشام دل روائح غیب ابوید و بکام دل ذوق محبت وایمان وشوق وعرفان یابد و حس لمس دل عقل است که بدان معقولات عالم فہم کند پس ترقی درجات آدمی در سلامتی حواس دل است الا من اتی اللہ بقلب سلیم۔

مثلہ۔ دل ہمچو صدف است در دریای صورت آدمی انداختہ ودران در قیمتی روح پنہان کردہ تا بدریاے اشکال صورت دل فرو نشوی بدان دُر گرانمایہ کہ روح قدسی است نرسی مثال دل چون لگن است وروح چون شمع درخانہ صورت نہادہ اگرچہ یک محل است ہمہ خانہ بوی روشن است مثل نورہ کمشکات فیہا مصباح۔

کیفیت دل دیگر۔ مرصاد العباد۔ گل دل از ملاط بہشت است از آنجا آوردہ اند وبا بحیات ابدی سرشتند وبہ بستصد وشصت نظر عنایت منظور گردانیدند چون بکمال رسید خزانہ خاص الہی شد ودران خزانہ گوہر ہاے گرانمایہ و بے بہاے اسرار محبت وعشق ومعرفت وقرب داشتند واز خازنان ملکوت مخفی کردند واین ستر با ایشان بکشادند وگفتند الانسان سری وانا سرہ۔

کیفیت دل دیگر۔ دل آدمی را در آفرینش آہن آئینہ ساختند تا آئینہ روشن از وباید اگر نیکو نگاہداری روے ہمہ عالم در رو بماید **مولف راست**

تراگر روشن است آئینہ روے جان دو بینی چہ باشد روے جان نے نے رخ جانان درو بینی

وگرنہ زنگار گیر دمحجوب شود کلا بل ران علی قلوبہم ما کانو ایکسبون۔

رسالہ مرصاد العباد۔ در جملہ دلہا قفلہا نہادہ اند قولہ تعالی ام علی قلوب اقفالہا حق تعالی بعنایت خویش این اقفال را کلیدے با سہ دندانہ پیدا گردانید قولہ تعالی لہ مقالید السموات والارض اول دندانہ شریعت است چون

باشد و بخطرہ و ہوا جس بازی کند و برائے خود نمائی سخن حق نشنود جمال اللہ نہ بیند فلو ب
لاھیۃ سر این معنی است۔ نظم

دل بر آب سبوئے پر آب کت — تا بجنبید نست روے در رو۔
ننماید بھیچ وجہ مگر — آنکہ ماند ز جنبش آب سبو

کیفیت دیگر۔ مرصاد العباد۔ دل را یک روے بروح است و دوم بقالب
ہر مدد فیض کہ از روح می ستاند بقالب قسمت میکند و مجاری رگہاے باریک کہ از ہر عضوی
بدل اتصال دارد و دران رگ بر سد و اعضا را بجس و حرکت می آرد میرساند اگر فیض روح
دران رگ نرسد آن عضو از حرکت بماند و مفلوج شود و اگر فیض بدل نرسد جملہ قالب
از کار بماند و حیات منقطع گردد چون دل بصفت فیض موصوف میشود آنگاہ بصفات روح
بحیات و علم و عقل و سمع و بصر و بصفات دیگر متجلی میگردد و دل چون بکمال تصفیہ رسد
متحمل جمیع تجلی صفات الوہیت شود در شبانروزی چندکرت و بر طریق کوہ طور بہ تجلی
سرانگندے پارہ پارہ نگردد۔

رسالہ خواجہ شبلی۔ چگونگی دلہا متنوع است۔ تندرست دل پیغامبران داننده
دل عارفان منور دل پرہیزگاران زندہ دل مومنان غافل دل منافقان بیمار دل
گناہ گاران مردہ دل کافران۔ حق تعالی ستونے از یاقوت سرخ آفریدہ است سر آن
ستون زیر عرش است و بن آن در دل مومنان چون مومن کلمہ طیبہ گوید عرش بجنبد
و امرزش آن مومنان خواہد تا آنکہ ایشان زندہ باشند فرمان شود ای عرش مجنب و قرار گیر
گوید قرار نگیرم تا گویندۂ کلمہ را نیامرزی فرمان آید آمرزیدم۔

کیفیت دیگر۔ رسالہ سر اللہ عین القضاۃ۔ چنانچہ قالب را پنج حس
ظاہر است دیدن و شنیدن و بوئیدن و چشیدن و گرفتن و عالم شہادت را بدین
ادراک میکند دل را نیز پنج حس باطن است کہ بدان ادراک عالم غیب میکند۔

شیخ آئینہ ولوح خدا است پس حق را در جان شیخ بیند و شیخ خود را در جان مرید بیند
کیفیت دیگر۔ قال علیہ السلام مثل القلب مثل ریشۃ بارض فلاۃ یقلبہا الریاح۔ این بیابان بین الاصبعین من اصابع الرحمن است دلہا را باد رحمت الٰہی در عالمہا میگرداند و دلہا در عالم و رنگی جولان میکند فہم کن این کدام باد باشد کہ دل را میگرداند از مصطفٰے بشنو لاتسبوا الریح فانہا من نفس الرحمن **نظم**؂

بادے کہ سحر گہ زسر کوے تو آید | جانہا کشش فدا باد کز و بوے تو آید

این آن باد است کہ نفس رحمانی گویند۔
کشف محجوب۔ دل برمثال آسمان است و تن مثال زمین چنانچہ زمین را ہفت اقلیم است و آسمان را ہفت طبق و قالب را ہفت عضو دل را ہفت طور است و بہفت طور سجدہ کردن واجب است سجدہ اطوار آنست کہ روئے از مخلوقات بگرداند و از تعلقات عقبوی نیز مبرا شود و در جمیع چیز توجہ بحق کند **نظم**؂۔

اے دل تو ہزار سجدہ برپیش رخش | کان سجدہ کہ تن کند نماز سے نبود

قول ابن عباسؓ۔ قال اللہ تعالیٰ۔ بل ھو قران مجید فی لوح محفوظ دل مومن است کما قال فی کلمات القدسی ما وسعنی ارضی ولا سمائی ولکن وسعنی قلب عبدی المومن یعنی زمین مرا بنتابد و آسمان طاقت ما ندارد و عرش درخور ما نیاید دل مومن را قبول کرد نخست ما او را قبول کردہ بودیم یکے از مصطفٰےؐ پرسید این اللہ گفت فی قلوب عبادہ وھو معکم اینما کنتم این باشد چون دل ترا حاصل شد روح جمال عزت خود ترا نماید۔
کیفیت دل دیگر صاحب مرصاد العباد میفرماید حق تعالیٰ چون دل را آفرید عقل بر یمین او داشت وہوا بر شمال و عشق پیش اصحاب یمین آنانند کہ متابعت عقل کردند و اصحاب شمال متابعت ہوا نمودند و سابقان متابعت عشق فرا جب

ودندانہ شریعت برین پرہ نفس برسد نفس از بند معاصی خلاص یابد دوم دندانہ طریقت است چون بر پرّہ دل رسد کدورات ودنائم باطن برود دل محبت حق گراید سیوم دندانہ حقیقت است چون بر پرّہ روح بنشیند عالم جبروت ولاہوت معاینہ کند۔ ضرب اللہ مثلاً للذین آمنوا مراد ازین ضرب مثل قفل وکلید است۔

کیفیت دیگر قلب المومن بین الاصبعین من اصابع الرحمن یقلبها کیف یشاء چون دل بین اصبعین اللہ است یعنی در قہر ولطف حق تعالی از دم حمیدہ آید وہم ذمیمہ ہم او را مرض باشد وہم صحت وہم موت باشد وہم حیات۔

کیفیت دیگر مرصاد العباد۔ دل دایم متحرک است مانند افلاک بسعد ونحس ودوازدہ بروج دارد در استاء دل ہمہ حماید است برنگ سرخ چنانچہ حیا وجود وصدق وتواضع ومروت وقناعت وصبر واخلاص ومحبت ومعرفت وثبات وچپا ہمہ ذمائم است برنگ سیاہ چنانچہ غضب وکذب وشہوت وبخل وکبر وحقد وحسد وعجب وحرص وبغض۔

کیفیت دیگر دل را قلب گویند سبب آنکہ ہیبت او در آفرینش باز گونہ آفریختہ است حکمت الہی آن بود اگرنہ اینچنین بودے شعلہ آتش دل ہمیشہ مشتعل است بدماغ رسیدے ومردم را بقا ممکن نبودے۔ **نظم**

ہر چیز کہ ہست آنچنان می بایست | وآن چیز کہ آنچنان نمی باید نیست

ونیز در عرب ہر چیز کہ خالص است آنرا قلب گویند ودل خالص جوہر آدمی است پس قلب گفتند۔

کیفیت دیگر رسالہ تمہیدات۔ دلہا بر دو قسم است یکے در مقابلہ قلم اللہ باشد یعنی دل مصفا وباقابلیت بود کہ حق تعالی بالقلم وقدرت معانی واسرار خود در آن دل بنویسد دوم آنکہ دل او توجہ بجانب شیخ کند دل مراقبہ چہ دل مجان

صفت دل دیگر قال علیه السلام قلب المومن عرش الله تعالیٰ نه آن عرش در عالم کبری است اگرچه آن عرش ظهور استواے صفت رحمانیت دارد که الرحمن علی العرش استوا وے از صفت روحانیت او را خبر نیست و قابل ترقی ندارد که جماد است فاما دل مومن عرش خدا است که محل ظهور استواے روحانیت دارد و قابل ترقی است و از صفت روحانیت او را حظے و شعورے هست بر مدد فیض الہی که بر عرش کبری میرسد قوام عالم جسمانی موجودات بدان است و مدد فیض که بر عرش صغری که قلب مومن است میرسد اینست که القلب هو العرش والصدر هو الکرسی بل هو قرآن مجید فی لوح محفوظ۔ این صفت دل مومنان حقیقی است بعضے مفسران محقق گفته اند عرش کبری دل مومنان است و صغری عرش که جماد است۔

رسالہ قصص سنگویہ عرش را صفائی است هر افعالے که از بندگان در وجود می آید عکس آن در عرش پیدا می شود۔ وهمچنین دل نیز عرش الله است چون صفا پذیرد و هر چه در عالم لاهوت است عکس آن در دل پیدا می آید۔

صفت دل دیگر قول امیر المومنین علی کرم الله وجهه ۔ ولها بسه صفت موصوف است۔ دل عوام طریقت بصفت منیب قال الله تعالیٰ وجاء بقلب منیب آنست که باز گردد از جمله معاصی بسوے حق و دل خواص بصفت سلیمی موصوف است قال الله تعالیٰ الا من اتی الله بقلب سلیم آن باشد که دران دل جز معرفت و محبت حق چیزے نگنجد۔ سلامة القلب ان یکون مملوًا من محبت الله فاما دل اخص بشهیدی موصوف است قال الله تعالیٰ لمن کان له قلب او القی السمع وهو شهید آنست که او مشاهد صفات ذاتی باشد در جمیع اشیاء۔

صفت دل دیگر ۔ ان الله تعالیٰ فی قلب اولیاءه من غیر تحیز و تمکن

قول خدمت خواجه ۔ دل در دنیا به نیابت خدا نظر مجازی با قالب دارد

دیدند و بصفت و السابقون السابقون اولئک المقربون موصوف گشتند عقل عاقل را بمعقول رسانند و هوا هاوی را بهاویه برد و عشق عاشق را بمعشوق اتصال دهد۔

قول خواجه ابوبکر طمستانی غم خوردن بیهوده عقوبت دل است هر که دل بحق بست زنار بر دلش بستند و هر که باغیرے نیاز نکند نیاز او همه ناز گردد و ناز او همه راز گردد هزار هزار افسوس باشد که او بتو نظر کند و دل تو بغیر او بیند خواجه با غلامے نظر میکرد آن غلام نظر در جمال خود کرد دل گرفت خواجه او را بکشت گفتند سخت دوست میداشتی چرا کشتی گفت من بدو می نگریستم او که باشد که بخود نگرد۔

روح الارواح هر جرم و خیانت را عفو هست فاما جرم و خیانت دل را عفو نیست حق تعالی میفرماید اگر جرم دل را عفو کنیم غیرت محبت برود۔

کیفیت دیگر۔ قوت القلوب۔ فی القلب طرایقات الفواد مکان العقل و القلب به السمع و البصر لمن کان له قلب او القی السمع و محل الایمان کتب فی قلوبهم الایمان برین حاکیست۔

اوصاف دل۔ رسالۂ روح خلقت قلوب عبادی من رضوانی عرش آفرید و بر کتف مقربان نهاد بهشت آفرید برضوان داد دوزخ آفرید بر مالک سپرد دل مومن چون آفرید مالک گفت الٰهی آتش عشق درو است بمن ده رضوان گفت که رحیق انس درو است بمن ده مقربان گفتند عرش محبت درو است بمن ده رب العزت همه را معزول کرد گفت القلوب بین اصبعین من اصابع الرحمٰن مراد ازین قهر و لطف است و جلال و جمال است گاهے نازان و گاهے گدازان میان این دو صفت مدهوش و گاهے میان این دو حالت بیهوش مانده و این بیت خوانده **نظم**

گه شربت وصل تو مرا مست کند	گه ضربت هجر تو مرا پست کند

صفت دل دیگر۔ خواجہ حسین منصور۔ قلب المؤمن کالمرآت اذا نظر فیہا تجلی ربہ۔

صفت دل دیگر۔ روح الارواح۔ عرش صفت رفعت وار دارد اوراہمان بندہ است کرسی در رفعت عظمت است اوراہمان بس است نفس و ہوای پنداشت و انیت وار دار داوراہمان کافی است دل کہ رفعت عرش و عظمت کرسی و بلندی آسمان و بسطت زمین ندارد و بانکسار و شکستگی است ما اورا بندہ ایم۔

منہ۔ اے رضوان فردوس ترا واے مالک دوزخ ترا واے کروبیان عرش شمارا اے دل سوختہ تو مرا و من ترا دل در حضرت حق است حق را می بیند و حق می نگرد۔

صفت دل دیگر۔ منہ۔ حق تعالی با قوالب سخن از ربوبیت گفت و با قلوب حدیث محبت کرد اے قوالب من خدائم و ای قلوب من دوستم اے قوالب شما آن منید و اے قلوب من آن شمائم اے قوالب در تعب باشید کہ ربوبیت از عبودیت آن تقاضا میکند و ای قلوب در طرب باشید اے قوالب شما در حقایق مجاہدت واے قلوب شما در حدایق مشاہدت اے قوالب شما طاعت رہا مکنید و ای قلوب شما طاعت تنہا مکنید اے قوالب برنج باشید واے قلوب بر سر گنج باشید

صفت دل دیگر۔ منہ۔ وقت نبشتن ارزاق لوح بکنار اسرافیل بود چون کار بلوح دل رسید حق تعالی بہیچ کس حوالہ نکرد و اسرافیل کہ سی ہزار سالہ راہ بالا اوست لوح درکنار او نگنجید امروز دلہا در پردہ غیرت است بکسے نمی نمایم فردا در غیب دیدہ شود العیوب البیضاء علی النفوس و الغلبۃ الحرابیہ علی القلوب۔

منہ۔ قالب آدم بمہلت آفریدم در قلب بیم مہلت می بایست نہ مہلت قدرت بل مہلت حشمت موجودات با مرکن تمام شد دل چون برائے شناخت منست اگر بیک لحظہ اگر در یک لحظہ در وجود آدم قدرت خود آشکارا کردہ ماشم با حشمت

اگر قالب ہم رنگ دل شود او نیز منظور اللہ گردد قال علیہ السلام ان اللہ تعالی ینظر علی قلب کل مومن و مومنة فی کل یوم و لیلة ثلثمائة وستین مرة فاما این نظر بر دل ہر مومنے نیست مگر دلے کہ بصفت ان رحمت اللہ قریب من المحسنین موصوف شدہ باشد اما فی قلوب المخلصین سر این معنی است ۔

صفت دل دیگر رسالہ شیخ احمد ۔ قلب المومن حرم اللہ وحرام علیہ ان یلج فیہ غیر اللہ تا دل را از اندیشہ غیر حق خالی ندارند محل موہبت حق نباشد ما زاغ البصر وما طغی سر این معنی است ۔

صفت دل دیگر تمہیدات ۔ القلب بیت اللہ این کعبہ باطن است محل زیارت حق از ان درش بستہ داشت تا از طوارق قہر دران ہیچ ورودے نرسد کعبہ ظاہر اگرچہ آن ہم خانہ حق است فاما زیارت گاہ خاص وعام گردانیدہ در او باز گذاشتہ تا ہر کہ ہست در آید در کعبہ ظاہر ہر کسے با آثار صفات افعالی بندہ کردہ وبطلب آن سرگردان شدہ فاما در کعبہ باطن طالبان خصم خانہ را آنجا یافتند و گفتند **نظم**

سالہا در پے مقصود جہان گردیدیم دوست در خانہ وما گرد جہان گردیدیم

او در دل تو وتو از ان غافل او حاضر تو از دی غایب **نظم**

آن نافہ را کہ جستی ہم با تو در گلیم است تو از سیہ گلیمی بوے از ان ندیدی

مہتر داود علیہ السلام مناجات کرد الہی ترا کجا جویم فرمان شد انا عند منکسرة قلوبھم لاجلی **نظم** ۔

چیزے کہ تو جویان نشان اوئی مانست ہمی تو جاے دیگر جوئی

چون دل را بمعاصی محجوب کنی وبغیر او ملو گردانی نعمت اسرار الہی و گنج رمودے دائی کہ در ان جا است بر تو پوشیدہ ماند **نظم**

آن چشمہ کہ زان خضر خورد آب حیات با تست ولیکن بگل انباشتہ

رسد وازان روزن شوق مشاهده بیند واز دریچه عشق شراب الفت چشد واز روزن قدم نظرهٔ فنا رسد و از روزن آید تجلی نقاش برند و آن سرای عرصه حق است۔

شناخت دل دیگر منه۔ دل روحانی محل وحی است وخانه علم و کنج حزن و گنج حسن و درج وحدانیت و خزینه روح قدسی است گاه در قدس قدس رود و گاه در انس انس گاه در قدرت رود و گاه در عظمت گاه در ارادت رود گاه در ولایت گاه در قدم فانی است و گاه در ابد باقی و گاه در عبودیت است و گاه در ربوبیت گاه در جلال است و گاه در جمال و گاه او در ابستو دستودنی که قدمش از بالا نکه بر گذشت و گاه بخوبیده که ابلیس را از و ننگ آید چنانچه حضرت رسالت فرموده است قلب المومن بین اصبعین من اصابع الرحمن یقلبها کیف یشاء ستر این معنی است

شناخت دل دیگر منه۔ دل مقام تجلی ربانی است و بوستان جاودانی است تخم او ایمان است و ثمرهٔ او محبت و شجرهٔ اش معرفت بصورت خورد است و معنی بزرگ واسع تر از عرش است زیراچه محل نظر حق است لا یسعنی ارضی ولا سمائی وانما یسعنی قلب عبدی المومن دل بیت المقدس جان است و مراد جانانست و دیوار لقا است سقف کبریا است دوست برا وست نه متصل و نه منفصل و نه خارج و نه داخل چنانچه در کیف و کم نگنجد و نه بر عرش است اگر بدان محل برسی عقل کل را دربان بینی حق را با دوست یابی و دوست را با حق اگر او را بینی این را بینی و اگر این را نه بینی او را نه بینی بیش ازین در عبارت نیاید مگر که جان با جانان بگوید۔

شناخت دل دیگر منه۔ حق تعالی خود را در دل بروح قدسی نماید آنگاه اخلاق دل پدید آید و افعال حق بشناسد نور دل پرتو ذات است و مکاشفه دل برون صفات است

شناخت دل دیگر منه۔ و لیکن از تقلب و تردد سراسیمه باشند او را دل

دوستان خود آشکار کردن و دست ترازان بیدارم که قدرت نمودن خود۔

صفت دل دیگر۔ قال علیه السلام قس ۲ الاموربر ابک حضرت رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم معاذ جبل را فرمود ہرچہ ترا مشکل شود برائے فتوی آن بدل رجوع کن و بجوز ولابجوز از مفتی دل قبول کن۔

صفت دل دیگر۔ رموز الوالهین۔ حق تعالی چون آدمی را از جمیع موجودات ومخلوقات مشرف ومکرم گردانید۔ دل او را نیز انوار عجائب غیبی واصناف غرائب لاریبی که در صدر مسطور است ارزانی داشت ومعانی اسرار رموز وانوار دل را کسی نہایت ندانست دلہائے عوام طریقت را بفہم وادراک ذوق ولطافت طاعت وعبادت وتبدیل ذمائم بحامد مشرف گردانید ودلہائے خواص واخص را بحصول حقایق ودقایق معرفت ومحبت وعشق وقربت وتوحید ومشاہدہ بوصول مقامات سری وروحی وجبروتی ولاہوتی اختصاص داد۔

صفت دل دیگر۔ بہشت را بدوستان آراید ودوستان را بدل ودل را بخود۔

شناخت دل ولطائف وغرائب آن۔ رسالہ سراللہ معرفت دل برسہ قسم است۔ عوام عارفان اخلاق دل شناسند ثمرہ آن اینست کہ افعال حق بدانند پس آن عوام مومن حقیقی شود وخواص احوال دل شناسند نتیجہ آن باشد کہ کشف صفات ذات اللہ تعالی او را حاصل شود واز موقنان گردد وخاص انوار دل شناسند وتاثیر آن بود کہ حق تعالی شمہ از شناسای ذات قدیم او را ارزانی فرماید تا موحد صرف شود

شناخت دل دیگر۔ منه۔ از دل جسمانی تا دل روحانی مسافتہا است و از دل روحانی صد ہزار روزن است مر روح را بدان روزنہا بحجرہ ملکوت عجائب غیب وبدائع ملک می بیند وازان محل فیض را بصفات انسانی فرستد واز روزن فیض انوار توحید می بیند وازاں روزن صرف تفرید می بیند وازان روزن محبت آثار جمال در می

ہرچہ عفو کند و لے جرم و جنایت دل را عفو نیست اگر جرم دل عفو کنیم غیرت محبت برود و محبت نماند ہر دل کہ خاشیہ کش عشق نیست لکد بر فرق او زن کہ نہ دل است این نیز مرض بود۔

مرض دل دیگر۔ رسالہ حجت الاسلام امام غزالی۔ دل آئینہ است و ذمائم و دود ہرگاہ کہ دود ذمائم و معاصی بائینہ دل رسد تاریک گرداند فرو اجمال الہویت روئے ننماید و محجوب ماند قال اللہ تعالیٰ من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی برین حاکیست۔

معالجت دلہائے مریض۔ بعضے مشایخ فرمودہ اند کہ تبدیل ذمائم بجاآید موجب صحت دل است و این دشوار است سالہا بریاضت و مجاہدہ زحمت باید دید و بر قضیہ لاتبدیل لخلق اللہ این معنی استحالے تمام دارد فاما اطبائے حاذق طریقت و حکمائے کامل حقیقت برائے ابطال و دفاع امراض دلہا داروہا آسان و مجرب فرمودہ اند ہر کرا توفیق الٰہی رفیق گردد او را مفید آید۔

علاج اول۔ ترک محبت دنیا و مال و جاہ و اختلاط خلایق از خویش و بیگانہ۔

علاج دیگر۔ تحرز از سخن لایعنی و تجنب از بسیاری خواب و خندہ و خالی داشتن معدہ از طعام قلت الطعام و قلت الکلام و قلت المنام شرح این معنی است۔

علاج دیگر۔ رسالہ امام حداوی صحت دل بسہ چیز حاصل شود یکے تنہائی از خلق دوم خاموشی سیوم غم مرگ پیش دل داشتن۔

علاج دل دیگر۔ نفی کردن خطرہ و ہواجس از دل چنانچہ درین کتاب محل بیان خطرہ و ہواجس مذکور است۔

علاج دیگر۔ قال علیہ السلام ان لکل شئ صقالۃ و صقالۃ القلب ذکر اللہ چون در ذکر استقامت شود لامحالہ از خلق تجرید گزیند تا بمقام تفرید رسد و آن نفرت باطن است از جمیع محبوبات و مطلوبات۔

نتوان خواند مگر وے کہ بلطف زندہ وتندرست ومنور بود۔ **مولف راست**

چون دل بمیان قرب لطف حق است موت ومرض وحیات وصحت یابد

امراض دل رموز الواہبین۔ قولہ تعالی فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا این مرض در دل کافر ومسلم باشد مرض دل کفار کفر وشرک جلی وپرستیدن اصنام است ومرض دل مسلم از معاصی وشرک خفی بود اغلب بیماری دل از حس چشم وگوش وزبان ظاہر است چشم ہرچہ در عالم شہادت می بیند نقش آن در دل می نشیند دل دائما ہمان تماشا میکند از مشاہدات غیبی محجوب می ماند ولھم اعین لا یبصرون بھا سر این معنی است وگوش آنچہ از لا یعنیہا میشنود مسامع گوش بدل میرساند از ان باطن بدان لا یعنی مملو میشود از استماع کلام حق محروم میگردد ولھم اذان لا یسمعون بھا برین حکایت **نظم**۔

او باہمہ در جمال وچشم ہمہ کور او باہمہ در حدیث وگوش ہمہ کر

وزبان از گفتن کلمات شتی خلل در ناطقہ دل می اندازد از ان سبب بیشتر وقت تکلمش با ہوائے نفس می باشد کہ آنرا ہواجس گویند از حدیث کردن با روح وسر ابکم میسازد ازین جہت ہواجس ذہنی با امراض صم بکم عمی فھم لا یبصرون۔ معلول وبیمار میشود اگر طالبان حق بعلاج این امراض چنانچہ مرشدان ومشایخ اطبائے حاذق دلہا فرمودہ اند جد وجہد نمایند از مرض بمہلکہ موت افتد۔

تفسیر طبری۔ مرض القلوب اشد من جمیع البلایا۔

مرض دل دیگر۔ شب جہان بفروشدن آفتاب است وشب دل آن پرشدن معدہ یعنی تاریک گردد وتاریکی مرض است۔

مرض دل دیگر۔ ہر دل کہ درد سبب قرار گرفت خراب گردد این نیز بیماری است

مرض دل دیگر۔ روح الارواح۔ حق را از دل فراموش کردن نشاید کہ

موت دل دیگر۔ محققے میفرماید النفس اذا مات رفع عنه نظر الخلق و القلب اذا مات رفع عنه نظر الحق و النفس اذا مات بکت علیه الاقربون و القلب اذا مات بکت علیه الملائکة المقربون و النفس اذا مات تباعد عنه الاحباء و الاقران و القلب اذا مات تباعد عنه الملک الحنان و النفس اذا مات ذهبت اموالہ و القلب اذا مات ذهبت ایمانه۔

موت دل دیگر۔ رسالہ ابوعبداللہ خفیف من اثر صحبة الاغنیاء علی مجالسة الفقراء ابتلاہ اللہ بموت القلب۔

موت دل دیگر۔ رسالہ سری سقطی۔ چون دل مومن بشومی معاصی مرد همچو سنگ و کلوخ شد هرچه خواهد بگوید و هرچه خوش آید کند۔

رسالہ رموز الواهلین۔ تا آدمیت عدمیت نپذیرد و تا هستی صفت نیستی نگیرد دل از لعدحق نمیرد۔ مولف راست۔

زهستی نیستی چون رو دهد رکن و بیر آنکه ۔ ببینی نو عروس وصل را با خویش کش در کش

حیات دل۔ رسالہ سر اللہ۔ هرگاه در دل مومن کلمه طیبه تمکن شود دبدان گویا گردد و نقاب معنی جلال که بر چهره جمال است بعضے ازان بکشاید حرفی نورانی سبز و یا سرخ یا زرد یا سپید در نظر بشکل الف یا حرفے مفرد یا مرکب پدید آید۔ خوشبوتر از مشک و روشن تر از ستاره پس عشق بر دل استیلا یابد اینجا دل زنده گردد۔

حیات دل دیگر۔ رسالہ حجت الاسلام امام غزالی۔ هرگاه که طالب حق از خلق بیزاری جوید و در کارهائے ظاهر و باطن و دینی و دنیاوی حق را وکیل کند که فاتخذه وکیلا بهیچ وجه احتیاج بغیر حق نماند دل حیات یابد۔

حیات دل دیگر۔ شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس اللہ سره العزیز

علاج دیگر۔ رونده راه حق باید که در جمیع امور دینی و دنیاوی توجه بحق کند تا دل او تصفیه یابد چنانچه حضرت ابراهیم شبانگاه از غار بیرون آمد ستاره دید چون آن فروشد خود را بیمار خواند که فنظر نظرة فی النجوم فقال انی سقیم بعده نظر برحق کرد و گفت و اذا مرضت فهو یشفین از غیر حق مبرا شده بحق توجه نمود انی بری مما تشرکون انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا و ما انا من المشرکین۔

علاج دیگر صحت کلی بمعالجت قران است وننزل من القران ما هو شفاء ورحمة للمومنین یعنی تلاوت کنید با فهم معانی و عمل بر اوامر و ترک بر نواهی واجب بینید۔

علاج دل دیگر۔ رساله سید رفاعی تا آن زمان که دل از ظلمات ثلثه کشادگی نیابد از مرض خلاص نبود یکی هوائے دنیا که اشارت عن دار الغرور است دوم هوائے جنت باید که از دل دور کند اشارت الی دار الخلود است سیوم هوائے عقبی و تعلق از روح بخیزد که اشارت الاستعداد للموت است که الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب یعنی جز هوائے لقائی مولا در دل چیزے دیگر نماند۔ کما قال علیه السلام لا راحة للمومن دون لقاء ربه۔

علاج دل دیگر۔ قول محقق۔ قبض حواس ظاهر موجب فتح حواس باطن است یعنی حواس ظاهر را بیکار کند تا حواس باطن در کار شود۔

موت دل۔ قال الله تعالیٰ اومن کان میتا فاحیینٰه۔ موت دل سیاه شدن است از مشغولی شهوات و لذات نفس و هوا و محبت جاه و مال چنانچه در زمین مرده اگر خس و خاشاک بسیار بروید هر تخمے که در آن انداز د قبول نکند همچنان دل مرده محبت و معرفت و توحید و وصلت قبول نکند و ثمره ندهد۔

خود را برین آرند کہ تا چہ بینند این قسم سالکان است و فکر مقام بینندگان است و نہایت حال عارفان۔

مرصاد العباد قال علیہ السلام۔ انہ مر علی قوم یتفکرون فقال لہم تتفکروا فی الاء اللہ ولا تتفکروا فی ذات اللہ۔ تفکر در ذات ممنوع است جز خاص الخاص را کہ حق تعالی شمۂ از رموز ذات و سرے از اسرار آن بر ایشان کشف کردہ است۔ **بیت**

محال فکرت ذاتی بہ باطنت ندہد　زہر دو عالم واز خویش تا نگردی گم

کیمیائے سعادت۔ تفکر در ذات وصفات حق کردن مقامے بس بزرگ است ہر کس طاقت آن ندارد و عقول بر آن نرسد اصحاب شرع از آن منع کردہ اند و گفتہ و انکم لن تقدروا قدرہ۔ فاما مشایخ احقق را آن نظر دادہ اند نہ بر دوام کہ ایشان ہم طاقت آن نتوانند آورد مگر وقت از وقتے چہ ہر کہ در آفتاب دایم بیند نابینا شود۔

اوقات تفکر و تاثیر آن۔ اگر تفکر بعد ظہر کند حضور و رضا و تسلیم حاصل شود و در نیم شب روشنائی دل و یقین یابند و عیوب نفس و ہوا معاینہ شود و در سحرگاہ کشف باطن و معرفت روی نماید و از عقبی چیزے نمودار شود و مستجاب الدعوت گردد۔

رسالہ غریب فکر با نواع است یکے فکر در ازل واید کند کہ در ازل با من چہ کردہ اند و در اید چہ خواہند کرد دیگر فکرت در وقت است کہ بر من چہ امر شدہ است و نہی از چہ فرمودہ پس مردم می باید کہ ہمہ وقت در فکر باشندگان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم متواصل الاحزان و دایم الفکرۃ۔

شرط تفکر و فکر۔ چون مردم در فکر باشند اخلاق بہی بر وغلبہ نتواند کرد و شہوات و غضب و شرہ مغلوب گردد و حیا روی نماید و حصول تفکر بگرسنگی باشد قال علیہ السلام

فرمودند کہ ہر لحظہ و ہر لمحہ از عالم غیب بر دل شدہ ندا می آید کہ زندہ آن دل است کہ در و محبت و اشتیاق ما بیشتر است ہر گاہ کہ دل زندگانی یافت قالب نیز بصفت دل موصوف شود او را نیز حیات ابدی ارزانی فرمایند و از موت ایمن گردد فلنحیینہ حیاۃ طیبۃ ترین حاکیست۔ نظم

دل زندہ ہرگز نگردد ہلاکت | تن زندہ دل گر بمیرد چہ باک
کسے کش بدانش روان شد جوان | گرش تن بمیرد بماند روان

حیات دل دیگر۔ و آن مراعات دل بظاہر و باطن و فکر و تفکر و حضور راست در محل گفتہ آید۔ مولف راست

یکے تفکر و فکر و ذکر و مراقبہ ہم | سپس حضور و مراعات لازمند بدل

بیان ہفتم

لطایف تفکر و فکر و تبیان غرائب مراقبہ و مشغولی باطن و مراعات دل و حضور و غیبت آن۔

تفکر و فکر تمہیدات۔ آدمی را سعادت نہادہ اند کہ اولیاء و انبیا ہر آن سعادت می پویند و می جویند و آن سعادت لقائے اللہ تعالی است و آن نتیجہ محبت است و محبت نتیجہ معرفت است و معرفت نتیجہ فکر است فکر نمرا طلبہ تجدہ یعنی باندیش پس بجو او را تا بیابی نظم

ہمہ چیز را تا نجوئی نیابی | مگر دوست را تا نیابی نجوی

رسالہ خواجہ جنید۔ التفکر اعلی من العبادۃ لان العبادۃ ینقطع عن الموت فی الجنۃ و الفکرۃ لا ینقطع عنہم در عقبی طاعت نباشد۔ فاما فکر خواہد بود۔ چون بر تفکر استقامت شود فکر روے نماید تفکر آنست کہ بہ تکلیف

شود و بمیین الله کاتب میان دل و حق حجابے کہ ہست در تفکر و فکر آن عجب بخیزد قلم الله کار کند دوم آنکہ مشایخ را محققان را پرسند کہ فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون چہ قلم الله بر لوح دل شیخ کاتب است و دل مریدان را ازان قلم حجاب است اگر تو دل خود را بفکر و مراقبہ شیخ برابر داری شعاع آن بر دل تو افتد آثار قلم الله در تو پیدا آید از اینجا فرمودہ اند و اتفاق مشایخ است کہ ہیچ عبادتے و عملے افضل تر از مراقبہ شیخ نیست **مولف راست**۔

با شیخ مراقبہ بحق ہست قرین — این قسم تمثل است و تربیت عظیم

رموز الواہیین۔ فکر متفکر یکے در مقام تلوین است۔ دگر در محل تمکین آنکہ در تلوین است۔ سیر افعالی و صفات سلبی دارد و آنکہ در تمکین است در صفات ثبوتی و ذاتی متحیر است در فکر اخلاق ہمی غلبہ نتواند کرد و شہوت و غضب و شرہ مغلوب شود و نیز متفکر بتکلیف خود را برین آرد تا چہ بیند۔

مراقبہ۔ قال الله تعالی فارتقب انهم مرتقبون و آیت دیگر و کان الله علی کل شیء رقیبا و جائے دیگر فرمودہ ارتقبوا انی معکم رقیب یعنی مراقبہ منتظر بودن و نگاہبانی کردن دل است چنانچہ فرمان مشہور فارتقب ای فانتظر یعنی دل را حاضر دار و حق را بر دل ناظر دان کہ این بر ہمہ فرض است۔

رسالہ سکوت العارفین قال الجنید من راقب الله فی سرہ حفظ جوارحہ۔

قول خواجہ جعفر۔ مراقبہ نگاہ داشت سر است بملاحظہ حق در ہر خطرہ چون دل خود را بیقین منظور حق شناختی و اداب آن نگاہداشتی منتظر باش تا انوار سصد و شصت نظر لطف جلال و جمال کہ بر دل تو می تابد از نقاب غیب روے نماید۔

ترجمہ قشیری۔ قال علیہ السلام صل کانک تراہ فان لم تکن تراہ —

حوعو الطوبلم

رسالہ شیخ عثمان مغربی۔ اول تفکر بدلائل و براہین ہستی حق تعالیٰ در موجودات و مخلوقات از علوی و سفلی کنند بعدہ در نعماء و آلاء باری تعالیٰ تفکر نعماء قسم عوام طریقت است در نعمتہائے ظاہر دنیاوی بود چنانچہ از بندہ معاصی در وجود آید و حق تعالیٰ رزق میدہد و از جمعیت صحت می بخشد و از جرایم عفو میکند مثل و مانند این تفکر نعما است فاما تفکر آلا از قسم خواص است در نعم باطنی و آن محبت و عشق و معرفت و صدق و شناخت صفات افعالی و ذاتی و توحید باری تعالیٰ بود جز این تفکر ہرچہ بود وسوسہ شیطانی باشد۔

قال الفقیہ اذا اراد الانسان ان ینال فضل التفکر فلتفکر فی خمسة اشیاء اولها فی الایات و العلامات و الثانی فی النعماء و الثالث فی ثوابه و الرابع فی عقابه و الخامس فی احسان الله وجفاء منه وما یتفکر فیما سوی ذالك فذالك وسوسة

اداب المریدین۔ چون معیت با حق در دل قوی شود فکر آنگاہ درست آید کہ آنجا نہ ملک را اطلاع است و نہ نبی مرسل را لی مع الله وقت لایسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل ستر این معنی است۔

رسالہ مختصر احیائے علوم۔ چون متفکر بفکر جمال بود بطرب آید و چون بفکر جلال باشد بفریاد شود۔ مولف راست ؎

در ہر دو بود ہم طرب و ہم فریاد زین رو بجمال نیز قہریست عظیم

رسالہ عین القضاۃ۔ ہر کہ معنی چیزے نداند و خواہد کہ بداند آنرا دو راہ است یکے آنکہ بدل خود رجوع کند تا بتدبر و تفکر معانی فہم شود کہ اقلا یتدبرون القرآن برین حاکیست علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم ای بعلم الله پس لوح دل

نیاوردہ باشند فرداے قیامت پرسیدہ خواہد شد کہ بکدام گنہ نفسہائے خود را کشتہ بودید

تھیدات ۔ خدائے را در آئینہ جان پیر دیدن آن است کہ مرید پیر را در دل خود تصور کند قطعاً پیر آنجا حاضر آید۔

طریقہ مراقبہ اینست ۔ طالب حق در خلوت شکم تھی و پشت برہنہ بر طریق قعدہ بنشیند و بحضور تمام چشم بستہ چنانچہ ہیچ عضوے نہ جنبد و زبان از نطق و گوش از سماع باز دارد و در اوقات مرجوہ چنانچہ بعد فجر و عصر و استوا و نصف شب مراقبہ کند تا ہوا کہ وزیر نفس است از فرمایش حواس ظاہر معزول شود و اگر در اثناے مراقبہ حسے کار فرماید کردن ندہد۔

مرصاد العباد ۔ مراقبہ بر دو نوع است ظاہر و باطن ظاہر آنکہ حواس خمسہ ظاہر را از جمیع موجودات و مخلوقات بیکار گرداند و در خلا و ملا حواس مذکورہ بالا یعنی مشغول ندارد۔ **کشف محجوب** ۔ ہر کہ چشم از موجودات فرو خواباند لامحالہ بدل موحد موجودات را بیند لقد رای من آیات ربہ الکبری سر این معنی است کہ امیر المومنین ابوبکر صدیق از حضرت رسالت پرسید آیتہ الکبری چیست فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رایت ربی عزوجل لیس بینی و بینہ حجاب الامن یاقوتۃ بیضاء فی روضۃ الحضر ا ع ہر کہ بمجاہدہ چشم از شہوات بخواباند لامحالہ بچشم سر حق تعالی را بیند **نظم** ۔

بیار سعدی از ہمہ عالم بدوخت چشم تامی نمایدش ہمہ عالم خیال دوست

چون تصرف ہوا از حواس ظاہر بواسطہ کثرت مراقبہ و فکر فتور پذیرفت و انتقاص یافت مراقبہ باطن بخوبترین وجوہ روی نماید۔

مثلہ ۔ سد حواس ظاہر موجب فتح حواس باطن است قال علیہ السلام ذرۃ من اعمال القلوب افضل من جبال اعمال الجوارح و این بر جمیع طاعات

فانه یراک اگر تو نباشی از آنها که او را ببینی بدرستی که او ترا می بیند این اشارت بمراقبه است هر که مراقبه متواتر کند و در جمیع احوال حق را بر ظاهر و باطن و حرکات و سکنات و لحظات و خطرات خود مطلع داند دل او در مکاشفه اطلاع حق افتد و را حقیقت برو بکشاید۔

رساله غریب مراقبه بانواع است نخست مراقبه شیخ بر خود لازم و واجب بیند بدیدهٔ دل هم بدان هیئتے که شیخ را در حضور حیات دیده است هر که پیوسته دل خود با دل شیخ مراقبه دارد و بدو طلبد فتوحات غیبی و نفحات ربانی از درون شیخ نصیب دل او شود من القلوب الی القلوب روزنة سر این معنی است چه مرید اول توجه بحضرت عزت نتواند کرد که مرید را حجب بسیار است و خو گرفته عالم شهادت است با غیب آشنائی ندارد و دل شیخ متوجه حضرت است هر چه از انجا بدل شیخ میرسد بدل مرید هم برسد و سقاهم ربهم شرابا طهورا را در جام ولایت شیخ بدو دهند و یسقون فیها کاسا کان مزاجها زنجبیلا بعدهٔ در جام نبوت محمد بعدهٔ از ساقی حق بیواسطه بدو دهند چون این معنی استقامت یافت اگر هر بار خواهد که شیخ را بچشم ظاهر بیند تواند دید و این سرے غریب و عجیب است بعدهٔ مراقبه اسم الله است یعنی نقش اسم ذات را برنگ زر در دل تصور میکند و نظر بران دارد از کثرت مداومت و مواظبت نور این اسم در دل ظاهر گردد بعدهٔ مراقبه علم دل است بتقریب حق یعنی دل بداند که حق تعالی مرا می بیند ازین مراقبه هیبتے و هیبتے در دل پیدا آید چنانچه پا دراز کردن نتواند و سخن غیر حق گفتن نیاید الم یعلم بان الله یری در دل او شود بعدهٔ مراقبه نفس است یعنی هر نفسے که از مردم برآید بداند فردا ازین نفس شمارے و پرسشے خواهد شد برهان این ایت انما نعد لهم عدا شیخ الاسلام نظام الحق رضی الله عنه معنی آیت و اذا الموءدة سئلت بای ذنب قتلت بدین عبارت فرموده است هر نفسے را که بیاد حق بر

المنة لله که دلم صید غمت شد ‌ ‌ ‌ ‌ وازخوردن غمہاے پراگندہ برستم

چون این مقام حاصل گشت در انوار مشاہدات نفس صفت روح گیرد و لوامہ مطمئنگی گراید مردم در عالم تحیر واستغراق افتد انشاء الله العزیز۔

حضور وغیبت دل۔ رسالہ غریب حضور دل لازم مراقبہ و مراعات است و مراقبہ بیحضور نباشد چنانچہ مشاہدہ بے مراقبہ نبود فاما حضور با ہر دو بود درین قضیہ بعضے محققان گفتہ اند میان حضور و مراقبہ چندان فرق نیست و بعضے فرقے ہم نہادہ اند مراقبہ آنکہ حق را ناظر دانی کانہ یراک و مشاہدہ آنکہ تو خود را ناظر حق دانی واللّٰه را منظور صل کانک تراہ ہر کہ در مراقبہ سہ بار این دعا سہ بار بگوید الله معی الله ناظری الله شاہدی او را حضور پیدا آید۔

کشف محجوب۔ مراد از حضور حضور دل است بولایت یقین تا حکم غیبی طالب را حکم عینی شود و مراد از غیبت نیز غیبت دل است از دون حق بحدے کہ از خود ہم غائب گردد واز غیبت خود ہم غائب شود و علامت آن اعراض بود از حکم رسوم پس غیبت خود حضور حق آید و حضور بحق غیبت از خود و بعضے مشائخ غیبت را بر حضور و حضور را بر غیبت ترجیح دادہ اند چون جذبہ از جذبات حق دل طالب را مفہوم کند غیبت حضور شود و شرکت و قسمت بر خیزد اضافت بخود منقطع گردد یعنی جذبہ ربودن است کہ عنایت حق تعالی بے واسطہ کسب یکے را سوے خود برباید و این بہتر از عبادت پری و آدمی باشد قال علیہ السلام جذبة من جذبات الرحمن خیر من عبادة الثقلین اگر معاملہ ملائکہ و جن و انس جمع کنند بہ برخورداری از تجلی نتوانند بود دیگر بجذبہ حق کہ بندہ را بقرب ادانی رساند جذبة من جذبات الحق توازی عمل الثقلین سر این معنی است پس ازین رو مجذوب را ہر دم وجودے نو میزاید و بتصرف جذبہ محو میشود و ازین محو قدمے دیگر در عالم الوہیت میگزارد و از معنی یمحوا الله ما یشاء و

وعبادات اجسام راجح وفایق است ۔ مولف راست ؎

اینست مراقبہ ظواہر گفتیم　　بشنو طریق مراقبہ باطن ہم

مراقبہ باطن ترجمہ قشیری کہ مراقبہ باطن مراعات دل است وآن ثمرہ مراقبہ ظاہر بود وثمرۂ مراقبہ باطن خالص شدن بسر وعلانیت بود ومراعات دل نگاہداشتن دل از گشتن چپ وراست است ودر نشستن وخواستن وخلوت وجلوت منع کردن دل را از ہواجس ونیز دانستن حکایت آیندہ وگذشتہ کردن ندہد واگر نفس در اثنائے مراعات دل عبادت کردن القا نماید نہ کند چہ بخواہد از مرتبہ اعلی بمنزلہ ادنی افگند ۔

قول خواجہ احمد معشوق ۔ ہر کہ حق را در دل مراقبہ کند باری تعالی حرکات تن او در عصمت خود نگاہدارد واز شائبہ غیر مبرا گرداند ۔

رسالہ خواجہ امام ۔ مردم چون در جامہ خواب شود ہر شب سہ بار بگوید اللہ معی اللہ ناظری اللہ شاہدی وبعد چند شب ہفت بار بگوید وبعد چند شب دیگر یازدہ بار بگوید حلاوت واثرے عظیم در دل پیدا آید درین حال نیز اگر نفس بالقائے لایعنی وہواجس شیطانی باعث گرد دبا او متکلم شود وبگوید کہ حق وشیخ می بیند انچہ تو می گوئی نتوانم کرد واز شیخ واز حضرت حق استمداد واجب بیند از ینجا دل را حضوری حاصل آید عیبینیی از حق تیسیر پذیرد

مشغولی باطن ۔ قول خدمت خواجہ شیخنا ۔ کار مشغولی حق دارد و ہر چہ جز آن است مانع آن دولت است فارغ مشغولی آن است کہ بظاہر مشغول بود وباطنش بخواطر مختلف پراگندہ باشد ومشغول فارغ آنکہ بظاہر تحمل اثقال خلق میکند وباطنش از درون حق فارغ وبحق مستغرق ۔ نظم ؎

دل وجانم بتو مشغول ونظر در چپ وراست　　تا ندانند رقیبان کہ تو منظور منی

شیخ سعدی میفرماید قدس اللہ سرہ ؎

دل پیش تو ام دیدہ بجائے دگرستم　　تا خلق ندانند کہ ترا می نگرستم

تمهیدات عین القضات . تا غایب نشوی حاضر نباشی و تا حاضر نباشی غائب نشوی . شوق رویت از حضور خیزد و ہجران از غیبت شبانروزی بست وچهار ساعت است در ہر ساعت یک ہزار نفس از مردم برمی آید و این ولایت اصحاب حضور است شما نفس ایشان دانند غاییان را ازین چه خبر وچه اثر . نظم

تا نباشد دوست ایشان در حضور سر فرو نارند وقتی در نماز

رساله ترجمه عوارف . تا طالب در مراقبه و مشاہده است حاضر است چون این ہردو مفقود شود غائب باشد . نظم

باد بیرون کن زسر تا جمع گردی ہمچو آنکه خاک را جز باد نتواند پریشان داشتن

رموز الواہیین . یکے حاضر است و یکے حضور حاضری بجانب بنده است و حضور از حق حاضری بطاعت ظاہر است و حضور بطاعت باطن پس حضور غنیت بود و غنیت حضور و خودی بیخودی است و بے خودی خودی است چون بعنایت الله تعالی مقام مراقبه و فکر و تفکر و حضور استقامت یافت و حال گشت مرد از دل سخنہا بشنود که وقتے از کسے نشنیده است و نقشہا و صورتہائے گوناگون و عجائبات و تحفہائے درون معاینه شود باید که طالب حق بدینہا التفات نه نماید و از ان عبور کند تا بحسب قابلیت طالب بانوار متجلی گردد و یا باسرار متجلی شود که صاحب اسرار شدن کارے اصلی است و مقام انوار بجنب اسرار فرعی است بعده ملفس بنور سر منور شود و بجذبات روح مجذوب گرد و از ہمارگی بیرون آید بلوا گی رسد از انجا مطلقگی گراید غرایب سری و لطایف روحی از تتق غیب روی نماید . مولف راست

چون شدی حادی تو بر اسرار دل سر ہم باید که دانی چیست آن

یقینت ہر دمے محوے و اثباتے حاصل میشود۔ **نظم**

سالکان یک دمے دو عید کنند | عنکبوتان مگس قدید کنند

شعر عربی

ولی فؤاد و است مالکه | بلا شه بلک فکیف تنقسم

نظم

طعنہ ہمی زنی مراکین دل خود بکس مدہ | این دل من بدست تست ہم تو رہا نمیکنی

اینجا از شعور خود و از شعور خلق و از بے شعوری خود فارغ ایند اهو الغراهو سر این معنی است۔

رسالہ شمسیہ الحضور افضل من الیقین لان الحضور وطنات والیقین خطرات پس حاضران در پیشگاہ و موقنان در پایگاہ باشند غائب آن بود کہ از کل ارادت غائب شود و با ارادت حق تا ارادت حق ارادت او آید و حاضر آنکہ او را دل رعنا نبود و فکرت دنیا و عقبیٰ در دلش نباشد و با ہوا آرام نگیرد۔ **نظم**

خیال در ہمہ عالم بگشت و باز آمد | بجز حضور تو خوشتر نیافت جائے را

ترجمہ قشیری غیبت غائب شدن دل است از دانش آنچہ میرود از احوال خلق بسبب مشغولی حس بندہ دارادتے کہ بوے رسد و احوالیکہ بر وگردد و چون از خلق غائب شد بدل حاضر گردد و بحضرت حق این حالت را حضور خوانند و حضور بر حسب غیبت باشد

رسالہ غریب حضور دیدنی است نہ گفتنی و در حضور گفت بے ادبی است و بے ادب را بدین مقام نرسانند و گفت برائے شنیدن است و شنیدن برائے دانستن و نمائش فارغ گردانیدن است از ین شواغل اگر طالب صد سال در مطالعہ و معاملہ باشد پس یک لحظہ غائب شود چیزے کہ از و نوت گرد و پیش نیاید۔ **نظم**

غائب مشو کہ عمر گرانمایہ ضائع است | الا دمے کہ در نظر یار بگذرد

قول محقق نفس مقام خدمت دارد و دل مقام محبت و روح مقام قربت و سر مقام ہیبت فنائے سر از باز ماندن مشاہدہ است۔

رسالہ ترجمہ قشیری۔ ہر کہ در سر با خدا خیانت کند خدائے تعالی پردہ بروئے بدرد در آشکارا۔

من کلمات القدسیۃ۔ فی الروح خفی و فی الخفی سر و فی السر انا۔

قول محقق۔ ان اللہ تعالی علم وھو السر لا یطلع علیہ احد

مولف راست سے۔
چو سیر سر میسر شود محقق را سزد بمعرفت روح سعی کردن از دل و جان

بیان نہم

تنوع روح و ماہیت و اوصاف و تجلیہ روح و معرفت روح

قال علیہ السلام اول ما خلق اللہ روحی روح حضرت رسالت از پرتو نور ذات اقدس پدید آوردند و از نور روح محمد ارواح مومنان آفریدند انا من اللہ والمومنون منی سر این معنی است۔

ماہیت روح دیگر۔ خدمت خواجہ ما قدس اللہ سرہ العزیز فرمودہ روح را صورتے و ہیئتے نیست چون حق تعالی بندہ را کشف روح روزی کند تمثل بدو نماید چنانچہ مہتر جبرئیل کہ برسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمدے بہ تمثل صورت وحیہ کلبی آمدے

قول محقق۔ الروح روحان روح حار و روح مقیم والروح الجاری یخرج بالنوم والروح المقیم لا یخرج الا بالموت۔ در خواب روح ناطقہ می رود متحرکہ و نامیہ می ماند۔

ماہیت روح دیگر۔ رسالہ عین القضاۃ ہمدانی۔ روح چہار است

بیان ہشتم

اسرار سر کہ میان دل و روح است و سر سر و دقایق آن

کشف المحجوب حق تعالی سر را پیش از روح بہفت ہزار سال آفرید و در درجۂ وصل داشت و ہر روز سیصد و شصت بار کشف جمال بر سر تجلی کرد و برائے امتحان در ابدان انداخت چنانچہ دل بمحبت پیوست و روح بقربت پیوست و بوصلت اختصاص یافت محققان را درین دو قول است بعضے گفتہ اند السر بین القلب والروح و بعضے فرمودہ اند والخفی بین الروح والفیض آنچہ میان روح و فیض است آنرا خفی گویند اللہ عالم السر والخفیات این باشد خفی را جز حق تعالی کسے دیگر نداند مگر اولیاے اخص کہ او را بالعنایت خود شناسا گرداند واما کیفیت سر اولیای خاص اللہ اند ولہذا خواص را قدس اللہ سرہ العزیز گویند واین دعا است بعضے را حق تعالی حجاب از سر ایشان برداشت کہ صاحب سر شدند تا حجاب برندارند صاحب سر نشوند۔

رسالہ مختصر احیائے علوم سر از معنی روح است وآنکہ سر سر گویند اتصال روح است بحق واین روح قدسی بود۔

نظم

گر ز سر سر او یکدم زنیم — کفر و ایمان ہر دو را برہم زنیم

لیک وصف حسن معشوق این ہست — اینچنین دم جز کہ با محرم زنیم

روح از خلق سر است وحق از روح سر۔

رسالہ ترجمہ قشیری سر بمثال روح است ومحل مشاہدہ ومحبت ومعرفت است سر آنست کہ مر ترا بدان اشراف بود و سر سر آنست کہ غیر حق را بران اطلاع نباشد سر معنی بود پوشیدہ بندہ را باحق در ہمہ احوال و سر لطیف تر از روح است و واسرار از او بود از رق اغیار۔

قدر و منزلت وہ شب قدر کہ منزلت یافت از روح القدس یافت کہ تنزل الملائکہ والروح این باشد بلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ تا از خود واز ہر دو جہان نگذری روح را نہ بینی۔

خواجہ ابوسعید ابوالخیر قدس اللہ سرہ العزیز میگوید نظم

اے دریغا جان قدسی کز ہمہ پوشیدہ است　　پس کہ دیدہ روی او را نام کے بشنیدہ است
ہر کہ بیند در زمان از حسن او کافر شود　　ای دریغا کین شریعت گفت و گو بریدہ است
کون و مکان ہم زن ز خود برون شو تا رسی　　کاینچنین جانے خدا از دو جہان بگزیدہ است

تو ہنوز دل خود ندیدہ جاں را کے بینی و جان را ندیدہ خدای را کجا بینی روح با قالب نہ داخل است نہ خارج نہ متصل است و نہ منفصل ہم داخل است و ہم خارج و ہم متصل است و ہم منفصل **نظم**۔

ای دریغا جان قدسی اندرون دو جہان　　کس ندیدستش عیان و کس ندانستش نشان
گر کسے گوید کہ دیدم در مکان و لامکان　　بر درخت غیرتش آویختہ شد پیش ازان

معنی قل الروح من امر ربی اہل معرفت دانند روح از امر است و امر ضد اراد و قدرت است انما امرہ اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن فیکون است

ماہیت روح دیگر۔ رسالہ غریب۔ روح را چہار خاصیت است چون بعناصر رسد نباتی شود۔ مرتبہ دوم حیوانی شود مرتبہ سوم نفسانی مرتبہ چہارم انسانی شود

رسالہ نور باطن۔ روح آئینہ است و شہوت آب و غضب آتش این ہر دو آئینہ را سیاہ کند۔

رسالہ مختصر خلق بر بستہ روح و از روح خبر نہ و روح طالب حق و از حق خبر نہ۔

عین القضاۃ فرمودہ است روح با قالب نہ متصل است نہ منفصل ہمچنین حق تعالیٰ با ہمہ عالم **نظم**۔

نامیه و متحرکه و ناطقه و قدسی نامیه مشترک است میان انسان و سایر حیوانات و نباتات در رحم و خارج آن در پرورش و نمو و این روح مخلوق است که خلق السموات والارض وما بینهما و متحرک مشترکست میان انسان و جمیع حیوانات خارج نباتات و این روح را حیوانی هم گویند چه حرکات جمیع حیوانات بواسطهٔ این روح است این روح نیز مخلوق است و این روح از تاثیر عناصر است و ناطقه مخصوص بانسان است در حیوانات و نباتات نیست و این را روح انسانی گویند و از عالم امر است بعناصر تعلق ندارد قل الروح من امر ربی برین حاکیست فاما روح قدسی مخصوص بانبیا و اخص اولیا است و این را سکینه هم گویند وانزل علیهم السکینة برین حاکیست و منفوخ نیز گویند و نفخت فیه من روحی برین شاهد است انبیا و اخص اولیا را کرامات و معجزات و درجات و فهم معانی باطن و مکاشفات و خرق عادات احیای اموات و اماتت احیا بتاثیر این روح است و در عوام بشر نباشد الروح عالم بما کان و بما سیکون صفت قدسی است اما فیض امداد نور الهی است یعنی من وجه الله تعالی است و این را اثر ذات گویند و از صفات است و ممد و از روح مذکور است انبیا و اخص اولیا که درک معانی و فهم حقایق و معرفت اشیاء و اجناس دیگر کنند بواسطهٔ روح القدس باشد۔

ماهیت روح دیگر۔ اگر شریعت بند دیوانگی حقیقت نیامدے میگفتم که روح چیست اما غیرت الهی نگذاشت که بگویم مهتر عیسی را خلعت روح القدس پوشانیده بودند وایدناه بروح القدس برین ناطق است و مهتر آدم و آدم صفتان که بهمه فضیلت یافتند بدین روح یافتند وایدهم بروح۔

مثل۔ روح را از عالم خدا بقالب فرستاند و لقد اوحینا الیک روحا من امرنا۔ هر کجا که جمال روح جلوه کند پرتو آن جمال بر هر چیز که رسد آن چیز را

منقادم ولیکن من گوہر لطیف ونورانی وقالب مجسم مظلم وزندانی تاریک می بینم فرمان شد
ادخلی کارهة واخرجی کارهة چون در رفت انوار روح بدماغ رسید چند شوئی
قدر بر وفق قضا وقدر آشکارا گشت عطسه بزد وگفت الحمد لله رب العزت فرمود
یرحمك ربك۔

قول محقق۔ در فرق آدمی سوراخیست باریک آن را یافوخ گویند چون روح
عارفان ومحبان را خواهند عروج کنند براقے دران سوراخ یافوخ درآمده وروح
ایشان را سوار کنند بپرند۔

ماہیت روح دیگر۔ رسالہ غیب۔ جاہاے کفار در ظلمت محبوس
اند ومحبوس ندانند که با ایشان چه کنند وارواح پارسایان در آسمان دنیا با عمل وعبادتها
خود شادمانند وارواح مریدان در چهارم آسمان بلذت صدق وسائر اعمال خود با ملائک
می باشند وجاہاے شہیدان در پرہاے مرغان بہشت ہر جا که خوش می آید می روند
ومی آیند وجاہاے مشتاقان در حجب انوار بر بساط ادب قیام کرده وارواح عارفان
در خطایر قدس شب وروز سخن حق میشنوند وجاہاے خود در دنیا وبہشت می بینند و
جاہاے محبان در مشاہدت جمال ومقام کشف مستغرق اند۔

اوصاف روح۔ تمہیدات عین القضاة الارواح جنود مجندة
لله لیسوا بملائکة لهم رؤس وایدی وارجل یاکلون الطعام۔

رسالہ مرصاد۔ در روح ہفت صفت است نورانیت ومحبت وعلم وحلم
دانش وبقا وحیات واز ہر یکے ازین صفات اوصاف دیگر متولد شده وبوقوع پدید
آمده چنانچه از نورانیت سه صفت موجود شد سمعی وبصری وتکلمی واز محبت نیز سه
صفت آمد چنانچه شوق وطلب وصدق واز علم دو صفت آمد۔ ارادت ومعرفت
واز حلم چهار صفت وقار وحیا وتحمل وسکون واز انس دو صفت شفقت ورحمت

حق بجان اندر نہان و جان بدل اندر نہان ای نہان اندر نہان اندر نہان اندر نہان
نور ذات در روح نہان است و روح در دل نہان است و دل در قالب نہان است
ماہیت روح دیگر رسالہ سر اللہ۔ معرفت ارواح بر سہ قسم است عام و خاص
و اخص عام تاثیر وجود روح داند و خاص خاصیت و حرکات و اثرش شناسد و اخص
در مکاشفہ ذات روح ببیند چنانچہ نمایند بہ تمثل و یا جز آن اگر روح را کسے بیند چنانچہ اوست
عاشق او شود چہ جلوۂ خدائے بر جمال حسن روح است و در چشمش نور لایزالی است
و در گوش گوشوارہ سبوحی است و بر وجودش حلیہ الوہیت است کسوت حق
دارد و شاہد حق است ہرچہ در عالم الوہیت است عکس آن در جان پدیدا ست
و آن عکس را کسے فہم نکند مگر آنرا کہ فہم کنانند نظم

گفتم ای جان بدین نکوئی تو از کجائی مرا بگوئی تو
گفت من دست کرد لاہوتم قاید ورہنمائے ناسوتم

گویند در تن آدمی روح است کہ او را ناطقہ میگویند و حسن صوت کہ از نے
و دف و جز آن می آید آن اثر کلام جمال است مولف راست

فہم معنیائے این اصوات ہر کس کے کند عارفان و عاشقان دانند سر و رمزان

رسالہ امام غزالی۔ احکامیکہ از حق در روح پیدا می آید روح کافر و مسلم
آنرا مید اند و مشاہدہ میکند چہ او عالم است اگر گویند چون روح کافر مشاہدہ دارد
کفر چرا می ورزد گویم بسبب کسب معاصی و شر سر او محجوب میگردد کافر میشود۔
رسالہ خواجہ ابوبکر واسطی۔ الروح لا یدخل تحت ذل کن روح چون
در کن و کان نباشد از عالم آفریدہ نباشد از عالم آفریدگار باشد نعت قدم و ازلیت دارد
قول محقق۔ چون روح را خطاب شد کہ در قالب در آ او گفت خداوندا

دیدہا از دیدنش کوتاہ عقلہا در معرفت گوہر او قاصر عارفان بینند ولے حقیقت ندانند
ہر کہ او را دید حق را دید و ہر کہ او را شناخت حق را شناخت من عرف روحہ عرف
ربہ در حکم حاکم است و در عبودیت منفرد در ہجران رنجور است ولے از حق محجوب است
صورت مرأت روح است حق با اوست و حق بے اوست و روح صورت مرأت
قل الروح من امر ربی از اشکال جدا کردہ. مولف راست

پیش ازین وصف روح نتوان کرد فہم آن در ضمیر کے گنجد

تجلیہ روح کہ موجب قربت حق است. رسالہ مرصاد العباد.

روح چون بقالب نہ پیوستہ بود طفل بود استحقاق تجلیہ نداشت از غذاے لطف جلال
پرورش می یافت اگرچہ بر کلیات علوم و معارف روحانیات اطلاع داشت
فاما از غذاہاے متنوع ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی محروم بود ادراک
کلیات و جزئیات عالم شہادت بے آلت حواس انسانی و قوای بشری و صفات
نفسانی ممکن نبودش چون بقالب پیوست طفل بود اول بغذاے اوامر و نواہی
پرورش یافت تا بحرکات نفسانی و ذمایم در ہلاکت نیفتد بعدہ از دو پستان طریقت و
حقیقت شیر دادند تا ببلاغت عقل رسید و از تعہد نبی و شیخ مرتبہ تصفیہ و تجلیہ یافت
تا مستحق خطابہاے غیبی و مستعد جوابہاے آن شد. نظم

اگر خواہی کہ چشم جان شود باز بروجان آور کمال دانش انداز

مولف راست

چو شد وقوف بر اسرار قلب و روح کنون حصول معرفت حق بود ز نور عقول

بیان دہم

شناختن تنوع عقلہا کہ انسان بدان مخصوص است

وازبقا وصفت ثبات ودوام وازحیات وصفت عقل وفہم وروح راوصفت باقوتست مدرکہ ومتحرکہ وبعبارت دیگر نظری وعملی ہم گویند سعادت روح این است کہ بدین دوقوت بہمہ کمالات بفعل آید۔

سعادت نامہ غزالی۔ ہر نقشے کہ در لوح ظاہر کنند چون بران نقشے دیگر نویسند نقش اول دوم راقبول نکند ہر دو مبدل شوند فاما در لوح روح چندین ہزار در ہزار نقش نبشتہ ونقوش یک دیگر امیختہ نگشتہ وباطل نشدہ۔

وصف روح دیگر۔ رسالہ غریب۔ روح اول بہ صفت محبت پرورش یافت کہ بشرف یحبہم مشرف گشت والا چہ زہرہ بودے کہ بدولت یحبونہ رسیدے۔

مرصاد العباد۔ روح راوصول بحضرت حق بے وسیلت عشق ومحبت ممکن نیست محبت در روح مشابہہ ظلمت است ان اللہ خلق الخلق فی ظلمۃ اینجا سوال است چون روح محمد از پرتو نور احدیت است ظلمت وکدورت چگونہ تشبیہ باشد۔ جواب ذات احدیت بصفات لطف وقہر موصوف است ہر چہ در روح نورانیست وصفوت است پرتو لطف بود وہر چہ ظلمت وکدورت باشد از اثر قہر است۔

رسالہ شیخ واسطی خلق اللہ الارواح من نور الجلال والجمال فلو لا انہ سترہا لسجد لہا کل کافر۔

رسالہ روح الارواح فعل روح سوختن حجاب است وگفتن انا الحق است از حق شنود بے واسطہ وحق را بیند بے حجاب قاتل نفس است بے دیت

محل این عقل روح مقدس است و حیات موحدان از وست گلے است در گل بنی آدم پدید آمده تا ہر لحظہ روح ناطقہ او را بوید و بقاے جاودانی دارد و از نور تجلی مزید می یابد تا باحق بماند۔

واما معرفت عقل۔ بر سہ قسم است عام و خاص و خاص الخاص معرفت عام بجوہر عقل غریزی بیش نیست و معرفت خاص در عقل الہامی است و معرفت خاص الخاص بعقل کلی است و این عقل حقیقی است کہ در مسند حق خلیفہ است نظم

برد رغیب ترجمان خرد است ۔ شاہ تن جان و شاہ جان خرد است

رسالہ روح۔ چون حق تعالی جوہر عقل افرید بنظر ہیبتش دید ثلثے آب و ثلثے آتش و ثلثے نور شد آب و آتش بہم آمیخت دود از وخاست و باتش موج زد ازان نور عالی گشت از کف زمین و از دود آسمان موجود کردند و از نور سہ شاخ شد از شاخ زرین آفتاب و کواکب و سیارات و ثوابت آفرید و از شاخ میانہ عرش و کرسی و بہشت و نور شاخ زرین در خزانہ سر خود ذخیرہ کردہ بدان نور فہمہاے عاقلان و دلہاے عارفان و اسرار موحدان و سرایر انبیا و مرسلان آفرید۔

صفت عقل کلی و آسامی آن۔ در بیان جلال و جمال بعبارت و وصف دیگر نیز آمدہ است۔

قوت القلوب حضرت رسالت میفرماید حق تعالی عقل را از نور آفرید و عقل نور است و راستاے مہتر آدم جا یافت چون عقل آفریدہ شد اللہ تعالی فرمود پیش آے پیش آمد گفت پس رو پس رفت ہمہ چیزہا را العلم حاجت است و علم را العقل و اول ہمہ چیزہا عقل آفریدہ شدہ است حق تعالی در کلام خود از قومے گلہ کردہ ؎ دانا دیتم الی الصلوۃ اتخذ وھا ھذ وا و لعبا ذالک بانہم قوم لا یعقلون در خبر است عاقل کیست آنکہ بدنیا فریفتہ نشود و آزاد

رسالہ سر اللہ۔ حق تعالی آدمی را از جمیع مخلوقات بعقل مخصوص گردانید تا ہنوز
عقل میان حق و باطل فرق تواند کرد۔ عقل وزیر روح است و خازن وجود و کاتب
وحی و الہام و ناسخ دفتر پیغامبر اخلاق را مربی و افعال را معلم مہذب حواس و مودب
انفاس و زاجر وسواس و غاسل اوساخ اگر عقل نبودے سلالہ مختار آدمی در ملک تعظیم
عبودیت نبودے نقاش کارخانہ ملکوت است ہر چہ از حضرت بیرون آید بوصلت او خیال
بتلطف بستاند و در درج وجود نقش کند۔

مسئلہ عقل چہار است اول غریزی و دوم الہامی و سیوم مجازی و چہارم حقیقی
غریزی دانشے بود کہ حق تعالی در آدمی پدید کردہ تا بدان تمیز کند میان افعال مذمومہ و محمودہ
و بدین صفت آدمی مخصوص است از جمیع جانوران و محل عزیزی در دماغ است و اسیر
عالم دل است تا علوم الہی از اینجا گیرد و زیادت و نقصان پذیرد چہ مستقل نیست و بہ نفس
خود مستقل است نما اما الہامی مخاطبات ملک است کہ لحظہ بہ لحظہ بہر دم می رسد و بدان
افعال حق را از افعال خلق و صنایع و مقادیر باری عز اسمہ می شناسد و جولان میکند و
بہ قوت آن نور در آیات حق تعالی بفیض زیادت میشود و قدیم از محدثات جدا میکند
و حالات راگدائی میکند محل این در دل است اگر او نبودے دل را شیاطین زحمت میدادندے
و از کتاب و از سنت و شریعت خبر نشدے کہ موافق حقیقت است اما مجازی او راکسے
است کہ حق تعالی در جبلت دل آفریدہ است و دل منقلب است از ارادت گاہے
در قہریات افگند و گاہے در لطفیات مجازی است از ان بر دوام نیست ہر کہ قایم است
بہیچ طاعت نقصان نگردد و ہر کہ متفرق است سر از مناہی بر آرد چون حق تعالی خواہد کہ
قضا و قدر را در جہان بشریت نہا دہد آن نور را از دل منطمس کند اما حقیقی آنست کہ
پیش از وجود آدمی حق تعالی آنرا بیافرید از نور صرف و با او خطاب کرد و اعاجیب ربوبیت
بدو باز نمود تا در عبودیت استوار گشت و بعد ایجاد در عالم فرستاد و بروح ودیعت داد

تحت اوصاف علم معرفت وشمائل عارفان بیان کنیم بعدہ حقایق ودقایق عارفان وفضائل ولطائف آن در حیز تحریر در آریم۔

اوصاف علم معرفت طوالع معرفت تخم است ہر کہ در عالم معرفت ثابت قدم تر باتش محبت سوختہ تر ولذت او از رویت محبوب بیشتر۔

رسالہ امام غزالی معرفت بر سہ قسم است عام وخاص واخص الخاص۔

صاحب مرصاد العبادمی نویسد معرفت عقلی ونقلی وشہودی است عقلی معرفت عام است کہ جمیع طوایف از انسان وجن در آن شریک ومتفق اند کہ اللہ تعالی موجود است وآفرنندہ موجودات وپدید آرندہ مخلوقات وصانع مصنوعات است بے آلت ورازق حیوانات ناطق وغیر ناطق است الی آخرہ این معرفت صفات افعالی وسلبی است کہ عوام این ہمہ بنور عقل شواہد شناسد وبنور دل آیات قدرت بیند وبنور ایمان صفات افعالی دریابد ظاہراً لا باطناً واما حقایق آثار صفات سابقہ از حسوس ونفوس وعناصر اربعہ وانچہ در جہالت نتواند شناخت در آخرت بداند چہ اینجا ناتمام است در روح بحجب شہوات محجوب است سنریھم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسھم برین حاکی است واگر بعد عنایت ازلی بہ تعلیم وتفہیم مشایخ واولیاے حضرت صمدی بعضے عوام را شمہ ازین معانی ارزانی فرمایند معرفت صفات افعالی ونفسی خود حاصل شدہ باشد وبمرتبہ من عرف نفسہ رسیدہ بود۔

مولف راست

ایکہ بہ نفس خود ترا حاصل نیست معرفت ۔۔۔ فہم صفات ذات حق کے حد عقل تو بود

اما معرفت نظری خواص راست کہ بحواس باطن وذکا دل وفور ستر شناخت احوال مقامات از قبض وبسط وجمع وتفرقہ وطلب ووجد وکشف وارادت عطا کنند وبعضے راشمہ از صفات ذاتی بر اندازہ کہ دادہ باشند معلوم کنانند آنہم پرتو نور

آنکہ بندۂ طمع نباشد و ہر کہ بدون خدا مشغول شود اگرچہ از حلال باشد زیان زدہ شود و
اورا عاقل نتوان گفت قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا لا تلہکم اموالکم
و لا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک ہم الخاسرون وعقل
وزیر و ندیم معرفت است و مقاش در دل و عاقل خانۂ خود رفتہ دارد تا سلطان
آنجا نزول کند و امر و نہی بر عاقلانست و بزرگترین حجت حق بر بندگان عقل است
پس کار باطن بعقل کند و آنچہ در خزانۂ دل است بشمع نور عقل توان دید تا نور معرفت
و نور عقل بہم نیامیزد عاقل نباشد اولئک کالانعام بل ہم اضل اولئک ہم
الغافلون۔ اگر در دلیکہ ذمایم غالب شود حمایدا رواج نیابد کہ الضدان لا یجتمعان و
ذمایم بجای بدل کن تا عاقل شوی۔

قول محقق عقل است و لُب آن عقل غریزی ہرچہ ظاہر باشد بداند و لُب در
کمال حال و آن بہ باطن تعلق دارد مولف راست ؎ بر معنی عقل و لُب
واقف چو شدی۔ کن فہم کنون معرفت ذات و صفات۔

بیان یازدہم

تنوع علم معرفت از عقلی و نظری و شہودی و صفات سلبی و ثبوتی و ذاتی و معرفت خلقت نفس حضرت رسالت و عظمت و جلالت

او و حد معرفت و شمائل عارفان عام و خاص و اخص

قال اللہ تعالیٰ۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ای
لیعرفون و فی الکلمات القدسیہ کنت کنزا مخفیا فاحببت ان
اعرف فخلقت الخلق لاعرف۔ اکنون بتوفیق اللہ الحنان و بعنایت المنان

نشود ذات را نتواند دریافت وا وراذات است تا آنرا ور نیابد بصفات نتوان رسید

مسئله - آثار صفات سلبی حادث است واحوالش قدیم گرد ارا او زمان ومکان است وخلاصہ او ازلی صورتش فانی وجانش باقی است - معرفت ذات و صفات باری تعالی بر دانستن زمان ومکان حقیقی حاصل آید واین سخن مشائخ متقدم ومتاخر از غایت غیرت پوشیده داشته اند -

مسئله - معرفت عام در شناخت اخلاق دل است ومعرفت خاص بر مکاشفہ دل ومعرفت خاص الخاص در مشاہده انوار قلب است -

مسئله - معرفت را یک حد تشبیہ است ودیگر تعطیل - **نظم** -

هست در وصف او بوقت دلیل ... نطق تشبیہ و خاموشی تعطیل

معرفت نکره است آنکه دانستند ندانستند اینجا علم جہل است زیرا چہ علم وقدرت وسمع وبصر وکلام وارادت حق بہ تشبیہ بیش ندانی واو ازان منزه است چنانچہ شیخ ابوسعید ابوالخیر میگوید معرفت چیست آنکہ ندانی وبدانی کہ ندانی ونخواہی کہ بدانی -

نظم

گر ندانی بدوست ره بردن ... شرط یاری است در طلب مردن

مسئله - در بہشت ہر روز از شناخت حق عالمے کشاده شود کہ پیش ازان نبود وآن ابدی باشد ہرگز بسر نیاید -

مسئله - معرفت بانواع است معرفت ذات کہ از ہر کہ داد دانستن آن تواند داد ومعرفت صفات از معرفت نفس حضرت رسالت حاصل آید لقد جاءکم رسول من انفسکم سر این معنی است ومعرفت افعال واحکام از نفس خود حاصل کن وفی انفسکم افلا تبصرون بدین ناطق است -

صفت معرفت دیگر - معرفت در دنیا تخم لقاء الله است

صفات ذاتی است چنانچہ اویس قرنی میفرماید عرفت ربی بربی پس تو درمیان نہ
نور حق صفات خود را می بیند اما معرفت شہودی انبیا و اخص الخاص راست و آن
شناخت ذات مقدس است تعالی عن درک الافہام والاوہام کہ مقصود اصلی
از فطرت آدم و آدمی و مطلوب کلی از اظہار عرفان معرفت ذات خود بودہ است
کہ احببت ان اعرف فاما از کمال غیرت عزت و جلال عظمت حقیقت معرفت
ذات ہیچکس نداده وما قدروا اللہ حق قدرہ اے ما عرفوا اللہ حق معرفتہ سر این معنی
است **نظم**

سبحان قادریکہ صفاتش ز کبریا بر خاک عجز میفگند عقل انبیا

مگر آنکہ حق تعالی بعنایت خود کسے را از بندگان خود بخود شناسا گرداند چنانچہ
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ گفت عرفت اللہ باللہ

رسالہ شیخ برکہ پیر عین القضات واللہ ما عرف اللہ الا اللہ

وصف معرفت دیگر - انا عرضنا الامانت علی السموات
والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا
الانسان انہ کان ظلوما جہولا -

رسالہ شیخ جبرئیل - بار امانت معرفت ذات وصفات حق تعالی
اہل آسمانہا یعنی ملایکہ اگرچہ بنور ملکیت میدیدند ومیدانستند واہل زمین یعنی بہائم
ودواب را با آنکہ جسم کثیف بود فاما انوار علم و فہم فواید نداشت کہ قبول کند فاما
انسان ہم بصفت حیوانی وہم بصفت ملکی کمالیت داشت احتمال توانست کرد و
امانت قبول نمود کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین خطاب یافت وبصفت
الانسان سری وانا سرہ موصوف شد -

تمہیدات عین القضاۃ - حق را صفات است تا معرفت آن حاصل

کیمیائے سعادت۔ اُمید گسستن از اصل معرفت تعطیل است و دعویٰ کمال معرفت خیال تشبیہ و تمثیل است۔

قول ابوعلی جرجانی۔ گمان نیک بردن بر خدائے کریم غایت معرفت است و صدق یقین۔

رسالہ شیخ ابوسعید ابوالخیر۔ ہر کہ در خویشتن نیکو گمان است خویشتن را شناخت و ہر کہ بخدائے بدگمان است خدائے را نشناخت۔

رسالہ روح الارواح۔ المعرفت حیرت القلب مع اللہ زندگانی دل تو با خدا وقتے باشد کہ در حیات یکدیگر صحبت کند یکے حیات غیبی کہ ونفخت فیہ من روحی و دوم حیات غریزی و مددی کہ وکذالک اوحینا الیک روحا من امرنا۔ پس از صحبت این دو حیات معرفت متولد شود و زندگانی دل مع اللہ بود۔

منہ۔ نہال معرفت کہ در باغ شمع تو شانند آن نہال معرفت تو بود کہ شاخش وفا است والموفون بعہدہم اذا عاہدوا۔ و برگش رضا است کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ ذالک لمن خشی ربہ۔ و شگوفہ اش حمد و ثنا است کہ الحمد للہ علی کل حال و میوہ اش وصل و لقا است کہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ۔

قول محقق۔ ثمرہ معرفت روی از خلق گردانیدن و توجہ بخالق کردن است۔

رموز الواصلین۔ ہر کہ از معرفت ظاہر و باطن شیخ محروم و بیخبر است یقین دان کہ از اسرار و رموز سلبی و ثبوتی مرید حقیقی بے بہرہ است۔ **مولف راست**

تا معرفت شیخ نگردد حاصل حاصل نشود معرفت ذات حق

شمایل عارفان۔ قال علیہ السلام لو عرفتم اللہ حق معرفتہ لمشیتم علی البحور و زالت بدعاء کم الجبال۔

فاما در آخرت بر دید ہر کہ درا ینجا نہ کارد در آنجا بر نخورد من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی۔ در قیامت یکے گوید یارب ندا آید مرا مخوان کہ در دنیا نشناختی

قول امیر المومنین ابو بکر العجز عن درک الادراک ادراک ہر کہ عاجز شد کہ من در نیافتم او دریافت۔

منہ من عرف اللہ لا یقول اللہ ومن قال اللہ لا یعرف اللہ

نظم

گر صد ہزار سال ہمہ خلق کائنات	فکرت کنند در صفت ذات کبریائے خدا
آخر بعجز معترف آیند کاے الہ	دانستہ شد کہ ہیچ ندانستہ ایم ما

قول خواجہ شبلی حقیقت المعرفت العجز عن المعرفت۔

قول ابو سلیمان دارانی۔ اگر معرفت را صورت کنند از کمال زیبائی و جمال نیکوئی او ہر کہ ببیند بمیرد و ہمہ نورہا پیش روی او تاریک نماید جز نور اللہ۔

رسالہ خواجہ بایزید۔ المعرفۃ ان تعرف بان حرکات الخلق وسکناتھم باللہ لا باللہ۔

قول خواجہ بوطیب سامری معرفت طلوع حق است بر اسرار بمواصلت انوار۔

قول خواجہ ذوالنون۔ اکبر ذنبی معرفتی ایاہ گناہ کبیرہ بود اگر بگوید کسے کہ ذات پاک خدا من بخود شناختہ ام۔

قول خواجہ حسین منصور معرفت عبارت است از دیدن اشیاء و ہلاکت ہمہ اشیاء در معنی کل شئی ھالک الا وجھہ این باشد۔

قول پیر ہری۔ ورائے ہمہ معرفت آنست کہ اللہ را از ہمہ چیز بخود نزدیک تر دانی و از ہمہ چیز دوست تر داری۔

وحشت وحیرت عارف بچشم گرید و بدل خند. والقد ابعالمان وانهد ابعارفان باشند

رسالہ حصول الوصول خواجہ حماد کاشانی۔ علامت عارفان سہ چیز است یکے آنکہ چون نظر برایشان افتد مہابتے دردل بینندہ پیدا آید و چون کلام ایشان بشنود دنیا بردل سرد شود و چون از نظر ایشان باز گردند دل بملاقات ایشان مائل باشد۔

قول محقق۔ عرفت اللہ باللہ وعرفت مادون اللہ بنور اللہ

رسالہ طوالع قلوب العارفین ریاض القدس واسرار ہم حدائق الانس۔

رسالہ وحی اسرار امام جعفر یا احمد روزہ چشم عارفان نادیدن حرام است و روزہ زبان ترک سخن لایعنی گفتن و روزہ دل غیر حق بدل ناگردانیدن عارفان چون این چنین روزہ دارند اگرچہ باکل وشرب ومباشرت مشغول شوند در طریقت و حقیقت صایم باشند۔

رسالہ خواجہ اویس قرنی۔ من عرف اللہ لایخفی علیہ شئی والانس لہ مع غیر اللہ۔

قول محقق۔ عارف را کلام اندک وتحیر بسیار باشد من عرف ربہ کل لسانہ ای لسان باطنہ ودام تحیرہ مراد ازین خاموشی آنست کہ جز حق با غیر سخن نگوید اہل معرفت غم دل خود باحق نگویند از انکہ او میداند کہ در دلش چیست وفراموش ہم نکردہ است کہ سوال کند حسبی ربی سوالی این باشد۔

قول محقق۔ عارف آنست ہر لطف وقہر کہ بدو رسد از حق داند وغیرے را درمیان نہ بیند۔ نظم

گر گزندت رسد ز خلق مرنج ۔۔۔ کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج

چون برین استقامت یابد حجب از دلش برخیز دعارف طالب دل بود چون یافت

روح الارواح۔ ہرکہ او را بشناخت صفت نہ تواند کرد و ہر کہ صفت او کند نشناختہ است۔ من عرفہ لم یصفہ و من یصفہ لم یعرفہ۔

بیت

آنکس کہ درو معرفتے ہست کدامست   آنست کہ بازہیچ کسش معرفتے نیست

ہرکہ او را شناخت کار او بار یک است و آنکہ نشناخت راہ بر و تاریک است۔

من کان بربہ اعرف فھو من ربہ اخوف۔

رسالہ سر اللہ۔ اہل معرفت حقیقی آنانند کہ تجلی آثار صفات حق تعالیٰ و تجلی ذات باری جل وعلا او را حاصل شود چون حوصلۂ عارف در معرفت فراخ گردد بداند کہ ہرچہ میدانم نیست و انچہ می باید دانست ہیچ ندانستہ ام

آخر بعجز معترف آیند کی الہ   دانستہ شد کہ ہیچ ندانستہ ایم ما

رسالہ عین القضاۃ۔ عارف بحق جاہل است و جاہل بحق عارف ہر کرا باحق معرفت افتاد شب او را صبح نیست و دریائے او را ساحل نے۔

قول محقق۔ المعرفت حجاب العارف عن سر المعروف۔

رسالہ ختم الولایت از شیخ محمد ترمذی۔ اہل معرفت ذات آنانند کہ بحلیہ آثار صفات ذاتی متحلی شوند و تجلی نور ذات ایشان را عطا فرمایند نہ بہ کوشش و نہ تمتع طالب چنانچہ فرمود و لقد اتینا ابراھیم رشدہ۔

قول محقق۔ من عرف اللہ حق معرفتہ عبد اللہ بکل طاعۃ رسالہ ترجمہ قشیری۔ عارف باید کہ اول مصنوع صانع بشناسد تا بواسطہ آن معرفت حاصل آید۔

مسئلہ۔ احوال ہر خلق را بود و عارف را نہ چہ احوال رسم است و معرفت فنائے رسوم اقتضا کند باستیلائے ہویت حق و غایت معرفت دو چیز است و

جو عرفانت شده حاصل بباید نفی غیر حق پس آنگه ذات او اثبات باید کرد طالب را

بیان دوازدهم

حقایق علم نفی و اثبات و غرائب و غموض و اثبات اثبات و عجائب محو و محو و سر محقق و شمائل نافیان و مثبتان

بدانکه در جمیع موجودات و مخلوقات از سفلی و علوی و بری و بحری و جمادات و نباتات و حیوانات ناطق و غیر ناطق نفی و اثبات هست اگر نظر در ظاهر کنند که این مخلوق حادث و فانی است غیریت ثابت شود اینجا نفی آید و اگر در سر حقیقی ببیند که ما رأیت شیئا الا و رأیت الله فیه اینجا اثبات آید نظم

هر چیز که آن نشان هستی دارد | یا پرتو نور اوست یا اوست به بین

و هر نفی و اثباتیکه خواهد کرد به تقلید نه کند یعنی بداند که در خلقت این شی صفت قهر است یا لطف۔

رساله رموز الواصلین نفی و اثبات هر دو قسم است قولی و فعلی قولی علمی است آنکه بدانند و زبانی بگویند و عمل بدان کردن ندانند اما فعلی عملی است آنکه علم را بعمل مقرون گردانند مثلا هر نظم و نثر از پارسی و عربی و ترکی و هندوی و اقاویل و روایات و احادیث و آیات که سماع شود در فهم معانی آن خوض نمایند که در نفی است یا در اثبات و هر شئی از اشیا که در نظر آید آنرا نیز نفی کند و نور احدیت که انرا وجه گویند در ان اثبات فرمایند

مولف راست

هر چه اندر نظر آید ترا | دون کنی نفی و ذات حق اثبات

چنانچه محققی گوید علم عدوات و معرفت سکر و مشاهده حجاب من رضی بها فاز حجب عن اقامہ سر این معنی است سالک حقیقی باید که میان نفی و اثبات راه گم نکند

باز بدو تسلیم کند تا محفوظ و مستور باشد از خلق و دل بترک ادب ہلاک گردد۔

قول محقق - عارفان از ہمہ خواست نظر حق بہ ہیچ چیز قصد نہ کنند و اگر دست ایشان بحور العین بہشت باز آید طہارت معرفت بشکند و اگر گنج روی زمین در نظر ایشان آرند و ایشان بدان میل کنند در اجابت ایشان بستہ گردد۔

قول خواجہ ذوالنون مصری - قلوب العارفین کنز من کنوز اللہ تعالیٰ

سلطان ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ میفرماید ؎

قلوب العارفین لہا عیون	تری ما لا یراہ الناظرینا
واجنحۃ تطیر بغیر ریش	الی ملکوت رب العالمینا

قول شیخ جنید - حق تعالیٰ از سر عارفان سخن گوید و عارف خاموش بود۔

قول خواجہ ذوالنون - عقوبت عارفان باز ماندن است از یاد حق تعالیٰ

رسالہ شمسیہ - معصیت عارفان آنست کہ از غیر حق اندیشہ کنند و شرک آنکہ جز حق چیزے خواہند و کفر ایشان آنکہ بادون خدائے صحبت کنند۔

قول محقق - عارفان دو گروہ اند بیگانگان خدائے دان باشند و یگانگان خدائے شناس بوند۔

قول خواجہ جنید را پرسیدند عارفان زنا کنند خواجہ بعد از تامل بسیار گفت وکان امر اللہ قدرا مقدورا۔

تفسیر امام زاہدی - حق تعالیٰ در بہایم ہم معرفت نہادہ است کما قال اللہ تعالیٰ والذی قدر فہدیٰ یعنی آن خدائے کہ تقدیر کرد ہر نرے را مادہ و راہ نمود و الہام داد ہر نرے را بچگونگی گرد آمدن با جفت خود و قال علیہ السلام ان اللہ تعالیٰ ابہمت البہائم الا عن اربعۃ معرفۃ صانعہا و رزقہا و عدوہا و زوجہا کیف یاتی البہا **مولف راست** ؎

کما احاکیا عن الله تعالیٰ انت لا وانا ولا غیری این نیز اثبات اثبات است۔
رسالہ خواجہ شبلی صیانت القلب عن رویۃ الغیر للہ لا العبد لا ب یعنی در اثبات حق رویت غیر شرک است و غیر خود نیست۔
رسالہ عین القضات۔ بعد نفی اثبات و بعد اثبات اثبات اثبات اثبات و بعد اثباتِ اثبات محو و بعد محو محو محو اینجا لقاء اللہ روی نماید۔
ترجمہ قشیری یعنی محو برداشتن اوصاف غالب بود و معنی اثبات اقامت احکام غالب باشد بزرگے مر بزرگے را پرسید کہ چہ چیز محو شود و چہ چیز اثبات او گفت در وقت محو است و اثبات محو آن وقت حق تعالیٰ ہر کہ مر او را از و محو کند بشہودیت خود اثبات دہد و ہر کرا از شہودیت خود محو کند بشہودیت اغیار باز گرداند و در بوادی فرقت اندازد خواجہ شبلی را گفتند ہمہ وقت در حرکت میباشی نہ تو با اوی و نہ او با تست و مقام معیت سکونت اقتضا کند گفت این انیّت من در ہویت او محو شدہ است استیلاء آن حال مرا بیقرار کردہ فاما محق برتر از محو است چہ حالت محو را اثر باقی ماند و حالت محق را اثر باقی و رنما ند ہمت این طائفہ آنست کہ شہودیت حق محو گردد کہ پیش مر ایشان را بار ندہند۔

مثل۔ لا الہ دائرہ نفی است اول قدم ازین دائرہ بیرون باید نہاد و ساکن و متوقف نباید شد اگر ہم درین دائرہ ماند زنار و شرک روے نماید و الا اللہ دائرہ اثبات است چون طالب درین دائرہ در آید بحضرت وحدت رسد **نظم**

لا دو سر شد دور باشد دین و دنیا جُے کرا ... دور باشی ہیزم ہر گہ کہ الا ئی میزنم

وہم درین معنی امیر خسرو گوید۔

لاے شہادت کہ بہ توحید خواست ... دو کشش او دو گواہ صد راست
لا چو بوحدت در الا زدہ ... ہر چہ جز الا ہمہ را لا زدہ

یعنی در جمیع احوال و اوقات در جمہورات و منظورات و مسموعات خالق واحد را ببیند تا کار رہرو روز بروز مزید شود و سرّ معنی بی ما کان و لی ما یکون محقق گردد۔

طوالع۔ نزدیک فقہا نفی بعد اثبات آید و نزدیک لغویان اثبات بعد نفی آید و عارفان را نفی و اثبات ہر دو شرک نماید زیرا کہ در اثبات سہ چیز باید مثبت و ثابت و اثبات و در نفی نیز سہ چیز باید نفی و نافی و منفی آنگاہ این دو راست و درست آید آنکہ دو بیند ملحد و مشرک باشد و آنکہ شش بیند کے مخلص و موحد بود پس خود را بکلی محو کن تا با اثبات رسی نظم

تا مرد ز خود فانی مطلق نہ شود — اثبات ز نفی او محقق نشود
توحید حلول نیست نابودن تست — ورنہ بہ تکلف آدمی حق نہ شود

رسالہ التعلیم۔ نفی و اثبات چہار مرتبہ دارد اول ما رأیت شیئاً الا و رأیت اللہ بعدہ این از نفی با ثبات رفتن است مرتبہ دوم ما رأیت شیئاً الا و رأیت اللہ قبلہ این از اثبات بہ نفی آمدن است سیوم ما رأیت شیئاً الا و رأیت اللہ معہ و این مردود دید نست چہارم ما رأیت شیئاً سوی اللہ این اثبات اثبات باشد

مولف راست

زہر چہ در نظر آید مرا قلیل و کثیر — ہمیں تو باشی منظور و غیر تو معدوم

قول امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ۔ ما نظرت فی شیء الا و رأیت اللہ فیہ۔

رسالہ قاضی حمید الدین ناگوری۔ چون غیرے در میان نیست ما نفی کرا کنیم و چون ما خود بنا شیم اثبات کرا کنیم این نیز اثبات اثبات است نظم

از نفی و از اثبات برون صحرائیست — و آن طائفہ را دران میان سودائیست
عاشق چو دران جاے رسد محو شود — نے نفی و نہ اثبات مرا و را جائیست

رسالهٔ غریب۔ تاثیر نفی سرافرازی و سروریست از انکه بدون سر فرو
نمی آرد این سروری از عنایت ذات حاصل است و تاثیر اثبات عجز و بیچارگی
است اینجا محو هستی صفات خود میشود و اثبات ذات حق میکند پس وصول بعجز و
بیچارگی حاصل آمده بسر فرازی۔ **مولف راست**

هستی صفات جمله چون نفی شود — تحقیق که ذات پاک اثبات بود
توحید حقیقی است اینکه گفتم — چیزے که جز اوست از دلت گر برود

معرفت در مقام نفی است چه شناخت در افعال خواهد بود و معرفت ذات
مستحیل آنجا اثبات باشد۔

ترجمه قشیری۔ الرحمن علی العرش استوی مراد ازین آیت نفی مکان
خود است و اثبات حق تعالیٰ۔

مختصر احیاء علوم۔ لا یجری علی لسان اهل تحقیق اربع کلمات عنی وعندی
ولی وانا این سیر نفی خود است۔ **مولف راست**

چو شد نفی و اثبات تحقیق شاید — ز توحید و وحدت شوی سیر واقف

بیان سیزدہم

حقایق و غرائب انواع توحید و اتحاد و فرق میان احد و واحد و واحدیت و وحدانیت و لطائف و دقایق آن علم عظیم و شمائل موحدان

معنی توحید یگانه دانستن و یگانه گفتن است و این توحید قولی و فعلی و فعل بنده بود
فاما چون در دل بنده پدید آید آورده حق است اگر فعل الله گویند هم درست باشد۔
موحدان حقیقی بیان توحید بانواع کرده اند بعضے گفته اند که توحید بر چهار نوع است
ایمانی و احسانی و عیانی و غیبی و بعضے فرموده اند که توحید بر سه قسم است عام و خاص

عزازیل طالبان حقیقی را ازین مقام پیشتر شدن ندہد و باز دارد۔

رموز الواہین ۔ حضرت احدی بعنایت سرمدی بر ضمیر حق پذیر بیر محمدی کہ سر معنی کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ کشف گرداند و بسعادت ابدی رمز فحوی کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بخاطر خطیر یکے از امت احمدی بحق ومتیقن کند نفی را اثبات وغیر را بذات اثبات اثبات دادن او تواند اشارتے باشارت وعبارتے بابشارت متضمن سر این علوم دقایق از رسالہ زبدۃ الحقایق درین نظم رایق اشاعت دادہ آمد

شمول جملہ اشیا وجہ باری است ۔۔۔ عدم ذاتی است اندر کل اکوان
چو شد ثابت ہلاک ونفی اشیا ۔۔۔ قوام ممکنات از ہستیش دان

بالیقین وجود جمیع موجودات عاریتی وفانی است ونیست ہست نمائیست و وجود حق تعالی واجب الوجود وقدیم وہست نیست نمائیست ۔

قول محقق ۔ نفی را اثبات کردن سر و رمز سابق است اگر بدین فعل استقامت شد موحد صرف گشت برائے فہم قائلان ودرک طالبان حقایق وحدت استشہاد از قول محقق نیز نمودہ آمد مثلا یکے از کسے بجہت تجارت مالے آوردہ از روی صورت او غنی باشد فاما بسبب آنکہ مال غیر نیست او فقیر بود وجود مخلوقات مثل اینست وجودنا مبلہ ونیا منابہ سر این معنی است ۔

قول محقق ۔ ھو ولا غیرہ الا وکلا لہ ۔

مسئلہ ۔ نفی الغیر اثبات الکفران واثبات الغیر محض العرفان ۔

تمہیدات ۔ سالک از نفی باثبات رود وعارف از اثبات بہ نفی آید وباز این نفی را اثبات کند ۔ **مولف راست**

عارف چو ز اثبات سوے نفی رسید ۔۔۔ اثبات حقیقی است ومحض توحید

گویند واحد و ثانی و ثالث الی آخرہ و اینجا حق تعالی بهشتی صفات واحد باشد کما قال المحقق احدٌ فی ذاتہ و واحد فی صفاتہ بناجات لطف جلال و جمال لا احد سوی اللہ ولا واحد مثل اللہ۔

اتحاد تمهیدات عین القضات ۔ اتحاد بر اصطلاح خلق دو را یکے کردن است چون میان دو کس یگانگی شود متحد گویند فاما بر اصطلاح اصحاب طریقت و حقیقت معنی اتحاد و دوئی برگرفتن است یعنی ایشان بوجود ذات حق تعالی جمیع موجدات و مخلوقات را عدم می پندارند چه از روی حقیقت ہمہ معدوم اند و حادث و فانی اند و وجود باری تعالی قدیم و باقی است۔

رسالہ غوث الاعظم ۔ الاتحاد حال لا یعبر بلسان المقال فمن ابن به قبل مولف را است ے۔

چون اتحاد حال است اندر بیان نیاید مقبل بود کسے کہ کند فہم و غمض آن۔

رسالہ طوالع قاضی حمید الدین ناگوری ۔ اتحاد عبارت از فعل بود و فعل گاه باشد و گاه نباشد خلاف محبت کہ آن ذاتی است ہرگز روا نبود کہ نبود۔

شمائل موحدان ۔ ترجمہ احیاء علوم ۔ موحد مستغرق بود بحق کہ جز حق کسے را دوست ندارد و از غیر نترسد و در ہر چہ بیند حق را بیند و در ہیچ حس باطن او فکرت غیر حق نگذرد و موحد اگر در عالم تصرف باشد خود را ہمہ او بیند و اگر در سیر عینی بود ہمہ سوا ہد را بے شواہد بیند چہ موحد را اندر اختیار حق اختیار خود نماند و اندر وحدانیت حق بخود نظارہ نبود چنانچہ قاضی حمید الدین ناگوری میگوید نصیب موحدان از عالم توحید حیرت است۔ **رموز الواہیین** ۔ بر مقتضائے معنی کلام ربانی کہ قل کل من عند اللہ ہرگاہ کہ عرفان بیشود ہر چہ ہست از نزدیک حق است پس موحد او ست کہ بر ذمائم و عیوب و کفر ظاہر و باطن بر ہیچ کسے طعنہ نکند و نظر خود در علم و حکم واردات و مشیت

واخص و بہ قول بعضے قولی و عملی و علمی است و بعضے گفتہ اند حقیقت توحید فہم کردن و بعمل مقرون گردانیدن کارے عظیم و درجتے اعظم است۔
رسالہ غریب۔ توحید بر چہار نوع است ایمانی و احسانی و عیانی و غیبی توحید ایمانی تولیست کہ آن عوام را بود چنانچہ از دوست بدوست نالیدن نیز توحید تو نیست چہ این نالیدن و بازنمودن حال خود است بدوست کہ جز تو کسے ندارم کہ با او بگویم این گلہ نباشد بلکہ نیاز بود۔ مصراع۔ از دوست تو قصہ ہم بدست تو وہم۔ و احسانی علمی خواص را باشد کانلہ یراک بدانی کہ حق ترا می بیند و عیانی عملی است اخص را بود کانک تراہ چنان دانی کہ می بینی تو حق تعالیٰ را و غیبی چون دا تنوع توحید مذکور بدہند بوحدت و وحدانیت رسند۔ مولف راست

چو شد معلوم این انواع توحید۔ کنون در باب رمز و غمض وحدت۔
وحدت و واحدانیت یعنی کثرت و صرف توحید۔
رسالہ تمہیدات عین القضات۔ وحدت بر دو نوع است کثرت و صرف وحدت چنانکہ ذات تو یکے است و لے اعضا بسیار دارد پس ہر چہ در اشیاء و موجودات حق را بینی آن وحدت کثرت باشد۔ فاما وحدت صرف آنست کہ جمیع موجودات و مخلوقات را معدوم دانی و نفی کنی و خود را و اقوال و افعال خود را از میانہ دور گردانی آنگاہ وحدت صرف شود ما ذاغ شئیا سوی اللہ رمز این معنی است۔
فرق میان احد و واحد۔ رسالہ ہمدانی۔ احد آنست کہ او را کفو و ثانی نباشد و از کسے زادہ نبود و از او کسے نزاید قولہ تعالیٰ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد و حق تعالیٰ بہستی ذات خود واحد بود این توحید علمی است فاما واحد آنکہ او را ثانی و ثالث و رابع باشد چنانک

الجد ومن عرف عن التوحید فہو مشرک ومن لم یعرف ذالک فهو کافر ومن اتی الیه فهو عابد وثن ومن سال فهو جاهل۔

رسالہ سر اللہ حقیقت توحید در گفت نیاید و اگر بگویند کفر است چہ صفت موحد بیان کردن کرا محال است ہر کہ داند حق آن اوست چنانکہ ہست بظاہر کافر است وبحقیقت مومن واگر چنان داند کہ آن از نیست چنانکہ ہست بحقیقت در توحید موحد ودر سر عشق کافر است۔

منہ۔ توحید حقیقی ذروہ علیائے احوال وعروۂ وثقی مقامات آن حلیہ اولیا راست وتیجان انبیا حقایق توحید نہ ہر رہروے یافت کہ سر توحید لباس ربوبیت است تا واحد در واحد نشود رونده در عین عیان توحید نہ رسد۔

منہ۔ توحید سہ قسم است عام وخاص واخص توحید عام بعد از ارشاد حق سیر کردن است در آیات وجستن حق بوسلیت عقل ونور ایمان وشواہد حدثان تا ساکن باشد از اضطراب شک ودر حد اثبات وحدانیت یقین حاصل شود واز خطرات نفی با زرہد وتقدیس ذات کریم بہ بیند وتنزیہہ صفات عزیز بداند کہ حق تعالی واحد است من کل الوجوہ وذاتش در صفاتش یکتا است وقدمش از حدوث جدا واز جواہر واعراض زمان ومکان وتشبیہہ تعطیل وکیف وحیث وقبل وبعد وجہات وحدود وصورت وحلول وضد وند ومثل وشکل وجزو وکل منزہ است وذات وصفاتش را بقدم اثبات کند چنانچہ العالم بعلمه والمتکلم بکلامه المرید بارادته والسمیع بسمعه والبصیر ببصره الحی بحیاته وبجمیع اسمائه الحسنی وصفات العلیا توحید خاص سیر کردن است در شواہد صورت وروح وعالم صغری کہ چند حق وباطل آنجا آید واز خواہم وحجاب واز خود رفتن است بحق کہ صورت آدم عالم معانی است جمیع کون را بوجود حق محو بیند وموجودات را در ربوبیت او معدوم داند فرق میان توحید

حق دارد نه بر صاحب عیوب تا اگر از معیوب داند شرک باشد فاما از روی امر تنبیه کردن
واجب است که جمیع انبیا و اولیا و واہل دعوت عمل برامر کرده اند واگرنه در شرایع خلل افتد
کما قال اللہ تعالیٰ کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف
وتنهون عن المنکر۔ **قول محقق**۔ نزدیک موحد در توحید بیگانگی آشنائی است
وآشنای بیگانگی است یعنی ہر دو یکے باشد ۔

نہ فراوان نہ اندکے باشد   یکے اندر یکے یکے باشد

سراین رمز است۔

قول خواجہ حسین منصور۔ موحد را توحید کثرت حجاب است التوحید حجاب
الموحد عن کمال الاحدیت غمض این معنی است۔

توحید حقیقی ترجمہ قشیری حقیقت توحید فراموش کردن توحید است این حالتی
باشد کہ بندہ بہ یگانگی حق قایم گردد و در مکاشفہ افتد۔

کشف محجوب حقیقت توحید حکم کردن بود بر یگانگی چیزے وصحت بریگانگی
آن چیز و حقیقت صحت توحید آنست کہ ہم دران محو شوند و غیر نہ بینند این خاصہ انبیا و اخص
اولیا است۔

قول محقق۔ ہر کہ از علم توحید بعبارت بستہ کند واز اضداد وآن روے
نگرداند زندیق شود کہ التوحید دون الجبر وفوق القدر است۔

کشف اسرار۔ توحید ثمرہ تعریف است و تعریف دادن صفت حق تعالیٰ
است و ثمرہ تعریف عارفان بودن بندہ است برین کہ حق تعالیٰ بجمیع اوصاف قدیم
والبقا موصوف است و بندہ بجملگی صفات خود حادث و فانی است۔ نظم ۔

توحید رخ خود چو نمودن گیرد   کونین ز بود خود ربودن گیرد

رسالہ خواجہ شبلی۔ سال سائل منی بالتوحید فقلت من اجاب عن التوحید فہو

او یکی است بے تعدد و تبعض و تغیر و تکثر و صفات دیگر بے دانستن او زمان و مکان نشود و توحید علمی بر سہ درجہ است درجہ اول علمی آنست کہ جذبۂ عنایت و نفحۂ قدم بر روندۂ این راہ وارد گردد و غشاوت جہل و غفلت از پیش چشم مرید صادق بردارد تا بانوار فکشفنا عنك غطاءك فبصرك الیوم حدید باطن او را منور گردانند تا دعوی توحید و گمان وصول کہ داشت از فرق تا قدم زنار بیند و نفس خود را پیش ہزار صنم در سجدہ یابد آتش حسرت و حیرت در سینۂ او زبانہ زند و آب ندامت و پشیمانی از دیدۂ او باریدن گیرد و حال بدحال خود تحقیق شود و معنی فظنوا ان لا ملجاء من الله الا الیه بر ضمیرش مرقوم گردد و روی نیاز بحضرت بے نیاز بندہ نواز آرد و غم دل بر آن حضرت عرض دارد و اضطرارش بنہایت رسد و عدہ امن یجیب المضطر اذا دعاہ و یکشف السوء بایجاد پیوندد و در سرا و ندا در دہند کہ افرایت من اتخذ الٰہہ ھواہ الامر چہ غیر ما را پرستی موحد نہ اگر میخواہی توحید صرف یابی قبلہ دل یکتا کن و از غیر ما تبرا جو پیرے گفت رحمۃ اللہ علیہ ؎

آتش دارد دل من آتش دارد	و این آتش دل دل مرا خوش دارد
گر شاہ علامان کمرکش دارد	درویش دل خویش منقش دارد

تا علم تو بعمل توحید مصدق باشد ہر گاہ کہ مرید و طالب صادق ترک علایق گیرد و از ما سوی اللہ مجرد گردد ورد و قبول و مدح و ذم یکسان شود با دل درجہ توحید علمی رسیدہ باشد درجۂ دوم توحید علمی درین درجہ چندان از نور ظہور حق بر روندہ آشکارا شود کہ ہمہ اجزاے وجود او در پیش چشم شہود در اشراق آن روے در نقاب آرد چنانچہ ذرہاے ہوا در اشراق نور آفتاب نہ آنکہ ذرہ نیست ہست فاما در نور ظہور آفتاب در نقاب میشود اذا تجلی اللہ لشئ لہ خشع در ظہور نور حق جمیع موجدات در نقاب است نہ آنکہ بندہ خدا شد یا بدو پیوست یا در و مضمر شد تعالی عن ذالك علوا کبیرا و یا حقیقت بندہ نیست شد

عام و خاص آنست که عوام توحید را بشواهد عقل باز یابند و خواص چون حق را دانستند
فنا خود در بقاء حق یابند توحید خاص الخاص از حق بحق سیر کردن است و سیر آنکه که
روح مقدس از همه مراکب حدوث پیاده شود علو و سفل گردد و کون کبری و صغری را
باشواهد و دلایل در کتم عدم اندازد و خود را بدریائے نیستی غرق کند پس از بحر بقا سر
برآرد بخود حق را بیند پس بداند که از نیستی بهستی یک گام است و گام دیگر تقوت
عبودیت بجناح ربوبیت در هواء هویت پرواز کند اینجا بصدمهٔ قدسی که بر جان
او رسد حلاوت جمال او و بستاند تا نه عاشق رعنا باشد موحد یکتا شود که مبادی
عشق بندگی اقتضا کند و عظمت توحید خدائی اقتضا نماید این مقام را اقتباس عشق
نام کرده اند۔

رسالة تنزيه المكان۔ توحید سه نوع است قولی و علمی و عملی۔ قولی آنست
که زبان بموافقت دل اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له
و اشهد ان محمدا عبده و رسوله۔ بگوید و این صورت قالب توحید است
از این توحید از شرک جلی نجات یابد و دماء و اموال در عصمت باشد و از خلود دوزخ برهد
و بنعیم بهشت برسد و این توحید از زوال و تزلزل دور است و بسلامتی و ثبات نزدیک
تر از توحید کسانیکه بعقل خواستند تا بتوحید رسند و در شک و شبه افتادند چنانچه متکلمانکه
در توحید دلائل میگویند و بواطن ایشان به شک و شبه آگنده چنانچه ابن سقا بغدادی
بر آب دجله ایستاده صد دلیل بر وحدانیت گفت بعده ترسا شد و در ثالث ثلاثه
دلایل گفتن افتاد اگر او را دلیل توحید روشن شده بودے هرگز درین واقعه نیفتادے
توحید علمی موقوف است بر شناخت زمان و مکان و دانستن حقیقت آن تا حقیقت
زمان و مکان ندانند بر وحدانیت الطف مطلع نگردند و فهم نکنند که حق تعالی نه درون
عالم است و نه بیرون نه متصل است بعالم و نه منفصل و یک ذره عالم از حق دور نیست و سخن

یگانگی خدای بحقیقت کسی ندانسته مگر خدای تعالی فلاسفه و معتزله بچشم احول در جمال توحید دیدند یکی
را دو بلکه صد دیدند ظلمت خودی بر ایشان افتاد حق را گم کردند جمله صفات او را منکر شدند و
گفتند ما موجودیم او را موجود نتوان گفت ما عالمیم او را عالم نتوان گفت ما قادریم
او را قادر نتوان گفت همچنین در همه صفات فاما جوان مردان ثابت قدم در اسقاط حدوث
و اثبات قدم نور ظهور بر جان ایشان آشکارا شد که ما دون الله در شعلع آن نور ناچیز
شمرند همه صفات کمال اثبات کردند گفتند عالم اوست دیگران همه جاهل اند و قادر اوست
دیگران همه عاجز اند موجود بحقیقت اوست دیگر همه معدوم اند عرش تا فرش در نظر شهود
ایشان عدم صرف نمود معتزله و فلاسفه از تنگ چشمی و بیجاصبی و فرط نابینائی و نادانی صفات را
طامات و بی اصل خواندند در کفر و ضلالت افتادند و ندانستند آنچه نزد ایشان طامات
است بحقیقت عین توحید است در مقام توحید اقدام بسیار است هرگز هیچ راه رونده
در یک قدم توحید نبوده اند و نخواهند بود۔

کشف اسرار حقیقت التوحید الفناء فی التوحید یعنی وجود خود را موجودی حق
فانی داند که در یگانگی دوی نیست **مولف راست** ؎

تا توئی در میانه هست دوی ⁂ او و تو یگانگی نبود ⁂

محو شو تا شوی یگانه حق ⁂ او بماند توئی تو برود ⁂

رساله غریب مسئلة الفناء فی التوحید مشکل است در عبارت نیاید و آنچه
بتکلف گویند شفا حاصل نشود و آنکه دل چیزی فهم کند بیان نتوان کرد این سریست لا
یدرکه العقول عقل را فهم این مستحیل است مگر لعنایت و تلقین الهی هر که در توحید
فانی شد او را نام و نشان نبود داشتن نام و صفت او همان باشد که حق نهد بو قتیکه حضرت
رسالت صلی الله علیه وسلم فرموده لی مع الله وقت لا یسع فیه ملک مقرب
جبرئیل ازین سخن شکسته باطن شد بعده رسول فرمود لا نبی مرسل ازین نبی مرسل

تا بودن دیگر است و نادیدن دیگر فاما می نماید چنانچه چون در آیئنه مستغرق جمال شوی آیئنه را نه بینی زیرا چه مستغرق جمال خودی نتوان گفت که آیئنه نیست شد یا جمال آئنه شد یا آیئنه جمال گشت دیدن قدرت در مقدورات همچنین دان بے تفاوت ؎

در آتش انتظار می باشد | راحت جوی و زاری باشد
تا سر نه نہی تو در ره او | از دیده به پای دار می باشد

و این قدم را الفناء فی التوحید گویند بسیار کسانرا اینجا قدم بلغزیده است بے بدرقه شیخ اکمل و بے عنایت مدد توحید این بادیه را قطع نتواند کرد و درین مقام روندگان به تفاوت باشند که بعضے در یک هفته یکساعت و بعضے هر روز یکساعت و بعضے دو ساعت درین حضرت بار بیش نیایند عظیم کسے باشد که بسه شبا روز بار یابد نظم ؎

اندرین بحر بیکرانه چو غوک | دست و پائے بزن چه دانی لوک
اندرین راه گرچه آن نکنی | دست و پائے بزن زبان نه کنی

دریغ که درین مملکت عظیم ترا قدم گاہے نباشد و درجه سیوم توحید عملی الفناء عن الفناء است رونده از کمال استغراق و قوت استشہاد احساس به بقاے خود و از فنائے خود و دانستن آنکه این ظهور جلال و جمال است به یک صدمه رخت وجود خود در چشم شهود در کتم عدم بر دازو هم بقید اینجا خود را و کل کائنات را در ظهور حق گم کند هیچ نه بیند جز حق محو فی محو و طمس فی طمس اینست درین مقام نه اسم است و نه رسم و نه وجود است و نه قدم و نه عدم و نه عبارت است و نه اشارت نه عرش است نه فرش نه اثر است نه خبر کل من علیها فان و یبقی وجه ربک ذو الجلال و الاکرام این باشد این مقام را توحید مطلق و عین الجمع و جمع الجمع گویند و فناء الفنا خوانند و نسیم کل شئ هالک الا وجهه بمشام روح درین مقام رسد انا الحق و سبحانی ما اعظم شانی اینجا گویند این توحید بے شرک است فاما توحید حقیقت ازین مقام مبرا است ما وجد الله غیر الله یعنی

قوت القلوب کل المقامات من انوار الافعال والصفات الا المحبت فانها من نور حقیقت الذات۔

قول شیخ واسطی الهائی بحوبه راجع الی ذات الله لا بصفاته

رساله مختصر احیاء علوم در محبت هفت هزار مقام است تا هر کسے با چه چیز محبت دارد۔ محبتیکه میان مخلوقات است در اول درجه موافقت طبیعت بعده میل بدان اینجا بعیر میل نکند بعده مودت است که خیال علاقت با او نماید کما قال الله تعالی عسی الله ان یجعل بینکم و بین الذین عادیتم منهم مودة بعده محبت شود بعد آن مشتاقی است که اشتیاق افعال و حرکات محبوب باشد و شوق روی دهد که هر چند که بیند شوق بیشتر شود بعده وله و حیرت پیدا آید بعده عشق ظاهر گردد

رساله شیدا رضی الله عنه سعادت ابدی از محبت خدا حاصل شود و چون آن محبت غالب گردد و بکمال رسد عشق گردد والذین آمنوا اشد حبا لله شرا این معنی است۔

قول شیخ الاسلام نظام الحق والدین قدس الله سره العزیز محبت بر دو نوع است محبت صفات و محبت ذات اول از مکاسب است دوم از مواهب اکتساب محبت یاد کردن محبوب است مع تخلیة القلب عما سواه و یاد دوست بدفع خلق باشد از خود و محبت بر سه وجه است اول با نزوا و اعتزال دوم ترک دنیا و نقطاعت سیوم بدفع نفس و شیطان و ساعةً فساعةً سحق التجا کردن۔

مسئله تحصیل محبت حقیقی موقوف بعداوت نفس است و نشان عداوت نفس مخالفت هوا است و مخالفت هوا بر وجه کلیت یکبار حاصل نیاید الا درجه درجه اول باید که از سر یک گناه که خلق را بدان اطلاع نیست و خالق را بدان اطلاع است بخیزد و بدین سعی که پیش گرد آن نگردد و بر آن ثبات نماید تا شجرهٔ ثمرهٔ محبت در او تمام آید۔

مراد خود بود چہ در عہد رسول اللہ مرسلے دیگر نبود چون حضرت رسالت از معراج بازگشت جبرئیل پرسید ازان عالم کہ شما می آئید چہ دیدید رسول فرمودلے برادر چہ جائے سوال است کہ محمد از محمد ہمین می پرسد کہ چہ دیدی این معنی فنا شدن در سر توحید است۔

رسالہ شیخ شرف الدین پانی پتی ۔ فنا در توحید عبارت از کمال استغراق است در وحدانیت و کمال استغراق وقتے حاصل آید کہ از غیر اعراض نماید۔

رسالہ عین القضاہ ۔ تا پروانہ گرد شمع است با خود است و محجوب از حقیقت شمع است چون خود را بر شمع زد و بسوخت با آتش یکے گشت اینجا چہ گویم پروانہ چہ شد مثالے دیگر نمودہ می آید اگرچہ مشکل است ہم بگویم تا ترا دوی برجا است آدم و حوا است چون دوی از میانہ برخاست یکے خدا است این نیز الفنا فی التوحید است **مولف راست**

چو در وحدت شدی ثابت محبت رو دہد در دل

ازان جا میل و وُد پس وَلہ اندر جان کند منزل

بیان چہاردہم

معانی میل و مودت وُ وَلہ و محبت و لطایف و غرایب آن و شمائل والہان و محبان و محبوبان

مفہوم ضمایر طالبان محبت اصلی و معلوم خواطر جویندگان عشق حقیقی باد کہ مشایخ را در تقدیم و تاخیر مقامات مذکورہ اختلاف است چنانچہ خواجہ غزالی میگوید المیل اول ثم الود ثم الولہ ثم المحبت ثم الہوی ثم العشق و بعضے مشایخ و اہل حقایق برعکس این گفتہ اند نخست بیان محبت کنیم کہ قران بدان ناطق است کما قال اللہ تعالی یحبھم و یحبونہ ۔ **محبت و میل وولہ و مودت**۔

ہر چہ جز او ست۔

منہ۔ یجوز ان یکون عبدٌ لہ ذنوب کثیرۃ ثم یحبّ اللہ یعنی بندہ باشد کہ مر او را گناہ بسیار بود پس او را دوست دارد خدائے۔

منہ۔ المحبت محو الحبیب بصفاتہ واثبات المحبوب بذاتہ محبت آن بود کہ کل اوصاف خود در طلب محبوب نفی کند کہ فنائے صفت محبت با ثبات ذات محبوب است تا محب بصفت خود قائم نماند و قصّے مجنون نقش خود و نقش لیلی یکجا نبشتہ دید نقش لیلی را تبراشید گفتند چہ محبت است کہ نقش محبوب سامی تراشی جواب داد اگر در من بیابید او را بعدہ جدا بنویسید۔ **بیت**

نظم

چون عاشق را کسے بکاود — معشوقہ از و برون آرد

من آنکہ خود کسے باشم کہ در میدان حکم او — نہ دل باشم نہ جان باشم نہ سر باشم نہ تن باشم

چون ہست بقائے من باقی بہ بقائے تو — پس ہم تو بمان باقی خود را چہ بقا خواہم

قول محقق۔ محبت بندہ را با خدا آنست کہ در جمیع اوقات و جمہور احوال رضائے حق طلبد و بطلب رویت بیقرار و بے صبر بود و از غیر او تبرا جوید اعظم مقصود و اہم مطلوب از حیات بشری محبت اللہ است۔

رسالہ شمسیہ۔ برائے محبت خدائے تعالیٰ طرق بسیار است اما بہتر و آسان تر آنست کہ محبت شیخ در دل جا یابد از ان محبت محبتِ حق زود تر میسر گردد کہ محبت الشیخ محبت اللہ برین حاکیست **ست**۔

تا تو رسی بشیخ با حق نرسی — زیرا کہ میان شیخ و حق نیست دوی

و طرق دیگر آنکہ فرمان شد قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ بگو اے محمد اگر شما دوست میدارید حق را پس متابعت کنید مرا تا دوست دارد شما را حق تعالیٰ

منہ۔ نشان محبت در محبت دوام فکر است و دوام خاموشی

مقصود کلی را نتیجہ دہد بعون رب العالمین۔

منہ محبت را ہے است کہ خود را بکلی بمحبوب مشغول کنند وجان ودل وتن را در راہ محبت بذل گردانند و بظاہر و باطن او را طلبند۔

رسالہ شیخ جبرئیل محبت خدا بر ہمہ فریضہ است پس از دوستی اغیار تبرا واجب آید چنانچہ رسول را فرمان شد قل ان کان آباءکم وابناءکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا الی آخرہ۔ یعنی حق را دوست تر دارید از دوستی ایشان از ینجا است کہ حضرت رسالت فرمود ایمان ہیچکس درست نیست تا آنکہ حق را ورسول را از چیزہائے دیگر دوست تر ندارد ہر کسے زبانی گوید کہ خدا ورسول خدا را از ہمہ دوست میدارم فاما چون بر احوال واعمال ایشان نگرید خلاف قول باشد ہر کہ دیدار حق تعالی را دوست دارد حق تعالی نیز دیدار او را دوست دارد فی المشارق قال علیہ السلام من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ۔ در حدیث است چون حق تعالی بندہ را دوست دارد جبرئیل را فرمان دہد کہ من فلان بندہ را دوست خود گردانیدم ندا در آسمانہا دردہ تا اہل آسمانہا او را دوست خود گیرند و این محبت را در ستاریب خلق اندازند تا اہل زمین او را دوست گیرند

قول خواجہ فضیل۔ ورض المحبت اذا قیل لک تحب اللہ فاسکت فان قلت لا کفرت وان قلت نعم فلیس وصفک وصف المحبین ... یعنی کفران نعمت۔

تفسیر لطایف قشیری۔ محبت العبد للہ تعالی حالۃ خالصۃ لطیفۃ یجدھا من نفسہ وتحملہ تلک الحالۃ علی موافقۃ امرہ علی الرضاء دون الکراھۃ وتقتضی منہ تلک الحالۃ ایثارہ سبحانہ علی کل شیء وعلی کل احد محبت بندہ مر خدا را عبارت است از حالتے خالص ولطیف کہ او را بندہ در نفس می یابد و باعث میشود آن حالت مر آن بندہ را بر موافق شدن و اطاعت نمودن او مر فرمان خدا را بسبیل رضا نہ بکراہیت و میخواہد آن حالت از و برگزیدن خدا را بر کل اشیا و بر

رسالہ شمسیہ المحبت محو الارادت واحتراق الصفات والحاجات محب را دره محبت از محبوب نامدتا ہیجان زیادت شود واز محبوب شفقت باید برائے بقائے محبت را حقیقت محبت آنست کہ محب نہ خویش را بیند نہ محبت را۔

رسالہ غوث الاعظم المحبت حجاب بین المحب والمحبوب فاذا فنی المحب عن المحبت وصل بالمحبوب۔

عوارف - قول ابو یعقوب سوسی لا یصح المحبت حتی لایخرج من رویت المحبت الی رویت المحبوب بفناء علم المحبت۔

رسالہ ابو القاسم نصر آبادی - بہشت باقی است با بقائے حق ومحبت حق ترا باقی است بہ بقائے او۔

ترجمہ قشیری - حب دو حرف است ح و باح اشارت بروح است و بابہ بدن یعنی ہر کہ در محبت در آید جان وتن فدا کند۔

قول خدمت شیخ الاسلام والمسلمین زین الحق والدین داؤد حسین شیرازی قدس اللہ سرہ العزیز خلیفہ شیخنا ومخدومنا۔

حب بسیار معنی دارد یکے حب آوندی کہ چیزی دیگر در ونگنجد یعنی در دل محب جز حب محبوب دیگر نگنجد دوم حب گوشوارہ است یعنی چنانچہ گوشوارہ گوش را لازم گرفتہ است محب محبوب را لازم گرفتہ است سیوم بمعنی شتر است چنانچہ شتر بر او نشیند و ہر چہ بار بر او می اندازند قبول میکند چہارم سہ پایہ است کہ بر او آوند نہند کہ تمام بار را واحتمال میکند۔

رسالہ قطبی محبت بندہ بر سہ نوع است محبت عوام ایمانی است تا ایمان باشد کما قال صاحب قوت القلوب کل مومن باللہ محب لہ ولکن محبتہ علی قدر ایمانہ وکشفہ۔ قال اللہ تعالی لیزدادوا ایمانا مع ایمانہم واین را محبت افعالی گویند چہ حصول آن محبت نظر وتفکر در بدیع صانع است وعلامت آن محبت رغبت بمودت

چون در چیزے نظر کند آنچیز را نہ بیند وچون با او سخن کند نشنود وچہ نا دیدن و ناشنیدن
بسبب استغراق باطن بود دبا محبوب ۔
تفسیر تاج المعانی ۔ محبت حق بر مقدورات قدرت عقدی بستہ است
واشارت ازان عقد اینست کہ ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم و
اموالھم بان لھم الجنۃ صاحب تفسیر میگوید اشتری یعنی اختیار است یعنی حق تعالی
اختیار کردہ است از مومنان نفسہائے ومالہاے ایشان تابدہد ایشان را بہشت ۔
تفسیر رموز ۔ بمقتضای این آیت سرمایۂ ہدایت یحبھم ویحبونہ حضرت
ذوالجلال والاکرام در ازل آزال بعلم قدیم انسان را بذات مقدسہ خود دوست گرفتہ وایشان
نیز ذات حق تعالی را بہ تعلیم اللہ دوست داشتہ اند **مولف راست** ۔

اول ز دوست بود محبت بسوی ما ۔۔۔ وانگاہ کرد ما را ایزد محب خویش
ورنہ کیا دوستیش ہمچو ماکسان ۔۔۔ فانی ولا بقا و جہولی زحد بیش

پس شیخ ابوسعید این آیت خواند وگفت الحق یحبھم واللہ لا یحب الا نفسہ
قول مخدومنا ۔ لیس المحبت من تعلیم الخلق انما المحبت من تعلیم الخالق برین
حکایت ہائے یحبونہ بر ذات راجع است نہ بر صفات ومحبت از صفات ذاتیست
باتفاق محققان نہ بر قول متکلمان چنانچہ در **طوالع** مسطور است کہ محبت حق با مقدورات
محبت عقدی بستہ است وقدرت ذاتی پس محبت ہم ذاتی باشد برین قضیہ محبت خدا
مر بندہ را ومحبت بندہ مر خدا ئرا در شریعت وطریقت وحقیقت جایز ودرست آمد ۔
مسئلہ ہر کہ دعوی محبت ومعرفت کند بہر موے وحرکتے وسکوتے ونظرے کہ
خواہد کرد از وے مطالبہ خواہند کرد کہ للہ وفی اللہ ومع اللہ است یا نہ ۔
رسالہ تمہیدات اول حرفیکہ بر لوح محفوظ پیدا آمد لفظ محبت بود پس
نقطہ با با نقطہ نون متصل شد محنت گشت ۔

رسالهٔ خواجه بایزید - المحبت استقلال الکثیر من نفسک و استکثار القلیل من حبیبک محب محبت بسیار خود اندک داند و اندک دوست بسیار پندارد و این معامله حق است بر بنده که نعمت دنیا به بنده داده است آنرا اندک خواند که قل متاع الدنیا قلیل آنگاه در عمر اندک و جای اندک و متاع اندک ترا بسیار گفت و الذاکرین الله کثیرا و الذاکرات تا همه بدانند که دوست حقیقت خداوند است و این صفت خلق را درست نیاید چه از حق به بنده هیچ چیز اندک نیست.

قول خواجه یحیی معاذ حقیقت المحبت الاتنقص بالجفاء ولا تزید بالبر والعطاء، در کمال محبت وفا چون جفا و جفا چون وفا بود. **نظم**.

گر قصد جفا دارد سر در رهش اندازم ... ور راه وفا گیرد جان در قدمش ریزم

چون محبت صحت پذیرد شرایط ادب ساقط گردد وقتی شبلی را به تهمت جنون حبس کرده بودند محبان و دوستان دیدن او آمدند خواجه پرسید من انتم قالوا احباک شبلی ایشانرا سنگ زدن گرفت ایشان بگریختند خواجه گفت لو کنتم احبائی ما فررتم من بلائی محبان را بلای محبت نعما بود از نعما گریختن خلاف عقل است.

قول خواجه یحیی معاذ هر که سخن محبت میان نااهلان نشر کند دعوی رعنایی کرده باشد. **رسالهٔ سر الله** المحبت محو المحب لصفاته و اثبات المحبوب بذاته بر تو باد اگر در تجلیهم هست گردی و در یحبونه نیست شوی یحبهم میگوید همه بردار یحبونه میگوید همه بگذار چون یحبهم گوئی آن گله گریبان تو گیرد و گوید ترا بر من حکم نیست و چون یحبونه گوئی عرش و فرش پیش تو آید گوید من آن توام.

مثل المحبت حالة لا یعبر عنها مقالة در آن ساعت که آتش محبت در سینهٔ محب مشتعل شود و سوز آن از نفس بیرون آید از حق تعالی ندا آید که ای فرشتگان پر و بال خویش گرد آرید و از راه برخیزید بر هر که این آتش برسد نه پر ماند نه بال مصراع

است در امتثال اوامر و نواهی و تقرب جستن بدان و این محبت اصحاب نفوس از اہل شریعت نیز باشد و منافی نیست فسق و معصیت را و محبت دوم خواص راست آن محبت ایقانی است مرخواص مومنانرا و این محبت صفاتی گویند لحصولہا بمشاہدۃ حقایق صفات اللہ بصحبت اہل الیقین و علامت آن محبت تجافی است از دنیا و رغبت سوی عقبی و این محبت منافی ذنب شریعت است نہ منافی ذنب حال و محبت سوم مراخص راست این محبت عیانی است کہ ایشان ارباب ارواح و اہل حقیقت اند و این محبت را ذاتی خوانند لحصولہا بالتجلیات والمکاشفات و این محبت از محض مواہب است برکات متابعت و استقامت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم در شریعت و طریقت و علامت آن محبت توارد افعال حسب حالت باشد درین مقام سالک فانی بود لفناء اختیار و ارادت خود چون این محبت غایت کمال رسد عشق گردد۔

شرح مشارق محبت خدا مر بندہ را کشادن حجابہا است از دل بندہ و برگزیدنست برائے خود۔

رسالہ خواجہ عبداللہ تستری المحبت معانقۃ الطاعات و مباینۃ المخالفات محبت آنست کہ با طاعت محبوب دست در اغوش کند و از مخالفت او اعراض نماید ہرگاہ کہ دوستی در دل قوی تر بود فرمان دوست بر دوست آسان تر شود ملاحدہ می گویند بندہ در دوستی جائی رسد کہ طاعت از و برخیزد و این باطل و زندقہ است و مغالطہ سخت خود اندچہ روا باشد حق تعالی بندہ را متحیر و مستغرق صفات و انوار ذاتی گرداند آنجا نماز را زوجنیز د و لا تقربوا الصلوۃ و انتم سکاری سر این معنی است و نیز روا باشد در حالت گزارد فرمان دوست کردار از بندہ برخیزد گوید این کردار من لایق آن حضرت نیست از کردہ باند چنانچہ حضرت رسالت فرمودہ و انہ لیغان قلبی و انی لا استغفر اللہ فی کل یوم سبعین مرۃ۔

کشف محجوب محبت الہی و آدمی لاہی لاہی الہی را کسے ادراک نتواند کرد و محبت حالیست و حالت ہرگز قالت نباشد یعنی محبت بگفت راست نیاید محبت بندہ با خدا صفتے است کہ در دل بندہ پدید آید و در تقریر نگنجد۔

منہ فردا جملہ شرایع را قلم نسخ در کشند این دو چیز ابد الاباد ماند یکے محبت دوم شکر محبت ذرۃ من المحبت خیر من عبادۃ سبعین سنۃ ہر کرا محبت و انس و معرفت در دنیا حاصل شود این صفات در گور با او مونس باشد۔

شمائل محبان و محبوبان مختصر احیاء علوم محبت آتش گیریست دل محبان آتش کدہ و آن آتش آرامیدہ بود چون محب محبوب را یاد کند یا سخن او بشنود آن آتش بیفروزد و آنرا دار و گویند و دار و مانند باد است کہ آتش افروزد اگر در باد بر آتش ریزند ہمہ آتش گردد۔ **شعر**

بیت وفی فوادی المحب نار ہوا · اخر نار الجحیم ابردہا

آتش دوزخ ہمین تن را تواند سوختن · سوزش جان باشد از نار محبت دم بدم

قول خواجہ سمنون محب شرف محبان در دنیا آنست کہ حق با ایشان باشد و شرف عقبی آنکہ ایشان با حق باشند پس دوستان خدائے در دنیا و عقبی با حق اند۔

قال علیہ السلام المرء مع من احب برین حاکیست۔

رسالہ سر اللہ محب را بہ نظر اول نصیب طلب نیست بہ نظر دوم نصیب طلب است چہ حق تعالی یحبہم در ازل گفت آنگاہ یحبونہ در حمایت خود آورد من گفتم یحبہم ترا بخودی خود یاری گفتن نبود و یحبونہ ہم من گفتم چنانچہ محبت خود بر شما جلوہ کردم و محبت شما بر جلال خود عرضہ کردم تا من در خدائی بودم دوست تو بودم و اِنی این حدیث چیست رازے در رمزے و رمزے در رازے مہرے در مہرے و لطفے در قہرے کشفے در حجابے و لغزے در دلے۔

بی‌بلا یک هیزم است آنجا که عشق شعله زد۔ در ربوبیت و عبودیت هیچ لطیف تر
از محبت نیست که مردم را به محبوب رساند همه محبان خواستند تا در محبت قدم زنند نقطهٔ
ازلی یحبهم و یحبونه باستقبال آمد همه در شکر عاجز شدند و دیگر بگفتند و دانستند
بے سوال داده است محبت ما بمحبت او قائم است نه محبت او به محبت ما۔

مسئله۔ هرکرا از دوستی خود کشیم دیت از دیدار دهیم من قتله حبه فلدیته
دیه و من قتله محبته فدیته دیته دولت و نعمت دنیا بهرکسے دهیم اما بلا
و محنت بهرکسے ندهیم محبت از غیب بیرون آمد بعرش رسید عظمت دید بکرسی رسید رفعت
دید به بهشت رسید نعمت دید بدوزخ رسید عقوبت دید بملائکه رسید عبادت دید بآدم
رسید محنت دید هم بدان جا قرار گرفت گفت ما در معانی اسرار و حقایق موافقت داریم
محنت صفت من است و چون حدیث من رود هزار هزار بهشت کجا بر آید ما هرکرا
دوست داریم کار وے بسازیم و شر خصمان او را بکفایت کنیم هرکه با دوستی از دوستان
من برون آید ما خصم اویم۔

رساله مختصر احیاء علوم۔ بندهٔ من همیشه نزدیکی من جوید بگزاردن نوافل تا آنکه من
دوست داریم او را چون دوست گرفتم او را شنوائی و بینائی و گویائی او من باشم بمن
بشنود و بمن بیند و بمن سخن گوید۔ قال علیه السلام حبک الشیٔ یعمی و یصم محبت
من محب را از غیر نابینا گرداند بغیرت و از محبوب نابینا گرداند به هیبت۔

قول محقق۔ در محبت جنسیت می باید تا میل به یکدیگر درست آید که الجنس مع
الجنس المیل پس فانی را با باقی چه جنسیت است۔

جواب مولف۔ هرکرا حق تعالیٰ سعادت محبت خود روزی خواهد کرد اول
بصفتے از اوصاف خود موصوف خواهد گردانید و بدان انس خواهد داد پس جنسیت صفاتی
خواهد آمد یحبهم و یحبونه جنسیت صفاتی است۔

گفته اند طلب خود مردود آمد و راه مسدود طلب از یافت بر می آید نه یافت از طلب۔

نظم ؎ ہمہ چیز را تا نجوئی نہ یابی مگر دوست را تا نیابی نہ جوئی

اد لے بہ حقیقت ہیچ چیز بر تو فریضہ تر از طلب نیست۔ بیت ؎

ہر جا کہ روی و ہر کجا کہ باشی تو اور ابہ طلب کہ ہست ایں راہ طلب

رموز الواہبین۔ الطلب نوعان طلب من اللہ الی العبد وطلب من العبد الی اللہ طلب کردن بندہ را طلب حق است وطلب حق باشد الطلب والوجدان توامان تر این معنی است ہر کہ طلبید ہم یافت و ہم نیافت و ہر کہ طالب حقیقی طلبید بمطلوب اصلی رسید خواجہ بایزید پرسید الٰہی راہ تو چہ گونہ است فرمان آمد ارفع من الطریق فقد وصلت چون طالب بمطلوب رسد طلب نیز حجاب بود ترکش واجب باشد۔

شمائل طالبان ومطلوبان۔ کلمات قدسی۔ یا داؤد من عرفنی قصدنی ومن قصدنی ارادنی ومن ارادنی طلبنی ومن طلبنی وجدنی ومن وجدنی لا یطلب غیری

قول ابن عباس حاکیا عن اللہ تعالیٰ ؎۔

انا الموجود فاطلبنی تجدنی فان تطلب سوای لم تجدنی

رسالہ غوث الاعظم۔ نعم الطالب انا ونعم المطلوب الا انا

قول خواجہ جنید۔ طلبنا ہا فی الصفا ووجدنا ہا فی الکدورۃ۔

قول پیر ہرات۔ طالب را چہار چیز باید لقمہ بے شبہت وذکر بے غفلت و وقت بے فرصت وخلوت بے زحمت۔

قول مولف۔ طالبان بر دو نوع اند طالبان صفات وطالبان ذات۔ نظم ؎۔

گر این مطلبی گوئی آن مطلبد پس ہر دو یکے بود لیکن فرق است

قول خواجہ ابوبکر شبلی - اگر محب سخن نگوید ہلاک شود و اگر عارف سخن گوید ہلاک گردد۔ **رسالہ سراللہ** محب را قرار نبود چہ قرار نشان سکون است و سکون در محبت شرک است ارواح الاحباء فی قبض اللہ تعالیٰ یکاشفهم بلذاته ویلاطفهم بصفاته۔ **ترجمہ قوت القلوب** - مردے مردے را لعنت کرد حضرت رسالت فرمود لعنت مکن کہ او دوست میدارد حق تعالیٰ را و رسول او را پس از خلاف کردن شرع از محبت بیرون نباید روا باشد کہ بندہ را گناہ بسیار بود و حق تعالیٰ او را دوست دارد۔

رسالہ طوالع - محبان صادق را در غیبت تحمل فراق نباشد و در مشاہدہ قوت مطالعہ جمال نبود در رہبر دو مقام طالب و مشتاق باشد۔ **مولف راست**

شعر

ہم محبی و ہم تو محبوبی	ہم تو مشتاق و ہم تو مطلوبی
الا طال شوق الابرار الی لقائی	وانا الی لقاءہم اشد شوقا
چو دانستی کہ محب و محبوب یکیست	پس نیز بدان طالب و مطلوب یکیست

بیان پانزدہم

معنی طلب و طریقۂ طالبان و دریافتن مطلوب و لطائف شوق و اشتیاق و فرق میان این ہر دو و شمائل طالبان و مشتاقان

طلب - قال علیہ السلام من طلب شیئا وجد وجد طلب و وجدان خاصۂ انسان آمد ملائکہ و جنیان را ازین دولت حرمان است۔

رسالہ روح - نخست مطالبہ باید تا طلب از طالب درست آید طلب ما طلب ماست و طلب او طلب اوست۔

قول محقق - الطلب ردّ الطریق اللہ چون مرد صاحب ہمت در طلب شود خطاب آید ما رابطلب تو دنیابی و نتوانی یافت و اگر خود طلبی مترک باشی بالتحقیق و اگر

آتش بزنم بسوزم این مذہب و کیش عشق تو نہم بجائے مذہب در پیش
تا کہ دارم عشق نہان در دل خویش مقصود رہے تونی نہ دین است نہ کیش

مسئلہ ۔ طالب باید کہ خدا را در دنیا و آخرت بجہت نہ طلبد و در بہشت بجوید کہ راہ طالب در باطن اوست بس در خود طلبد وفی انفسکم افلا تبصرون سر این معنی است ہیچ راہے بجد ابہتر از راہ دل نیست ۔ **نظم** ۔

اے آنکہ ہمیشہ در جہان می پوئی | این سعی ترا چہ سود دارد گوئی
چیزے کہ تو جویان نشان اوئی | با تست ہمی تو جائے دیگر جوئی

مسئلہ ۔ ہر کہ طالبان خدا را خدمت کند بواصلان رسد و ہر کہ بواصلان رسد او عاشق گردد ۔

مسئلہ ۔ با طایفہ مطلوبان ہر لحظہ خطاب آنست کہ ۔

الا طال شوق الابرار الی لقائی وانا الی شوق لقائھم اشد شوقا

اشتیاق و شوق و فرق میان ہر دو ترجمہ قشیری ۔ شوق بدیدن محبوب تسکین دہد و اشتیاق زیادت گردد و آرام نیابد و شوق باعث دل است سوے دیدن محبوب بیشتر خلق را مقام شوق است نہ مقام اشتیاق و ہر کہ در حالت شوق افتد حیران ماند و قرار نماند علامت شوق دوست داشتن مرگ است در حالت راحت شوق سوے محبوب غائب بود و اشتیاق در حضور ۔ **مولف راست** ۔ جمال در نظر و شوق ہمچنان باقی ۔ وصال در کنار و ہمچنان مشتاق ۔ جمال در نظر و شوق و مبدم افزون ۔ و لے چو غائب گردد ز شوق دل سوزد ۔

قول ابو علی دقاق ۔ شوق صد جزو است ازان نود و نہ حضرت رسالت را بود و یک جز ہمہ خلق را از غیرت خواست کہ یکجزو ہم مرا باشد گفت اسئالک الشوق الی لقائک ۔ **قول خواجہ عثمان خیری** ۔ فان اجل اللہ لات این تعزیت است مر مشتاقان را حق تعالی میفرماید میدانم کہ اشتیاق شما سوے درگاہ من غالب است ۔

قول محقق اذا کان رجل فی الکعبة ولا یطلب رب الکعبة فلیس فی الکعبة واذا کان رجل فی الکنیسة ویطلب رب الکنیسة فانما کان فی الکعبة. **مولف راست**

خواهی روی بکعبه و خواهی تبکده / باشد دل خراب مرا میل سوی تو

تمهیدات. روندگان راه حق از روی صورت دو قسم آمدند طالبان اند ومطلوبان طالب آن باشد که حقیقت جوید تا بیابد و مطلوب آنکه حقیقت ویرا جوید تا بدان انس یابد از روی حقیقت طالب خود مطلوب است تا اگر بجوید بجویندش و اگر آگاه نکنندش آگاه نشودش انبیا و بعضی سالکان طالبان خدا بودند فاما حضرت رسالت سر همه مطلوبان بود و امت او به تبعیت او یحبهم و یحبونه سر این معنی است. مهتر موسی را گفتند ولما جاء موسیٰ لمیقاتنا حضرت رسالت را گفتند الله یعنی او را بیاوردند آمده چون آورده نباشد و نیز مهتر موسیٰ را گفتند انظر الی الجبل و محمد را گفتند الم تر الی ربک ما بتو نگرانیم و تو بما نگران شو انبیا علیهم السلام بنامهای و صفهای خدا سوگند خوردند چنانچه بالله و بالحی الذی لا یموت و جز آن و حق تعالیٰ سبحان محمد سوگند خورد که لعمرک و بروی و موی محمد قسم راند که والضحیٰ واللیل ایشان همه طالب بودند و حضرت رسالت مطلوب **مولف راست**

مطلوب حق او بود و گر جمله طفیلی / محبوب حقیقی او و ان جمله محبان

مسئله. چون طالب باخر طالبی رسد خود او را هیچ مذهبی جز مذهب مطلوب نبود خواجه حسین منصور حلاج را پرسیدند تو بر کدام مذهبی گفت انا علی مذهب ربی. و بزرگان طریقت را پیر خدا باشد پس ایشان بر مذهب خدا باشند. طالب را با صاحب مذهب کار است نه با مذهب. **نظم**

اگر در دولت شوق ماہست بسیار دو صد چندا زان شوق مرا است سویت

مسئلہ۔ اگر ذرۂ آتش مشتاقان بر آتش دوزخ رسد چنانکہ کافران را از دوزخ عذاب باشد دوزخ را ہم از آتش مشتاقان عذاب بود جز یا مومن فان نورك اطفیٰ لہبی سر این معنی است۔

مسئلہ۔ یک علامت مشتاقان آنست کہ مرگ را با آرزو طلبند در حالت عافیت وصحت و با خوشی خواہند علامت اشتیاق المشتاقین تمنی الموت علی بساط العوافی وتمنی الموت مع الراحت ہم گفتہ اند نشان شوق آنست کہ جمیع کارہاے او بر حسب مراد متمنی شود ورفتن بحضرت آرزو کند ہر کہ امروز در شوق آنست فردا در عین ذوق است بر سر سوز شوق باشد۔ **نظم**۔

ہر کہ امروز معیتی رخ آن یار ندید طفل راہست اگر منتظر فردا شد

مادامت المحبت باقیۃ فالشوق باقی للمشتاقین چون مشتاقان جمال مشاہدہ رسند ذرۂ از سوختگی ایشان کم نشود وبدین جمال سیر نگردند۔

قول محقق۔ ہر کہ او مشتاق حق بود ہمہ چیز را حق مشتاق او گرداند در اخبار آمدہ کہ در توریت نبشتہ اند ما شما را مشتاق خود میگردانیم وشما مشتاق ما نمیگردید وسخن خود بشما میشنوانیم وشما نمیشنوید وشما را می ترسانیم ونمی ترسید۔

رسالہ سوانح سر اللہ۔ دل آتشکدہ است پر از آتش شوق وعشق دران چون سمندر است کہ از آتش میخیزد وحیات او بآتش بود پس بقاے عشق آتش شوق باشد وآن آتش سازندہ است نہ سوزندہ چنانچہ مہتر موسیٰ آتش دید وآن نور بود اللہ من جانب الطور بار ۲ برین حالیست وآتش بر درخت دید ودرخت سبز وتر وآن آتش در غایت احراق واشراق وازان آتش انوار عشق نما ہر گشت ورو ابود کہ این آتش سوزندہ ہم باشد براے شفاے عاشق تا بہ تمجہ ولقا بادہ

فاما الجلی نہادہ ایم چون آن بگزروشما بما پیوندید۔

قول خواجہ نظام الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ نخست محبت است بعدہٗ اشتیاق وشوق است اشتیاق بملاقات کم شود فاما شوق کم نشود۔ **نظم**

جمال در نظر و شوق ہمچنان باقی — گدا اگر ہمہ عالم بدو دہند گدا است

وبعضے مشایخ شوق واشتیاق بیک معنی داشتہ اند۔

رموز الواہمین۔ الاشتیاق لاہل الطریقۃ والشوق لارباب الحقیقت اشتیاق وشوق عوام طریقت بصفات افعالی باشد واشتیاق وشوق خواص بصفات ذاتی و اشتیاق وشوق خاص الخواص بذات بود۔ **مولف راست**

درقدسی وفیض شان نگیرند قرار — خواہند کہ بیشتر بگیرند ارام

الاشتیاق تعطش القلب الی اوصاف المحبوب والشوق تحنن الروح الی لقاء المعشوق۔ **مولف راست**

ہرکسے بر قدر حال خویش دارد ذوق وشوق — عارفان وعاشقان از ذوق وشوق ذاتی است

حصول الوصول خواجہ حماد کاشانی۔ الشوق شوقان شوق العوام الی الحور والقصور وشوق الخواص الی رب الغفور حلاوت رویت بر اندازۂ شوق باشد بعضے ہم ازینجا اشتیاق روند این کاری دارد وبعضے را بعنایت حق ہمانجا شوقے پیدا شود تا ذوق یابند۔

شمائل مشتاقان۔ روح الارواح۔ قلوب المشتاقین منورۃ بنور اللہ واذا تحرک اشتیاقہم اضاء النور ما بین السماء والارض فیعرضہ علی الملائکہ ویقول ہؤلاء المشتاقون الی اشہد کم انی الیہم اشوق

الاطال شوق الابرار الی لقائی — وانا الی لقائہم اشد شوقًا

اینست۔ **مولف راست**

ہر کسی بر قدر خود لاقی دو صفی میکند عشق او پاکست و صافی از چنین و از چنان

مارا انچہ با آدمی افتاد با ہیچ موجودے و مخلوقے از جن و ملک نیفتاد۔ نظم ؎

عشق تو کہ در ازل مرا در سر بود کار یست کہ مرا نا ابداً ما و است

دین و مذہب اہل عشق خدا است عشق جوہر جان ما آمد و عشق ما جوہر وجود او عرض

آمد چنانچہ جوہر بے عرض متصور نباشد عاشق بے معشوق و معشوق بے عاشق ممکن

نبود این ہر دو بیکدیگر قایم اند و غیریت نیست نظم ؎۔

چون حاصل اصل ما مصوّر کردند جانرا عرض و عشق تو جوہر کردند

تقدیر و قضا چون قلم بر کردند عشق تو با غم ما برابر کردند

نیز عشق الہی بر دو طرائق قسمت شد نیمے حضرت رسالت را دادند و نیمے

ابلیس را چنانچہ خواجہ حسین منصور میگوید صحت ا العمو ب ۲ لا لاحمد ملیہ ۱۲ اسا ۱۹

ولا بلیس حضرت رسالت ذرۂ از عشق بر موحدان بخشش کرد مومن آمدند و ابلیس

ذرۂ از ان بر مغان و ترسایان و جہودان قسمت کرد دیدۂ بصارت و چشم بصیرت ایشان

ادراک انوار عشق الہی نتوانست کرد عیسیٰ پرست و موسیٰ پرست شدند و گرنہ بمقتضائے

قول محقق کہ الجادۃ کثیرۃ ولکن الطریق واحدۃ جادہ منازل ربوبیت است و آن

بسیار است فاما ہفتاد و دو مذہب را رہ خدا یکیست سبب قصور فہم دنستور ورک در

غلط افتادند و در شرآن فرو نشدند عشقیکہ در دنیا آمد ہمچنان بکر و پوشیدہ رود الاما شاء اللہ

بر اندازۂ قابلیت ہر کسے را شمہ نصیب کردند۔ فاما عشق میانہ در بیان نمی گنجد بقدر

فہم گفتہ آمد عشق میانہ آنست کہ حق تعالیٰ خود بر خود عاشق است۔ نظم ؎۔

بر نقش خود است فتنہ نقاش کس نیست درین میان تو خوش باش۔ این قسم نہ

من العبد الی اللہ است و نہ من المولی الی العبد است بیان این دو قسم است پس

سیوم باشد۔ محققے راست ؎۔

کاهل النار اذا نضجت جلودهم اعدت للشقاء لهم جلود مهتر موسیٰ در نظر اول آتش دید که من جانب الطور نار آخطاب آمد انی انا الله ـ مولف راست

نور عشق دوست بود ست آنکه موسیٰ دید نار ـ هست نار و نور اہل عشق را یکسان زیار
گرہ بسوز د گہ بسازد گہ کشد گاہے کشد ـ سوئے خود مرعاشقان را بس بہ یکبار بار

تا در باطن محب فرط شوق و وفور اشتیاق محبوب غالب و باعث نشود ہرگز نعمت عشق و سعادت عاشقی وافر حظ وکامل نصیب نگردد ـ مولف راست

نصیبے شد چو از شوق و محبت مرترا در دل ـ ز عشق و عاشق و معشوق حظے گیر ہم در جان

بیان شانزدہم

تنوع عشق و لطائف و غرایب آن و شمائل عشاق و معاملات معشوق حقیقی با ایشان و آثار آن

تنوع عشق تمهیدات عین القضات ـ عشقها سه آمد صغیر و کبیر و میانه و هر یک ازین درجه مختلف دارد عشق صغیر من العبد الی المولی است اگر بنده را با مالک خود عشق افتد بر ذل عبودیت چیزے بیفزاید یعنی بر بندگی گرفتاری و شوری و قلق زیادت شود و در مالک ازان ہیچ نیفزاید که او با عز مالکی خود است بدینها چه التفات باشد ـ نظم

گفتم دلم دیوانه شد گفتا چه غم دارد مرا ـ عاشق چرا میشد کنون چون شد رها کن تا شود
فاما عشق کبیر آنست من المولی الی العبد و این عشق خدا است با بندگان خود ـ نظم

میان ما و شما عشق در ازل رفت است ـ هزار سال بر آید بهمان نخستین است
و آن عشق را کسے ندانست نهان آمد و نهان رفت ـ نظم

عشق پوشیده است هرگز کس ندیدش عیان ـ لافهاے بیهده تا که زنند این عاشقان

من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر و عذاب اکبر کافران را
هم باشد و آن اینست که حق تعالی خود را یکبار بریشان بنماید و آتش عشق و شوق
خود در دل ایشان افگند بعده لقاء الله از ایشان محتجب شود و ایشان از ان
سعادت محجوب مانند کلا انهم عن ربهم یومئذ لمحجوبون رمز این معنی است
پس عذاب اکبر ایشان همین حجاب لقاء الله باشد۔

قول خواجه شبلی ۔ العشق نار یقع فی القلب فاحرقت ما سوی المحبوب۔

رساله یوارق ۔ عشق در اول مرتبه هوا است و هوا آرزوی است
بعد آن علاقت است و آن تعلق دل است بسوی محبوب بعد آن عشق است
از روی تحقیق عشق جز لایق ذات باری تعالی بر غیرے نیست ناقصان و اهل
شهوت میل حسنم با چشم را عشق خوانند۔

خواجه نظامی میفرماید۔

عشقیکه نه عشق جاودانی است	بازیچهٔ شهوت و جوانی است
عشق آن باشد که کم نگردد	تا باشد ازان قدم نگردد
آن عشق که سرسری خیال است	آنرا ابد الابد زوال است

مردے در غایت قباحت بر زنے در نهایت ملاحت عاشق شد آن زن
آئینه بدست آن مرد داد که ترا با وجود این چنین قباحت شاید که هوس عشق من کنی
یعنی هر که دعوی عشق حق کند او را در افعال و اقوال خود نظر باید کرد که با وجود قبیح
افعال و بطلان احوال دعوی عشق حق چه گونه کند آخر این ضلالت باشد نظم
گفتی که در دامان ما خود را شناس و دست زن — عمرے درین شرمندگی سر در گریبان کرده ام
علمائے ظاهر اطلاق لفظ عشق بر حق روا نداشته اند بسبب آنکه ایشان محرم نه اند
آنانکه محرم اسرار شده اند از استعمال این لفظ باکے نداشته اند و از زلف و خال و خیال

معشوق خود است۔ عاشقِ خویش در عشق سخن زرفت ازین بیش۔

مسئلہ عاشق حقیقی چون معشوق را عطائے دہد آن عطا بر معشوق نباشد با عشق خود باشد اورا چندان با عشق خود میل است کہ پروائے ہیچکس ندارد **نظم**

در آئینہ روح بہ بیند خود را | پس عاشقِ خود شود کہ بے انفصال است
من نیز در وہمی بہ بینم خود را | پس شاہد و شہود ہمی یکسانست

قول محقق دیگر در عشق میانہ عشقیکہ من المولی الی العبد است آن ازلی بود وہست وخواہد بود وآنکہ من العبد الی المولی است از جہت بندگان بود ودر دنیا روے دارد وآن بتقلید است چون از دنیا بآخرت روند رویت شود آن عشق عیانی بود وابدی باشد این عشق سیوم است۔

رسالہ غوث الاعظم قال الغوث رایت الرب تعالی فسألته یارب ما معنی العشق فقال الله عز وجل علیک لی دق قلبك عن سوائی۔ **دیگر** یاغوث اذا عرفت ظاهر العشق فعلیك بالفناء عن العشق لان العشق حجاب بین العاشق والمعشوق۔ **رباعی**

در عشق اگر نیست شوی ہست شوی | واز عقل اگر ہست شوی پست شوی
این بوالعجبی بین کہ گر از بادۂ عشق | ہشیار شوی گہے کہ سرمست شوی

مجنون صفتے باید کہ بشنیدن نام لیلی جان نواند باخت فارغ را از عشق چہ خبر

اہل عشق مجنون را محبت الله فی الارض گویند فردائے قیامت اہل عشق را پرسند کہ دعوی عشق ما کردید از آثار عشق چہ آوردید گویند الہی از بشر مختصر چہ آید کہ حضرت ترا شاید مجنون را در معارضی ایشان اندکہ این ہم بشر است در عشق ہمچو خودے چہ کردہ ہمہ شرمندہ شوند وسرہا فروفگنند ناکسوا رؤسهم عند ربهم سر این معنی است

قول سر الله العشق عذاب الاکبر وعذاب اکبر اہل عشق نیست ولنذیقنهم

اجرۂ علی اللہ۔

رسالہ سوانح عشق را مقامات افعال و صفات از درون بیرون آید عشق خلایق از بیرون درون رود تا طور شغاف کہ قد شغفها حبًّا نہایت اوست ہر کہ در طلب عشق جانہا نتواند باخت ہنوز عاشق غیر است و عشق غیر محبت حق او را غالب است۔ **نظم**۔

در سر کار عاشقی ہر کہ نباخت خانمان عاشق دوست نیست او عاشق خانمان بود

رسالہ مختصر۔ در عشق ہفت ہزار مقام است تا ہر کسے را در چہ مقام وا دہد

نظم۔ کہ گفت من خبرے دارم از حقیقت عشق دروغ گفت کہ از خویشتن خبر دارد

صد و بست و چہار ہزار پیغامبر علیہ السلام را ذرہ بیش نبود در عہد دولت حبیب اللہ این حدیث آشکارا شد۔

قول شیخ الاسلام زین الحق والدین داؤد شیرازی خلیفہ شیخنا و مخدومنا۔ العشق لغیر الحسن جمال والحسن لغیر العشق زوال **شعر**

العیون بغیر وجهك ضایع و بکاءهن بغیر فقدك باطل۔

قول عین القضات۔ اگر عشق علیہ تمثل نداشتے از کمال و لطافت و خوبی جمال و ظرافت او ہمہ روندگان راہ کافر شدندے ازان جہت کہ تمثل ہر لحظہ و ہر بار جالے دیگر و شکلے خوبتر و حسنے افزون تر نماید و آن بے نہایت است پس اہل عشق آنرا معشوقی پرستیدندے و آن معشوق نہ ضرورت کافر شدندے۔

منہ۔ العشق هو الطریق و رویت المعشوق هو الجنة والفراق هو النار والعذاب۔

قول خواجہ ذوالنون مصری۔ عذاب قرب و موافقت ہزار بار از عذاب بعد و مخالفت سخت تر است ۔ الٰہی معك طاقت ولا مع غیرك راحت

وحسن وجذب وید وقامت وقد ذوق گرفتند وہریکے را ازین تاویل مشروع کردند از انکہ ایشان ساکنان عالم معنی بودند نہ متوطنان عالم صورت۔

رسالہ لوائح۔ عشق جز در آدمی صورت نہ بندد وہرگز ملک را بر ملکے عشق نبود ونباشد ازانکہ ایشان را در محل مشاہدہ انوار حضور حاصل است پروائے دیدن غیرے نیست بدین قضیہ آتش شوق وعشق احتراق نداند وہمیشہ در پرتو انوار قرب اندوار لبعد وحجاب ایمن فاما آدمی را عشق با مثل خود بہ دو سبب ظاہر شود یکے سبب جلی کہ او مغلوب شہوت وہوا است وطبعاً دفع آن را طالب چنانچہ دفع گرسنگی وتشنگی بآب ونان ودفع شہوت بواسطۂ صاحب جمال کہ دل بدو بافراط میل وارد ودوم سبب خفی آنکہ در صورت آدمی سرے است از اسرار الٰہی کہ لا الانسان سری وانا سرہ و آن در بیان وعبارت نیاید از ان در عالم نبوت امینست کہ خلق آدم علی صورتہ پس جان ہزار قدم بدان عالم می شتابد باشد کہ بوے ازان یابد۔

رسالہ خواجہ عبد اللہ انصاری۔ او خاست کہ ما را خواست اگر نخواستے دادندادے خواست۔ **نظم**

اول از یار بد حکایت عشق	پس بگو عشق را نہایت نیست
عشق را بو حنیفہ درس نگفت	شافعی را دران روایت نیست

مرصاد العباد۔ تخم عشق در زمین دلہا کاشتند وخطاب الست بہ ابکم انداختند۔ **نظم**

سے بود ستالیہم من گفتم	ورے کہ نہ سفتہ بود آنرا سفتم
من بودم ومن شنیدم ومن گفتم	جز من دگرے نیست شنیدم گفتم

رسالہ شیخ احمد۔ ہرکہ در دریاے عشق غواصی کرد اگر موج عنایت بساحل لطف انداخت فقد فاز فوزاً عظیماً واگر نہنگ قہر بقہر دریا فرو برد فقد وقع

مسئله۔ عاشق را از دوزخ ترسانیدن چنان بود که پروانه را از شمع تخویف کنند روا بود که
عاشق در خود نگرد معشوق را بیند و معشوق عاشق را بیند یکدیگر دوست گیرند درین مقام اتحاد بر خیزد
عاشق و معشوق یکے گردد **شعر**۔ انا من اهوی و من اهوی انا نحن روحان حللنا بدنا
مولف راست ؎ عاشق و معشوق و عشق هر سه یکے دان بر اصل * فرق میان من و تو هست حقیقت سراب
شعر رق الزجاج ورقت الخمر * فتشابها فتشاکل الامر * فکانما خمر ولا قدح * وکانما قدح ولا خمر
میان عاشق و معشوق حقیقت بیگانگی نیست جامه عشق را بجهت نار آمد و بجلوله پود سر رشته
این فتنه از اشارت فاحببت ان اعرف خاست۔

معارف مولانا روم۔ عاشق محو در عشق است و عشق محو در معشوق۔

رساله لوایح معشوق را قهرے و لطفے است شراب لطف بعاشقان در جام قهر دهد
و شراب قهر بصادقان در جام لطف چشانند تا هرچه بقهر محو شود به لطف اثبات یابد۔

مسئله۔ ناز و کرشمه معشوق مر عاشق را میسر که کند زیرا که عاشق پیش از وجود خود معشوق را
مرید نبود اما معشوق پیش از وجود عاشق مرید عاشق بود او را خاست که مارا خواست۔

نظم ؎ بے عاشق و عشق کار معشوق هباست * تا عاشق نیست ناز معشوق کجاست

مسئله۔ اگر معشوق در نظر عاشق ناز و کرشمه کند و عاشق شور و فغان بر آرد معشوق
را دران لذت باشد و اگر عاشق در حضور معشوق نیاز و عجز و مستمندی خود نماید معشوق
جهان گیرد و خوشی عاشق دران باشد **نظم** ؎۔

ناچار ز یار ناز باید دیدن * با ناز غم دراز باید دیدن * چندان پیش نیاز باید بردن * تا لوزنه ناز باید دیدن
هیچ لذتے ورای آن نباشد که عاشق معشوق را نه بیند و لے خواهش و زاری بسیار کند بعد آن معشوق
دیر ترے جواب دهد عاشق را از ان لذتے عظیم تر روے نماید **نظم** ؎

سال پیش در شه خسرو که آن سلطان شناخته است که این ناله گدائے مر است

مسئله۔ عاشقے پیش معشوق عشق و زاری بسیار میکرد معشوق را شفقت آمد گفت چه

فالمستغاث منک الیک۔ نظم ؎

از دست تو ہم پیش تو فریاد کنم زانکہ
چون جز تو نمی بینم فریاد رسے را

قول خواجہ حمید الدین ناگوری۔ چنانکہ عشق از راہ بصر اثبات یافت براہ سمع نیز اثبات یابد بدانچہ بواسطۂ نظر بود دفعتاً واحدۃً باشد وازان بے آرامی اقتضا کند وانچہ بواسطۂ خبر بود تارۃً تارۃً باشد۔ عشق در وجود معدوم است اما دیدن جمال بفعل آید واثر ظاہر کند این عشق صفت مجازی است فاما عشق حقیقی مشعلۂ ازمیان دل وجان برآرد نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ برین حاکیست عشق عاشق حقیقی است وعشق معشوق تابع عشق است ندانم عاشق کدام است ومعشوق کدام واین سرّے عظیم است چہ ممکن بود کہ اول کشش عاشق بود آنگاہ انجامیدن این وآن حقایق بعکس گردد۔

شمائل عشاق ومعاملہ معشوق باایشان۔ کلمات قدسی اذا احب اللہ عبدا عشقہ وعشق علیہ فیقول یا عبدی انت عشیقی ومحبی وانا عشیق لک ومحب لک ان اردت ام لم ترد۔ نظم ؎

اگر خواہی تو ما را ور نخواہی
ترا ما در ازل بودیم خواہان

تو زان یار ما زان تو ہستیم
کسے دیگر نگنجد سیانان

ایضاً۔ حاکیا عن اللہ تعالیٰ اذا ذکرنی عبدی فاکثر الذکر عشقنی وعشقتہ۔ مولف راست ؎

گر تو بسیار یاد دوست کنی
ہم تو عاشق شوی وہم معشوق

تمہیدات۔ نشان عاشق آن است کہ بلا وقہر معشوق را بہتر از لطف وراحت دیگران داند عاشقان وجویندگان آنحضرت را خطاب میشود۔ نظم ؎

بر درگہ ما زدہ ہزاران داراست
بر ہر دارے سر مریدے زاراست

هر که بهست از تو به سود کند مگر عاشق نظم

ز بید عاشقان را پارسا ئی | که ایشان را گناه آمد به ناید

لولم تذ نبوا لجاء الله بقوم یذنبون فیغفر لهم و ید خلهم الجنة

ترک این ذنب کفر باشد و فرمان روای این ذنب ما نظم

توبه گویند کز اندیشه معشوق بکن | هرگز این توبه نباشد که گناهیست عظیم

وعید در راه ایشان وعده است و وعده در حق شان وعید روز و منزل

نماز و نیاز اند و شب و روز سرور از اجسامهم ارضیة قلوبهم سماویة بل عرشیة

رساله ابوسعید ابوالخیر ان الله لا یحب احد العشاق بما یصدر عنهم

از جهت آنکه هر که بهست هر چه کند باختیار خود کند اما عاشق را اختیار نیست مصالح

او بسته اختیار معشوق است و چون اهل عشق ماخوذ نباشند بدانچه از ایشان در وجود

آید پس حقیقت مصاحبت و مقارنت ایشان مردم را سعادتے ابدی و دولتے سرمدی بود

خواجه شبلی راست

با عاشقان نشین و هم عاشقی گزین | با هر که نیست عاشق کم کن قرین ما

باشد که عاشقان چو به بینند روے دوست | تو نیز در میان ایشان به بینیا

شرح این معنی است

رموز الوالهین پروانه عاشق شمع است و در فرقت شمع بیقرار و بے تاب

باشد و چون وصال شمع حاصل شود چنان در آویزد که وجودش تمام بسوزد پس همه شمع

شود جانور سے ضعیف و نحیف در عشق مجازی جان عزیز خود فدا میکند اے مدعی

عشق حقیقی میکنی اگر نه چنانکه آن جانور زار و نزار است پس هزار مرتبه از ان کرم

سوخته دل و وخته تکتری و حقیر تری نظم

تا سوختن عشق ز پروانه بدیدم | سود اے همه سوختگان خام گرفتیم

خواست داری بگو عاشق گفت این میخواہم کہ امروز خود را بیارای تا آشوب جان من بیفزاید

مسئلہ ہمت عاشق در عشق ورائے ہمت معشوق است۔ چہ منتہائے ہمت عاشق ہستی معشوق است تا پرتو انوار ہستی او برد تا بدو بخودش قائم کند ومنتہائے ہمت معشوق بر نیستی عاشق است تا ہستی او مسلم ماند و زحمت او از راہ برخیزد **نظم**۔

اورا کہ ز تو مراد ہستی باشد | اورا نہ مراد خود پرستی باشد
عالی بود ش ہمت پرتو ز ہمہ | گرچہ نظرش بسوے پستی باشد

وصال در مرتبہ معشوقی است و فراق در مرتبہ عاشقی او ہمیشہ در ناز است وآن ہمیشہ درگداز بیشتر ہلاکت عاشق از افشاے سر معشوق است افشاء سر الربیتہ کفر رمز این است ہلاکی خواجہ حسین منصور ازین بود خواجہ حسین را پیش از انکہ بردار کردند یکے پرسید عشق چہ چیز است گفت امروز بینی و فردا بینی و پس فردا بینی اول روز کشتند دوم روز سوختند وسوم روز خاک او بیاوردند و بہ باد دادند **نظم**

حاصل عشق این سخن بیش نیست | سوختم و سوختم و سوختم

مسئلہ۔ کمال حسن معشوق جز در آئینہ عشق مطالعہ نتوان کرد **نظم**۔

در آئینہ عشق ہمی دار نظر | باشد کہ در و عین جمالش بینی

پس ازین جہت وجود عاشق برائے حسن معشوق بیاید۔ **نظم**۔

ما آئینہ ایم و او جمالے دارد | اورا ز برائے حسن او دربائیم

المومن مراۃ المومن سر این معنی است۔

روح الارواح شفیع عاشقان بحقیقت جمال معشوق است توبہ ہمہ درست است مگر توبۂ عاشقان کہ توبہ از عشق گناہے عظیم است۔ **نظم**۔

بوالعجب مذہبے است مذہب عشق | ہر کہ توبہ کند گنہگار است

دشمہ از ان کار درین رسالہ نبشتہ شد۔ مولف راست ہے۔

نو امان است چون ملامت عشق   عشق ہر جا ملامت آنجا بین

بیان ہفدہم
دقایق ملامت کشیدن عشاق و ماندن دل بدان سلامت

کشف المحجوب۔ الملامت روضة العاشقین و نزہة المحبین و راحة المشتاقین و سرور المریدین در خلوص محبت ملامت را تاثیرے تمام است اول ملامت حق تعالیٰ الی ملایکہ کرد بوقت شنیدن انی جاعل فی الارض خلیفة ایشان گفتند اتجعل فیھا من یفسد فیھا و یسفک الدماء مشہور است کہ چند ہزار فرشتہ را ازین ابرام بسوختند پیش از وحی حبیب اللہ را ہم سکر و بیگفتند و دوست میداشتند حق تعالیٰ محمد را خلعت محبت خود در برش کرد ہمہ زبان ملامت دراز کردند و کاہن و شاعر و کاذب و مجنون گفتند۔ نظم ہے۔

در عشق ملامتی و رسوائی   کافر شدن و گبری و ترسائی

حق تعالیٰ صفت محبان خود کردہ کہ لا یخافون لومة لائم ایشان از ملامت کنندگان نترسند ملامت خلق غذاے دوستان حق است و این قسم غیرت است کہ حق تعالیٰ محبان خود را از ملاحظہ غیر محفوظ میدارد تا چشم نامحرمان بر جمال حال ایشان نیفتد و ایشان نیز نظر بر جمال حال خود نہ کنند چہ ایشان نیکو کار و محب و محبوب حضرت اند و نفس لوامہ بر ایشان تسلط نیابد و اگر نہ بمدح و وصف خلق عجب در دل ایشان جاے یابد و معجب گردد خلق را گماشتہ تا ایشان را ملامت کنند و ایشان پسندیدہ خلق نباشند پسندیدہ حق باشند۔

منہ ملامت بر سہ وجہ است۔ یکے راست رفتن کہ دیگر

وآنکه یکے جان خود در کار معشوق حقیقی در بازد و پروانه وار بآتش عشق او در سازد
و نظر در سوختگی خود کند از حضرت معشوق عتاب شود و گویدش ۔ نظم

چہ شد اگر تو شدی سوختہ از آتش عشق   شبے ہزاران پروانہ سوخت پرتو شمع

مسئلہ ۔ ہر کہ خواہد حیات جاودانی یابد در عشق بمیر گو و آنکہ ہم در حیات مردہ
بودے معشوق بیری گو ۔ نظم

بے عشق مباش تا نگردی مردہ   در عشق بمیر تا بمانی زندہ

شیخ مجد الدین بغدادی در ین بیت شہید شد نظم

بے جرم و گناہ عاشقان را میکشی   پس بر سر گورشان زیارت میکنی

قبض ارواح عشاق حقیقی بید اللہ بود بیواسطۂ عزرائیل بر بسط حجتے کہ بین العاشقین
والمعشوق بودہ باشد ۔ مولف راست

ستاند جان عاشق خود چو معشوق   ندارد کار عزرائیل آنجا

عاشقے صادق و واصلے عارف جان میداد خوش میخندید اصحاب پرسیدند وقت
مردن کہ ساعتے اصعب و حالتے اہیب است خوشی و خندہ چیست گفت ۔ مولف راست

چو جانان پژدہ را بردارد از رخ   دہد عشاق جان شادان و فرخ

چنانچہ در زمان ما خواجہ جمال کاشانی آن عاشق لقاء ربانی بردار این خیف شبے
در سماع این بیت شنید کہ نظم

اے اھل آن قدر صبر کن امروز کہ من   لذتے گیرم ازان زخم کہ بر جانم زد

دوم روز تبسم کنان جان داد و بعد غسل اثر تبسم ہمچنان باقی بود حضرت بابرکت
شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس اللہ سرہ العزیز در ین بیت جان داد کہ نظم

کشتگان خنجر تسلیم را   ہر زمان از غیب جانے دیگر است

چون مقامات عشق را نہایت و حالات عشاق را غایت نیست یکے از ہزار

رود کہ خلق او را رو کند و این ہر دو گروہ بخلق در ماندہ باشند سالک و عارف را باید کہ حدیث خلق بر دل نگزراند۔

کتاب **عین القضات** عزازیل آن عاشق و دیوانہ خدا را دوست داشت محک محبت بلا و قہر و ملامت بروے عرض کردند آن محکہا گواہی داند کہ عاشق صادق است تا قہر و ملامت بہ از لطف و سلامت دیگران دانست **نظم**

ملامت از دل سعدی فرو نشوید عشق سیاہی از حبشی چون رود کہ خود زنگ است

دوستان حق ہر روز ہزار بار از شراب وصل مست شوند و عاقبت زیر لگد ملامت و فراق پست گردند **نظم**

ملکید درومندان گلہ از سیاہی شب کہ من این صباح روشن ز شب سیاہ دارم

گروہیان و مقربان و روحانیان را درجہ عشق و ملامت نیست و امر ماصیب اگرچہ عباد و زہاد داعیان حق بودند این مرتبہ نداشتند مگر بعضے از استان محمد برین سعادت مشرف شدہ اند۔ **مولف راست**

نہ راچو دولت عشق و ملامتش داد ند ز وجد و حالت شعر و سماع باید حظ

بیان ہفدہم

معنی تغنی و فضیلت حسن صوت و اباحت شعر و غزل بمتابعت حضرت رسالت و صحابہ و کیفیت سماع و اختلاف و اوصاف و شرائط و تاثیرات آن

تغنی معنی تغنی سرائیدن است و الحان خوش و آواز خوب است چنانکہ در صحاح و نہایہ مسطور است الغنا بکسر الغین و المد سماع و الغنا بفتح الغین الغنیۃ والکفایۃ و سرائیدن بحکم احادیث صحیح و روایات فصیح جائز و مرخص است کما قال

داری میکنند و معامله دار عایت می نماید و ملامتش میکنند آن راه خلق باشد در وصے و دیگر
را از خلق باه پدید آید که میان حق راه بر کسے مزاحم شود و نشانه گرد و خواهد تا دل او فراغ
یابد هر کینه به فعلی کند که ظاهر بخلاف شرع مانند تا خلق متنفر گرد و ملامت کند این راه ے
بود اند خلق و دیگر را فسق و ضلالت و کفر و ظلمت گریبان گیر شود تا مخالفت شرع میکند
بر ملامت و نصیحتش میکنند این راه سے بود در وصے امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ بوجود
آنکه چهار صد غلام داشت پشتوارهٔ هیزم سر کرده در خانه آورد وے گفتند چرا این چنین
میکنید فرمود اریدان اجرب نفسی وقتے خواجه بایزید رحمۃ اللہ علیه ماه رمضان بود که
در شهرے رسید تمام خلق به تعظیم و تکریم استقبال کردند وقت خواجه غارت شد قرصے
از آستین کشید میان بازار خوردن گرفت خلق همه بتاختند و ملامت کردند مرید را گفت
بریک مسئلهٔ شرع عمل کردم همه خلق مرا رد کردند و نیز شیخے بود کامل حال مریدے از شهر
قصد دیدن کرد لعبد از چند گاه در شهر آن شیخ رسید پرسید شیخ کجا است گفتند در فلان
باغ است آن مرد در باغ رفت دید شیخ با کودکے صاحب حسن در خلوت شطرنج می باز د
از و بد عقیده شده باز گشت شیخ فرمود بیا چرا بد اعتقاد میشوی من در جبین این کودک
لعنتے دیده ام شگرف و این را در شطرنج رغبت است خواستم تا در صحبت خود در آرم تا آن
نعمت بدو رسد و لذت شطرنج بتدریج باز آرم امثال این حکایت بسیار است اختصار
کرده آمد۔

مسئله۔ الملامت ترک السلامت ملامت دست داشتن از سلامتی است
برائے دفع ازدحام بکردن فعلیکه در شریعت آن نه صغیره بود و نه کبیره تا مردمان ملامت کنند و او را
هیچ مضر نباید۔

مسئله۔ طلب ملامت عین ریا بود و ریا عین نفاق۔

مسئله۔ مرای در راهے رود که خلق او را قبول کنند و ملامتی به تکلف راهے

اواز ناخوش ومنکر کردہ اند وہم در تفسیر بیضاوی مسطور است کہ فرواجماعہ بہشتیان را الحان داودی دہند مقرر ضمیر محققان ومتقیان باد کہ روایات سابقہ برمذہب ماست ودر مذہب حنفی ہیچ روایتے در حرمت تغنی صریح نیست۔

قوت القلوب۔ آنکہ میگویند کہ حضرت امام اعظم فرمود ابتلیت مرۃ او مرتین معنی ابتلا برگزیدن وباز بودن وبرکشیدن است پس برگزیدگی باشد نہ منع وآنکہ بعضے از اصحاب ابوحنیفہ گفتہ اند کہ التغنی حرام بدین حدیث تمسک کردہ اند کہ قال علیہ السلام صوتان ملعونان صوت ویل عند مصیبۃ وصوت مزمار عند نغمۃ وآنکہ صدر شہید در جامع صغیر وحسامی آوردہ است کہ الغناء ‌حرام فی جمیع الادیان و سماع الملاھی لاجل اللھو حرام معلوم علماء محقق ومتدین باد کہ صدر شہید علت حرمت لہو میدارد تا اگر در غنا لہو نباشد حرام نبود۔

روایت حسامی۔ والدائر مع العلۃ عدم الحکم وآنکہ در نہایہ مسطور است اعلم ان التغنی للھو معصیۃ وآنکہ گفتہ است ان سماع الملاھی حرام والجلوس علیھا فسق واللذذ بہا کفر این جا نیز لہو علت است۔

رموز الواہبین معاذ اللہ تغنی اصحاب طریقت وحقیقت وسماع ارباب محبت ومعرفت بلہو ولغو باشد چہ سنیدن ایشان ومتابعان آنان متنوع است۔ وقتے از خوف قہر وجلال ومباعدت از حضرت ذوالجلال وقصور بر طاعت وفتور اطاعت باشد دران حال گریہ وزاری وعجز وبیچارگی کنند وار فرط شرمندگی وتقصیر بندگی بعذر خواہی پیش آیند وبرائے اجابت آن استمداد از رسول اللہ وشیخ وصلحا وپاکان مجلس استمداد نمایند پس ہرکرا عقلے وتمیزے باشد بداند کہ لغو ولہو درین محل چہ نسبت دارد ووقتے در سماع باستماع ابیات مشتمل براوصاف حضرت رسالت وشیخ وقرب ایشان کہ باحق دارند فکر نمایند واز واردات فرحتے در دل وروحے بر جان نازل شود تواجد

علیہ السلام من لم یتغن بالقرآن فلیس منا۔ روایت ذخیرہ التغنی لرفع الوحشۃ یجوز و شمس الائمہ سرخسی باین روایت یار است و می گوید اذا کان وحدہ فیتغنی لرفع الوحشۃ عن نفسہ فلا باس و روایت کنز لو دعی الی الولیمۃ فلم عماء یقعد و یاکل۔

روایت جامع الصغیر رجل دعی الی الولمۃ او طعام و ثم وجد اللعب والغنا لا باس بان یقعد و یاکل لانہ لیس بحرام۔

قول امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ۔ ثبات النفس بالغذاء و ثبات الروح بالغنا۔

قول عبد الرحمن سلمی۔ الغنا اذا لم یکن معہ شئ اب وما الحرمہ لا باس **ترجمہ قشیری** یعنی راحت دلہاے اصحاب معانی و لذت جانہاے علماے ربانی است و لہذا پیش منابر مذکران متقی و مندین از متقدم و متاخر و در محافل قضاۃ و مفتیان متقن مقریان بالحان خوش خوانده اند و جامہ و جیتل از مذکران و علما یافتہ **تفسیر بصایر** چون حضرت داؤد علیہ السلام زبور بالحان و حسن صوت ادا کردے ہر کہ شنیدے یکماہ طعام نخواستے و اطفال از گریہ بماندے و شیر نہ طلبیدے و آب روان بایستادے و برگ درختان بریختے و ہر کہ از جن و انس و وحوش و طیور و ہوام یعنی داودی سماع کردندے جان بدادندے چنانکہ وقتے چہار صد جنازہ شنیدن آن آواز بیرون آوردند بھولا ۔۔۔۔ راست سہ۔

آن قوم کہ منکر است ازین ذوق	محروم شدہ ز نعمت شوق
بے درد فسردہ طبع وبے ساز	چون صوت حمیر منکر آواز
واین جانوران کہ دادہ جانند	بہتر ز ایشان کہ بد مرانند

مفسران این آیت ان انکر الاصوات لصوت الحمیر بیان مذمت

اباحت استماع وگفتن شعر وغزل متابعت حضرت رسالت

تفسیر زاہدی۔ بروایت خلیل احمد کان الشعر احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الکلام الکثیر ولہذا کعب زہیر قصیدہ در مدح حضرت رسالت باصفت اعضائے معامحبوب خود کہ آنرا غزل گویند ودر اشعار پارسی عربی معتاد است وبالوف کہ اول چند بیت غزل نویسند بعدہ در مدح ممدوح در آیند چنانچہ قصیدہ کعب زہیر وابیات دران این بود کہ شعر۔

بانت سعاد فقلبی الیوم مقبول ... متیم اثرها لم یفد مکبول

بعدہ صفت گرانی سرین وباریکی کمر وپشت واو محبوب میکند۔

هیفاء مقبلة عجزاء مدبرة ... لا یشتکی قصر منها ولا طول

تجلی عوارض ذی ظلم اذا ابتسمت ... کانه منهل بالراح معلول

بعدہ تخلص بمدح حضرت رسالت میکند۔

انبئت ان رسول اللہ اوعدنی ... والعفو عند رسول اللہ مامول

ان الرسول لنور یستضاء به ... مهند من سیوف اللہ مسلول

حضرت رسالت را بعد شنیدن این قصیدہ ہزتے پیدا آمد چنانچہ ردائے مبارک بیفتاد ویاران آنرا پارہ پارہ کردہ ستدند بعدہ فرمود انا ضامن لقائلها وسامعها وحافظها بدخول الجنة ہرگاہ کہ حضرت رسالت چنین ابیات شنید وتواجد کرد وخوانندہ وشنوندہ ودارندہ را امید وار بہشت گردانید پس طائفہ کہ مذمت شعر وغزل کنند ایشان چہ باشند عفی اللہ عنہم۔

روایت تفسیر غریب نقل من قوت القلوب۔ قولہ تعالی ومن کل شیء خلقنا زوجین لعلکم تذکرون فالکلام ایضا زوجان منثور ومنظوم فالمنثور کلام العامر والمنظوم کلام الشعراء۔

روایت مضمرات۔ تشهادت الشاعر اذا لم یقذف فی شعرہ مقبولة لان الشعر لیس بفسق۔

کنند و وقتے بتاثیر لطف جمال بشنیدن حسن صوت و ابیات تاویل برصفات سلبی و ثبوتی حضرت لاہوتی واجب بینند و از امید داری رویت و مکاشفات انوار ہویت متحیر و مستغرق شوند طایفۂ کہ ازین معانی بیخبر اند و طیقۂ کہ ازین نشانی بے اثر اند باتباع ہوائے نفسانی و القائے شیطانی تغنی و سماع را حرام مطلق گویند و مستحبان مذکور رابفسق و تکفیر نسبت کنند اعراض بر احادیث و روایت کردہ باشند و این مقتضی بکفر باشد عفا اللہ عنھم و عن جمیع الغافلین۔

فضیلت حسن صوت۔ قال اللہ تعالی یزید فی الخلق ما یشاء بعضے مفسران گفتہ اند اے یزید فی الخلق بالالحان و مراد ازین حسن صوت است در تفسیر درراست قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بعث اللہ نبیا الا کان لہ حسن الصوت و انس بن مالک روایت میکند از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل شئ حلیۃ و حلیۃ القران الصوت الحسن حضرت رسالت از غزوہ باز گشتہ بود عبد اللہ معقل انا فتحنا لک فتحا مبینا بالحان خوش و آواز خوب میخواند رسول فرمود زینوا القران بالصوت الحسن روایت میکند براء بن عازب از حضرت رسالت حسنوا القران باصواتکم فان صوت الحسن تزین القران

رسالہ خواجہ ذوالنون مصری۔ حق تعالی الحان خوش و صوت حسن را در دلہائے مصفا و جانہائے مزکا ودیعت نہادہ است تا بواسطۂ آن آلاش بشریت و کدورات نفسانیت از بواطن ایشان مضمحل گردد۔

قول محقق صوت حسن بدل چیزے در نیارد فاما آنچہ در دل است بجنباند و بہ تحرک آرد۔

در خبر است۔ درختانیکہ در بہشت اند از ہر یکے صوتے و لحنے خوش و مختلف بیرون می آید۔

بخوانندے گفتند نفرستادیم فرمودی بابستے فرستادتا این بیت بخوانندے کہ سے انبیا
کم اتیناکم فحیانا وحیا کم واین معنی در مصابیح مسطور است۔ قال علیہ السلام
لان الانصار یحبون الشعر وچند کتب فقہ و علم الہی چنانچہ منظومہ ومتفق
وجامع الصغیر ولامیہ وجزآن نظم است وچند آیت در قران منظوم نازل شدہ چنانچہ
لن تنالوا البر حتی تنفقوا دیگر الغفور علی وجہہ الی بات بصیرا۔ دیگر لا تدع
مع اللہ الٰہا آخر۔ دیگر وبینا فوقکم سبعا شدادا۔ دیگر وقل جاء الحق
وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا دیگر آیات بسیار است اینجا دوسہ آوردہ
است فاما آنکہ علمائے ظاہر میگویند در قران است کہ والشعراء یتبعہم الغاون
الا الذین امنوا۔

در فتاوای خانی مسطور است کہ لا یقبل شہادۃ الشاعر وآنکہ گویند کل شاعر
کذاب این درباب شعرائے کفار است کہ صحابہ ورسول را ہجو وفحش می گفتند با ہم
گوییم کسانیکہ در مذمت کسے ہجو وشعر بنویسند ایشان نیز کذاب وغاون ومردود شہادت
باشند پس آنکہ علی الاطلاق در گفتن وخواندن وشنیدن اشعار مستحسنہ مذمت وتفسیق
کنند اہانت ومذمت صحابہ کرام وصاحب مذاہب واولیا ومشایخ کردہ باشند ونکلفوا

کیفیت سماع از حلال ومباح ومکروہ وحرام وشمائل سامعان وفضائل محرمان اسرار وانوار سماع

رسالہ شمسیہ شیخ الاسلام نظام الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ است
کہ سماع علی الاطلاق حرام نیست وعلی الاطلاق حلال نہ بر عوام حرام است کہ بلہو ولغو
شنوند وبر زہاد مباح است وبر اہل تصوف مستحب است وبر عاشقان حلال

نظم ؎ گفتی کہ بمذہبم حرام است سماع ؛ گر بر تو حرام است حرامت ماوا
او ہم خدمت خواجہ میفرماید سماع بر چہار قسم است یکے حلال آنکہ شنوندہ تمام میل

روایت فتاوی کبیری۔ وان تغنی بشعر فیه حکمة صالح یقبل شهادته لانه یحکی عن عبرة وعلیه الفتوی۔

روایت بستان فقیه ابو اللیث سمرقندی۔ قال کان اصحاب النبی ینشدون الشعر والنبی علیه السلام جالس بینهم یتبسم و

پسر آدم علیه السلام در مرثیه قابیل گفته آن اینست۔ **شعر**

تغیرت البلاد ومن علیها ۔۔۔ ووجه الارض مغبر قبیح

تغیر کل ذی طعام وذوق ۔۔۔ وقل بشاشة الوجه الملیح

امام اعظم ابو حنیفه شعر گفت یکے ازاں اینست۔ **شعر**

احب الصالحین ولست منهم ۔۔۔ لعل الله یرزقنی صلاحا

وچند اشعار از انشاء ام المؤمنین عایشه وامیر المؤمنین علی کرم الله وجهه وصحابه کرام در جهان مانده و در قصص انبیا مسطور است ورآنکه حضرت رسالت را معراج بود جهته جبرئیل را فرمان شد که آنچه در عالم علوی است همه برسول بنا جمیع محل نمود چون زیر عرش رسید حجره قفل کرده دید فرمود یا اخی جبرئیل آنچه درین حجره است چرا نمی نمائی گفت کلید این در دنیا است رسول فرمود کجا است و نزد کیست گفت زبانهائے شعرا کلید این گنجینهٔ اسرار است چون حضرت رسالت بدنیا آمد این حدیث فرمود ان لله تعالی کنز تحت العرش ومفاتیحها السنة الشعراء۔

رساله کشف اسرار۔ رسول را از شعر پرسیدند فرمود الشعر کلام حسنه حسن وقبیحه قبیح۔

ترجمه قشیری۔ ام المؤمنین عایشه رض زنے را از اقارب خود بشوهر داد وحضرت رسالت پرسید این عروس را هدیه دادند گفت دادیم و فرمود کسے را با دے فرستادی تا

لا یجوز طعنه فالطاعن مطعون و اللاعن ملعون۔

تفسیر مجاهد۔ امام قشیری در آیت فهم فی روضة یحبرون نبشته اند که یحبرون بمعنی سماع است یعنی حور عین در بهشت بحسن صوت این کلمات گویند که نحن الخالدات فلا نموت ابدا نحن الناعمات فلا نبؤس ابدا چون حوران بهشت این سماع کنند از درختان بهشت همه گلها فرود آید۔

و قول دیگر آنست یحبرون یعنی بهشتیان در جنت بسماع باشند و نیز این قول امام قشیری است که آیت و هم فی شغل فاکهون مراد اینجا سماع است و حضرت رسالت در باب موسی اشعری فرمود لقد اعطی مزمارا من مزامیر آل داود و ازین حدیث معلوم می شود از مزامیر مراد آواز خوش است۔

رساله حجة الاسلام امام غزالی۔ اگر مرید عامی در مجلس شیخ باشد او را نیز سماع مباح است که بشنود کما قال علیه السلام هم قوم لا یشقی بهم جلیسهم یعنی مشایخ برحق قومی اند که همنشین ایشان بدبخت نشوند۔ **ترجمه قشیری** مستمعان را در سماع سه حالت است بعضی را سماع بعلم است نظر وی بشواهد و دلایل دین باشد تا هرچه موافق شریعت بود قبول کند و هرچه غیر موافق شرع باشد رد کند و بعضی را سماع بوجد بود و او در حکم وارادت سماع باشد و در ملک حال افتد و با کسی سخنی شروع نکند و بعضی را سماع بحق باشد او در بوده حقایق بود و آن عالی تر همه حالات است و فاضل تر از دو طایفه مذکور۔

مسئله سماع بر دو قسم است تفرقه و جمع سماع تفرقه حاضر شدن است بخلق و شنیدن بشهود خلق و سخن بنده است با حق و سماع تفرقه آنست که برای او نشنوی فاما سماع جمع حاضر شدن است بوجود حق و غائب شدن است از یاد خلق و سخن حق است با بنده و این سماعیست که بدو شنوی۔

بجانب حق باشد و بمجاز ہیچ میل نہ دوم مباح است آنکہ صاحب سماع را میل سوے حق
بیشتر بود و جانب مجاز اندک سیوم مکروہ است آنکہ میل سوے مجاز بسیار باشد و جانب
حق اندک چہارم حرام است آنکہ میل جانب حق ہیچ نباشد و ہمہ بسوے مجاز بود
مجازیکہ ممنوع شرع است تا اگر میل بحلال خود و یا کنیزک خود دارد آن مباح باشد
نہ حرام چہ میل در مشروع میکند فاما صاحب سماع باید کہ فرق میان حلال و حرام
و مباح و مکروہ کردن بداند و ہذا السّر بین الحق و السامع۔

رسالہ شیخ جمال الدین قدس سرہ العزیز سماع مر اہل معرفت
را واجب است و مریدان را مستحب و محبان مشایخ را مباح قال علیہ السلام من
احب قوما حشر معھم۔

کشف محجوب سماع تائب را ندامت بر معاصی گذشتہ باشد و حسرت بر طاعت
آئندہ و محب را انقطاع علایق کند و مشتاق را مایۂ شوق رویت باشد و تمثیل این
با آفتاب است کہ بر ہمہ تابد یکے را بسوزد و یکے را فروزد و یکے را گدازد۔

قوت القلوب من انکر السماع مجملا فقد انکر سبعین صدیقا
مسئلہ۔ ان بعض الصحابۃ مثل معاویہ و عبد اللہ بن جعفر و جز آن از
اہل مکہ بر سماع مواظبت و مداومت نمودہ اند تا زمانہ من یعنی شیخ ابو طالب مکی میگوید
و نیز ارباب شرع در شنیدن سماع رخصت کردہ اند کالعرس و الولیمہ و الختان
و یوم القدوم من السفر بروایت ممشاد دینوری و اتفاق جمیع فقہا است
کہ در سماعیکہ فسق و لہو نباشد شنیدن آن مباح است چنانچہ درین باب عبد الرحمان
سلمی احادیث و اخبار جمع کردہ است پس مطلقا حرام گفتن سماع را نشاید تا بکفر
نکشد۔ **رسالہ امام فخر الاسلام** صاحب السماع لیس من قبیل اہل البدعۃ
اذ لا مقال بان بعض الصحابۃ سمعوا لمن یتلو التلوھم صلاحا و نعوتی

مسئلہ۔ سماع را صد ہزار لذت است کہ بیک لذت ازان صد ہزار سالہ راہ معرفت تواند برید کہ عابدان را ہیچ عبادت آن میسر نیاید۔

مسئلہ۔ در سماع عالم جاہل است و عاشق فانی و سامع قائل است و در بزم عشق ہر دو یکے است در سماع امر و نہی است و ناسخ و منسوخ است و سماع بر عارفان مفتاح گنج حقایق است بعضے بر مقامات شنوند و بعضے بر حالات و بعضے بر مکاشفات شنوند و بعضے بر مشاہدات چون در مقامات شنوند در عتاب باشند و در حالات در نقاب و در مکاشفات بوصال بوند و چون در مشاہدات شنوند در جمال باشند آن از ہدایت مقامات سماع تا نہایت ہزار ہزار مقام است و در ہر مقامے صد ہزار سماع است و در ہر سماعے صد ہزار صفات است چنانچہ تغیر و توبیخ و فراق و وصال و بعد و قرب و حرقت و ہیجان و جوع و عطشان و خوف و ہیمان و رجا و غیرت و دہشت و صفا و عظمت و عبودیت و ربوبیت اگر یکے ازان صفات بجان ہمہ زہاد و عالم رسد بے اختیار جان از ایشان برآید و نیز از ہدایت احوال تا نہایت آن ہزار مقام است در ہر مقامے ہزار اشارت است در سماع و در ہر اشارتے انواع درد است چنانچہ محبت و شوق و عشق و حرقت و بعد و فراق الی آخرہ تا اگر یکے ازان بدل ہمہ مریدان رسد ہمہ را سر از تن بگسلد و ہمچنین از کشف ہدایت و نہایت آن در سماع نمایش است اگر یکے ازان نمایش ہمہ عشاق نمایند چون سیماب بیقرار گردند و آب شوند ازین جا است کہ بعضے مشایخ سماع کم شنوند و مریدان را منع کنند نہ از جہت حرمت سماع بلکہ از غیرت و رعب سماع یعنی ہر مریدے حق سماع نتواند گزارد تا اگر در حالت سماع دل مرید بکلی جانب حق نباشد او در آفت و بلا باشد و آنکہ بعضے گفتہ اند کہ السماع حرام مراد ازین حرمت عظمت است۔ چنانچہ کعبہ را گویند بیت الحرام اے بیت الحرمت و العظمت۔

منه۔ سماع قبض است وسماع بسط سماع قبض هیبت است وثمرهٔ سماع بسط انس است وسماع بدایت است وسماع نهایت ثمره سماع بدایت تلوین است یعنی گردانیدن از صفتے بصفتے وثمرهٔ سماع نهایت تمکین است آنکه مدام بریک صفت باشد وسماع صحو است وسماع محو ثمرهٔ سماع صحو هستی است بخود وثمرهٔ سماع محو نیستی از خود وهستی است بحق وسماع جذبه است وسماع حجب سماع جذبه آنکه ترا از تو بستاند وبحق رساند وسماع حجب آنکه ترا بر تو رد کند واز وصال حق براند و سماع بعد است وسماع قرب ثمره سماع بعد عطش است وثمرهٔ سماع قرب بهشت وحیرانی۔ رساله سر الله۔ سماع بر سه قسم است عام را وخاص را واخص را است عوام سماع بطبیعت شنوند واین مفلسی است وخاص سماع بدل شنوند واین طالبیست واخص سماع بجان شنوند واین محبی است۔

منه۔ سماع اہل عشق را مسلم است وآن پنج نوع است سماع حق است وسماع از حق است وسماع در حق است وسماع بر حق است وسماع با حق است۔ اگر یکے ازان سماع اضافت بغیر حق کند کفر بود وراه نایافته ووصال ناخورده تائبان سماع بے نفس شوند ومریدان محبت بے عقل شوند وسالکان شوق بے دل شوند وشوریدگان عشق بے روح شوند تا اگر به نفس شنوند زندیق اند واگر بعقل شنوند معتبر اند واگر بدل شنوند مراقب اند واگر بروح شنوند حاضر اند وسماع که وراء حضور است همه وحشت ووله وحیرت است۔

منه۔ تلذذ احوال در سماع مختلف است بر وقف مقام روح قدسی لذت تواند یافت واین حاصل نشود مگر اہل معرفت را واگرچه جمیع حیوانات بسماع مایل اند زیرا که هر یکے را باندازهٔ خود روحے است که او بدان روح زنده است وآن روح بسماع زنده است۔

نہ ہم داند آشفتہ باطن نہ زیر۔ بآواز مرغے بنالد فقیر۔ علامت صحت سماع و تواجد آنست کہ وحشت از دل منکران ببرد و آتش وجد دیگران زیادت کند سماع او برحق بود۔

رسالہ شمسیہ۔ بعضے را در سماع حال غالب می آید چنانچہ تمیز نمی ماند و بعضے را با آنکہ حال روی داد مغلوب نمی شود۔ این کمال است۔

مسئلہ۔ درحالت سماع و تلاوت سہ قسم سعادت نزول می یابد اول از عالم فیض بر عالم جبروت بعد آن در دل اثر میکند آنرا احوال گویند و آن میان ملک و ملکوت است ازان بکائے و حرکتے ظاہر میشود آنرا آثار گویند کہ از ملک بجوارح میرسد۔

عوارف۔ اباحت سماع بقیاس ثابت است و قیاس رکنے از ارکان اصول فقہ است معلوم ارباب علم اصول فقہ باد کہ در آدمی شش قوت است پنج حس ظاہر و یکے عقل و ہر یکے بلذتے مخصوص شدہ است لذت باصرہ بمبصرات جمیلہ چون سبزہ و آب روان و نقوش صورت لطیف و لذت شامہ در مشمومات طیبہ چون مشک و عنبر و گل و جز آن و لذت ذائقہ در ماکولات مذوقہ چون شہد و شکر و حلوا و میوہائے شیرین و لذت لامسہ چون جامہ نرم و ابریشم و اشیائے خشن و لذت سامعہ بمسموعات مستحسن چنانچہ کلام بامعانی و اصوات موزونہ و مفرحہ از آدمی و ہزار دستان و قمری و فاختہ و کبوتر و شسم لذت عقل در علم و محبت و معرفت و معقولات برہانی و قضیہ ثابت و صادق است کہ لذا یذ حرام نیست پس لذت سامعہ ہر چہ حرام باشد

رباعی

ہر کہ در آوازِ نکو پنہان است	آن سر عیان آمدہ در قران است
تا بشناسی صحتِ آن دعوی را	فی الخلق یزید ما یشاء برہان است

و نیز حرام آنست کہ بدلیل قطعی ترک آن ثابت است چنانچہ دیدن عورات نامحرم و اعضائے سفلی مخصوص آدمی و بوئیدن گندگیہا و بوہائے کریہہ و قبیح و پوشیدن

شیخ الشیوخ در عوارف می نویسد - یا بنیّ لا تنکر السماع فانہ للاربان
و در وصیت نامہ پسر فرمودہ اے فرزند در سماع تا دیر منشین و آنرا منکر هم مشو و در شنیدن
عادت مکن و دیر دیر شنو تا تعظیم آن از دل تو نرود -

رسالہ خواجہ سہل تستری - صاحب سماع را دو حالت است یکے ستر دوم
تجلی در حالت ستر دلش بر آتش باشد و این صفت مرید انست از عجز و ضعف باطن
بود و در حالت تجلی دل او آسایش گیرد و این صفت اہل و حال است کہ ایشان اہل مقامات
تمکین دارند -

قول الشیخ الشیوخ - منکران سماع را سہ حال است یا جاہلان سنت رسول اللہ
اند یا مغرور بعلم خود اند یا افسردہ طبع اند و بعضے صاحبان سماع از آواز مطرب و نظم صد ہزار
رموز کہ دران کنوز اسرار باشد فہم کنند -

ترجمہ عوارف - بگریہ کردن در سماع قولہ تعالی و اذا سمعوا ما انزل الی
الرسول تری اعینہم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق بعضے صحابہ
در نزول آیات و شنیدن اسرار و معانی میگریستند و از صفت بشریت بیرون می آمدند
حکمت گریہ در سماع آنست کہ صاحب سماع را حرارت حزن و برودت برد الیقین
یکدیگر می پیوندند اشک ازان پیدا می آید چون در سماع رقت بدل آید و گریہ کند
ہر حاجت کہ باشد از حق بخواہد چنانچہ ابی کعب صحابی قرآن میخواند اصحاب مجلس را
از وی رقتے پیدا آمد حضرت رسالت فرمود اغتنموا الدعاء عند الرقت کہ آن
بزرگ نعمتے است - **رسالہ شیخ عثمان مغربی** - ہرکہ دعوی سماع کند اگر او را آواز
مرغان و جانوران وہر آواز یکہ از چیزے شنود ذوق حاصل نشود مدعی و کذاب بود

مثنوی

نہ مطرب کہ آواز پاے ستور - سماع است اگر عشق داری و شور

چون برین استقامت یابد جمال سماع از تتق غیب بوجہے بہتر روئے نماید و اصل کار فکر است در سماع تا معانی سلبی و ثبوتی و نفی و اثبات و جلال و جمال آن صوت و بیت فرق کند این معانی از مواہب است نہ مکاسب ۔

مسئلہ۔ شنوندہ سماع بعضے را بہ تحمیل ذوق است و بعضے را غیر تحمیل ہر کہ در خودی خود باشد فہم معنی نظم کند و حظ حسن صوت گیرد این قسم تحمیل است اینجا بگرید و تواجد کند پس با فرحت و یا غمگین گردد چون از خودی خود در خودی حق سیر کند حظ از واردات و وجد گیرد مشاہدات و مکاشفات روی نماید این جا نعرہ زند و جامہ درد و شور و غوغا کند و چون از خودی حق عبور نماید بیہوشی و استغراق حاصل آید درین مقام از خود و از جمیع خبر و از واجد و وارد خبر نباشد این مرتبہ اعلی است اینجا اگر کسے کارد خلاند و یا آتش زیر پا اندازد ازان زخم و سوزش او را خبر نبود و بعضے ازین طائفہ در مجلس واحد وقتے در وجد و گاہ در استغراق باشند این را صاحب وقت گویند و این صفت مرشدان و مقتدیان است بالاتر ازان است کہ ہمہ وقت مستغرق باشند ۔

فوائد الفواد۔ فردائے قیامت یکے را فرمان شود کہ در دنیا سماع شنیدۂ گوید آرے فرمان شود بیتے کہ می شنیدی بر اوصاف ما تحمیل میکردی گوید آری فرمان شود آن تحمیل کردن تو حادث و اوصاف ما قدیم تحمیل حادث بر قدیم چگونہ روا باشد آن بندہ بگوید الہی از غایت محبت تحمیل میکردم فرمان شود چون بمحبت ما تحمیل میکردی بر تو رحمت کردم

اوصاف تنوع سماع۔ قول شیخ الاسلام نظام الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز۔ سماع بر دو نوع است یکے حاجم کہ بمجرد سماع بیت و حسن صوت سامع را در جنبش آرد و دوم غیر حاجم کہ چون سماع شنود در تحمیل

خمر و گوشت میتہ و خنزیر و وجہہ ریا و جز آن و مساس کردن اعضائے عورات اجنبیہ و جز آن و شنیدن فحش و لغو و ہزل و صوت ناخوش و منکر کما قال اللہ تعالی ان انکر الاصوات لصوت الحمیر چنانچہ وقتے در مجلس شیخ سعدی قدس اللہ سرہ العزیز شخصے قرآن بے ساز و با صوت انکر میخواند شیخ گفت چرا اینچنین میخوانی او گفت برائے خدا میخوانم شیخ فرمود برائے خدا ایں را اینچنین مخوان و در حس عقلی خلاف علم جہل است و خلاف معرفت نکرت و خلاف محبت عداوت۔

مسئلہ۔ اگر گویند مراد حسن صوت خواندن قرآن است جواب پس بایستے کہ آواز عندلیب و بلبل و طیور دیگر و طبل و دہل حرام بودے و آن این چنین نیست۔

مسئلہ۔ سماع بانواع است یکے سماع حاجیان کہ در صفت کعبہ و زمزم و تشویق خلایق سوئے بیت اللہ مباح است بالاتفاق سماعیکہ تشویق رب الکعبہ باشد دانی کہ چہ بود دوم سماع غازیان کہ متضمن ترغیب غزات بمحاربہ و قتال فی سبیل اللہ باشد نیز مباح و مستحب بود سیوم سماع محزون است کہ بر تقصیرات طاعت و عبادت و اعراض از معاصی و غوایت بگریند و اندوہ کنند آن محمود و مستحسن باشد چہارم سماع طرب انگیز و شادی آمیز است چنانچہ در اعیاد و عروسی و آمدن از سفر و ولادت و نظیر مثل این چنین مباح است۔

رسالہ مختصر احیاء علوم۔ بعضے از آنہا باشند کہ سماع مباح ایشانرا معصیت گردد و شاید بکفر کشد چنانچہ قرآن را بغفلت و استخفاف شنوند و یا بیتے شنوند کہ از روئے شرع جایز و مستحسن باشد فاما چون آنرا بلہو شنوند معصیت گردد و اگر بہ تشبیہ شنوند بکفر کشد و اگر ہمان بیت را بصحت حال سماع کنند توحید بود۔

رموز الواصلین صاحب تالیف۔ صاحب سماع را واجب است کہ در سماع سہ سیر کند اول در صوت و نظم دوم در صفات افعالی بعدہٗ در صفات ذاتی چون

بسنجند اعمال در ترازو وزن کنند و احوال نه۔

رسالہ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی حق تعالیٰ در دل آدمی سرے نہادہ است چنانچہ آتش در دل سنگ و آہن چون زخم چقمق بدو رسد آتش خیزد سماع نیز چون در گوہر دل مرید قابل رسد انوار محبت از وے بیرون جہد و تواند بود این انوار از بسیاری ریاضت حاصل نشود کہ بسماع مکاشف گردد۔

عوارف۔ اذا کان سماعہ الی اللہ و استماعہ الی اللہ صار سمعہ بصرہ و بصرہ سمعہ و علمہ عملہ و عملہ علمہ و اعاد آخرہ اولہ و اولہ آخرہ۔ **قول شیخ محقق**۔ السماع نداء الی جل قصد والفصل صوت منہ۔ بعضے مشایخ از حضرت خضر پرسیدند چہ گوئی در سماع کہ اصحاب می شنوند گفت سماع ہمچو باران است چون بر زمین صالح بارد سبزہا و گلہا و میوہا روید و اگر بر زمین مردہ افتد خار و خس بر آید سماع نیز چون بدلہائے پاک اہل محبت رسد اسرار و انوار الٰہی روے نماید۔

فواید الفواد۔ در حالت سماع سعادتے کہ حاصل شود بر سہ قسم است انوار و احوال و آثار انوار بر ارواح و احوال بر قلوب و آثار بر جوارح نازل می شود گریہ و جنبش ظاہر آثار است۔

صفت دیگر۔ رسالہ خواجہ حسین منصور۔ سماع مرکب انبیا و اخص خواص است یعنی وصول بحق بسماع باشد و آن نہ این سماع است کہ حسن صوت و انی بلکہ سماع حقیقی آن است کہ سامع یا در پردہ شنود یا بے پردہ در پردہ شنیدن آنست کہ فہم معانی ظاہر و باطن فرقانی کنند و یا آنکہ بدانند کہ این آیت در صفات ذاتی و افعالی است و یا در بیان ذات است و آیا آنکہ بے پردہ شنوند آن بواسطہ حرف و صوت نباشد کہ آن بحس سمع باطن تعلق دارد و این چنین سماع مرکب بود۔

صفت سماع دیگر۔ رسالہ جنید۔ چون ذات بنی آدم را روز میثاق خطاب

انند واین تحمیل بر شیخ و بر حق و غیر آن باشد۔

صفت سماع دیگر۔ رسالہ ذوالنون مصری۔ السماع وارد الحق بزعج القلوب الی الحق یعنی سماع وارد حق تعالیٰ است کہ دلہا را سوے حق برانگیزد **صفت سماع دیگر۔ رسالہ لوائح۔** وارد ضعیف در اضطراب آرد قوی در در داند ازد۔ **مولف راست سہ۔**

اول تلوین دوم تمکین است این ہر دو صفت درین دو جا تفنین است

قول شیخ ذوالنون مصری۔ السماع رسول الحق ہر کہ بحق شنود محقق باشد وہر کہ بنفس شنود زندقہ باشد۔

صفت سماع دیگر۔ قول محقق۔ السماع شراب الحق فی کاس من کوس الحق فی شرب منہا بری عما دون الحق ویقی مع الحق بالحق للحق۔ **ترجمہ قشیری۔** سماع دریافتن خبہا است بگوش دل وفہم کردن دل است مرحقایق را وواقف شدن است بر اشارات حق وخطاب وارادت الٰہی وکشادن زبان سر است باحق ودفع کنندہٴ شک وشبہت است ورسانندہٴ سخنان حقیقت است بدل سامع۔

صفت سماع دیگر۔ سماع جانِ دل است وشفائے جان است۔ سماع حق تو از خود بگزارد وحق خود از تو طلب کند حق تو از تو تلطف است وحق تو از وے آنچہ عین او خلق تست سماع یاد کنندہٴ خطاب میثاق است۔ وبر افروزندہٴ آتش اشتیاق۔

صفت سماع دیگر۔ ابن جریج در سماع غلو تمام داشت وہر کسے را با سماع آن رخصت کردے او را پرسیدند در قیامت سماع بر پلہ حسنات تو باشد یا در پلہ سیئات گفت نہ دران پلہ ونہ درین پلہ زیرا چہ سماع احوال است واحوال را در ترا زو

دیوانہ بہار وید گفتا کہ دے است | در شیشہ گلاب وید گفتا کہ می است
ہر کس بزبان حال سرے گفتند | جنبیدن ہر کسے از آنجا کہ وی است

در شنیدن سماع مداومت و مواظبت نہ نماید چہ بعضے گناہ صغیرہ چون بسیار شود کبیرہ گردد و بعضے مباح اند چون دران غلو کنند حرام شود چنانچہ زنگیان در مسجد بازی میکردند رسول اللہ منع نہ کرد کہ یکبار بود و اگر مسجد را بازیگاہ ساختندے حرام بودے منع فرمودے و عائیشہ رض را از نظارہ منع نہ کرد کہ یکبار بود و اگر حرفت ساختے حرام بودے ہمچنین مزاح کردن و سخن طیبت آمیز و طرب انگیز گفتن مباح است اگر حرفت سازند مسخرہ باشند نشاید و امثال این افعال بسیار است۔

شرط دیگر۔ اگر صاحب سماع را وارد ے روے دہد و در خاطر او ایثارے و بذلے بر قوال و یا بر اقران بگزرد در حال بے توقف و تاخیر و بے تامل و تانی بعمل مقرون کند تا موجب حرمان و مستوجب ہجران نگردد۔

شرط دیگر۔ مکان سماع بمنزلہ تن است و زمان بمنزلہ دل و اخوان بمنزلہ جان است چون این ہر سہ سلامت باشند مستمعان از آفات امین گردند و حیات طیبہ یابند

شرط دیگر۔ رسالہ رموز الوالہین۔ این ہر دو صفت نفی و اثبات و جلال و جمال از صوت فرق کنند و این سخن مشکل است تا کرا روزی شود و از مواہب است نہ از مکاسب۔

شرط دیگر۔ در ابتدا و انتہاے سماع قران خوانند تا بہ برکت آن قائل و سامع مغفور گردند۔

شرط دیگر۔ رسالہ کشف اسرار شیخ روزبہان فرمودہ کہ قوال خوبروے باید کہ عارفان در جمیع سماع براے ترویح قلوب بسہ چیز محتاج اند روایح طیبہ و روے صبیحہ و اصوات ملیحہ و این قول سخت معتبر است و ہمچنین است۔

کرد الست بربکم ہمہ ارواح در لذت آن مستغرق شدند تا آنکہ درین عالم آمدند ہرگاہ کہ حسن صوت شنوند ارواح ایشان بیاد آن کلام در حرکت و اضطراب آیند زیراچہ در حسن صوت تاثیر آن کلام است۔

صفت سماع دیگر۔ رسالہ خواجہ حماد کاشانی سماع دو رنگ دارد یکے زرد دوم سرخ ہر کرا در شنیدن بعد قہر و خوف وارد شود روے او زرد گردد و ہر کرا قرب و وصال و لطف و رجا باشد محاورۂ آنکس سرخ گردد۔

صفت سماع دیگر۔ قول ابن عطاء۔ الحرکت فی السماع علی ثلثۃ معان الطرب والوجد والخوف در طرب رقص و دست بر دست زدن فرحت است و در وجد غیبت و اضطراب و فریاد است و در خوف گریہ و طبانچہ بر روز دن و جستن است۔

شرائط سماع۔ رموز الواہلین صاحب تالیف۔ صاحب سماع را واجب است تا او فہم بیت کند کہ درین بیت بیان صفات ذات حق تعالی است و یا صفات افعال و یا در نفی غیر است و یا در اثبات است و بداند کہ در لطف جلال است و یا در لطف جمال و یا در قہر جلال است و یا در قہر جمال و ہمین معانی از صوت ہم فہم کند و این سخن مشکل است و ہر کسے ادراک نتواند کرد۔

ترجمہ قشیری چنانچہ در سماع طہارت ظاہر واجب است طہارت باطن نیز می باید و آن ازالت خطرۂ غیر است۔

شرط دیگر۔ رسالہ بوارق۔ سامع باید کہ از شنیدن سیاہی زلف ظلمت کفر و معاصی تخیل کند و از لطافت روے نور ایمان و نور طاعت و عبادت و از وصال دیدار حق و از فراق حجابہا و از رقیب چیز ہائے کہ مانع سروح و وصال است از عشق و محبت۔ **رباعی** ؎

ادب دیگر۔ اگر قوال سماعے ناخوش میکند عیب نگیرد و نگوید کہ صوت دیگر بگو او را در میان نہ بیند حوالہ بحق کند و اگر کسے را سماع گرفت و ترا نیست تنگ نیاید و نیاز مندی کند تا ترا ہم رقت پیدا شود۔

ادب دیگر۔ در سماع بتکیہ نہ نشیند و آسیب بیارے نہ رساند خدمت شیخ الاسلام زین الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز فرمودہ است اگر صد صوفی در سماع باشند چنان رود کہ دامن او بدامن دیگرے نرسد و حالت دروغ نیارد و برائے نمودن کسے رقص نکند و حالت نیارد و اگر یارے تنہا میرود موافقت او بکند فاما نہ چنانکہ حالت آرد ہمین سکونت بگردد۔

ادب دیگر۔ در سماع حالت محو با ہیبت نشستن است و نیست گشتن بغیبت۔

ادب دیگر۔ صاحب سماع باید کہ حالتہائے خود از حاضران مجلس نہان دارد۔ **فوائد الفواد۔** بعد سماع کہ یاران دامن فراز میکنند و فاتحہ می طلبند و بسینہ و بر روے فرود می آرند از انجا است کہ ابو ہریرہؓ بحضرت رسالت عرضداشت کرد احادیثیکہ از زبان مبارک می شنوم بعضے یاد نمی ماند فرمان شد چون من در حدیث شوم تو دامن پیراہن یار دامن خود فراز کن چون من حدیث تمام کنم تو آہستہ دامن گرد آر و دست بر سینہ فرود آر پس بعد سماع وجہ آن ہم اگر این چنین کنند درست و روا باشد۔

تاثیرات سماع مستمعان را۔ ترجمہ قشیری۔ اگر صاحب دلے بوجد و حال بصدق بر خیزد حقیقتاً در دل حاضران جمیع خوشی و راحت پیدا آید و نورے از ان بر اہل مجلس بتابد و تواند بود کہ صاحب وجد منفرد باشد بحالت خود و کسیرا بر اسرار حالت او کشف نباشد فاما غالب آن باشد کہ در ہمہ اثر کند و ہر یکے را از ان جنبشے و رقتے لایق حال او روے نماید۔

اداب سماع ۔ ترجمہ قشیری۔ اگر کسے را در سماع وجد روی ندادو وارد نیست اداب آن باشد کہ باہل وجد بایستد و باایشان موافقت کند۔

اداب سماع دیگر۔ اگر کسے را وارد رو ے داد و ذوق باقی باشد اگر اصحاب مجلس بہ نشیند او ہم موافقت کند و بہ نشیند تا ملامت بہ کسے نہ رسد و اگر نشستہ حرکت کند روا باشد۔

ادب دیگر۔ اگر درویشے از سر حال و وجد خاست اصحاب باید کہ موافقت کنند و ہمہ بخیزند کہ این عادت محمود است و سنت حسنہ و مخالف آن ترک حرمت باشد۔

ادب دیگر۔ اگر کسے را بیتے و صوتے ذوق داد و مکرر میکنانند روا باشد۔ و اگر بوجود طلب تسلیم شود و مکرر نہ کنانند حق تعالی در دل گوینده الہام کند تا او بے تقاضائے اہلکس تکرار کند۔

ادب دیگر۔ اگر مستمع را بیتے از حق تعالی روے داد باید کہ او خاموش و تسلیم باشد تا صولت قہر مستمع بر اصحاب اثر نکند۔

ادب دیگر۔ اگر شخصے با صاحب کشفے بر حالت یکے واقف شد کہ وجد و حال او بحق نیست و حرکات او با ادب نمیکند بظاہر خاموش باشد و بہ باطن مدد نماید تا او زان حال باز آید خدمت شیخ ما فرموده این دعا کند کہ خداوندا این را ازین باز آر و مرا ازین نگاہدار۔

ادب دیگر کشف محجوب ۔ سامع در خواستن تکلف نکند یعنی بے وارد نخیزد و بہ ہیبت خاستن از کسے چشم ندارد و اگر کسے مساعدت کند منع ہم نکند و وقت کسے غارت نہ کند و در ابیات امتحان نہ کند کہ چہ شنیدی و چہ تحمیل کردی کہ دران پراگندگی خاطر ہا باشد و برکتے در جمع نہ ماند خدمت شیخ ما فرمود کہ از کسے تحمیل نہ پرسند و اگر کسے تحمیل پرسد خود بگوید۔

و ابیات چہ سامع را امید داری توب یافتن و ترغیب طالب حق شنوانیدن خوشی و فرحت روی نماید و این نعمت عارفان باشد و اگر در سماع واردات قہر و منع و بُعد ظاہر شود از ان اندوہگین و غمگین گردد و این صفت در عارفان و مریدان باشد **فرق میان حزن و وجد انست** کہ حزن اندوہے باشد کہ نصیب آن نبود بود و وجد اندوہے باشد کہ آن نصیب غیرے بود بہ محبت یکے و وجد تر سیست میان طالب و مطلوب کہ در بیان نیاید وجد حرفت مریدان است و وجود تحفہ صحابان حرکت وجد از غلبات شوق باشد در حالت حجاب و سکونت بود بحالت مشاہدہ بے حجاب چون بوجد مغلوب شوند خطاب از ایشان برخیزد در حکم مجانین افتند۔

ترجمہ قشیری۔ تواجد طلب کردن وجد است باختیار خود و آن کمال نباشد و قومیکہ پیوستہ متر صد یافت وجد باشند در حق آن معنی این حدیث است۔ فان لم تبکوا فتباکوا۔ یعنی اگر شمارا گریہ نمی آید خود را بگریہ کردن مانند کنید۔

منہ۔ وجد از لطائف حق است و تواجد و لطائف بندہ فاما وجود آنست کہ بعد ترقی وجد روے دہد تواجد ہدایت است و وجود نہایت و وجد واسطہ میان ہر دو یافت آنگاہ است کہ غایب شوند از یافت خود بدانچہ پیدا آید بر آدمی از حاضری او۔

قول شیخ علی وقاق۔ تواجد بر مثال غسل است باآب و وجد بر مثال غرق شدن است در آب و وجود ہلاک شدن است در آب۔

قول خواجہ عبد اللہ۔ وجد آتش افروختہ است و آن بر سہ وجہ است چون بر نفس افتد بر عقل زور آرد صبر را ہزیمت کند و نہان را آشکارا گرداند آن حال واجد مقبول است و چون بر دل افتد بر طاقت زور آرد تا حرکت کند و بانگ زند و جامہ درد آن صفت واجد مغلوب است۔ **نظم**۔

تاثیر دیگر۔ اگر وجد و حال و حرکات یکے در سماع در دل حاضران جمع قبول نہ افتد یقین وجد و حال و حرکات او بہوائے نفس باشد بعد سماع بخلوت او را تنبیہ کنند اگر قبول نکند و اعراض نماید زود باشد کہ در جمع فضیحت شود و بطلان حالہائے او ظاہر گردد کہ مردود اولیاء اہل معنی بود مردود حق باشد۔

تاثیر دیگر۔ قول محقق۔ قوال اگر سماع بقوت کسب و ہنر خود میگوید چندان اثر نباشد و اگر بوارد و موہبت میگوید در ہمہ اثر کند و قوال را ہم راحتے و خوشی و ذوقے باشد۔

تاثیر دیگر قول محقق۔ ہر عضو یرا از سماع نصیبے و حظے است نصیب چشم گریستن و نصیب زبان خروشیدن و نصیب دست ضرب جامہ و نصیب پائے رقص کردن است۔

تاثیر دیگر۔ سید احمد رفاعی مینویسد چون صوفیان در سماع آیند حق تعالیٰ بار گناہ از گردن آنان بردارد و بعد سماع ملائکہ گویند این گناہ باز در گردن ایشان بنہیم فرمان شود ایشان عاشقان ما اند گناہ در گردن دوستان چون نہیم۔

مولف راست ؎

چون شنیدی سماع و وصف اسرارش کنون لطائف وجد و وجود ہم بشنو

بیان نوزدہم

معانی وجد و وجود و تواجد واجد و حالے کہ در سماع پیدا آید و شمایل واجدان

کشف محجوب۔ وجد و وجود مصدر است دو معنی دارد یکے یافتن حالتے کہ پیش ازین نبودہ است دوم اندوہگین و محزون شدن اہل سماع در صوت

ملکوت انوار جبروت بیند وازآنجاست وشادباز گردد وجد عین جذب است ورموز سکر

منہ یعنی وجد یافتن است یعنی حالتے یافتہ شود کہ پیش ازین نبوده باشد ووجدے کہ بہ تکلف بود لنفاق باشد مگر آنکہ بہ تکلیف کردن اثرے از وجد پیدا آید واین واقع است کہ در تکلیف وجد روی نماید چنانچہ در خبر است کہ بخوانند وشنیدن قران باید کہ گریہ وزاری کنند واگر گریہ نیاید بہ تکلف بگریند یعنی اثبات حزن بہ تکلیف دردل گزارند کہ آنرا اثرہا است قول علیہ السلام ابکوا وان لم تبکوا فتباکوا۔ تواجد ہم بدین حدیث مباح است۔

رسالہ غریب۔ الوجد اظہار الحال واحوال الباطن مختلفۃ یکے رافراق ویکے راامید وصال یکے راخوف ویکے رارجا چون حال بر تن غلبہ کند وفق آن حال حرکتے پدید آید۔ **نظم**

یک شب ہمہ شب نخسپم ازیاریہا ۔۔۔ وآن دگر شب نہ خسپم اززاریہا
جانان سرتو کہ ہر دو شب بیدارم۔ فرق است وے میان بیداریہا

تواجد تکلف بود درلاتیان وجد آنچہ در ظاہر پدید آید وجد است وآنچہ درباطن پیدا شود حال است چون حال درست شد وجد برحال دلیل کند۔ وجدے کہ از صحت حال نباشد ازبت پرستی صعب تر بود۔

منہ۔ چون درسماع از فہم وتخیل فارغ شوند حال روی نماید واین حضور باشد وفہم وتخمیل غیبت بود حال صفتے است کہ درسماع پدید آید وصاحب سماع رامست کند ومکاشف گرداند۔

روح الارواح۔ چہتر آدم رافرمان شد کہ برفرزندان خود خرامیدن میراث گزار جاہلان ازرعونت خرامند وتوانگران ازتکبر وعاشقان را خرامیدن وجد است مولف است۔

صدپارہ شدہ سینہ وصدچاک شدہ جان وایں بیخبران جامہ دریدن نگزارند

وآنچہ برجان افتد حظ وے ازحق نقل کنند ونفس او درحقیقت غرق شود جانش آہنگ پریدن نماید این واجد منظور باشد۔

رسالہ غریب۔ اہل وجد را رویت ازمشاہدہ است وقرب شان درعین وصال بود وبعد شان درعین فراق قرب است محبان راہیجان وجد ہیجان است وعارفان راہیجان دل مریدان آشفتہ بوجد است ووجد یافت روح است ووجد نور آفتاب قدس است کہ ازمشرق الست برآید رموز حقایق وجد شوخان رامستور کند ومستوران راشوخ گرداند تواجد حق است عاشقان را لیکن حرام است مقیدان را وجد نفس زندہ قبول نکند وباغیر حق نسازد ووجد ازجمال حق خیزد چون روح رالقائے خود نماید وجد ازخندۂ معشوق است ووجد شفقت حق است کہ جان اولیار را مطیب کند واوقات عاشقانرا پسندیدہ گرداند حقیقت وجد آنست کہ صاحب شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہیچ حرکات او منکر نشود

مسئلہ۔ وجد نارسیدگانرا محال است ومتواجدانرا حرام زیراکہ آن جائے محل بلا است ودرنقاب اسرار واجدان کافرانہ وجد واجد برسہ قسم است قسم عام در وجد سوزش باشد قسم خاص سازش بود وقسم اخص وآن نازش درنازش باشد

مسئلہ۔ حقیقت وجد ازانوار تجلی ظاہر شود ومریدان راازآفت بشری واخلاق طبعی محو کند وقوت دل ازمفرح جلال وجمال سازد وچشم ازہیجان دل باضطراب آید ودود نفس امارہ رافرونشاند گاہ ازوجد گریان شود وگاہ بخطاب حیران گردد وگاہ درہجران خوش دل شود وگاہ ازخود بنالد وگاہ باخود بسازد وگاہ باحق وگاہ ہست شود وگاہ نیست وروح راازاثقال انسانی وشیطانی خفیف کند تا فوق العلی درہوائے اسرار برود ونقاب قوسین نزول نماید واز دریچہائے

روایت مسند امام احمد حنبل صاحب مذہب ان الحبشیۃ کانوا یزفون بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویترقصون ویقولون محمد علیہ السلام رجل صالح ودر بعضے روایات است انہ قال علیہ السلام لعا ئیشۃ اتحبین ان تنظری الی زفن الحبشیۃ۔

در کیمیائے سعادت مسطور است حضرت رسالت دست خود پیش داشت در پناہ آن عایشہ میدید اگر گویند رقص حبشہ مخالف نص است کما قولہ تعالی افحسبتم انما خلقناکم عبثاً جواب گویم رقص عبث نیست بلکہ حرکت است از شادی وفی سرور المباح یجوز تحریکہ پس عبث نباشد وبعضے احادیث کہ برضد این روا است حمل کنیم کہ آن احادیث قد نیست داخل آن احادیث بود کہ آن نسخ شدہ است و لہذا بعد رسول صحابہ و اولیاء کرام شنیدہ اند۔

رسالہ غوث الاعظم۔ روایت الارواح کلھا یترقصون فی قولہم بعد قولہ الست بربکم الی یوم القیمۃ۔

رسالہ بوارق۔ در انجیل مسطور است کہ غنینا لکم فلم تطربوا وزمرنا لکم فلم ترقصوا یعنی برائے شما سرود گفتیم در طرب نیامدید ومزامیر نواختیم رقص نکردید یعنی شما را اشتیاق خود گردانیدیم مشتاق نشدید۔ **نظم**

اگر تو یار نداری چرا طلب نکنی
وگر بیار رسیدی چرا طرب نکنی

در حدیث است پیش حضرت رسالت این شعر میخواندند۔ **شعر**

قد لسعت حیۃ الھوی کبدی
فلا طبیب لھا ولا راق

الا الحبیب الذی شغفت بہ
فعندہ رقیتی وتریاقی

رسول خدا تواجد کرد و صحابہ نیز موافقت کردند و ردائے مبارک از کتف

خرامیدن و رقص ما را است میراث   وے منکران زین نصیب اند محروم

بیان بستم

اباحت رقص و ضربت دف و نواختن نے و تغنی و مزمار و خرق جامہ در سماع

رسالہ ہدایت الذاکرین۔ قال علیہ السلام ان للہ ملائکۃ طائفین بالعرش سبعین الف صف جرد مرد مکحولون ویذکرون ویرقصون ویتواجدون۔

روایت عمدۃ الفقہ۔ الرقص مباح عند بعض العلماء چون نزدیک بعضے علما مباح باشد و در مذہب امام شافعیؒ نیز مباح پس ہر کہ مطلقاً حرام گوید صاحب مذہب را بفسق نسبت کردہ باشد قال علیہ السلام اختلاف امتی رحمۃ و در صنعانی حدیث است قال النبی علیہ السلام اعلنوا النکاح ولو بالدف او بالتغنی

روایت ذخیرہ در فقہ۔ سماع الغناء والرقص وسماع الدف وان کان فیہ جلاجل لیس بحرام۔

رسالہ حجۃ الاسلام امام غزالی۔ در آنکہ حضرت رسالت امیر المومنین علی را فرمودہ انت منی وانا منک و زبیر را گفت انت اخونا و مولانا و جعفر را گفت اشبہت بخلقی ہر سہ ازین شادی حجل کردند و معنی حجل وز فر رقص است و چند بار پا بر زمین زدند چنانچہ عادت عرب باشد و مہتر داؤد تابوت سکینہ را رقص کنان استقبال کرد۔

رسالہ سیدی رفاعی۔ چون بعوض ذبح مہتر اسمعیل گوسفند آمد مہتر ابراہیم رقص کرد۔

این حدیث حضرت رسالت درباب موسیٰ اشعری فرموده واو حسن صوت داشت

وسیط در مذہب ما. قال ابن عباس رضی اللہ عنہ ان داود بالحان المعرفۃ فضرب بہا معنی معرفہ مزمار است چنانچہ دف ونے ورباب وچنگ وجزآن۔

شرح علائی۔ اگر مردے نے ودف وچنگ ورباب وبربط ومانند آن بشکند نزدیک امام اعظم بر و تضمین واجب آید ودرینجا را محتسب صراحی از دست یکے بے شراب بود ستید و بشکست خصم صراحی دست بدامن محتسب زد ودعوی کرد محتسب گفت این آلت شراب بود شکستم او گفت من آلت زنا وآلت قتل تیغ دارم پیش ازانکہ کسے را بکشم یا زنا کنم بر من چہ آید قاضی حکم کرد وقیمت صراحی دہانید۔

روایت منظومہ ویوجب الضمان بکسر المعزف۔ قیمتہ بغیر لہو فاعرف۔

رسالہ بوارق۔ مجامع اصوات سہ است یا ازجمادات باشد چنانچہ دف ونے وچنگ ورباب وطبل ودہول وجزآن واین ہمہ بواسطہ آدمی بود ولذیذ وموزون است ولذیذ وموزون حرام نہ کما قال علیہ السلام کل جمیل من جمال اللہ وکل لذیذ من لذت اللہ واین اصوات را قیاس کردہ اند بر اصوات عندلیب وبلبل وفاختہ وقمری وکبوتر وآنکہ در شرع مزامیر واوتار ممنوع است ازجہت لذت وموزونی نیست بعلتے دیگر ہست وآن آنست کہ خمر در شرع حرام باشد وہرچہ در مجلس خمر شعار خمر خوردن باشد حرام بود وہرآئینہ مزامیر واوتار درین محل ودراین چنین مجلس حرام است نہ مطلقاً۔

قیاس دیگر چنانچہ خلوت با عورت بیگانہ حرام است بسبب آنکہ مقدمہ

بیفتاد آن را بیاران دادند چهار صد قطعه کردند شدند بعده معاویه گفت یا رسول الله
چه نیکو بازی کردید رسول فرموده یا معاویه لیس بکریم من لم یهتز عند سماع
ذکر الحبیب این حدیث صحیحین است و بروایت ربیعه بنت مسعود حرم حضرت رسالت
که جاء الرسول وجلس علی فراشی الی آخره معنی آنست که ربیعه حرم رسول گفت حضرت
رسالت بیامد و بر فراش من بنشست و نزدیک من دو جاریه و نفیر زدند و سرود میگفتند
و میگریستند سبب کشته شدن پدران خود در جنگ بدر چون رسول در آمد ایشان خاموش
شدند رسول الله فرمود آنچه میگفتید همان بگوئید این حدیث دلیل کند که رسول
علیه السلام صوت دف وغنا و شعر از کنیزکان شنیدے درین صورت از مرد شنیدن
طریق اولا بود۔

حدیث مصابیح بروایت بریده صحابی۔ قال خرجت مع

رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم الی بعض الغزو الخ بریده
صحابی میگوید من بیرون آمدم با رسول خدا در بعضے از غزا یا چون باز گشتم جاریه
سیاه آمد گفت یا رسول الله من نذر کرده بودم که چون رسول خدا سلامت بیاید پیش
رسول دف بزنم رسول گفت اگر نذر کردهٔ بزن این حدیث دلیل میکند که دف
زدن معصیت و حرام نیست اگر معصیت بودے رسول منع کردے زیرا چه نذر
در معصیت معصیت است قوله علیه السلام لا نذر فی معصیة
الله و نیز حضرت رسالت از جاریه بیگانه دف و سرود شنید۔

احیائے علوم و وسیط در مذہب ما۔ انه یجوز السماع

من المزامیر۔

اباحت رقص و نواختن نے و مغنی و مزمار فی المشارق

قال علیه السلام لقد اعطیت مزمارا من مزامیر آل داؤد

منه۔ قال اللہ تعالیٰ و ان من شئ الا یسبح بحمدہٖ و لٰکن لا تفقھون تسبیحھم یعنی نیست از ہیچ چیزے کہ او حق را بپاکی یاد نمیکند لیکن تسبیح ایشان ہر کسے بنید اند و نمی شنوند مزامیر و اوتار داخل اشیا است تا اگر یکے را بعنایت حق تعالیٰ تسبیح آن بشنواند مزامیر و اوتار را اورا برچہ حرام باشد۔

مولف راست۔

معانی و اسرار مزمار و اوتار یکے را دہند از ہزاران باضمار۔

خرق جامہ در سماع کشف محجوب۔ پارہ کردن جامہ در سماع بر سہ نوع است یکے حالت بیخودی و غلبہ شوق دوم بموافقت مقتدائے و شیخے بزرگ سیوم در حالت استغفار کہ جرمے از و در وجود آمدہ باشد اگر یکے از سر حال و بیخودی جامہ پارہ کرد و یاران ہمہ بموافقت او پارہ کردند روا باشد۔

منہ۔ جامہ کہ در سماع بیفتد بہ بینہ کہ پارہ کردہ دادہ است یا درست اگر پارہ باشد صاحب جمع بدوز دبدہد یا جامہ نو بدہد اگر جامہ نو بدہد آنکہ ازان صاحب است بقوال دہند و اگر از شخصے و مقتدائے افتد پارہ پارہ کنند ہمہ بستانند چنانچہ روا از رسول اللہ بستدند۔

منہ۔ قول دیگر۔ اگر کسے جامہ از شوق و بیخودی پارہ کرد آن جامہ حق قوال باشد غیرے را ندہند بر حکم حدیث نبوی کہ من قتل قتیلہ فلہ سلبہ جہت موسیٰ قصہ میان امتان خود میخواند یکے از ایشان جامہ پارہ کرد وحی آمد ای موسی اورا بگوئی برائے من دل پارہ کن نہ جامہ۔ مولف راست۔

در سماع وجد چون ہم در دہم درمان بود پس ترا باید کہ دانی سر رمز قہر و لطف

جماع است و باعثۂ شہوت غیر مشروع و ہمچنین نظر کردن سوے ناف حرام است چه باندام نہانی نزدیک است در عہد رسول صحابہ شراب بامزامیر خوردندے چون شراب حرام شد مزامیر نیز حرام شد فاما در مجلسے که وقتے شراب و مسکرات دیگر نبوده باشد اگر مزامیر بود بر چه حرام باشد۔

روایت حسامی۔ لان الحکم یثبت بالعلة و لا ادعام العلة علام الحکم و آنانکه بلذت و موزونی بشنوند و قلوب ایشان محرک و منبعث اسرار سر روح باشد و حق تعالی را در مناسبات نغمات طیبه و موزون و اصوات اوتار بارواح سر لیست و عجائبات غریب و دران خاصیتها نہاده که اہل دل و اصحاب معرفت دانند تو میرا که بدین میل طبع نبود مزاج او فاسد طبیعت باشد من لم یحرکه الربیع و ازهاره و المزامیر و اوتاره فهو فاسد المزاج لیس له علاج و نیز به منیم اگر یکے را بشنیدن مزامیر و اوتار میل طبع او سوی حق و لذت عقبی است او را مستحب باشد و اگر بسوے منکوحه و مملوکهٔ خود بود مباح و اگر میل او بہوا نفس و لہو و لغو باشد حرام بود۔ **مثنوی** ؎

بود میل او گر به حق را استماع	جواز و مباح است اصوات انواع
و گر مرد شہوت ببازی و لاغ	کند گوش دیوش رود در دماغ

رموز الواہبین حضرت بابرکت شیخ امیفرمودند وقتے در بارگاہے چنگ مینواختند شیخے مرشد و مقتدا با مریدان آنجا رسید بایستاد و آواز آن چنگ بشنید بعده گفت ای چنگ اگر بدانی که چه میگوی یکیک تار تو بگسلد بحر داین سخن تارہائے چنگ بگسست مریدان پرسیدند که این چنگ چه میگوید شیخ فرمود یکتار میگوید یا رحمن و تار دیگر میگوید یا رحیم اگر یکے را حق تعالی از او تار چنین بشنواند او را نجس حرام باشد۔

به برهان غریب عقل از مبدای فطرت — یقین باشد بجمله فیض لطف و قهر ربانی
بشر و خیر نفع و ضر به تلخ و شور و خشک و تر — بنفس و قلب و سر و جان هر انسی و جانی
بود در عاجل و آجل نباشد در ابد دایم — ز تاثیر جمال و از جلال و حکم یزدانی
بسلبی و ثبوتی قهر و لطفش گرچه شد شامل — و لیکن هر دو را از غیرت حق هست حیرانی

مقرر به باطن مرکا و خاطر مصفای عاشقان جمال و عارفان جلال الهی باد که جلال و جمال حضرت ذو الجلال متعال را اوصاف و رموزات خواص و تاثیرات بیحد و عد است بر قضیه افشاء سر الربوبیت کفر که بیان خواص و بیان تاثیرات اینجا یاد کرده نشد که عوام و خواص شریعت و نو نیازان عالم حقیقت احتمال ادراک معانی دقایق و افهام نیل لطائف حقایق این اوصاف ذاتی نتوانند کرد پس بواسطه قصور فهم و فتور وهم در طعن و مذمت و در ضلالت و مضرت افتند فاما بغمض و استعارت نه بصریح العبارت یکے از هزار و اندکے از بسیار رشحهٔ از ان اسرار بردن داده آمد تا طالبان این نعمت و قابلان این سعادت محروم نمانند

مولف راست

گر کسے باشد قابل که کند غمضش درک — پس از ان اذن من الله بود قائل را
شاید ار گوید در گوش دلش شمهٔ از ان — تا سعادت ابدی روی دهد سائل را

تاثیر در جلال و جمال

رسالهٔ امام غزالی - آتش دوزخ از قهر جلال است و لے صفتی نه ذاتی و لهذا اهل دوزخ زنده بمانند و آنجا نمیرند که روح کافران از لطف جلال است و دران اثر سرد است و روح در قالبهای ایشان خواهد بود چندان سردی اثر کند که آتش دوزخ زبان نتواند رسانید و روح مهتر ابراهیم از نور جمال بود پس لطف جلال نامزد کردند تا آتش اثر نکند یا نار کونی بردا و سلاما سر این معنی است اگر سلاما نگفتی از غایت سردی جلال هلاک

بیان بست و یکم

رموز و اسرار قهر و لطف که آنرا جلال و جمال حق هم گویند و خواص و تاثیر این دو صفت که لازمه باری جل و علا است

مفهوم ضمایر ارباب رموز غیبی و معلوم اذهان اصحاب سرائر الهی باد که حق تعالی را دو صفت لازم ذات است که نه ذات بے این دو صفت امکان دارد و نه این دو صفت بے ذات تواند بود و آن جلال و جمال است و تاثیر آن قهر و لطف است و جوهر عقل کل که ماده خلقت جمهور موجودات جمادی و نباتی و سفلی است و هیولائے فطرت همگی مخلوقات حیوانی از ناطق و غیر ناطق و علوی است و این گوهر را نامها است چنانچه آدم و هیولا و دوم خانه بردار یعنی قلم الله و جوهر اصل اول به نظر لطف جلال و جمال پرورش یافت بعده نظر قهر جلال و جمال برا و تافت به تاثیر و هیبت آن بگداخت اذا نظر الیه بالجمال طاب و اذا نظر علیه بالجلال ذاب تاثیر این دو صفت است و باز بحکمت بالغه و قدرت سابقه ارادت مستدیمه و مشیت مستقیمه که در علم قدیم بود برائے اظهار خدائے و اظهار بادشاهی چون بدان گوهر نظرے بلطف جلال و جمال ارزانی فرمود و جمیع کائنات را ازان گوهر موجود گردانید چنانچه کیفیت و کمیت آن مشرحاً و مکیفا در هر جا و در رسائل سلوک متقدمان مسطور و مکتوب است بر مقتضائے آن تاثیر هر یک ذره کائنات و موجودات را لطف و قهر جلال و جمال شامل و حاوی است فاما باعتدال تا اگر یکے ازین کم و بیش شود آن شئے باقی نماند که زیادتی قهر موجب فنا است و زیادتی لطف سبب بقا یعنی نفی از خدا ایست و این بدتر از فنا است. مولف راست

همه اشیا که اندر عالم علوی و سفلیست ز کانی و نباتی و ز حیوانی و روحانی

دعا نزیہ گردانند و بہ محبت و معرفت حق مخصوص کنند و اصحاب ضلالت را ہدایت و
ارباب غوایت را ارشاد واجب بیند و سخاوت وجود منسوب کنند و نظر بر
اعمال حسنہ خود نبود و التفات بملک و ملکوت نباشد فاما لطف جمال اخروی
آنکہ او را مرتبہ شفاعت دہند و حور و قصور بدو ایثار نمایند و او بدان التفات
نہ نماید و بانوار قرب متجلی و آثار آتش متحلی گردانند۔ **مولف راست**

لطف جمال دنیا و عقبی کہ شد بیان ۔ لطف جلال ممد این بالیقین بدان

فاما تاثیر و خواص قہر جمال در تحریر آوردن کرا مجال و کرا محل است۔

مولف راست

نیست اندر ہیچ تفسیر و کتاب سالکان ۔ شمۂ ذکر و بیان وصف ذات لم یزل
پرتو تاثیر این قہر است قہار آنکہ داد ۔ یکے ملک را درویشے چند دیگر در ازل
این دُرّ مکنون است در گنجینہ سر الٰہی ۔ نیست اندر ہیچ بحر علم و گنجور عمل
بیش ازین اندر بیان ناید خواص این صفت ۔ زانکہ در ایمان و دین افتد ازان گفتن خلل

منہ ۔ فطرت دل و جان مومنان و سنیان از پرتو انوار جلال جمال
است و لطف نتیجۂ آنست و خلقت قالب و قلب منکران و مشرکان از شعاع
جمال و جلال و قہر نتیجۂ آنست۔

روح الارواح ۔ ایمان از حقیقت لطف جمال است و کفر از حقیقت
قہر جلال **منہ** ۔ لطف و قہر حضرت ذو الجلال بے علت است لطف او دگان
معاصی را طلبد تا بآب عنایت ظاہر و باطن ایشانرا بشوید کہ پاکی لطفش بے علل
باشد و قہر پاکان با صلاح را جوید تا بآتش ہجران حمایۂ آنرا بسوزد تا نظر با عمال خود
نکنند۔ **مولف راست**

نظر بر لطف حق دار ار چہ عاصی ۔ شود عصیانش محو از غیب بینی

شدی۔ رسالہ سر النبی۔ بدانکہ حق جل و علارا لطف جلال است و لطف جمال و قہر جلال است و قہر جمال جلال جمال است و جمال جلال و زبان قلم و قلم زبان و در تحریر و تقریر بر غوامض آن ابکم است و لال۔ مولف راست

ہر یکے است ازین چہار پس غوامض عجیب ولیکن غیرت حق ہر چہار راست رقیب

اگرچہ اوصاف ثبوتی مذکور آیات بینات فرقانی و تمام کلام ربانی و عبری و سریانی و اقوال نبوی و احادیث مصطفوی و کلمات مقدسہ قدسی و تراکیب عربی و پارسی و اشارات صحابہ و تابعین و عبارات مشایخ و عارفین و نظمہائے شعرائے اسرار شعار و نثرہائے بلغائے رموز و آثار جمیع موجودات و مخلوقات سفلی و علوی و بری و بحری را حاوی و محتوی است فاما فہم غوامض و درک دقایق آن بغیر عنایت الٰہی و علم من لدنی تیسیر نپذیرد ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

قول خواجہ عبداللہ مطری خازن گنجینۂ اسرار نبوی۔ قہر جلال دنیاوی آنست کہ آدمیان و حیوانات دیگر را از زحمتے و مصیبتے و دردے و ضررے و فقرے و اہانتے و بدے و شدتے رسد و لطف جمال آنکہ در دنیا صحتے و حرمتے و جاہے و دستگاہے و فراغے و اسبابے و مرادے و املاکے و استقامت در طاعت و عبادت و خیر و مبرات دہند فاما قہر جلال اُخروی آنکہ او را در حساب کشند و حقوق عباد از و طلب نمایند و اعمال حسنہ اش در نامۂ اعمال خصمان بنویسند و نامۂ او بدست چپ دہند فاما لطف جلال عقبوی آنکہ نامۂ اعمال او بدست راست دہند و گناہان او عفو کنند و خصمان او را خشنود گردانند و اگر کسے غیبت او کردہ و مضرت رسانیدہ باشد حسنۂ آنکس را در نامۂ اعمال او ثبت کنند فاما لطف جمال دنیاوی آنکہ او را میان خلایق قبول

چون برین استقامت یافت آثار جمال ذات روی نماید وخود را دران مجلس نه بیند ودر عالمهاے علوی وجبروتی افتد همبرین قضیه در اصحاب حسن وجمیع موجودات ومخلوقات وحیوانات وجمادات نظر کند۔

مسئله حق تعالی هر کرا خواهد بعین عنایت خود منظور کند نخست براو قهر جلال نامزد گرداند چون آنرا تحمل کرد وبران راضی شد لطف جلال درآید چون آنرا شناخت ومراسم شکر آن بجاآورد پیش لطف جمال مونس وقت او کند تا هر بلائے وشدتے که از محبت حقیقی بدو میرسد آنرا دولتی می پندارد ودر وظائف محبت وعشق تضاعف می نماید۔ **مولف راست**

هر جفائے که کند یار وفا پندارم　　ور مرا زار کشد منت جان انگارم

چون بدین استقامت شود جمال ذاتی از شق غیب با حسن الوجه روی نماید آنجا بیند آنچه بیند وشنود آنچه شنود۔

مسئله۔ در عضو آدمی وحیوانات دیگر جمالے وحسنے داده اند بعضے را در عضو جمال وحسن نه ودر بعضے هر دو بود واین نادر است کل جمیل من جمال الله سر این معنی است واین قسم ظاهر است **مولف راست**

هر کس را نظر ظاهر افتد بجمال　　حسن ناید بنظر جز که بچشم باطن۔

ومعنی بیت آن بزرگ بر ظاهر جمال حاکی است که فرموده است

هر آن نقشیکه در صحرا نهادیم　　تو زیبا بین که ما زیبا نهادیم
فرستادیم آدم را بگیتی　　جمال خویش در صحرا نهادیم

جمال در ظاهر است وحسن در ضمن ظاهر چنانچه در خنده دگر۔ در رفتار ودیدن وشنیدن بعضے که حسن وزیبائی را بچشم باطن دریابند در تقریر نیاید ودر میان نگنجد همین دل فهم کند نه چشم ظاهر

رسالہ کشف محجوب ۔ مراد از قہر تائید حق تعالیٰ است بفنا کردن مرادات و بازداشتن نفس از آرزوہا و مراد از لطف تائید حق بہ بقاے سر بدوام مشاہدات و قرار حال در جہ استقامت است چون قہر و لطف در ظاہر و باطن کسے وارد شود باید کہ از ہر دو حظ گیرد چنانچہ در لطف رجوع بمولیٰ کند و بگوید و بداند کہ من چہ لایق ام الٰہی تو بعنایت خود این لطف ارزانی داشتہ و اگر قہر نزول یابد التجا بحق نماید و عجز و زاری کند کہ الٰہی من ضعیف ام و عاجز این قہر را بلطف بدل کن

رموز الواہبین ۔ انبیارا از قرب جمال بجلال سیر شد یعنی در ازل بہ پرورش انوار جمال ذات بود و از انجا بتاثیر قہر و لطف برائے دعوت کردن فرقہ کہ اہل قہر جلال باشند فرستادہ شد چون پیغامبران دعوت کردن گرفتند اقوام بحقد و عداوت و عشایر بجبد و مخالفت باعث شدند و منکران و مشرکان بجسارات و ابرام و منافشت و اخصام باعث گشتند ہرگاہ انبیا در جبد ابانوار لطف جمال ذاتی متجلی شدہ بودند سبب تحری مرضیات مولیٰ احتمال شدائید و اقتحام زجایر بر خود لازم تو انستند نمود بعدہ این قہر جلال بلطف جمال تبدل یافت کہ چندین ہزار در ہزار سران مخالفان و منکران و سروران مشرکان و کافران ایمان آوردند و امتثال اوامر الٰہی و دفاع و مطال نواہی سر نہادند و در دین و اسلام نبوی و مصطفوی مستقیم ماندند انبیا از جمال بجلال آمدند و اولیا از جلال بجمال رفتند۔

منہ ۔ ہر صورت و آواز خوب کہ ہست از لطف جلال و لطف جمال و حسن جمال خالی نیست و در بعضے لطف جمال باشد و حسن نہ و در بعضے حسن بود و جمال نہ و در بعضے ہر دو باشد ارباب معرفت و محبت باید اول شناسائے او از و صورت خوب شود کہ از صفات سابقہ دران کدام است بس حظ آن گیرد ان محظوظ شد بعزیت آنرا نفی کند و در اثبات صانع آن وصف مشغول گردد

چیزے را در یکے پیدا کنند و او را از ان اظهار یعنی از ان تجلی مشاهده و شعور رباشد چنانچہ
صاحب مرصاد نبشته است که بر مهتر آدم نیستر تجلی ذات و صفات شد فاما معنی اظهار
نه بمعنی ظهور کما قال علیه السلام ان الله خلق آدم فتجلی فیه یعنی تجلی اظهار
نه بمعنی ظهور آمدیم تجلیات متنوع است چنانچه تجلی ذات و صفات ثبوتی و سلبی و
ود و صفت لازمهٔ ذات است اعنی جلال و جمال و تجلی صفاتی که جلال و جمال
دارد چنانچه نفسی و معنوی و موجودی و واجدی و قایم بنفسی و جبروتی و عظموتی و حییتی
و قیومی و کبریائی و عظمت قهاری و تجلی روح قدسی و تجلی روحانی و رحمانی و هر یکے ازین
اوصاف را شرحے و بسطے و سرّے و تاثیرات است که محققان عالم حقایق و صاحب
اسرار لطایف چنانچه شیخ عین القضات همدانی و صاحب مرصاد و عالم ربانی قدس الله
سرهما بعد معاینه و مشاهده برمز و غمض بیرون داده اند مولف راست سه
به توفیق الوهیت کنون هر یک تجلی را زسلبی و ثبوتی با خواصش در قلم آرم
تجلی ذات و صفات که بر آدم شد - قال علیه السلام ان
الله خلق آدم فتجلی فیه - پیر هر لو میگوید حق تعالی زمین و آسمان را بیافرید قدرت
خویش پیدا کرد و خواست که خود را آشکارا کند آدم را گفت کنت کنزا مخفیا
فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف برین حاکی است فاما تجلی
ذات مع جمیع الصفات که حضرت رسالت را بود هیچ پیغامبرے را نبود و نصیب
از ان سعادت اخص است محمدی را نیز باشد به برهان کلمات قدسی لا یزال
العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احببته واذا احببته کنت له سمعا
و بصرا و لسانا بی یسمع و بی یبصر و بی ینطق - این همه خواص تجلی
ذات الوهیت است -
تجلی ذات - مرصاد - تجلی ذات بر دو نوع است الوهیتی حضرت رسالت

مسئلہ۔ اگر یکی را عظمت وسلطنت ومرادات مملکت داوند وا و با عدل وانصاف وتقوی وصلاح است در دنیا لطف جمال صورتی یافته باشد ودر عقبیٰ لطف جمال معنوی واگر بفسق وفجور وظلم وتعدی باشد در دنیا وعقبیٰ بقہر جلال اسیر گردد۔

مرصاد العباد۔ جلال وجمال ہر دو صفت لازمۂ ذات است وتجلی ہر یکے ازین دو صفت ہم ذاتی وہم افعالی است ومیان نور جلال وجمال مسیرت نہ ہزار سال است کما قال علیہ السلام بین نور الجلال و الجمال مسیرۃ تسع آلاف سنۃ۔ چنانچہ در بیان تجلیات روشن خواہد شد مولف راست ؎

چون این دو صفت لازمۂ ذات الہی است | یابد که شود تجلیاتش روشن

بیان بست ودوم

تجلیات ذات وصفات وافعال حق وتجلی روح قدسی وتجلی روحانی وتجلی رحمانی ولطائف وغرائب وفضائل وعجائب آن۔ مولف راست ؎

به تحری وکمالیکه صاحب مرصاد | بعلم داشت نبشته تجلیات اکمل
زہے مفصل ومعروف کرده ہر یک را | که طالبانرا مفصلات گردد حل

تفسیر رموز۔ تجلی عبارت از ظہور واظہار ذات وصفات الوہیت است ومعنی ظہور آن است که خود را بر یکے پیدا کند واز ان ظہور متجلی را مشاہده ومعائنه آن تجلی ذات حاصل شود چنانچه حضرت رسالت را در معراج تجلی ذات وجمیع صفات الوہیت ظہور شد بدین صفت که جملگی ہستی رسول بتاراج دادند بعده بعوض وجود او ہستی ذاتِ الوہیت اثبات فرمودند ومعنی اظہار آنست که

شیخ ابوسعید ابوالخیر گوید کہ لیس فی جبتی سوی اللہ واگر بصفت قایم بنفسی متجلی
شود چون بایزید گوید سبحانی ما اعظم شانی اما معنوی آن است کہ دلالت کند
بر معنی زیادت بر ذات وآن ہشت است چنانچہ علم وقدرت والبصر وسمع وارادت
وحیات وکلام وبقا۔

تاثیر این ہشت صفت۔ اگر حق تعالی بر بندہ بصفت علمی متجلی شود حقایق
علم بے واسطہ یعنی علم من لدنی روئے نماید چنانچہ حضرت آدم را بود کہ وعلم آدم الاسماء
کلہا۔ وبعضے اخص اولیاء امت محمدی را نیز علم من لدنی ارزانی فرمودہ اند چنانچہ
حضرت بابرکت شیخنا ومخدومنا فرمودہ اند تعلیمی کہ در ابتدا حال کردہ بودم حق تعالی
چہار چندان علم مرا بغیر تعلم تعلیم کردہ واین امیدوار را مخدومنا ومربینا وکردے
فرمودہ ودران یک لفظ اینست کہ وعلمنی من لدنک علما قریب چہل
سال است کہ حق تعالی توفیق خواندن آن در وعظ میفرماید۔ مولف راست

تا پرورش وعاطفت شیخ نباشد　　از کوشش خود علم لدنی نتوان یافت

واگر حق تعالی بصفت قدرت بر بندہ متجلی شود کہ حضرت رسالت باشارت
انگشت ماہ را دو پارہ کرد وہمچنین بہ یک مشت خاک لشکر کفار را ہزیمت کنانید
کہ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی سر این معنی است واگر حق تعالی
بر بندہ بصفت مریدی تجلی کند چنانچہ بود کہ حضرت سلیمان آفتاب را باز گردانیدند
کما قال اللہ تعالی ردوھا علی سر این معنی است ونیز وقتے در مجلس شیخ این ضعیف
در سماع بود وقت نماز ظہر در آمد نماز ادا کردند خدمت شیخ ویاران از ذوق وشوق عشق
ومحبت حق باقی بود بعد نماز ظہر ہم در سماع بود خادم خبر کرد کہ آفتاب فرو میرود شیخ
فرمود تا از سماع فارغ نشویم فرو نخواہد رفت ہمچنان مستغرق مشاہدہ حق بودند
یاران ہر بار نظر میکردند آفتاب برقرار ماندہ بود تا دیرے بعدہ ازان استغراق باز

را بود و ربوبیتی مهتر موسیٰ را فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا و خر موسیٰ صعقا کوه
طفیل موسیٰ بود نه موسیٰ طفیل کوه مهتر موسیٰ را صاعقه و بیهوشی شد که بیفتاد و کوه
پاره پاره شد و ربوبیت پرورنده و دارنده و نوازنده بود که ایشان باقی ماندند
وگرنه هر دو ناچیز می شدند چون تخم تجلی در طینت آدم کاشتند و در ولایت موسیٰ
سبزهٔ ارنی برآمد و در ولایت محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم ثمرهٔ الم تر الی ربک
کیف مد الظل بکمال رسید خوشه چینان خرمن محمدی تا ابد الاباد ازین ثمره تناول
خواهند کرد وجوه یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة سر این معنی است۔

تجلی صفات ذاتی و افعالی۔ رموز الواہبین۔

نزدیک متکلمان صفات ذاتی هشت است و آنرا ثبوتی هم گویند و افعالی عدمست و آنرا سلبی خوانند
فاما در مذهب محققان جلال و جمال و واحد و صمد نیز از صفات ذاتی است و زاید
برذات است اسماً لا تاثیراً۔

تاثیر تجلی این صفات۔ یافتن علوم من لدنی و محو آثار بشریت و دانستن
معنی کلام فاوحی الی عبده ما اوحی معانی حروف مقطعات باشد۔

مرصاد العباد۔ جلال و جمال دو صفت لازم ذات باری تعالی است
تجلی جمال با مشاهده باشد و تجلی جلال بے مشاهده مشاهده بر وزن مفاعله است مشارکت
طلبد و اثنانیت تقاضا کند در مقام تلوین بود و تجلی جلال رافع اثنینیت و مثبت
احدیت است در مقام تمکین باشد و هر یکے ازین دو صفت راهم صفات ذاتی است
و هم افعالی ذاتی جمال بر دو نوع است نفسی و معنوی است نفسی آنکه دلالت بر
ذات باری تعالی کند نه بمعنی زیادت بر ذات و آن سه است موجودی و واحدی
و قایم بنفسی۔ تاثیرات این سه صفت۔ اگر بنده بصفت موجودی متجلی شود چون
شیخ جنید گوید که ما فی الوجود سوی الله و اگر بصفت واحدی متجلی گردد چون

عصائے درویشے نشسته بود و این بیت میگفت ؎

یکذره عنایت تو ای بنده نواز　　بهتر ز هزار ساله تسبیح و نماز

این بیت خدمت شیخ ازان گنجشک یادگرفت و وقتے در ایام بهار از جنس گلها بر سجادهٔ باچادهٔ ایشان بود فرمود تسبیح که این گلها میگویند در ویش میشنود تا کار تجلی این صفت جائے رسد که کلام حقیقی حق تعالی بیحرف و صوت و بیجهت و بیحجاب بشنود. مولف راست ؎

او با همه در جمال و چشم همه کور　　او با همه در حدیث و گوش همه کر.

هر کرا بشنواند بشنود و هر کرا بنماید ببیند. و اگر بصفت بصری به بنده متجلی شود آنچنان بود که حضرت رسالت همان قدر که پیش دیدے عقب و فوق و تحت و جنوب و شمال همان قدر دیدے و هم چنین خدمت شیخ و مخدوم این ضعیف می فرمود که مشرق و غرب و عرش و کرسی در نظر درویش چون بیضه است که بر کف دست باشد تا وقتے شیخ مخدوم وضو میکرد بسته ابریق همین دست می شست خادم عرضه داشت کرد که این چه ماجرا است فرمود رشید نائب خادم با دو یار در بیابان کعبه از بے آبی هلاک میشد این سه ابریق بر ایشان رسانیدم چون رشید بر سید همین این تقریر کرد که ما هر سه این ابریقها پر آب کردیم و روان شدیم. و اگر بر کسے بر صفات حیات متجلی شود چون مهتر خضر و الیاس تا قیامت زنده ماند و اگر نقل کند آن مرگ صوری باشد نه معنوی کما قال علیه السلام المومنون لا یموتون و لکن ینتقلون من دار الی دار چنانچه شیخے در روضهٔ شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس الله سره العزیز بجهت کفایت مهم چهله نشست سی و نهم روز بر آمد در خاطر گذشت که از چهل روز یک روز مانده و حاجت بر نیامد کنون ایشان بیت اند چه غرض حاصل شود خواست تا باز گردد از قبر شیخ این بیت شنید نظم ؎

آمدند وضو کردند و تحیت وضو و چند دوگانه معهود و مالوف و سنت عصر ادا کردند
در فریضه شروع نمودند چون سلام دادند آفتاب فرو رفت و همچنین شیخ الاسلام
فرید الحق والدین قدس الله سره العزیز فرموده هفتاد سال است آنچه حق تعالی
فرمود بنده فرید آن کرد بعده هر چه بنده فرید میخواهد حق تعالی آن میکند برهان این
معنی قال علیه السلام ان لله تعالی رجال یرضی لرضائهم و یغضب
بغضبهم کما انهم یرضوا الرضا بهٖ و یغضبون بغضبه قوله
تعالی وما تشاؤن الا ان یشاء الله برین حاکیست و هم برین قضیه شیخ
این امیدوار فرموده هر که برین تحیت ارادت می آید در لوح محفوظ نظر میکنم اگر
از اهل سعادت است دست میدهم و اگر نیست از حق میخواهم تا مسعود شود بعده
دست میدهم وقتے سلطان محمد تغلق با آرزوی تمام قصد پابوسی خدمت شیخ
کرد شیخ فرمود از حق خواسته ام نه او مرا بیند و نه من او را تا روز جمعه از مسجد احرام
آستانه متبرکه شیخ گرفت چنانکه بانگ روا رو شنیدن گرفتند خادم عرضه داشت
کرد که او رسید شیخ فرمود که او نیاید نزدیک خانه شیخ رسیده بود عنان تافت و باز
گشت مولف راست

هر چه حق خواهد از تو آن بکنی هر چه خواهی تو حق همان بکند

و اگر حق تعالی بر کسے بصفت سمعی تجلی کند چنان بود که از جمیع جمادات
و حیوانات و نباتات تسبیحے که ایشان میگویند بشنود حضرت رسالت سنگریزه
برداشت او تسبیح میگفت بشنید بعده بردست امیر المومنین ابوبکر داد
همچنان گویا بود تا بردست هر چهار یار داد بعده خاموش شد و مهتر سلیمان سخن
مور چه شنید که قالت نملة یا ایها النمل ادخلوا مساکنکم و همچنین
حضرت بابرکت مخدوم این ضعیف وقتے در راہے میگذشت دید کنجشکے بر

بود که وهزی الیک بجذع النخلة تساقط علیک رطبا جنیا و هم چنین
شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس الله سره العزیز را مغلان گرفته بودند عورتی
با بچه نیز اسیر بود آخر شب آن بچه گریستن گرفت خدمت شیخ پرسید که این بچه چرا میگرید
مادرش گفت این را عادت است چون بیدار شود کاک گرم طلبد اینجا کاک از کجا
یابم شیخ دست در آستین کردند کاک گرم کشیدند بران بچه دادند و هم برین قضیه مریدی
از مریدان حضرت شیخ این ضعیف در روضه شیخ رفته بود بعد چندگاه خواست تا
باز گردد مصلائی از خدمت شیخ التماس نمود خدمت شیخ مصلای نو از قبر مبارک
بدو داد و اگر حق تعالی بصفت احیای در بر متجلی شود چنان بود که معجزه عیسی
را بود که و اذ تخرج الموتی باذنی و همچنین وقتی عورتی بخدمت شیخ مودود چشتی
آمد گفت پسر مرا بیگناه بردار کرده اند خدمت شیخ با یاران آنجا رفت و فرمود ای
جوان اگر ترا بیگناه بردار کرده اند از دار فرود آی آن جوان زنده شد از دار
فرود آمد باذن الله تعالی و همچنین برادرم خواجه جمال قدس الله سره العزیز را در
مراقبه گفتند از عمر تو و مادر و برادران تو دو سه روز بیش نمانده است برادرم
خواجه جمال متحیر شد و بحضرت شیخ رفت بمجرد پابوسی خدمت شیخ فرمود بابا جمال
امشب حیات تو و برادران تو و والده تو از حق تعالی مزید خواستم و همچنین وقتی
بچه مرده را بحالت نقل پیش شیخ الاسلام فرید الدین آوردند بمجرد یکه پیش شیخ داشتند
آن بچه مرد خدمت شیخ دستار چه خود بران انداخت بیک زمانی آن بچه زنده
شد باذن الله تعالی و اگر بصفت اماتت متجلی شود همچو بایزید قدس الله
سره العزیز که بر مرید ابو تراب نخشبی رحمة الله علیه نظر کرد آن مرید نعره زد بیفتاد و
بمرد و همچنین سلطان قطب الدین پسر سلطان علاء الدین خلجی با خدمت شیخ
الاسلام نظام الدین گفته فرستاد اگر تو در غره ماه بر من به تهنیت نیائی چنین کنم

مرا زنده پندار چون خویشتن — من آیم بجان گر تو آئی بتن

چون باز گشت وسبحانه رفت آن مهم او بکفایت رسیده بود وهمچنین این ضعیف در روضه مقدس مخدوم خود رفته بود ونیت اصوم کرده که تا این مهم بکفایت نرسد در مائده شیخ طعام نخورم در اثنائے مراقبه دست مبارک خدمت شیخ از قبر بیرون آمد و فرمودند بابا دست ببشوی دانستم که شویانیدن دست اشارت بافطار است روی بر زمین آوردم و در جماعت خانه رفتم دیدم مایده کشیده اند گرفتم طعام خوردم عن قریب الایام آن مهم بکفایت رسید۔ **مولف راست** ـــه۔

دیگران زنده بصورت لیک معنی مرده اند — موت مردان صورتی زنده بجان قدسی اند

اگر صفت متکلمی بر بنده متجلی شود وآن بنده هر سخنے که گوید از حق گوید چنانچه حضرت رسالت فرمود که الحق ینطق علی لسان عمر۔ واگر بصفت بقا بر کسے متجلی شود رفع انیت انسانی وثبوت صفت ربانی یابد و بنده بصفت بقا که لبقاء العبد من مشاهدة الالهیة موصوف گردد همچو الله ما یشاء ویثبت وعنده ام الکتاب۔ سر این معنی است **مولف راست** ـــه۔

این بهشت صفت معنوی ذات جمال است — تاثیر وخواص آن که آمد به بیان

زین پس بشنو خواص افعال جمال — وآن بے عدد است گفته شدی چندین ازان

تجلی صفات افعالی وجمال صفات افعالی۔ بے عدد است فاما چند صفت فعلی که جمیع افعالی را شامل است صاحب **مرصاد** بیان فرموده چنانچه خالقی ورزاقی واحیائی واماتی۔

تاثیر تجلی خالقی۔ هرگاه حق تعالی بر بنده بصفت خالقی متجلی گردد همچو مهتر عیسی بود که انی اخلق لکم من الطین کهیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن الله۔ واگر **صفت رزاقی** متجلی شود همچو مریم علیها السلام

وطلوعے کہ عزوبش نباشد۔

ودر تجلی کبریائی وعظمت قہاری۔ سالک انچہ یافتہ باشد گم کند ودہشت خورد وحیرت قایم مقام آن گم کردہ بہ نشیند وعلم ومعرفت بجہل ونکرہ تبدیل شود واین جہل است کہ بالاتر علم است وچون عظمت قہاری بر عامۂ موجودات تجلی شود قیامت قایم گردد ورقم کل شئ ھالک الا وجھہ بر ناصیہ موجودات کشد وندائے لمن الملک الیوم درد ہد وہم بصفت الوہیت خود جواب گوید کہ للہ الواحد القہار۔

تجلی روح قدسی۔ روح قدسی خلیفہ حق است گاہ باشد کہ بخلافت حق دعوی کند وانا الحق گفتن گیرد وگاہ بود کہ بانجلی صفات تجلی کند واز آثار آن محو صفات بشری شود وگاہ بود کہ جملہ موجودات در پیش تخت خلافت او سجدہ کنند طالبان نونیاز وصوفیان ریاضت آغاز گمان این حدیث کہ اذا تجلی اللہ لشئ خضع لہ۔ برند کہ این تجلی ذات است وآن نبود۔

تجلی روحانی ورحمانی وفرق میان ہر یک مرصاد۔ چون آئینۂ دل از کدورات وجود ماسوی اللہ صقالت یابد وصفائی او بکمال رسد سعادت تجلی روحانی مساعدت نماید اما ہمہ ولہائے صافی مستعد این نشود ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ شیخ عبداللہ انصاری میفرماید تجلی حق ناگاہ آید ولے بر دل آگاہ آید چون آئینہ دل از صفات بشریت وزنگار طبیعت صافی شود بعضے صفات روحانی بر او تجلی کند وآن از غلبات انوار روحانیت بود وتواند بود کہ صفات روح عزیزی یا ذات آن روح بانوار ذکر وطاعت وانوار ارواح شیخ ونبی آمیختہ گردد وتجلی شود طالبان نونیاز دانند کہ تجلی ذات وصفات الہی است وآن نبود وبسیار روندگان راہ حق بہ تجلی این انوار در غلط افتادہ اند وندانستہ کہ تجلی ربانی است

چون ماه دیدند خادم یاد داد خدمت شیخ فرمود این گردن بریده و خانمان خراب از ما چه میطلبید تا زخفتن خبر آوردند که سر قطب الدین بریدند و حرم او غارت شد و همچنین برادرم ملک المشایخ زین الدین داؤد خلیفه شیخنا بزیارت شیخ قطب الدین بختیار رسیدست در اثنائے راه ایشان را استغراق حاصل شده از راه منحرف شدند مریدے نو نیاز ابریق برابر می برد شیخ را از ان حال باز آورد که راه اینجانب است شیخ نظرے بدو کرد چون در خانه آمد مرید نقل کرد۔

رساله رموز صاحب تالیف۔ امانت آگرچه از قسم افعال جمال است فاما تاثیر قهر جلال دارد اینجا سرے و رمزے عظیم است که نتوان گفت۔

مولف راست ؎

این صفات ذات و افعال جمال الله بود ۔۔۔ پس صفات ذات و افعال جلال الله شود

مرصاد صفت جلال نیز بر دو نوع است افعالی و ذاتی۔

صفات افعالی همچو صفات افعال جمال است چنانچه خالقی و رزاقی و احیائی و اماتی فاما ذاتی جلال بر دو نوع است جبروتی و عظموتی و تاثیر تجلی این هر دو متلون است۔

تجلی جبروتی که نتیجه ذاتی جلال است اگر بر بنده بصفت جبروتی متجلی شود نورے بے نهایت در غایت هیبت ظاهر گردد بے لون و کیفیت فنائے صفات انسانیت و محو آثار هستی بنده آشکارا کند۔ **نظم ؎**

یکجام تجلی جلال تو بس است ۔۔۔ تا از عدم و وجود بیزار شوم

تجلی عظموتی۔ چهار نتیجه است حیی و قیومی و کبریائی و عظمت قهاری و هر یک ازین نتایج را در تجلی تاثیرات است۔ در تجلی حیی و قیومی فنا الفنا روے نماید و بقاء البقاء حاصل شود۔ یهدی الله لنوره من یشاء بظهور آنجا مد که فنا نه پذیرد

پوشد محقق جملہ تجلیات کنون بدان محاضرہ و کشف مشاہدہ ہم

بیان بست و سیوم

فضائل محاضرہ و مکاشفہ و معائنہ افعالی و صفاتی و فرق میان یک

ترجمہ قشیری۔ محاضرہ حضور دل بود بتواتر برہان و استیلائے ذکر بعدہ مکاشفہ شود و مکاشفہ حضور بود بہ نعت بیان بے تامل بعدہٗ مشاہدہ است بعدہ معائنہ ثمرہ مشاہدہ افتد صاحب محاضرہ بہدایت عقل بستہ آیات بود و این مقام تلوین است قال شیخ الشیوخ المحاضرۃ لارباب التلوین و صاحب مکاشفہ بنور علم و و بسط صفات و معائنہ ثمرہ مشاہدہ بود۔

رسالہ غریب۔ مکاشفہ صرف۔ مکاشفات بانواع است۔ قال اللہ تعالیٰ فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید یعنی حجاب از پیش تو برداشتیم تا آنچہ پیش ازین نمیدیدی بر تو مکشوف گردانیدیم۔

معنی حقیقت کشف۔ از حجاب بیرون آمدن چیزے است بر وجہیکہ صاحب کشف ادراک آنچیز کند کہ پیش ازین نکردہ باشد و حجاب عبارت از موانعے است کہ دیدۂ بینندہ بدان از مشاہدۂ جمال حضرت عزت محجوب باند و در حدیث صحیح نبوی کہ ان اللہ تعالیٰ سبعین الف حجاب من نور و ظلمۃ یعنی ملک و ملکوت و شہادت و غیبت و جسمانی و روحانی و دنیا و آخرت این ہمہ یکے است فاما عبارت و اسامی مختلف است و آن ہفتاد ہزار عالم جملہ در وجود تو موجود است و انسان از مجموع این عالم است کہ قدرت الٰہی جمع بین الضدین کردہ است و عجیب ہر عالم انسان را دیدہ است کہ بدان دیدۂ این عالمہا بیند۔

یا روحانی اینجا استمداد شیخ کامل ومکمل وصاحب تصرف باید تا مریدان را از غرور نفسانی وشرور شیطانی ومهلکهٔ شرک وخوف زوال ایمانی بیرون آرد چه تجلی روحانی وصمت حدوث دارد اگر چه ازالت صفات بشری کند فاما قوت افنائے صفات بشری نتواند کرد چون آن تجلی در حجاب شود صفات بشری باز عود کند حاد الملتفوم الی طبعه این است ودیگر در تجلی روحانی طمانینت بدل پدید نیاید واز نوائب شک وشبه ورنیت مردم خلاص نیابد وذوق معرفت بتمام نگیرد وغرور وپندار روے دہد وعجب وہستی بیفزاید ودر طلب نقصان پذیرد فاما تجلی رحمانی ہمه ضد این باشد وبآفتاب سابقه ملوث نشود که تجلی رحمانی از لوازم تجلی حق است وتدارک طور نفسی کند وزہوق صفات باطله واجب بیند که قل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زهوقا۔ ودرین تجلی ہستی وزہستی بدل شود ودرد طلب وتشنگی وشوق بیفزاید۔ نظم ؎

سوز دل خسته از وصالش ننشست ۔ واین تشنگی از آب زلالش ننشست

نیرنگ وجود یار ہستی برخاست ۔ واز سر ہوس عشق جمالش ننشست

ترجمه قشیری ستر است وتجلی ستر عوام را عقوبت است که در ستر اند وخواص را رحمت است که ایشان در تجلی مشاہده اند در خبر است ان الله اذا تجلی لشیٔ خشع له یعنی حق تعالی با ہر که تجلی کند او را خمیع گرداند وتجلی اگر بر کسے مقام گیرد قالب سلامت نتواند بود پس وقتے تجلی باشد ووقتے ستر۔

قول محقق ۔ حضرت رسالت فرموده انه لیغان علی قلبی حتی استغفر الله فی کل یوم سبعین مرة اینجا استغفر الله بطلب ستر بود ومهتر موسیٰ در مکاشفه بود فرمان شد وما تلك بیمینك یا موسیٰ تا از حال مکاشفات بستر آمد۔ مولف راست ؎

چون تجلی صفت جلال باشد با مشاہدہ بود و چون تجلی صفات جمال شود بے
مشاہدہ شود برین قضیہ جمیع مشاہدات بے مکاشفہ نتواند بود۔ **مولف راست** نخست کشف برفع حجب ز دل و آنگہ شود مشاہدۂ حسن و خوبی جانان
رسالہ سر اللہ۔ مکاشفہ و مشاہدہ بر سہ نوع است عام و خاص و اخص
مشاہدہ عام در مکاشفہ باشد و مکاشفہ بے مشاہدہ بود و ایشان را انفتاح خاطر
مضیق بود و لے گاہ گاہ آثار انوار ملکوت و لمعان بروق جبروت بینند و مرآت
احوال آنان از اغلاف ہوا بیرون آمدہ بود و اکثر مکاشفات عوام در خواب
بیداری باشد اما مکاشفہ خواص آن است کہ حق تعالی برائے تجرید ارادت ہر لحظہ
در مراقبہ ایشان را بملکوت در آرد و بصفائے صفات خود بیاراید تا ایشان
بدیدۂ لاہوت در ناسوت لاہوت را بینند و بغیب غیب فرو شوند و غرائب
افعال و عجائب احوال از حق یابند اما مکاشفہ اخص آن است کہ انفتاح ابواب
سرایر ارواح و ظہور آفتاب صفات و کشف قدس قدس باشد از مکاشفہ تا
مشاہدہ ہفتاد ہزار مقام است۔

مسئلہ۔ صاحب مقام مکاشفہ و مشاہدہ ساعتے از مکاشفہ متلون شود
و ساعتے از پرتو مشاہدہ متمکن گردد و صاحب کشف روح ناطقہ خود را بداند کہ از جسیت
و باکیست و در کیست و دیدۂ او در ملکوت کبری افتد و اشباح و ارواح انبیا
و اولیا بیند و حجب انوار معاینہ کند۔

مسئلہ۔ خدائے تعالی در سر مکاشفہ و انوار مشاہدہ ہر لحظہ بصد ہزار لباس
ملاحت قدیم و حسن ازل در دل عاشق خود تجلی کند تا ایشان را گریان و نالان
و سوزان و گدازان گرداند۔

مشاہدہ صرف۔ **رسالہ غریب**۔ مشاہدات متنوع است مشاہدہ

مسئلہ ۔ در اصطلاح سالکان اطلاق بر مکاشفات معانی کردن
است نامدرکات بیگانہ ظاہر ادراک شود اول دیدۂ عقل کشاید و لصفائے عقل
معانی معقول روئے نماید و با سرار معقولات مکاشف گردد و این را کشف نظری
گویند و چون از کشف معقولات عبور افتد و مکاشفات دلی پدید آید آنرا کشف
شہودی خوانند اینجا انوار مختلفہ کشف شود بعدہٗ مکاشفات روحی پیدا آید آنرا
کشف روحانی گویند و اینجا کشف معارج و عرض جنّات و جحیم و رویت ملایکہ و
مکالمات ایشان حاصل آید بعدہٗ مکاشفات سری پید آآید آنرا کشف الہی
گویند اسرار آفرینش و حکمت وجود ہر چیزے مکشوف شود چون سر و روح بکلی
صفا گرفت و از کدورت جسمانی پاک گشت عالم نامتناہی مکشوف شود و دائرہ
ازل و ابد دیدہ شود۔

عوارف المکاشفۃ بین المحاضرۃ والمشاھدۃ الی ان یستقر المشاھدۃ

رسالہ طوالع ۔ طالب را در کشف عظمت حق بر چہار مقام گزر باشد۔
اول خوف از عقوبت و آن مقام عابدان است ثمرہ آن دست از دنیا داشتن
است دوم خشیت از قطعیت است و آن مقام صدیقانست ثمرہ آن بجز
دوست از ہمہ بریدن است سوم مقام وجد است از دیدن تقصیر خود در معرفت
و آن مقام محبان است ثمرہ آن از غیر رستن است چہارم رہبت است از
فوت وصلت باشد و آن مقام عارفان است ثمرہٗ بحضرت پیوستن است۔

مکاشفہ و مشاہدہ ۔ **مرصاد** ۔ فرق میان مکاشفہ و مشاہدہ آن است
کہ مشاہدہ بے تجلی و با تجلی باشد و لے بے مکاشفہ نتواند بود چنانچہ خدمت شیخ فریدالدین
مسعود اجودھنی رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ **نظم** ۔

تا تخم مجاہدہ نکارد   کس بار مشاہدہ نچیند

ارادالدخول فی بحر المشاہدۃ فعلیہ باختیار المجاہدۃ لان المجاہدۃ بذل المشاہدۃ۔

مثلہ۔ یاعوث من حرم عن المجاھدۃ فلاسبل لہ الی المشاھدۃ

منہ۔ یاغوث من اختار المجاھدۃ لی اولعری فلہ مشاھدتی ان شاء اوابی۔

عوارف۔ المشاھدۃ لاصحاب التمکین لاھل حق الیقین۔

قول محقق۔ المشاھدۃ استیلاء المراقبۃ علی السر۔

رسالہ ابوعلی وقاق۔ ہرکہ ظاہر خود را بمجاہدہ بیارا ید حق تعالیٰ باطن او را بمشاہدہ آراستہ گرداند والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا یعنی آنانکہ برائے مشاہدۂ ما مجاہدہ بکنند ہر آئینہ راہ خود را بدیشان نمایم۔

رموز الواہیین۔ مشاہدات بانواع است نخست مشاہدہ انوار وضو ونماز وطاعات وعبادات وذکر ومشاہدۂ ارواح بشری وجنی ومعائنات علوی چنانچہ عرش وکرسی وبہشت ودوزخ وسرا وقات قدسی وملکوتی وجبروتی ومشاہدہ سفلی چنانچہ احوال قوالب مدفون وانوار ایشان واموال وکنوز مخزون ومحافظت آن ومشاہدۂ انوار صفات وذات حق تعالیٰ کہ ما بدان ماموریم قال علیہ السلام اعبد اللہ کانک تراہ وان لم تکن تراہ فانہ یراک وآن براندازۂ صیقل دل ہرکسے باشد چہ مشاہدہ مستغرق بودن است بصفات ذاتی ویحصل بہ الرویۃ۔

قول محقق۔ مشاہدہ چہار است ناسوتی وملکوتی وجبروتی ولاہوتی اگر مشاہدۂ ناسوتی چنانچہ حق آنست حاصل شود ومعرفت شواہدت ناسوتی دریافتہ مشاہدۂ مذکور ہم درعالم ناسوتی معاینہ کند واین اصلی است عظیم پس آن مشاہد شاہد گردد۔

آیات دینوی و عقبوی و ارواح سفلی و علوی و صفات افعالی و ذاتی و مشاہدہ ارواح متلونہ چنانچہ در مرصاد در رسالہ شیخ جبرئیل مشرح کردہ است فاما ہر کسے براندازۂ صیقل دلِ خود مشاہدہ انوار کند۔

ترجمہ قشیری۔ صاحب مشاہدہ در محو ہستی بجذبۂ معرفت در مشاہدۂ ذات باشد و آن در دنیا بچشم دل بود یا بخواب چہ مشاہدہ غیر رویت است۔

کشف محجوب۔ مراد از مشاہدہ دیدار دل است کہ بدل حق تعالیٰ را بیند در خلا و ملا چون آن مشاہدہ ثبات یافت دنیا چون عقبی و عقبی چون دنیا بود و المشاہدۂ للستر مشاہدہ مر ستر را باشد و زبان آن نتواند گفت کہ ستر بیند۔

مسئلہ حقیقت مشاہدہ یکے در صحت یقین است چنانکہ حضرت رسالت فرمود ما رایت شیئا الا و رایت اللہ فیہ ای بصحت الیقین دوم از غلبۂ محبت حاصل آید چون غلبۂ محبت بدرجئے رسد کہ کلیت او ہمہ حدیث دوست گردد و جز دوست غیرے را مشاہدہ نکند لغلبات المحبت و عیان المشاہدۂ نظم

ہمہ حدیث تو گویم بوقت بیداری ہمہ خیال تو بینم چو باشم اندر خواب

قول خواجہ ذوالنون مصری صحت مشاہدہ آن بود کہ در باطن بندہ غیرے باقی نماند۔

رسالہ شیخ بایزید۔ مشاہدہ در دنیا چون رویت در عقبی است۔

قوت القلوب۔ در مشاہدہ دو مقام است مقام شوق و مقام انس شوق حالیست در خلق و اضطراب برائے دیدن قدرت و اوصاف دیگر از پس حجب غیوب و مقام انس حالیست از قرب بمکاشفۂ حضور بلطائف قدر این در مقام سرور و استبشار است۔

رسالہ غوث الاعظم۔ یا غوث المجاہدۃ بحر من بحار المشاہدۃ فمن

اخلاص ونیت وتصفیه دل نورانیت افزاید و بطریق بروق باشد که همچون برق بجهد باز منقطع شود و آنچه بر صورت چراغ وشمع ومشعله بیند آن نور ولایت شیخ ونبوت بود و نور حضرت رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم در قسم سیوم که مخصوص باوصاف ذاتی وصفاتی ومعجزات ومعراج وعظمت انوار محمدیت مشرح بیان کرده شده است اما نور نفس لوامه ازرق باشد بسبب آنکه امتزاج آن با ظلمت نفسانی است صوفیان مبتدی جامهٔ ازرق درین مقام پوشند وچون ظلمت نفس نقصان پذیرد ونور روح زیادت شود آن نور سرخ نماید وچون بیشتر شود سپید نماید وچون نور روح با صفائے دل امتزاج پذیرد سبز پدید آید وچون آئینه دل وروح تمام صاف شود طوالع باشد وچون آفتاب طالع گردد تمام باطن را منور گرداند چنانکه آفتاب عالم را منور میکند نور روح عالم صغری را روشن گرداند۔

ترجمہ قشیری۔ لوائح مر اصحاب بدایت را بود وآن ترقی باشد که ظاهر شود و پوشیده گردد ولوامع از لوائح روشن تر وزیادت تر و دیرتر ماند پس صاحب لوامع میان روح ونوحه افتد یعنی چون حقیقت آن مشاهده نماید در روح شود وچون انوار پوشیده گردد نوحه کند وطوالع آنکه سلطانیت او باقی تر از هر دو باشد و روشن تر و بے سہمت تر بود۔

وصفت انوار جلال وجمال۔ انوار جمال که از عالم حق است در مقام شهود تصرفات فنائے فنا آشکارا کند اما انوار جلال فناء الفنا وفناء فناء الفنا اقتضا کند نور جمال مشرق است نه محرق ونور جلال محرق است نه مشرق چون جلال در مقام فناء الفنا صولت وهیبت الوهیت آشکارا کند نورے سیاه مُفنی ومُبقی ومُمیتی مُحیی مشاهده بود آنکه رسول گفت اللهم ارنا الاشیاء کما هی ازین ظهور انوار لطف وقهر مطلب که این صفات ذاتی است وهرچه در

معائنہ صفائی و افعالی۔ رسالہ غریب المعاینہ ثمرۃ المشاہدۃ کما ان المشاہدۃ ثمرۃ المراقبہ قولہ تعالیٰ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنی ھل جزاء المشاہدۃ الا المعاینۃ۔ این معنی وقتے روی نماید کہ نخست مکاشفہ و مشاہدہ حاصل شدہ باشد بعدہٗ الوان انوار و انواع انوار بشناسد تا خفایا و خبایا ظاہر و باطن روشن گردد۔ مولف راست

پس طالب حق باشد بشناسد ہر نورے
را انوار شود روشن ہر مخبی و ہر مخفی

بیان بست چہارم

تلوین انوار و تنوع انوار و کیفیت و ماہیت ہر نورے

بر ضمائر و بصائر طالبان نوراللہ روشن باد کہ انوار با لوان و انواع است و ہر یکے رنگے و شکلے و صفائے و ذکائے دیگر دارد چنانچہ نور اسلام و وضو و نماز و ذکر و عقل و نور نفس لوامہ و نور ابلیس چنانچہ رسول فرمود خلق نور ابلیس من نار عزتہ و نور دل و سر و روح و نور ولایت مشایخ و انبیا و نور حضرت رسالت کہ اول ماخلق اللہ نوری و نور جلال و جمال و نور احدیت کہ ان اللہ تعالیٰ منور الانوار السفلیۃ و العلویۃ و ظواھر و بواطن الانسانیۃ برین خاکی است بعضے ازین انوار صفت لوامع و بعضے صفت لوایح و بعضے صفت طوالع و بعضے صفت بروق دارد و میان ہر یک فرقے است لوامع در نور وضو و ذکر باشد و لمعان آن متعاقب بود و اندکے بود و اندکے توقف کند بعدہٗ پوشیدہ شود و لوایح در نور نماز و تلاوت و اسلام و ایمان بود ماند عکس آفتاب کہ در آب و یا در آئینہ افتد و آن بر جائے لائح شود و باز در حجاب افتد و نور عقل چون کواکب باشد بے آسمان پس شعاع عکس این ہر دو بر دل زند بقدر

برہم افتد فاما رمزے بگوئیم و دریغ نداریم اللہ نور السموات والارض یعنی اصل السموات والارض وجود زمین و آسمان نور حق آمد اللہ مصدر الموجودات پس وجود حق تعالیٰ مصدر و مایہ جملہ موجودات آمد یعنی اللہ و نورہٗ مصدرٌ الانوار **منہ**۔ نور را در عالم الٰہی شرق خوانند و نار را مغرب ان اللہ تعالیٰ خلق نوری من نور عزتہ و خلق نور ابلیس من نار عزتہ

معارف۔ نور الوہیت موج برآورد آنرا عقل کل و عشق و قلم و نور محمدی نام شد۔ **کیفیت کشف و مشاہدۂ انوار مذکور مرصاد**۔ ہر کسے را بقدر صیقلی و تصفیہ دل انوار کشف شود بعدہٗ رفع حجب چنانکہ مہتر ابراہیم را در بدایت حال آئینہ دل بقدر کوکبے صیقل یافتہ بود بقدر ستارۂ مشاہدہ شد گفت فلما جن علیہ اللیل رای کوکباً قال ھذا ربی و باز چون آئینہ دل بکمال صفائی شد ہمچون آفتاب مشاہدہ کرد و گفت فلما رای الشمس بازغۃً قال ھذا ربی ھذا اکبر و چون آن ہم فروشد گفت لا احب الآفلین در کمال صقالت و تمام تصفیہ این چنین انوارگاہ در عالم غیب از عالم دل بواسطۂ حال بیند و گاہ ازین عالم شہادت از عالم ظاہر بواسطۂ حس بیند و بحقیقت آنچہ مشاہدۂ جان خلیل اللہ میشد آن عکس انوار صفات ربوبیت بود کہ در آئینہ دل مشاہدہ میکرد و دیگر از پس حجاب روحانی و دلی بود در مقام تلوین لاجرم افوال می پذیرفت گفت لا احب الآفلین مہتر ابراہیم را حجاب باقی بود بواسطۂ کواکب میدید فاما مہتر موسیٰ را معرفت سمعی حاصل شدہ بود و حجاب خاستہ کہ انی انا اللہ شنید و بسعادت وکلم اللہ موسیٰ تکلیماً رسید و از ان حضرت رسالت پناہ حجاب بکلی خاستہ بود بے واسطۂ دل عارف معروف شدہ کہ ما کذب الفؤاد ما رای افتمارونہ علی ما یری فرمود فاما کشف انوار حق گاہ بسیر ہم ایا تنا

در عالم وجودے ہست از لطف است یا از قہر و اگر نہ ہیچ چیز را وجود حقیقی قایم بذات خود نیست۔

نور صفاتی قوت القلوب۔ انوار چہار است در دل متوجہ چہار جہت است ملک و ملکوت و عزت و جبروت پس دل با نوار مذکورہ متجلی است۔

صفت نور ذات باری تعالی بتمہیدات۔ قال اللہ تعالی اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح المصباح فی الزجاجۃ الزجاجۃ کانہا کوکب دری نور وجہہ خدا تعالی بندہ را چنان نماید کہ نور چراغ از پس آبگینہ در مشکوت باشد و این مشکوۃ جان بندہ بود و زجاجہ نور محمدؐ و مصباح ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو باشد

قول ابو ہریرہ۔ المشکوۃ ھو الصدر و الزجاجۃ ھو القلب و المصباح ھو الروح۔

قول ہمدانی۔ متکلمان و علمائے ظاہر میگویند خدا را نور نتوان گفت چہ النور عبارۃ عما لا بقاء لہ یعنی محدث باشد فاما محققان عالم حقایق میگویند النور عبارۃ عما یظہر بہ الاشیاء و یکے از نامہائے خدائے تعالی نور است و انوار مراقامت نور آفتاب و مہتاب و نور آتش و نور گوہر و زر و لعل و جواہر و لالی و این جملہ نورہا بدان نور توان دید پس اطلاق نور حقیقی بر اللہ تعالی آید کہ اللہ نور السموات والارض باشد کشف ذرات بے طلوع آفتاب در نظر نیاید و معدوم نماید ان اللہ تعالی خلق الخلق فی ظلمۃ ثم رش علیہم من نورہ۔ این معنی بہر آن گفت کہ وجود خلق صفت ظلمت داشت از انوار الہیت موصول کردند تا وجود ایشان ہمہ نور شد۔ اگر بگویم کہ نور چہ باشد عالمہا

نورانی فروگیرد۔ **مولف** راست ہے۔
کنون کنیم بیان حجاب ظلمت و نور کہ طالبان را روشن شود ز ہر دو عبور
حجب ظلمانی یعنت حجب ظلمانی میان حق و بندہ ہمین وجود ما است
تا موجودی وجود بصفت معدوم موعود موصوف نشود حجاب مباعدت از میان
نخیزد۔ **کلمات قدسی**۔ وجودک حجاب بینی و بینک تر این معنی است قال علیہ
السلام بین العبد و بین اللہ سبحانہ الف حجاب من نور و ظلمۃ۔
دیباچہ کشف۔ حجاب بر دو نوع است یکے رینی دوم غینی و معنی رین
ختم و طبع است قال اللہ تعالیٰ کلا بل ران علی قلوبھم ونیز این آن بود کہ
ذات بندہ حجاب حق شود چنانچہ حق و باطل نزدیک او مساوی بود ان الذین
کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون۔ تر این
معنی است و این حجاب ہرگز برنخیزد کہ تبدیل ذات ممکن نیست فاما غینی معنی غین
ابر است و ابر آفتاب را حجاب عارضی است آید و رود و غینی آنست کہ صفات
بندہ حجاب حق باشد و پیوستہ طبع و سر او حق را می طلبد و از باطل میگریزد و روا
باشد کہ وقتے آن حجاب برخیزد و وقتے نہ چہ حجاب صفتی را مشایخ تبدیل کردن
فرمودہ اند و این اشارت بغایت لطیف است۔
رسالہ خواجہ جنید۔ الرین من جملۃ الوطنات و العین من جملۃ
الخطرات معنی وطن پائدار است۔ و معنی خطرات طاری چنانکہ اگر صیقلات ہمہ
جہان جمع شوند ازہیچ سنگ آئینہ توانند کرد چہ تاریکی در سنگ اصلی است فاما
اگر آئینہ زنگ گیرد بمصقلہ صافی شود چہ روشنائی در آئینہ اصلی است و زنگ
صفت و آن نخیزد۔
قول محقق۔ محبت جاہ و مال و دوستی دنیا یا مال المعاصی ظاہر و جمہور

فی الآفاق و فی انفسهم - در خود نگرد و حق را بیند وگاه نور وجه از جمیع اشیاء و موجودات معائنه گردد فاما چون نور حق عکس بر نور روح انداز د شاهد با ذوق شهود و آمیخته شود بے رنگے و بے کیفے و بے حدے و بے مثلے و بے نہایتے و بے ضدے و بے ندے آشکارا کند تمکین از لوازم شهود است اینجا طلوع ماند نه غروب نه یمین ماند نه یسار نه فوق ماند نه تحت نه زمان ماند نه مکان نه قرب ماند نه بعد نه شب ماند نه روز لیس عند الله صباح و لا مساء سر این معنی است - مولف راست

اینجا نه عرش و نیا و نه فرش آخرت　　اینجا نه این و نے آن جز نور ذات حق

کشف این جمیع انوار مذکوره بے رفع حجب آئینی و غیبی و ظلمانی و نورانی و جز آن بہر ہیچ وجہ ممکن و متمشی نشود -

بیان نسبت پنجم

شناختن حجب ظاہری و باطنی و دنیوی و عقبوی و زمانی و مکانی و غیبی و ظلمانی و نورانی

رموز الوالہین - الحجاب نوعان ظلمانی و نورانی کما قال علیه السلام ان الله تعالی سبعین الف حجاب من نور و ظلمت - حجاب عبارت از از سوا نعے است که دیدهٔ بیننده نه بیند و ہر یکے را ازین دو بیانے و معنی است کما اوحی الله لغوث الاعظم یا غوث خلقت الخواص لم یطیقوا و بہائی فجعلت بینی و بینهم حجاب الظلمت و خلقت الخلق الا من لم یطیقوا مجاوری فجعلت الا نوار بینی و بینهم حجاب -

قول شیخ الاسلام فرید الدین قدس الله سره العزیز

حجاب جہل ظلمانی است و حجاب علم نورانی چون حجاب ظلمانی بر خیزد حجاب

قول خواجه کرک مجذوب کڑه نظم

اندر طلب دوست چو مردانه شدیم اول قدم از وجود بیگانه شدیم
او علم نمی شنید لب بربستیم او عقل نمی خرید دیوانه شدیم

حجاب علم طریقت و حقیقت۔ رسالہ غوث الاعظم

قال الله تعالیٰ بوحی الخفی یا غوث الاعظم المحبت حجاب بین المحب والمحبوب واذا فنی المحب عن المحبة وصل بالمحبوب وہمچنین العشق حجاب بین العاشق والمعشوق۔ مولف راست

میان او و تو این ہر دو وصف ہست حجاب ولے عظیم کجا ہر کسے ازین گزرد

روح الارواح۔ ای عزیز طاعت و عبادت عادتی و مجازی کردن بر روی حقیقت می باشد پس این چنین طاعت و عبادت مشغولی غیر حق باشد حجاب نورانی بود۔ مولف راست

طالبان ذات حق را این حجاب اکبر است زانکه این دو حادث و آن قدیم بر تر است

حجاب معرفتی۔ قول خواجه ذوالنون مصری۔ اکبر ذنبی معرفتی

ایاہ یعنی بزرگ ترین گناه من آنست که گویم من خدا را شناختم۔

حجاب توحیدی۔ قول خواجه حسین منصور حلاج۔ التوحید

حجاب الموحد عن جمال الاحدیة۔

روح الارواح شرک با توحید منازعت میکند و نفاق با اخلاق میکاود و شک روی یقین میخراشد۔

حجاب قربی۔ قول غوث الاعظم۔ یا غوث اهل القربة

یشتغلون عن القربة کما اهل البعد عن البعد مولف راست

قرب گفتم گشت حاصل بود آن خود بعد بعد وصل گفتم شد میسر انفصالی بود بود

نو ائم باطن نیز حجب ظلمانی است چنانچہ در اثبات حجتے صفات مذکورہ احادیث وآیات در کتب شرع وطریقت مکتوب ومسطور است۔

حجب نورانی۔ بدانکہ جمیع انبیا و اولیا ومشایخ واصفیا وعارفان و عاشقان ومقربان ومختصان بر اعمال وافعال مستحب عالم خویش وازحما بد ظاہر وباطن احوال خود لیلا ونہارا وسرا وجہارا استغفار کردہ اند تا اعجاب طاعت وعبادت حجاب مغفرت ومرحمت نشود قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاستغفر اللہ فی کل یوم سبعین مرۃ۔ این استغفار معاذ اللہ کہ از معاصی وذمائم یا از مساوی لائیم بود بلکہ از حجب نورانی بود حجب نورانی بسیار است اینجا چندے در حیز تحریر انجامید چنانچہ علم شریعت وطریقت وحقیقت وعشق ومحبت وتوحید و معرفت وصفات وافعال ذات باری تعالی۔

حجاب علم شریعت۔ وقتے شیخ نظام الحق والدین پیش از خلافت بحضرت شیخ الاسلام فرید الدین احرام بستہ بود در مسجدے در آمد آنزمان در تفکر مسئلہ شرعی بودہ است مجذوبے صاحب کشف در مسجد غلطیدہ بود گفت مولانا نظام الدین العلم حجاب عظیم در باطن مبارک خدمت شیخ گزشت علم حجاب تواند بود فاما عظیم بر چہ باشد باز آن مجذوب گفت چون اینجا برسی خواہی دانست تا آنکہ خدمت خواجہ بخدمت شیخ الاسلام فرید الدین رسید فرمودند مولانا نظام الدین آن مجذوب چہ میگفت خواجہ تقریر آن مجذوب عرضہ داشت کرد شیخ الاسلام فرمود حجاب ظلمانی است ونورانی ظلمانی معاصی وذمائم است ہر کہ ہست ازین توبہ کند ومستغفر شود فاما علم حجاب نورانی است ازان عبور کردن واز سر آن خاستن ہر کسے نتواند ہر گاہ ہم در علم شریعت مانند کار بالا نگیرد محبت ومعرفت وقربت و وصلت حق نتواند رسید پس حجاب عظیم باشد۔

عالم شہادت است وبر اصطلاح محققان وعارفان فرو شدن در عالم غیب است
باوصاف سلبی وثبوتی ومعنی تحیر لغوی سرگشتہ شدن وگم گشتن از خویش در چیزیست
وبر اصطلاح عارفان محققان اکمل آنکہ در تفسیر عزیزی مسطور است کہ المتحیر
لم یکن لہ مخرج من امرہ یعنی وعادالی حالہ مستغرق را اگرچہ در استغراق
کشف صفات افعالی حاصل شود از ان عود تواند کرد وزود بحال خود باز تواند
آمد فاما متحیر را کشف صفات ذاتی بود وہرچہ در دنیا وعقبی است برو کشف گردد
وآنچہ در مملکت الہی است برو عرض کنند وخود بخود باز نتواند آمد تا آنکہ باز بنیارند
شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس اللہ سرہُ العزیز دایم متحیر بودے لیکن وقت
خادم ایشان را از ان حال باز آوردے یکے وقت نماز دوم وقتیکہ آیندۂ بیامدے
سوم وقت افطار ہرکہ دران حال پیش ایشان بیامدے بتاثیر نظر خواجہ او ہم
مستغرق ومتحیر شدے بعد فراغ این سہ وقت باز متحیر ومستغرق شدے۔

مولف راست۔

از انکہ در تحیر کردند مبتلا | جز روئے دوست در نظرش ہیچ نباید

قول شیخ الاسلام فرید الحق والدین۔ مرد متحیر ہرگز باز نیاید
چون میر دست حق میرد ووقت سوال ہمچنان متحیر باشد چون پیش کرسی قضا برند
متحیر باشد تا انکہ بانوار تجلی ذات مشرف گردد۔ **نظم۔**

مپنداری کہ حسرت از دل عاشق رود ہرگز | چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد

اوصاف عالم تحیر۔ رسالہ اسرار المتحیرین شیخ الاسلام
فرید الحق والدین تحیر چیست آنکہ از غایت اشتیاق پلک برپلک نتواند زد
سبب آنکہ تا پلک برپلک زند از مشاہدہ دوست محروم ماند و تحیر مخصوص بخاندان
چشت است وایشان بے مجاہدہ نعمت مشاہدہ یافتند وحضرت رسالت پناہ

حجاب افعالی و صفاتی۔ قوت القلوب۔ حجاب الذات بالصفات وحجاب الصفات بالافعال۔

رسالہ غریب۔ پردہ دو است یکے پیش والہا برداشتہ مبادا کہ فرود گزارند دوم پردہ است فرود گزاشتہ پیش اعمال مطیعان ومخلصان مبادا کہ آن بردارند تا نظر بر اعمال باطن خود کنند قال علیہ السلام انی لاستغفر اللہ فی الیوم مایۃ مرۃ این استغفار از طاعت بود نہ معصیت۔

مرصاد۔ زمان ومکان عاجل وآجل نیز حجاب است چون آن برخیزد آنچہ در زمان ماضی رفتہ است در حال درک کند وآنچہ در زمان استقبال خواہد شد معلوم شود وبعدہٗ زمان ومکان اخروی کشف گردد اینجا آنچہ پیش وپس است بہ بیند۔ قول محقق۔ کشف ہلاک محجوب باشد چنانکہ حجاب ہلاک کاشف بود مثل سمندر وماہی در آتش وآب۔ حدیث کل میسر لما خلق لہ۔

قول صاحب تالیف۔ ہرگاہ حجب متنوع از ظاہر وباطن طالب جمال محبوب حقیقی مرتفع شود۔ نظر او بر انوار اشیا ر وافعال وانوار جلال وجمال وصفات سلبی وثبوتی حضرت متعال افتد از کمال بیخودی در عالم استغراق وتحیر مستغرق ومتحیر شود۔ مولف راست۔

حجب تمام چو خیزد ز پیش دیدۂ دل شود محبت بحیرت بخوبی محبوب

بیان بست وششم

اسرار ورموز استغراق وعالم تحیر وشمائل متحیران ومستغرقان

رموز الواہین۔ معنی استغراق لغوی فرو شدن در چیزے است ودر اصطلاح اصحاب طریقت در فکر شدن۔ بہ آلائے ونعمائے نفس خود وآنچہ در

زیادت از قدر حاجت دوم خفتن بتکلف در اوقات ممنوعه سیوم از صحبت خلق دور بودن ۔مولف راست ؎۔

صحبت خلق و خفتن و خوردن زہر قاتل بدان ودل مردن

و قومے از حال شیطان در تحیر شوند که شش صد ہزار سال حق را طاعت کرد آن ہمه برروئے او باز زدند و او را براندند و بعضے از گذشتن پل صراط و میزان حساب و نامه دادن مدت چیسپ و جز آن در حیرت باشند۔

رسالہ روح۔ حیرتِ آخرت آنکه در دنیا انبیا و رسل به نبوت و رسالت خود سیدبند و مواحدان و مجتہدان و مومنان و مخلصان بتوحید و اخلاص و ایمان بودند فردا که سرا وقات ربوبیت باز کشد انبیا بوجود چندان عظمت نبوت که داشتند گویند قالوا لا علم لنا و ملائکه صوامع عبادت را آتش زده و خرمنہائے تقدیس و تسبیح به باد داده گویند ماعبدناک حق عبادتک و مخلصان و موحدان و عارفان دست افشانند که ماعرفناک حق معرفتک۔

رسالہ رموز الواہین صاحب تالیف۔ تحیرہائے مذکوره قسم بعضے مومنان و عام اصحاب طریقت بود۔ فامّا تحیر خواص طریقت در کنایات معانی آیات فرقانی و غوامض و رموز کلام ربانی و تماشائے عظمت کرسی و بسطت عرش و معاینات لوح و قلم و فلک و ملک باشد فامّا اخص طائفه که ایشان جز حق تعالیٰ غیر ندانند بصفت لا یعرفہم غیری موصوف اند چه در آثار صفات ہشت گانه و انوار ذات یگانه متحیر و مستغرق باشند شیخ الاسلام فرید الحق والدین فرموده است که این مقام مقصد می است که در محو محو افتند و بذات حق قایم مانند از ینجا پیشتر مقامے نیست و جمیع انبیا را این مقام بود و اخص اولیا را تا ابد خواهد بود و ہمچنین ملائکه مقرب و عرشیان و کروبیان و زمینیان و آسمانیان ہمه متحیر اند۔

این دعا بسیار خواند سے که ربّ زدنی تحیراً چه تحیر نعمتے بس بزرگ است وکمال مرد در تحیر است و در تحیر ہفصد مقام است واہل تحیر چہل وپنج طایفه است وہر طائفه مقامی ومرتبۂ دارد چنانچه در اوصاف متحیران بیان کرده خواہد شد۔

شہید ابوشکور رسالمی۔ التحیر فی الذات کفر وفی الصفات توحیدٌ وبعضے محققان گفته اند۔ التحیر فی الذات بجور وبعضے گفته اند حقیقة المعرفة التحیر والعجز عن المعرفة۔ زیرا چه درک واحاطت معروف ممکن نخواہد شد پس حقیقت معرفت ممکن نباشد مگر حیرت بود۔

رساله عین الفضات۔ حیرت محو تصرف است ہم از صفت وہم از عبارت وحقیقت محو تصرف فنائے اوصاف است وثمرۂ فنائے اوصاف مشاہده بود۔

رساله اسرار العالمین۔ حق تعالیٰ بعلم وقدرت خود زمینے را نعمت تحیر ارزانی داشت وآن زمین در جنبش آمد ودر عالم تحیر افتاد وفریاد بر آورد که منهم ندا آمد که اگر دم زدی حد خوردی خاموش باش که عالم تحیر خاموشی است پس از ان زمین اہل تحیر را آفرید۔

شمایل متحیران ومراتب ایشان۔ رساله اسرار المتحیرین۔

بعضے از ہیبت مرگ در تحیر افتد وبعضے از ترس عذاب گور وطایفه از ہول وخوف قیامت که فردا چه خواہد شد وما میان کیان خواہیم بود حضرت رسالت وقتے یک شبانروز در عالم تحیر بود گفت الٰہی امتان من بعد من چگونه شود جبرئیل سورۂ اخلاص آورد وگفت ہر که سورۂ اخلاص مدام بخواند از عذاب گور وہول قیامت ایمن باشد واز عالم تحیر نصیب یابد ونیز حضرت رسالت فرموده ہر که دل از شبہ تحیر سپیده گرداند سعادت تحیر بدو روے دہد یکے از خوردن حرام وبر سیری و

قول امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ - اہل تحیر کہ پیوستہ خاموش باشند آن است کہ ایشان با حق سخن گویند و اینکہ چشم بر ہم می نہند طلب دید میکنند۔

قول شیخ الاسلام فرید الحق والدین - اخص را بعد عبور مقام ملکوت و سیر تحیر در عالم جبروت و لاہوت باشد آنجا خاموشی روی دہد و بینائی شنوای غیر تحیر دو در جمال دوست متحیر و مستغرق گردد نداند کہ کدام ماہ و کدام سال و کدام روز است و در حیات و ممات ہمین حال باشد و در قیامت متحیر خیزد و با انوار تجلی مستغرق بود اینجا ندا آید کہ ؎

ما ازان تو ایم و تو ازان مائی	واگر صد ہزار تیغ و ارّہ بر او رانند

خبر نبود پس کشتگانِ عشقِ دوست را خون بہا تجلی ذات باشد۔ شیخ الاسلام فرید الحق والدین میفرماید ؎

خون بہائے عاشقان در روز وصل	جلوۂ معشوق باشد وقت ناز
سکریان دوست تا روز جزا	تا نہ پنداری بخود آیند باز

عاشق را آخرین تہمت تحیر است۔

منہم - خواص چون از تحیر بصحو آید شرمندہ شود کہ کجا بودم و برائے چہ بکیہ در تحیر بودم شمۂ از وصف او روشن نشد کہ چہ وصف دارد۔ **نظم** ؎

وصف جمال چون توئے نیست حد بیان من	من چہ صفت کنم ترا ای تو چنانکہ ہم توئی

در سمرقند بزرگے سی سال در تحیر بود گفت ہر ملکے کہ پیش ناظر من میداشتند لیکن سال در آن ملک مستغرق می بودم و در ان دریا غواصی میکردم و در ے از بحر وصف باری تعالیٰ نتوانستم آورد چہ اوصاف حق تعالیٰ بے نہایت و ہم درک و فہم آن اندازہ کہ باشد چون از اوصاف بیرون است و اندیشہ ہیچ عاقلے در نگنجد ضرورت در عالم سکر و تحیر میافتند۔

رسالہ روح الارواح۔ اخص متحیران در سراپردۂ غیرت اند اگر خواہند یک نفس از حق بخلق آیند نتوانند ہرچہ برون پردہ است گمراہی است و ہرچہ درون سراپردہ است آثار جلال بر کمال الٰہی است ہر کہ از حق بخلق شود گمراہی است و ہر کہ از حق بخلق نتواند شد متحیر است۔

مسئلہ۔ العبد متحیر والمعبود متکبر اگر در سینہ اہل تحیر خلق ہیژدہ ہزار عالم فرود آید ایشانرا خبر نباشد۔

رسالہ شیخ شبلی۔ صادق تر در عالم تحیر آنکس است کہ اگر دران حالت ہفت طبق دوزخ تافتہ زیر پائے متحیر نہند او نگوید کہ پائے من بردارید و جائے دیگر نہید

رسالہ خواجہ ہبیرہ بصری۔ چون اہل تحیر خواہد نماز گزارد بامداد در حجاب کبریا ادا کند و پیشین بالائے عرش و نماز دیگر در خانہ کعبہ و شام بالائے بیت المقدس و خفتن در بیت المعمور گزارد نماز اہل تحیر برین نوع است۔

قول خواجہ سری سقطی۔ چون اہل تحیر در عالم تحیر بایستد تن در نماز و جان در قرب حق و سر در وصلت برسد اگر ایشان در نماز مشغول شوند از عالم تحیر باز مانند کہ وا اند باز درین مقام رسند یا نہ و آنکہ کامل اند و این راہ نیکو میدانند ہم نماز میگزارند و ہم باز در عالم تحیر ملیشوند۔

رسالہ عمدہ جنیدی۔ چون مہتر آدم از بہشت بیرون آمد دویست سال متحیر بود۔ خبر نداشت و چون اینکس در عالم تحیر غرق میشود اگر ہفت طبق دوزخ بر دست او افتد چنان بر زمین زند کہ آن آتش نیست و نابود گردد و مہتر موسیٰ کہ طپانچہ ملک الموت را زد در عالم تحیر بود و اگر از پیش او فرشتے او را ہلاک کردے۔

رسالہ علو و دنبوری۔ در اہل تحیر نورے است کہ بدان نور مغرور باشد و آن مغرورے ایشان حق تعالیٰ داند کہ چیست۔

جوارح از کار مدار رہم بشنو ہم نگر چنانچہ حضرت رسالت شنید کہ مارا ثنا گو جواب داد
لا احصی ثناءً علیک انت کما اثنیت۔

رسالہ رموز الواہبین۔ ترتیب حصول نعمت استغراق و طریقت وصول بعالم تحیر اینست کہ نخست استقامت در فکر و مراعات و حضور دل و مراقبہ کنند تا مکاشفہ و مشاہدہ انوار روئی دہد بعدہٗ مستغرق و متحیر شوند و انیس و جلیس حضرت گردند از کلمات قدسی است کہ انا جلیسٌ من ذکرنی ازین ذکر ذکر دلی و روحی مراد است نہ لسانی۔

قول مولف مستغرقان دور اند از سر اوقات محققان و محققان بعید اند از شق محویان۔ مولف راست ؎

چو شد بعالم حیرت دل تر اسیرے کنون لطائف انس و موانسی دریاب۔

بیان بست ہفتم

لطائف انس و موانست با نوار و صفات حضرت عزت

اداب المریدین۔ الانس ھو السکون الی اللہ تعالی والاستعانۃ بہ فی جمیع الامور والاستیناس مع الناس علامۃ الافلاس ہر کرا حضرت عزت موانست و مجالست خود ارزانی فرماید از جمیع خلایق و جمہور علایق مستوحش گرداند کہ من استیناس بالحق استوحش عن الخلق مولف راست ؎

گر مونسم جانان توی آنجا کجا گنجد دوی۔ ارخویش وا زہر دو جہان وحشت زجان کردہ رہی

قول خواجہ جنید۔ علامت الانس باللہ استلذاذ الخلوت وحلاوت المناجات واستفراغ الخلایق بالاجمال۔

منہم - چون اخص در تحیر آرزوی کعبہ کند کعبہ را فرمان شود تا گرد سرا و طواف
کند چنانچہ خواجہ یوسف چشتی قصد کعبہ کردہ بود کعبہ استقبال نمود و گرد سر ایشان
طواف کرد و ہمچنین اہل تحیر ہر چہ آرزو کند آن چیز بدو رسانند۔

منہم - چون اہل تحیر گرد دل خود برآید و دل درمیان نہ بیند خواہد در طلب
دل شود ندا آید کہ اے مدعی کذاب یا دل را طلب یا ما را و متحیر باید کہ بر صفات
خود نماند چہ ہر کہ در اوصاف حق متحیر شود ہرگز وصف خود نکند درین راہ باید گم شدہ
و مبتلا گشتہ باشد و آنچہ بر او نازل شود بیرون ندہد و در آمدن و رفتن را غلط کند
و آن مقامہا را نشناسد۔

منہم - اہل تحیر با کسے سخن نگوید جز با دوست و سخن کسے نشنود جز از دوست
و در غیر ننگرد۔ **نظم**

آنکس کہ بعالم تحیر غرق است — در ہر چہ نظر کند بود دوست حضور

خواجہ سہل تستری میگوید سی سال است کہ من با حق سخن میگویم مردمان
پندارند با ما میگوید و این عجب نیست کہ در عشق مجاز بعضے چنان بوند کہ درمیان
خلق باشند و سخن ایشان نشنوند و این کمال استغراق است۔

منہم - توریت حضرت موسیٰ ہفتاد جلد بود تا نماز پیشین تمام خواندے بعضے وقت در تحیر چنان
مستغرق بودے کہ خبر نداشتے کہ تمام کردم خواجہ محمد چشتی در تلاوت وقتے بہ حقیقت معانی و اسرار
و انوار آیتے دہ شبانروز مستغرق بودے چنانچہ از خود خبر نداشتے و وقتے خواجہ حسن خرقانی ہفت
شبانروز در تحیر مستغرق بود۔ مریدان بخدمت خواجہ جنید گفتند خواجہ پرسید حال نماز
چیست گفتند میگذارد گفت الحمد للہ شیطان او را از راہ نبردہ است بعدہ خواجہ جنید
بر خواجہ حسن رفت پرسید بر قول خود ماندہ یا بقول قائل اگر در قول خود ماندہ این سہل است و
اگر بقول قائل ماندہ تو درمیانی یعنی در صفت ماندہ ازین عبور کن تا بقائل موصول شوی سامع باشی نہ لے

باید و اُنس بندہ با خداوند تعالیٰ حیات طیب است اما ہیبت چون آب گرم است نفس چون نمک کہ بمجرد رسیدن آن گداختہ شود۔
رسالہ شیخ جمال الدین ہانسوی ہر کہ بندہ کند بحظ نفس از نعمت اُنس و قرب و وصلت محروم ماند۔ مولف راست ؎
چون اُنس حاصل شد وصل گردد آسان شود وصول ترا باسرار حق سبحان

بیان بست و ہشتم

معانی وصول و وصال و متصل با نوار صفات باری عز اسمہ و شمائل و اصلان

وصول بحضرت حق بندہ را بے اتصال و بے انفصال است و از قبیل جسم بجسم یا عرض بعرض یا علم بمعلوم یا عقل بمعقول یا شئے بشئے نیست تعالیٰ اللہ عن ذالک علواً کبیراً و وصول بذات حضرت نہ از طرف بندہ است بلکہ از عنایت بے علت و اتصرفات جذبات الوہیت است۔
رسالہ لوائح۔ وصال از خود بریدن و با دوست پیوستن است ہر کہ بگوید رسیدم نہ رسید و ہر کہ گوید رسانید ند رسید شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید نظم ؎
تا میل نباشد بوصال از طرفِ دوست سودے نکند حرص و ہمت کہ تو داری
سعدی تو نیا رامی و کوتہ نکنی دست یا سر برود در سر سودا کہ تو داری
فراق از خود و وصال با اوست و وصال با خود فراق از او و فراق بہتر از آنہ وصال است چہ فراق بعد از وصال باشد و در وصال خوف فراق بود۔ نظم ؎
ما یکدام آرزو ذکر وصالت کنیم تنگر فراقت ہنوز می نتوان دوختن
کتاب ابو القاسم قشیری ۔ الستر للعوام عقوبۃ و للخواص رحمۃ۔

کشف محجوب - اُنس وهیبت دو حال است قهرمان هیبت با نفس وهوا فنا کردن بشریت باشد وسلطان اُنس با سرّ وپروردن معرفت بود چه در تجلی مشاهده جلال نصیب بنده است ودر مشاهدهٔ جمال حظّ اُنس۔

رسالہ تمہیدات - پیش از خلق همه خلایق حبیب الله را بر سه مقام ایستانیدند هزار سال در مقام هیبت تا ادب گرفت وهزار سال در مقام قرب تا اُنس گرفت وهزار سال در مقام وحدت تا وحشت گرفت از غیر واین هر سه صفت روح است

رسالہ مختصر - هر که نزدیک حق اُنس ومحل وقدر بیشتر یافت تحقیر خویش وتعظیم حق بیشتر باشد وانبساط کمتر که بے ادبی علت زوال قرب است ادبنی ربی فاحسن تادیبی۔ برین حالی است نشان اُنس وحشت از خلق باشد مگر از اهل ولایت وحشت نبود۔

رسالہ خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ - هر کرا با حق تعالی اُنس باشد حق تعالی جمیع مخلوقات را با او اُنس دهد۔

رسالہ شمسیہ - اُنس با عشق برابری دارد وسر از کثرت ذکر برآرد خواجہ ذوالنون مصری را از اُنس پرسیدند گفت علامت اُنس گستاخ شدن محب با محبوب است چنانچہ مهتر ابراهیم علیه السلام گفت ربّ ارنی کیف تحیی الموتی ومهتر موسٰی گفت ارنی انظر الیک وخواجہ برخ مجذوب سنگے برداشت وسوی آسمان دید که باران میفرستی یا این شیشه خانه تو بشکنم مثل ومانند این بسیار است که محبان ومحبوبان حق با حق گفته اند وحق تعالی را برین رضا بوده۔ **نظم**۔

گستاخ تو کردهٔ مرا بر در خود ورنه من بیچاره کیا در تو

رسالہ غریب - اُنس شراب وصلت است هر چند بیش چشی بیش

لاجرم زبان شدای موسی چون از راہ خود آمدی لن ترانی کہ این دولت بکسے ندہند کہ از خود درآید بکسے دہند کہ از خود برآید۔ نظم ؎

با عشق جمال ما اگر ہمنفسی یکحرف بس است اگر برین در تو کسی
تا با تو توئی نشست بر ما نرسی با ما تو گہے رسی کہ در ما برسی

حضرت رسالت را از راہ حق بردند کہ سبحان الذی اسری از قاب قوسین درگزرانیدند بمقام او ادنی رسانیدند ہر چہ لباس محمدی بود از سر وجودش برکشیدند کہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم وخلعت رحمت پوشانیدند و آن صورت تخلق فرستادند چون سیرت محمد بود چون می آمد رحمت بود کہ وما ارسلناک الا رحمة للعالمین لاجرم در کمال وصول رفع اثنینیت و اثبات وحدت آن بشارت با شکستگان امت و ضعفائے ملت رسانیدند تا اگر شکستۂ از آستان بشریت بسدرة المنتہی روحانیت برآمدن نتواند ہمانجا سر بر عتبہ رسول ما نہد و کمر طاعت درمیان جان بندد چہ آن جا دوگانگی برخواستہ است و یگانگی نشستہ کہ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ہر کہ او را یافت ما را یافت ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ این مقام است۔ نظم ؎

ہر کرا این عشق بازی در ازل آموختند تا ابد در جان او شمعے ز عشق افروختند
وان دلے را کو برای وصل او پرداختند ہمچو بازش از دو عالم دیدگان بر دوختند

مولف راست ؎

ترا وصل چو شد قرب ہم بخواہ ز حق تا بدین دو سعادت تو عندیت یابی

بیان لست نہم

فضائل قرب و عندیت و ماہیت بعد و شمائل مقربان

خواجہ ابو منصور مغربی جوانے زاویدہ در جمعے نشستہ ناگاہ نظر او بر خیمۂ افتاد بیہوش شد از
اصحاب سبب جمع رسید کہ این راچہ شد گفتند درین خیمہ دختر عم ایشنت و بر او این عاشق
است غبار دامن آن دختر و بدا این چنین شد خواجہ منصور بر در خیمہ رفت و گفت
کہ در باب این مسکین کرم کن یک نظرے او را نما آن دختر گفت ای سلیم
القلب لا یطیق شہود غبار ذیلی فکیف یطیق رویتی ھیہات ھیہات
پرتو نور تجلی حضرت عزت کہ تاب تواند آورد۔ **مولف راست ۵**۔
کراست طاقت دیدن جمال جانان را زہے سعادت اگر جان دہند در شوقش
رسالہ غوث الاعظم۔ یا غوث اخرج عن الاجسام والنفوس
ثم اخرج عن القلوب والارواح ثم اخرج من الامر والحکم تصل الی
الحق۔ **رسالہ شیخ شہاب الدین سہروردی**۔ الاتصال بالحق مع
الانفصال عن الخلق والحق الله الی عیسیٰ تجرد تصل الیّ۔
رسالہ ابو الحسن خرقانی۔ راہ بحضرت حق دو است یکے از بندہ
بحق دوم از حق بہ بندہ آن راہ کہ از بندہ بحق است ہمہ ضلالت بر ضلالت است
و راہیکہ از حق بہ بندہ است ہمہ ہدایت بر ہدایت است۔
رسالہ زبدۃ الحقایق۔ من لطف الله یصل الی الله بغیر الله
وقال ہٰکرسلہ۔
شمائل واصلان ترجمہ عوارف۔ واصل کسے است کہ حق تعالیٰ
او را بخود وصول دہد وہرگز بر او قطع روا نہ باشد و متصل کسے است کہ بکوشش خود
اتصال گیرد ہر بار کہ نزدیک شود منقطع گردد۔
قول پیر ہریو۔ یافت تو از روی ما است اما دریافت تو نہ بازوی ما است
مرصاد العباد۔ موسیٰ از راہ خود رفت کہ و لما جاء موسیٰ لمیقاتنا

اصحاب الجحد والندم۔

منہ۔ یاغوث انا قریب الی العاصی بعد ما وقع عن المعاصی وانا بعید عن المطیع اذا وقع عن الطاعات۔

قول صاحب روح۔ البعد تعذیب والقرب جرۃ۔

رسالہ شمسیہ۔ شھود البعد فی القرب لطف من اللہ وشھود القرب فی البعد مکر۔

منہ۔ مرد در مقام بعد بحیرت نایافت بہتر است ازانکہ در مقام قرب در عجب افتد رُبَّ قریب بعیدٌ ورُبَّ بعید قریبٌ۔

کلمات قدسیہ۔ من تقرب الیَّ شبرًا تقربت الیہ ذراعًا یعنی ہر کہ نزدیک شود سوی من یک بلشت نزدیک شوم سوی او یک گز۔

مکتوبات عین القضات۔ نزدیک اہل حقیقت قرب قالب با قالب مجازی بود فاما اتصال دل بادل وجان باجان قرب حقیقی بود قرب الابدان مع تباعد القلوب واجع الداسی بعد در عالم دل بصفت بود وبعد قالب در آن عالم اثرے ندارد این منتہیان راست۔

قول محقق۔ ہر کہ سائل را محروم باز گرداند قرب حق او را روزی کنند۔

رموز الواہلین صاحب تالیف۔ قرب بر دو نوع است یکے قرب حق تعالی با آدمی وجمیع موجودات بدان او صافے کہ در ہمہ مذکور است دوم قرب آدمی با حق جل وعلا آن بجسم ناممکن ومحال است مگر قرب دل وجان آن ہم بصفات سلبی وثبوتی ویا آنکہ حق تعالی بندہ را نخست بصفات خود موصوف کند تا بدان واسطہ قرب ذات حاصل شود چنانچہ محققے گفتہ است سیر قرب از ذات بذات است کہ تجرید دران مساوی است وتفرید دران بلوغ است۔

رسالہ تنزیہہ المکان قاضی القضات ہمدانی۔ قال اللہ تعالیٰ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید آیت دیگر ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون مفہوم از معانی این آیت آن است کہ حق تعالیٰ بہمہ موجودات بذات موجود است وبے ہیچ مخلوقے را با او پیوند ومماسہ ومقابلہ ومحاذات نیست۔

مسئلہ۔ روندۂ راہ را در ہر مقامے قرب است چنانچہ از مقام اجسام لطیف چون بہ باجسام الطف رسید بہ نسبت لطیف با الطف قرب یافت ہمچنین از روح لطیف بارواح الطف تا بقرب حق اگر روندۂ مقامات اجسام وارواح عبور نکند ہرگز بقرب حقیقی حق نرسد وچون رسید اگر نظر بر قرب کند ہمان قرب حجاب او شود در رویت القرب حجاب عن القرب سر این معنی است۔ **مولف راست**

قرب گفتم گشت حاصل بود آن خود بعد بعد وصل گفتم شد ہمیں انفصالے بود بود۔

رسالہ روح الارواح حضرت رسالت را قربے بود نہ از روی محل ومکان بلکہ از روی تمکین وامکان دنوے بود نہ از وجہہ مسافت بلکہ از وجہہ لطافت نزدیکی نہ بحکم پیوستن ودوری نہ از روی گسستن حاضری حضرت رسالت نہ بنفس شد بلکہ از روی انس شد وقتیکہ جلال وجمال بر دیدۂ رسول کشف کردند۔ **مولف راست**

چو چشم بکشادی جمال تو دیدم بخوبش دادی قربم کہ با تو گفتم راز

دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی این قرب خدا بود با محمد۔

تفسیر غریب۔ قاب قوسین ازین قوسین قربیکہ میان دو کمان ابرو است مراد است۔

رسالہ غوث الاعظم۔ یا غوث اہل القرب یستلغیثون عن القرب کاہل البعد یستلغیثون عن البعد۔

مسئلہ۔ یا غوث لو قرب منی احد لکان اہل المعاصی لانہم

معیت چون محقق گشت عارف راہی باید بداند سر تمثیلی و تمثیل است کان مشکل

بیان سی یکم

معانی مثل و مثال و تمثیل و تماثیل و سر اپر و غموض تمثل

مرصاد معنی مثل و مثال مانند کردن است چیزے را بچیزے در ہمہ چیز و معنی تمثیل مانند کردن است چیزے بچیزے **محبت** بمعنی تماثیل مانند کردن است چیزے را بچیزے کہ از او دست ندارد چنانچہ تمارض و تجاہل و مانند این فاما معنی تمثل وانستن اصل کار است۔

مقصدات معنی تمثیل مانند شدن بچیزے کہ از او دست دارند چنانچہ دحیہ کلبی کہ صحابی بود سخت صاحب جمال رسول او را دوست داشتے جبرئیل بہ تمثیل او نمودے و تمثیل دیگر صورتے و شئے را بصورت و ہیئت دیگرے نمودن است و یکے از نامہائے حق تعالی مصور است و آن صورت نگارندہ باشد و معنی صورت نمایندہ ہم است و آن صورتہا در بازار خاص فروشند کما قال علیہ السلام ان فی الجنۃ سوقا یباع فیہا الصور۔

تمثیل دیگر فرمان شد با مہتر جبرئیل کہ خود را بمریم از روحانیت در کسوت بشریت نماید قولہ تعالی فارسلنا الیہا روحنا فتمثل لہا بشرا سویا برین خاکی است پس جبرئیل تمثیل کرد خود را بصورت بشر بہ نمودن مریم و بنائے عالم آخرت و عالم ملکوتی جملہ بر تمثیل است و بر تمثل مطلع شدن نہ اندک کار است ہر چہ در آسمان و زمین است حق تعالی ہمہ در تو آفریدہ است و ہر چہ در عالم الہیت است عکس آن در جان تو پدید کردہ چون ترا بینائے تمثل کنند بدانی کہ کار چیست و چگونہ است۔ مولف راست ــــ۵۔

توحید دران کمال مولف راست ـــہ۔

چو شد حصول معانی اتصال و وصول　　　کنون رموز معیت بباید ت دانست

بیان سی ام

اسرار معیت حق با بندہ و معیت عبد با معبود

رسالہ تنزیہ المکان۔ قال اللہ تعالیٰ وھو معکم اینما کنتم یعنی ہر کجا کہ شما باشید و ہر چونکہ باشید در غفلت و حضور و معصیت و طاعت و با طہارت و بغیر طہارت حق تعالیٰ با شما است معیت حق نہ چون معیت اعراض با جواہر است یا معیت اجسام با اجسام چہ حق تعالیٰ از جوہریت و عرضی و جسمی منزہ و مبرا است و ہمچنین معیت روح با جسد کہ روح نہ درون قالب است و نہ بیرون و نہ متصل است و نہ منفصل بلکہ روح از عالم دیگر و قالب از عالم دیگر است فاما در مکانے کہ لایق لطافت روح باشد با این ہم روح بحقیقت با جمیع ذرات قوالب موجود است پس معیت حق تعالیٰ با ہمہ موجودات ہم بدین مثال است ہر کہ گوید کہ حق تعالیٰ با عالمہاے اعلیٰ و ادنیٰ و صورت و معنی موجود نیست تعطیل محض و زندقہ صرف باشد و اگر گویند موجود است فصح اقوال المحققین و العارفین۔

رسالہ ابن سیرین معیت حق تعالیٰ با انبیا بمعنی نصرت و نگاہداشت بود چنانکہ فرمودانی معکما اسمع و ارای و در حق عوام بمعنی علم و احاطت باشد چنانچہ فرمود ما یکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم ولا خمسۃ الا ھو سادسھم ولا ادنی من ذلک ولا اکثر۔

رسالہ کشف اسرار۔ چون معیت جاذب رویت آید صفات بشری محو گردد مولف راست ـــہ۔

قول شیخ برکه پیر عین القضات گفت هفصد بار محمد رسول اللہ
را دیدم پنداشته بودم که محمد را می بینم امروز معلوم شد که خود را می دیدم۔

مثله۔ از معارف تمثل دیگر۔ چہار ارکان عناصر در اصل ہر چہار
از صفات افعالی است وبتوجہ نور صفات ذاتی متجلی و نورانی و شامل جمیع موجودات
است وآن نور را بہ تمثل عناصر اربعہ کردند و بصورت فنا موصوف شد چون وقت
رسد باز صفت بقا ارزانی فرمایند۔

قاضی حمید الدین ناگوری راست ؎

ذات حق را فاعل اندر نفس انسان یافتم قابل فعل قدیمش چار ارکان یافتم

در شب معراج ہر چہار یار بار رسول ایمان آوردند۔

تمثیل دیگر تجلیات۔ اول چیزیکہ سالک را از عالم آخرت معلوم کنند
احوال گور باشد وگور نیز در خود طلب کہ بشریت گور است **نظم ؎**

یعنی چو گور ریست واشتہ اند یعنی لب گور را فراموش مکن

بزرگے را پرسیدند ہل فی القبر عذاب فقال القبر کلہ عذاب۔
یعنی وجود آدمی ہمہ عذاب است حضرت رسالت این دعا بخواندے۔
اللہم انی اعوذ بک من عذاب القبر۔ ای من عذاب البشریۃ اہل
عذاب را در گورہا وکژدم وسگ وخوک وآتش کہ وعدہ کردہ اند بہ تمثل نمایند کہ این
ہمہ در دل آدمی است واہل رحمت را در گور باغ وجوے وگلہا ومیوہا نیز بہ تمثل
نمایند کہ این ہمہ در دل آدمی است چہ نفس آئینہ خصال ذمیمہ است وعقل و دل آئینہ
خصال حمیدہ است قال علیہ السلام القبر روضۃ من ریاض الجنان او
حفرۃ من حفر النیران سر این معنی است۔

تمثیل دیگر۔ محبوبان روزگار منکر ونکیر را دو فرشتہ دانند متشکل شدہ کہ در

تمثل را نہایت نیست استشہاد آن چندے نبشته در شمائل شد رموزش تا شوی مدرک
رساله سر الله - چون حق تعالیٰ خواہد در دلے اخلاق خود پدید آرد خود را
به تمثل روح قدسی نماید -

قول خدمت خواجه - چون حق تعالیٰ بنده را کشف روح روزی کند آن
روح را به تمثل بدو نماید -

معارف مولانا روم - حق تعالیٰ انوار جمال خود بر شیشہائے ارواح
تجلی کرد و شیشہائے ارواح را بصورت قالب ہر یکے موجود گردانید و با نوار جمال
خود مقتبس کرد و ازان انوار شیشہائے ارواح دست و پا و سر پدید آورد و آن دست و پا
و سر ازان شیشہائے ارواح را باشد به تمثل انوار جمال را دست و پا و سر نسبت -

منه تمثیل دیگر - ہر که ذرۂ ازان مقامات دید او را از و بستانند و چون
آن بے مقام شود یک لحظه از فراق و حزن با خود بنود و متمثل در تمثل بمقامے
رسد که ہفتاد ہزار صورت بر و عرض کنند ہر صورتے متشکل بر صورت خود بیند گوید
من خود یکے ام ہفتاد ہزار صورت از یک صورت چون ممکن باشد و ہمچنین ہفتاد
ہزار صفت در ہر تنے و موضعے درج و ممزوج و متمکن است و ہر صفتے و خاصتے
بصورتے و شکلے تمثل کند مرد چون آن اوصاف بیند بداند که خود او ست و از
خود نیست ولیکن از وست -

کتاب قصص الانبیاء - حضرت موسیٰ ہفتاد صورت ہمچو خود را بدید عصا بر دست
کرده ارنی میگفتند عرضه داشت کرد الٰہی ایشان کیستند فرمان شد که ہم تو ئی
که می بینی ای موسیٰ تو ہنوز خود را نشناخته میخواہی که مارا به بینی محققان تمثل چنین کرده
اندکه آفتاب یک ذات است اگر در طشت آب به بیند و در صد ہزار
خانه به بیند ہمه جا بنماید و او یک ذات است -

ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر دوستان او چون او را ببینند در بهشت باشند و چون نه بینند خود را در دوزخ دانند اولئک ینادون من مکان بعید. مر اهل بصیرت را این دوزخ تمام است که وحیل بینهم و ما یشتهون. این بعد از حضرت عزت دوزخ الست امروز محجوبان میدانند که عذاب با آتش باشد چون بعالم الیقین رسند بعلم الیقین بدانند که دوزخ و آتش معنوی و نعیم بهشت معنوی چه باشد کلا لو تعلمون علم الیقین لترون الجحیم شرح آن دوزخ است و بندگان خاص را در بهشت خاص برند که فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی درین بهشت با ایشان خطاب شود که از من چیزے بخواهید گویند الهی ما از تو فنا و بیخودی میخواهیم شربتے از شراب وصلت و قربت در کام نها و ایشان چکانند شرابا طهورا سر این معنی است حدثنا از اعضاے محدث ایشان برگیرند و از بعد حدث بقرب طهارت رسانند علمائے محقق آنرا آب طهور خوانند وانزلنا من السماء ماء طهورا وسقیهم ربهم شرابا طهورا اینجا معلوم شود بهشت و دوزخ معنوی این است چنانچه فرموده اند ودونه العشق هو الطریق ودونه المعشوق هو الجنة والفراق هو النار والعذاب مر اهل معنی باید که این صفات خود را بتمثل فهم کند و نداند که غیر است ان خود او باشد و از و باشد.

تمثیل دیگر سهل عبد الله گفت حضرت رسالت بقالب در کسوت بشریت بطریق تشبیه و تمثیل متعلق شود و اگر نه قالب حضرت مصطفی نور بود و نور با قلب چه نسبت دارد ولقد جاءکم من الله نور دیگر نور بودے و قالب بودے و تریهم ینظرون الیک وهم لا یبصرون بیان با خود نداشتے و اگر قالب بودے چنانکه از این من و شمت چرا سایه نداشتے چنانکه ما داریم کان یمشی ولا ظل له سر این معنی است و اگر قالب او چون قالب من و تو بودے چشمهائے آب از

یک لحظه بهزار شخص چون توانند رسید ابو علی بیان این خوب طریق کرده است المنکر هو العمل السیئ و النکیر هو العمل الصالح. گفت منکر گناه باشد ونکیر طاعت قال علیه السلام انما هی اعمالکم ترد الیکم و در تفسیر است مومنان را مبشر و بشیر باشد و مسلمانرا منکر و نکیر و مبشر و بشیر هم ایشانند فاما چون برائے عذاب آیند منکر و نکیر باشند و چون برائے رحمت آیند مبشر و بشیر باشند و وقت سوال جان بر ناف بنده دارند و بعضے گفته اند جان در مقابل دارند و بعضے گفته اند جان در قالب در آرند۔

تمثیل دیگر۔ صراط نیز درست و ان هذا صراطی مستقیما ابن عباس گفت دوزخ صراط شرع است هر که در دنیا بر صراط مستقیم ماند بر صراط حقیقت مستقیم آید و هر که راه غلط کرد حقیقت خود را گم کرد صراط نیز در باطن امر داست و میزان نیز درست و آن عقل است لقد ارسلنا رسلنا بالبینات و انزلنا معهم الکتاب و المیزان این میزان عقل باشد که وزن جمله بدان قسطاس در باطن مستقیم باشد قال علیه السلام مثل الصلوة المکتوبة کالمیزان من اوفی استوفی و در حدیث اشارت بدان است که دو پله میزان ازل و ابد باشد هر چه در ازل داده باشند در آید همان باز ستانند و این کلمه در خور فهم هر کسے نباشد و بهشت و دوزخ هم در باطن است و هر کسے را بقدر مرتبه او چنانکه در دنیا جمله خلایق روز و شب خوردند در بهشت یک بهشتی در یک ساعت آنقدر خورد و طعام بهشت یکے باشد و ذوق هفتاد طعام در او بود و هفتاد نوع حلاوت در وی بدان این بهشت عوام است که بیان درجه و ماکولات و حور و باغات کرده اما محبان خدا را جنتے دیگر است جز این بهشت چنانکه حق تعالی در شب معراج مصطفی را از آن بهشت خبر داد و گفت اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت

اتحاد حاصل آمدے و غیر ذات ہم نیست کہ غیریت لقد والہی بود فاما صفات قائمات
توآن گفت

تمثیل دیگر حضرت رسالت خواص امت را بدین خبر آگاہ میکند ایاکم
والنظر الی الامارد فان لهم لونا کلون الله و محل دیگر فرمود رایت ربی
لیلة المعراج علی صورة شاب امرد قطط این نیز در عالم تمثل
است تفکر ازین مقام خیز و عایشہ رضی اللہ عنہا فرمود کان رسول اللہ دایم الفکر
طویل الحزن این معنی نیز در تمثل دیدن بود۔ **مولف راست** ؎
چو اسرار تمثل کشف شد از عون حق بر دل   درین صورت معانی لقا و رنیش ہم دان

بیان سی و دوم

معانی لقا و رویت و اسرار و رموز آن

تفسیر غریب ۔ لقا در حق مومنان بمعنی ملاقات و دیدار و موت است
و در باب منافقان جزا و حساب است قولہ تعالی فمن کان یرجو لقاء ربه
فلیعمل عملا صالحا اینجا ملاقات و دیدار مراد است فاما معنی دیگر بر دو نوع
است در دنیا دیدار بہ یقین سر باشد و در آخرت بہ بر داشتن حجاب خواص را
امروز بچشم سر دیدار بہ باطن است فردا آنجا عام و خاص را بچشم سر ظاہر خواہد شد

معارف مولانا روم ۔ لقا اللہ را بنور روح ثانی توان دید و آن قدسی
است و غیر مخلوق است و دید تجلی جمال اللہ است چہ نور اول مخلوق و مظہر
درگاہ و نور ثانی مظہر جمال اللہ است۔ **نظم** ؎

چون روح در نظارہ فنا گشت این بگفت   نظارہ جمال خدا جز خدا نکرد
اخص لقاء اللہ در دنیا ہم ببینند لہذا حضرت موسیٰ نور لقا بود کہ وید انی آنست

انگشتان او روان نشدے واز خوی او لولو و مروارید چگونه شدے ای عزیز دانی
چرا سایه نداشت هرگز آفتاب را سایه دیده سایه صورت ندارد اما سایه حقیقت
دارد که چون آفتاب عزت از عالم قدم طلوع کرد بعالم وجود سایه او این آمد که
سراجا منیرا۔

تمثیل دیگر۔ قال النبی صلی الله علیه وسلم رأیت ربی لیلة المعراج
فی احسن صورة با عایشه گفت شب معراج حق را دیدم یعنی بذات و امیر المومنین
ابوبکر و ابن عباس را قرمود بدیدم به تمثیل عایشه از حضرت نشان میدهد که من زعم
ان محمدا رای ربه فقد اعظم علی الله الفریة۔

تمثیل دیگر۔ امام ابوبکر قحطبین میگوید رایت رب العزة علی صورة امی
یعنی خدا را بر صورت مادر خود بدیدم دانی که کدام ام است النبی الامی میدان
وعنده ام الکتاب میخوان و آنکه حضرت رسالت فرمود ان الله خلق ادم علی
صورته نیز تمثیل است لا علی سبیل التمثیل والتشبیه۔

تمثیل دیگر۔ تلذذ یافتن و خبر و ادراک و کیفیت از ذات باری تعالی
گفتن محال است قا بیننده را از بینندگی بستانند چون بیننده نماند که می بیند
پس هرگاه که خواهد که جلوه گری کند خود را بدان صورت که بیننده بود به تمثیل بوی نماید حضرت
رسالت میفرماید درین مقام شب معراج دیدم که نورے از حق متجلی شد و نورے
از من برآمد هر دو نور یکجا شد وصورتے پدیدا پدید آمد این صورت ازان سوق باشد که
یباع فیها الصور۔ چند وقت درین متحیر مانده بودم نور حق بخود نتوان دید که مردم را
از خود بستانند۔ لا تدرکه الابصار وهو یدرک الابصار شعاع آفتاب توان
دید که نوازنده است وعین آن نتوان دید که سوزنده است این مسئله عظیم مشکل
است که صفات حق تعالی عین ذات نیست اگر جمله صفات عین ذات بودے

وبے کیفیت وبے جہات ستہ وبے ادراک وخص در دنیا بچشم جان بینند وآن بخواب
ومراقبہ باشد کما قال علیہ السلام من رآنی فی المنام فقد رأی الحق وجاے دیگر
فرمود رأیت ربی فی المنام البارحة ورأیت ربی فی المنام علی احسن صورة
وآنرا مشاہدہ گویند اوحی اللہ تعالی الی عیسیٰ یا عیسی تجوع ترانی

قول سلطان ابراہیم ادہم

رأیت اللہ مائة وعشرین مرة
وسألته عن سبعین مسئلة اظہرت منہا اربعة فانکرہا الناس فاخفیت الباقی
بعضے صحابۂ کرام ومشایخ کبار حق تعالی را در خواب دیده اند امام اجل محمد ترمذی
ہزار بار حق را بخواب دید وہر بار گفت از زوال ایمان می ترسم ہر بار فرمان میشد
میان سنت وفریضہ بامداد چہل یکبار بگو یا حی یا قیوم یا بدیع السموات والارض
یا ذا الجلال والاکرام یا الہ الا انت اسألک ان تحیی قلبی بنور
معرفتک ابدا یا اللہ یا اللہ. فاما بچشم سر در آخرت بغیر کیف وکم باشد نظم لامیہ
یراہ المؤمنون بغیر کیف وادراک وضرب من مثال معنی ادراک
دریافتن باچگونگی وکمیت است لا تدرکہ الابصار یعنی در نیابند اورا
ابصار باچگونگی وکمیت نظم -

شنیده ام که جمال تو دیده اند بسے — وے چنانکہ توئی آنچنان ندید کسے

مہتر موسیٰ رویت در دنیا خواست کہ رب ارنی انظر الیک اگر رویت
حق در دنیا غیر ممکن ومحال بودے مہتر موسیٰ رویت در دنیا نخواستے کہ محال
طلبی معصیت است واو معصوم بود وآنکہ فرمان شد کہ لن ترانی یعنی در آنجا ایں
ادراکہا در دنیا نہ بینی ونفرمود کہ من دیدنی نہ ام دیدنی ہستم فاما در آخرت این ہمہ
براہین در اثبات رویت است برائے نفی قول بد مذہبان فاما آنکہ مہتر موسے بیہوش
افتاد وکوہ پارہ پارہ شد آن اثر تجلی جلال بود کہ اذا نظر الی الجبال ذابوا

نار لعلی اتیکم منها بقبس او اجد علی النار هدی سر این معنی است چون
مهتر موسیٰ نزدیک آتش رسید آواز شنید انی انا ربك فاخلع نعلیك۔ آدمی
شایسته لقاء الله در دنیا وقتی شود که از عناصر سفلی و علوی و کواکب و افلاک بگذرد
فاما لقا که بمعنی موت هم آمده است کما قال الله تعالی عز وجل فمن کان یرجوا
لقاء الله فان اجل الله لات بدرستی که موت آمدنی است چون موت آمد
لقا حاصل شد پس موت سبب لقا شد الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب
رمز این معنی است و قال علیه السلام من احب لقاء الله احب الله لقائه ۔

مولف راست

دارم ہوس مردن خود بہر لقا نیست   بر مردن خود گرچہ کسے را ہوسے نیست

فاما لقا که در حق کافران و منافقان است بمعنی حساب و سزا است قوله
تعالی فذوقوا بما نسیتم لقاء یومکم هذا و جائے دیگر فرمود واما الذین
کفروا وکذبوا بآیاتنا ولقاء الآخرة یعنی بچشند ایشان بدانچه فراموش
کرده اند روز حساب و جزا را و دروغ پنداشته اند دیدار آخرت را۔
روح الارواح ۔ فردا هر کسے را لقا چنان نمایند پندارد که بیین من بینم و
اگر داند که دیگرے هم می بیند قدر خطره بعد بود در مناظره مکتوبات
عین القضات ۔ اول نفی است بعده اثبات بعد اثبات اثبات اثبات بود
محو شود و بعد محو محو محو لقا روی دهد آن لقا هم حجاب بود ۔ قوت القلوب ۔ ان
لقاء الله متفرق بین صفات افعال الله و صفات ذاته معنی رویت
دیدن است و دیدن حق تعالی در دنیا و آخرت بنص و احادیث و افعال صحابه
و اولیاے اخص من جمیع المسلمین و المسلمات و المومنین و المومنات را جائز
و ممکن است عام مومنان در عقبی بچشم سر بینند و خواص در دنیا بدیده دل بغیر چگونگی

ای دوست حجاب تو کسی نیست توئی　　واندر رهِ تو خار و خسے نیست توئی
رسالہ عین القضات ہمدانی۔ رایت ربی بربی ولولا ربی لما قدرت علی رویت ربی۔
قول ابوالحسن۔ ما رای ربی احد سوی ربی ندید حق را کسے جز آنکہ حق خود را دید یعنی جز او کسے او را ندید۔
رسالہ خواجہ ابوسعید ابوالخیر شیخ گفت عزیزے مرا پرسید کہ حق را کجا یابم گفتم کجا جستی کہ نیافتی اگر قدم صدق را در راہ طلب او نہادہ و در ہر چہ نگاہ کنی او را بینی۔ نظم ؎

تو راہ نرفتہ ازان نہ نمودند　　ورنی کہ زد این در کہ برو نکشودند

تفسیر امام زاہد۔ تا نگوئی کہ خدا را در بہشت بینند بگو کہ از بہشت بینند چہ تو در مکانی و او منزہ از مکان است او را در لامکان بینی۔
روح الارواح۔ فردا تو او را بینی و یا او خود را از تو بیند ہر دو حق است و این محقق است فردا چون رویت شود حق تعالیٰ اول بندگان خود را سلام گوید سلام قولا من رب رحیم۔ ترا این معنی است۔
قول المحقق۔ حلاوت رویت براندازہ شوق ہر کسے باشد بعضے راہم از دنیا شتاق برند این کار عظیم است و بعضے را بعنایت خود در عقبیٰ شوق دہند
رسالہ میران سید علی ہمدانی۔ دوزخیان را خطاب شود۔ اخسئوا ما کثون ایشان از لذت آن خطاب وحشت و عذاب دوزخ را فراموش کنند۔ رسالہ غوث الاعظم۔ قال لی یا غوث لا وحشت ولا حرقت فی النار بعد الخطاب لا ھلھا نا کش و سوزش ایشان از فراق آن خطاب باشد نہ از عذاب۔ مولف را ست ؎

سر این معنی است **نظم** ؎

آن عقل کجا که در جمال تو رسد / وآن روح کجا که در جلال تو رسد
گیرم که تو پرده برگرفتی ز جمال / آن دیده کجا که در جمال تو رسد

معارف مولانا روم۔ آدمی شایستهٔ رویت در دنیا وقتی شود که چنانچه از علوی سفلی شده است باز از سفلی علوی گردد قوله تعالی منها خلقناکم وفیها نعیدکم ومنها نخرجکم تارة اخری سر این معنی است فاما رویت در عقبی برین صفت باشد که حضرت رسالت فرموده است ستراون ربکم کما ترون القمر لیلة البدر لن ترون روز قیامت است این خاص وعام را باشد فاما اخص را در دنیا وآخرت بود۔

رسالہ غریب۔ رویت بر سه نوع است یقینی ومشاهده وعیانی یقینی جمله مومنان دارند یعنی میدانند که حق تعالی حقیقت است وخواهم دید این قسم عوام است فاما مشاهده خواص را باشد که هم در دنیا بچشم دل حاصل شود کا نه یراک وعیانی فردا باشد که بچشم سر ببیند۔

رسالہ غوث اعظم۔ یا غوث من سالنی عن الرویة بعد العلم فهو محجوب بعلم الرویت فمن ظن ان الرویة غیر العلم فهو مغرور برویت الرب۔

مسئلہ۔ یا غوث لا تنظر الی الجنة وما فیها ترانی بلا واسطة ولا تنظر الی النار وما فیها ترانی بلا واسطة۔ حق تعالی انسان را خطاب کرد که الم تر الی ربك یعنی آیا نه بینی سوی پروردگار خود ای عزیز اگر نظر داری بنگر واگر گوش داری بشنو سخنش ؎ او با همه در جمال وچشم همه کور به او با همه در حدیث وگوش همه کر میان تو وپروردگار تو هیچ حجاب نیست اگر حجاب بودے الم تر نفرمودے حجاب همین تو ئی نظم

چشم ۲ ذ ۲ صح ۲ التجلی فا القلب و ۲ العین واحد۔

روح۔ ای درویش کبریا رداے اوست و عزت صفتش وجلال حق او فرداکہ دیدہا کشادہ شود وحجابہا برخیزد وا ورا بہ بیند سجدا حجاب عزت بر نخیزد در

تم القسم الثانی۔

زان لذت کلام جہنم شود نعیم — کفار را خبر نبود زآتش جحیم
لیکن ز سوز فرقت و شوق خطاب حق — باشند در عذاب و شداید مدام الیم

ونیز مسلمان را در بہشت عذاب باشد چند روزے که رویت نشود و بار چون رویت شود عذاب بخیزد نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ سر این معنی است۔

رسالہ سر النبی۔ چون حضرت رسالت در معراج بمقام نور سیاہ رسید که آن نور جلال بود متحیر ماند و از مہابت آن محو شد چنانچه قطرۂ آبے ہرتا یہ تافتہ افتد بعدہ قطرۂ سپید که آن نور جمال است در کام رسول اللہ چکانید ند بواسطہ قوت آن حیات یافت و رویت شد که بے دیدن آن نور رویت ممکن نشدے ہر گاہ که حضرت عزت در حق بندہ عنایت ارزانی فرماید و خواہد ہم در دنیا رویت کند اول باطن او را بدین نور منور گرداند تا بصفت جلال و جمال موصوف گردد بعدہ رویت شود این ہم بہ تمثل است و در قیامت ہم بصفات جلال و جمال رویت ممکن شود وے بے تمثل۔ مولف راست ؎

تمثیل آن بدنیا بعد از نماز عصر — در آب حوض و لیکن بیبین ملاقتاب
بنگر بچشم جسم سوئے ذات روشنش — کز اعتدال آرد دیدنش نہ دیدہ تاب

رسالہ طوالع۔ ترا حق تعالی نہ برائے آن در وجود آوردہ است که ترا به بیند چه تو معلوم علم او بودہ او ترا پیش از تو دیدہ است پس ترا برای آن در وجود آوردہ است که تو او را بہ بینی باید که بصد نیاز و عجز و بندگی که بر در او جبہہ سائی و بیچارہ وار بر در او بایستی شاید که جمالش توانی دید۔

روح الارواح۔ بعضے صحابہ پرسیدند یا رسول اللہ حق را بچشم دل دیدی یا بچشم سر حضرت رسالت فرمودند چون جلال آشکارا گشت چشم دل شد و دل

زاید است چه وجود موجود بے قالب ما است وذات ما روح ما است وہمچنین وجود
حق واجب الوجود است کہ عدم برا ورو انبود وذات ہستی است کہ جمیع اشیا
بخاصیت ہستی حق ہست است۔ معالم۔ وجود پنج است ذاتی وعینی وعقلی
ولفظی وخطی ذاتی مخصوص بحق تعالی است کہ واجب الوجود است نہ زیادت شود
نہ نقصان وعینی مخصوص بعین حق است وسہ دیگر عقلی ولفظی وخطی مشترک است
میان حق وبندہ۔
جاوید نامہ عین القضات۔ واجب الوجود آنست کہ ہمیشہ بود وہمیشہ
باشد وآن وجود حق تعالی است وممکن الوجود آنست شاید باشد شاید نہ باشد و
ممتنع الوجود آن وجود وجود ندارد وممتنع زان گویند کہ بواسطۂ بے وجودی این اثبات
وجود حق میشود چہ وجود سایہ از وجود آفتاب است تا آفتاب نباشد سایہ نباشد
ونیز غیرے وجود اللہ نیست۔
قول متکلم محقق۔ موجودات سہ قسم است یکے واجب الوجود کہ آن ذات
باری تعالی است و دوم وجود انوار وارواح وعالم آخرت کہ زیادت شود و
ہم نقصان۔
عقیدہ مولانا حافظ الدین۔ وجود بر سہ نوع است واجب الوجود و
جایز الوجود و ممتنع الوجود۔
شرح منطقی۔ واجب الوجود لا یجوز عدمہ وجایز الوجود یجوز وجودہ وعدمہ
وممتنع الوجود ما لا یجوز وجودہ اصلا۔
زبدۃ الحقائق۔ وجود حق تعالی یکے است وحقیقی است ووجود جمیع
موجودات علوی وسفلی بخاصیت وجود اللہ در عالم موجود می نماید فاما بہ حقیقت
وجود دلالت میکند او ست کہ او ست وہرچہ ہست بدو ہست است ونیستی غیری

قسم سوم

در اوصاف وجود ذات بے کیف وکم حضرت الوہیت وچگونگی موجودات دیگر وبیان ازل وآزال وابد وآباد ولطایف وغرایب امر وحکم وقضا وقدر وبنیان صفات وجودی وذاتی وملکی وملکوتی نبوی وجلالت وعظمت حضرت مصطفوی واظہار انواع انوار عنصر مقدسہ بارگاہ رسالت وحرمت وحشمت امت سلطان نبوت

بیان اول

اوصاف وجود وذات بیچون حضرت عزت وچگونگی موجودات دیگر

قواعد در علم الہی کہ لہ وجود عین ذاتہ فاما عند المتکلمین وعند المحققین زاید علی الذات کوجودنا علینا یعنی چنانچہ وجود ما بر ذات ما

حضرت عزت است۔

شرح مشقق ۔ الازلی من لا بدایت لوجوده والابدی من لا نہایة لوجوده

روح الارواح ۔ ازل و ابد ولایت اللہ تعالی است علم خود را ولایت ازل داده وحکم را ولایت ابد عطا کرده۔

منہ ۔ قلب کردن جواہر ازل بہ ابد انجانب ازین جانب ہمان است وازینجانب ہمان جانب ہمان چنانچہ خلق از چوب مار ساختن عاجز است از مار چوب کردن ہم عاجز است۔

تمہیدات عین القضات ۔ ازل و ابد دو گفته اند ہرچه در ازل داده باشند در ابد ہمان باز ستانند ازل آمدن محمد است از خدا تعالی بخلق و ابد عبارت از شدن محمد است باحق۔

تنزیہہ المکان ۔ ازل ماضی زمان ارواح وملایکه است و ابد مستقبل زمان ارواح وملائکه ازل و ابد نامتناہی است وارواح وملائکه متناہی پس متناہی نامتناہی را محیط نتواند شد و ازل و ابد زمان حق را یک نقطه است و نزدیک حق ازل از ابد است و ابد از ازل بلکه نه ازل است نه ابد۔

منہ ۔ خدا تعالی جمله مکونات را بیک امر کن ایجاد کرده و آن کن فیکون است که با ازل و ابد محیط است۔

منہ ۔ حق تعالی ہمه مرئیات را بیک نظر از ازل تا ابد می بیند ہمچنین جمیع صفات ذاتی را از ازل تا ابد میداند۔

منہ ۔ انچه ازل است عینه ابد است و انچه اول است آخره ہمان است

منہ ۔ ام الکتاب زمان الہی است که بیرون دوران فلک است وام الکتاب از ازل و ابد برتر است وچاشنی از صفت قدم دارد وحضرت رسالت

ضرورت است چنانچہ ہستی حق ضرورت است فلاسفہ اینجا غلط خورند کہ نظر ایشان بحقیقت دلالت وجود نیفتاد وسعادت این نظر اہل معرفت و توحید را ارزانی فرمودند۔

رسالہ حاشیہ زبدہ۔ وجود حق تعالیٰ نور احد حقیقی است نورے کہ در فہم ما نگنجد و عقول ادراک نتوان کرد و نامحدود و نامتناہی است و از فوق و تحت و یمین و یسار و قبل و بعد و تجزی و تقسیم و تبعیض منزہ و مبرا است و آن نور ذات و وجہ و نفس دار د ہستی او نور است و وجہہ آن نور احاطت و عموم جمیع موجودات است و این ذات و وجہہ ہر دو مرتبہ نفس این نور است این نور عام است و بقائے ہمہ موجودات و مخلوقات ازین نور است و ہر ذرہ از ذرات موجودات را این نور محیط است و ان اللہ بکل شیء محیط۔ سر این معنی است پس ہر شئ کہ رو آرند توجہ آن نور کردہ باشند فاینما تولوا فثم وجہ اللہ برین حاکی است جملہ اشیاء قابل ہلاکت است مگر وجہ اللہ کل شیء ھالک الا وجہہ این نور است مولف راست۔

چو شد محقق وصف وجود حق چندین دو وصف کان ازل است و ابد گر بشنو

بیان دوم

لطائف ازل و ازل الآزال و ابد و ابد الآباد و اسرار و غرائب لم یزل و لا یزال

رسالہ جاوید نامہ۔ ازل بدایت ازلیات است و ازل آزال نہایت جبروت و لم یزل حقیقت ذات باری تعالیٰ است و بعض گفتہ اند ازل و ابد از اسمائے حق است چنانچہ گویند یا ازل و یا ابد و بعضے گفتہ اند از اوصاف

وآن یکے بیک چشم زدن است وجائے دیگر فرمود انما امرہ اذا اراد شیئا
ان یقول لہ کن فیکون اعتقاد سنت وجماعت آنست کہ اللہ تعالیٰ مرید
است بارادت قدیم ازلی وارادت قدیم موجبہ است یعنی حصول ہمہ مرادات
بدو مقرون بود بے درنگ یعنی جمیع موجودات کہ آفریدہ شدہ است بارادت
موجبہ وامر کن فیکون بود بے درنگ وآن کار را چہار چیز بباید تا حصول مرادات
بکمال نفاذ یابد کہ کارہائے اللہ تعالیٰ از نقصان منزہ ومبرا است وآن چہار چیز
لازمہ ارادت است اول مراد بروفق ارادت نہ کم ونہ بیش دوم بچند انکہ خواہد
چنانچہ مہتر آدم را فرمود بباش میان مکہ وطائف چہل ہزار سال خمرت طینت
آدم بیدی اربعین صباحا سر این معنی است وآسمان وزمین را بشش ہزار سال
آفرید چنانچہ فرمود فی ستۃ ایام۔ وان یوما عند ربک کالف سنہ۔ وروز
قیامت قیاس پنجاہ ہزار سال باشد فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ
سیوم وقت است کہ بدان وقت آن کار پدید آید بدان وقت کہ خواست
پیدا کردہ نہ کم ونہ بیش چہارم جائیگاہ کہ از ینجا پدید آید وقادر بود برآنکہ بیک لمحہ
پیدا آوردے فاما خلاف حکم بودے ای طالبان حقایق اشیا وجویندگان
معرفت غواص اسرار این معنی وار قعر بحر معرفت نیست چہ ارادت وقدرت
وعلم وحیات صفات ذاتی است معرفت این کرا مجال۔

رسالہ روح۔ امر تازیانہ میزند وحکم عنان میکشد چکنند خلاف محکوم بہ
نتوان کرد فردا دشمنان را از امر خطاب آید ودوستان را از حکم امر را خصم
بیگانگان کند وحکم را شفیع بیگانگان دوستان در شفاعت کسے در نیایند
ایشان خود شفاعت کردہ دوستی اویند فاما سبب جلوہ گری عظمت حضرت
رسالت فرمان شود یا رسول اللہ شفاعت کن۔

در معراج از ازل و ابد برتر آمد در ام الکتاب هرچه ازل و ابد است موجود و مرقوم است ولوح محفوظ چیزے بے نسخه اندک از ام الکتاب است و بر ام الکتاب جز حق تعالے ہیچکس را اطلاع نیست آنچه در لوح محفوظ است محو و اثبات پذیر و یمحو اللّٰه ما یشاء و یثبت اشارت بر آنست فاما آنچه در ام الکتاب است آنرا محو و تبدیل نیست

منه۔ زمانیکه بفلک و کواکب نسبت دارد حق تعالیٰ دران زمان نیست وآنکه آن زمان را زمان اللّٰه گویند از راه اختصاص و تشریف گویند چنانچه بیت اللّٰه و ناقة اللّٰه و روح اللّٰه و جز آن۔

رساله اسرار الابرار ابوسعید۔ وقتے پیش ابو العباس قصاب دو نفر آمدند یکے گفت یا شیخ اندوه ازل و ابد تمام تراست دوم گفت شادی ازل و ابد تمام تراست شیخ فرمود در منزل گاه من نه اندوه ازل است و نه شادی ابد لیس عند ربکم صباح و مساء شادی و اندوه صفت تست و آن محدث است و ازل و ابد قدیم است و محدث را بقدیم راه نیست۔

رموز الوالہین۔ یکے گفت از ابد می ترسم که چگونه باشد صاحب گفت من از ازل می ترسم که هرچه در ازل رفته است در ابد همان خواهد بود۔

مولف راست ؎

سر ازل و ابد چو تو بشنیدی … بشنو اکنون رموز حکم و امرش

بیان سیوم

غرائب معانی امر و حکم و قضا و قدر

حاشیه زبدة الحقایق عین القضات همدانی۔ قال اللّٰه تعالیٰ وما امرنا الا واحدة کلمح بالبصر یعنی آیت اینست که نیست کار ما مگر یکے

برامر نخواہند رفت و نہی روند پس مخالفت می شود میان امر و حکم۔

مسئلہ۔ حقوق بر سہ نوع است یکے حق عباد دوم حق حق سیوم حق این کس بر یکے حق عباد تا خصم خوشنود نہ گرداو انشود و حق حق اگرچہ خصم خشنود شود قاضی نگزارد تا تدارک نکند فاما حق این کس کہ بر غیرے باشد اینجا این کس مخیر است خواہ عمل برامر کند خواہ برحکم۔

قول اصحاب عشق۔ بعضے گویند کہ عشق مامور امر است و بعضے فرمایند امر مامور عشق است اینجا رمزے است دقیق و غمضے است لطیف فہم کن از صاحب تالیف۔ **نظم**

امر بر عشق آخر است آمر ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ امر مامور عشق اول دان

ہست بر تو ز اول و آخر ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ وانکہ عشق میانہ میگویند

قول محقق۔ عامہ مومنان مامور امر اند و کافۂ کافران محکوم حکم و در مامور بہ و در محکوم بہ اختلاف است از اولیائے حق احیانًا در اقوال و افعال خلاف مامور بہ پیدا می آید و آن روا باشد فاما خلاف محکوم بہ روا نباشد مہتر خلیل را کارد بر حلق اسمٰعیل راندن فرمان شد کارد در حلق نرفت و ہمچنین مہتر موسیٰ صاحب شریعت بود و مہتر خضر صاحب حقیقت موسیٰ از امر خبر میداد و مہتر خضر از حکم نشان میکرد میان ایشان صحبت درست نیامد صاحبان رسوم با خداوندان سلوک طاقت صحبت ندارند و ہمچنین شیطان را سجدہ کردن امر شد و حکم در ناکردن سجدہ رفتہ بود او حکم دید دیگران امر دیدند۔

مولف راست

چو شد محمد موجود از وجود احد ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ کنون شمائل ذات و وجود او گویم

مثل۔ فردا امر تخصیص بیرون آید و فضل در پناه خود آرد و امر تشنیع کند حکم شفاعت پیش آید شریعت دامن گیرد رحمت دست گیرد شفاعت کند حق تعالی هم میان امر و حکم میانجی شود آنگاه از تقاضائے امر خلاص یابد حکم ما فردا عزیزان خود را دران عالم گوید بر شما کار رها رفت هر چند که بظاهر اختیار کردید بحکم تکلیف ولیکن بحقیقت اضطرار کردید بحکم حکم ما پردهٔ اختیار تو بحکم شرع بر روی حکم پوشیده بودیم امروز هدان پردهٔ اختیار ننگریم بدان حکم نگریم حکم ما رنگ خداوندی ما دارد چون روی بتو نهد رنگ تو گیرد۔

مثل۔ فردای قیامت درباب بندگان عاجز و درمانده بعنایت فرمان شود که ای علم تو با امر ده وای امر تو بحکم ده وای حکم تو بمن ده مؤلف راست

هر چه برخود حواله کرد کریم — لطف و احسان او یقین است عمیم
ما عجیز و نحیف و وافر ذنب — او شفیق و رؤف و بر و رحیم
امر چیران و علم یافت رواج — حکم هم شد بماند عون قدیم

مثل۔ هر امریکه بر تو فرستاد عبودیتی طلب کرد و هر حکمیکه بر تو راند از دل تو آگاهی خواست۔

رموز الواهیین صاحب تالیف۔ امر و حکم باری تعالی مشترک است میان عام و خاص و اخص در امر عبادت و امور شرعی هر سه طائفه مامور اند و انقیاد و امتثال می نمایند چنانچه صوم و صلوٰة و زکوٰة و حج فاما اخص در بعضے محال عمل بر حکم کنند وقتیکه ایشان را کشف ارادت امر و حکم حاصل شده باشد بعضے جایگاه حکم موافق امر است چنانچه حکمے رفته بود که از یکے طاعت و عبادت و خیرات و مبرات در وجود خواهد آمد و از و در وجود آمد و بعضے جایگاه خلاف امر است مثلاً امر است که بر نهج شرعی روند و حکم رفته است که ایشان

فرمود۔ لعمرك انهم لفی سکرتهم یعمهون۔

وصف جلال عظمت وکمال حشمت۔ مقاصد۔ فی الکلمات

القدسیته انا و انت وما سواك خلقت لاجلك۔

منه۔ لولاك لما اظهرت الربوبیة اگر تو نمی بودی ای محمد آئینہ ما ربوبیت خود ظاہر نمیکردیم۔

روح الارواح۔ علویان ہمہ در عظمت وجلالت او متحیر و متغیر گشتند وسفلیان کمر خدمت او بر میان جان بستند وگفتند یا حبیب اللہ ما کلو خیم و سنگے ما را زبانے مخصوص است کہ کس نداند فاما چون کوس حضرت رسالت تو فرو کوفتند ما ہم زبان بگردانیدیم وبزبان تو تسبیح گفتن گرفتیم کہ سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔

منه۔ ای محمد در حضرت خود ثنائے ما گوئے کہ ما در حضرت خود ثنائے تو گوئیم ای محمد بگو قل هو الله احد کہ ما گوئیم محمد رسول اللہ اگر حرمت و حشمت تو نبودے در عرش خلعت الرحمن علی العرش استوی کے پوشانیدندی و اگر گاہ گاہ نظر تو سوی آسمان نیفتادے تشریف ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح کے در بر او میکردند و اگر عطاف جلال سلطنت تو بر رخسارۂ زمین نبودے دولت والارض فرشناها فنعم الماهدون کے یافتے۔

منه۔ ای محمد در ابد تو مرا و من ترا۔ انی جاعل فی الارض خلیفة خلعت دونان بود کہ از دوکان بزاز رندفاما عزیزان را کہ خلعت دہند از گردون خود کشند بگردن ایشان نہند نور آفتاب وضیائے قمر و زینت ستارگان برائے تست چون تو نباشی یکے را کور کنم و دیگرے را سیاہ و آن دیگران را فرو ریزم اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت سر این معنی است فاما

بیان چہارم

شمۂ از اوصاف وجودی و ذاتی حضرت مجتبیٰ و رمزے از شان عظمت و حشمت مصطفیٰ و تنوع انوار عنصر مقدسہ محمدی و عنایت والطاف صمدی در حق امتان محمدی و وصف اعضائے حضرت رسالت

روح الارواح۔ حق تعالیٰ روی محمد را فرمود قد نری تقلب وجھک فی السماء یعنی و دیگر برائے رضائے تو بر روی تو قبلہ از بیت المقدس گردانیدیم وچشم را فرمود ما زاغ البصر وما طغی یعنی میل نکرد چشم او بہیچ چیز جز سوے ما وگوش را فرمود قل اذن خیر لکم و آن صدق در اسرار حکمت بود و زبان را فرمود۔ فانما یسرناہ بلسانک یعنی آسان کردیم قران را بر زبان تو و بکشادیم اسرار و رموز آن بر دل تو و دست را فرمود و لا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک۔ حضرت رسالت جامہا بہ فقیرے دادہ بود و برہنہ شدہ و دستہائے مبارک بگردن داشتہ بکرم فرمان شد ہمچنین ہم مکن کہ برہنہ شوی و دستہا بگردن داری و سینہ را فرمود۔ الم نشرح لک صدرک و وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک یعنی کشادیم سینۂ تو و دور کردیم از تو گناہ و دل را فرمود ما کذب الفواد ما رای یعنی دروغ نبود ہر خوابیکہ دیدہٗ نزل بہ الروح الامین علی قلبک و ہرچہ مہتر جبرئیل بر دل تو فرود آورد یعنی قران و فرمانہا آن ہمہ درست است و پشت را فرمود الذی انقض ظہرک ورفعنا لک ذکرک یعنی بار گناہ و غم از پشت تو دور کردیم و برآوردیم ترا و یاد کردیم نام تو با نام خویش و پائے را فرمود طٰہٰ ما انزلنا علیک القران لتشقی و خلق را فرمود و انک لعلی خلق عظیم و عمر را

ای محمد تو کسی که نه مغربی و نه مشرقی تو قد من شجرة مبارکة . زیتونة لا شرقیة
ولا غربیة بل صمدیة غیبیة . مرغی از مملکت سلیمان رفت سلیمان گفت در
مملکت ما نقصان پدید آمد ندا شنید ای سلیمان چه مملکت بود که بمرغی کمال گیرد
مملکت مملکت محمد است که اگر صد هزار ملک مقدس پیش سرادقات او سر فرو
گزارد و دولت محمدی زیادت نشود و اگر صد هزار طاغی و عاصی لباس جفا پوشد
دعوت او را هیچ نقصان نبود.

منه . بر مهتر موسیٰ خطاب آمد اگر میخواهی که من بتو نزدیک باشم از کلام تو
و زبان تو از روح تو سوی نفس تو بر محمد صلوات بسیار گوئی.

منه . محمد رسول الله صورتاً آدمی بود و آدم حقیقتاً محمد بوده است
اول نور محمد بر قالب آدم تجلی شد بعده اسجدوا لآدم فرمان شد پس سجده نور محمد
را بود نه آدم را قال علیه السلام انا کالبدر و سائر الانبیاء کالنجوم
وعنه علیه السلام آدم و ما دونه تحت لوائی و عنه علیه السلام
یا عائشة انی فضّلت علی آدم بخصلتین کانت امرأته عونا علی المعصیة
وامرأتی عونا علی الطاعة و کان شیطانه کافر و شیطانی مسلم.

قوت القلوب . قال علیه السلام لو ادرکنی موسیٰ و عیسیٰ و لم
یومنا لا کبهما الله فی النار مردی در میان بنی اسرائیلیان دویست سال
بی فرمانی خدا کرده بود بعد مردن او بنی اسرائیلیان رفتند تا پای او گرفته بیرون
اندازند بر مهتر موسیٰ فرمان آمد که او را بشوی و کفن بپیچ و نماز جنازهٔ او بگذار موسیٰ
عرضه داشت کرد که او بی فرمان و عاصی بود و هیچ طاعتی نکرده فرمان شد همچنین
است فاما وقتی او توریت میخواند نام محمد دید و بوسید و بر چشم مالید برکت آن نام او را
بیامرزیدم.

آفتاب حقیقت کہ آنرا معرفت گویند در دل ہر مومنے نہان است فرو آشکارا کنیم۔

مسئلہ۔ ای محمد آسمان را ساقی تو کردیم وانزلنا من السماء ماءً طہوراً چون سحاب برخیز و ساقی بلطف باشیم و سقیٰہم ربہم شراباً طہوراً سِرّ این معنی است ای محمد ہمہ عالم طالب رضائے او ما طالب رضائے تو آنکہ رضائے ماجوید بداند کہ ازان ما است و ماکہ رضائے تو جوئیم بداند کہ ما ازان توایم۔

مسئلہ۔ پیش از حضرت رسالت ہمہ را نماز جز مسجد روا نبودے تا ما در نوبت حضرت رسالت زمین را مسجد ساختند تا ہر محلے کہ نماز کند روا باشد کما قال علیہ السلام وجُعلت لی الارض مسجداً۔

مسئلہ۔ ای محمد ترا کہ باسمان بردیم نہ برائے آنکہ آسمان را بتو نمائیم ما را درین سرے بود و آن اینست کہ جملہ خلائق و ملک و عرش و کرسی و بہشت و دوزخ و لوح و قلم ہمہ در بزرگی خود غرہ بودند و خبر بزرگی تو نداشتند خواستیم کہ بزرگی تو بدیشان نمائیم تا حضرت رسالت بہر کہ از ایشان می رسید می پرسیدند کہ این کیست حق تعالیٰ صفت میکرد کہ این کسے است کہ نام این متصل نام من است و ہیچ کسے بود از این بزرگتر نیست۔ چون رسول را دوزخ نمودند حضرت رسالت گفت کیفیت دوزخ این است و چندین ترس خلق ازین است اگر دوزخ بداند کہ در سرّ ما چہ آتش است نیست شود و چون بہ بہشت بروند گفت بہشت این است و امید خلق بدین است اگر بہشت بداند کہ در باطن ما چہ نعمت است بہشت ہباءً منثوراً شود ہرگز آتش دوزخ با آتش محبت برابر نباشد و ہرگز نعمت بہشت با نعمت معرفت برابر نشود۔

مسئلہ۔ ہر رسالتے کہ انبیائے گذشتہ را بود بمعرض نسخ و نقصان بودہ است مگر رسول ما را کہ پیغامبر آخرین بود آفتاب بمشرق آدم بود و مغرب بہتر عیسیٰ

ذات آدمؑ و زجاجہ نوح و زیتون ابراہیم و مصباح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم است ازان او را چراغ گفتند کہ سراجاً منیراً وقتے ام المومنین عایشہ رضی اللہ عنہا سوزن گم کردہ بود نمی یافت خواجہ عالم درآمد تمام خانہ منور شد پر روشنائی آن سوزن یافت و در ہر عضوے ظاہر و باطن رسول اللہ نورے بود و در موی نور جلال و در روی نور جمال در پیشانی نور سجود و در ابرو نور خضوع و در بینی نور خشوع و در گوش نور حق و در دہن نور صوم در لب نور شکر و در دندان نور صبر و در زبان نور ذکر و در صدر نور رضا و در دل نور معرفت و صفا و در سر نور ہیبت خدا و در روح نور شوق آمنہ والدہ حضرت رسالت گفت چون محمدؐ از من متولد شد نورا از من جدا شد کہ مشرق و مغرب منور گشت و در آن حال سر بر زمین نہاد و سجدہ کرد و روے جانب آسمان آوردہ گفت اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد انی رسول اللہ۔

تمہیدات عین القضات ۔ حق تعالی را صفتے است از جمیع بنی آدم پوشیدہ داشتہ آن صفت را اخص گویند کہ آن نور محمدؐ است قال علیہ السلام ان اللہ تعالی خلق نوری من نور عزتہ خلق اینجا بمعنی ظہور و بدو است۔

قول خواجہ خضر صلوات اللہ علیہ خلق اللہ نور محمدؐ من نور ذاتہ فصورہ وصلاہ علی یدہ فبقی ذلک النور فی یدہ اللہ تعالی مائۃ الف عام فکان یلاحظہ فی کل یوم ولیلۃ سبعین الف لحظۃ ونظرۃ یکسوہ فی کل نظرۃ نوراً جدیداً وکرامۃ جدیدۃ ثم خلق منہا الموجودات کلہا حق تعالی نور محمدؐ را از نور خود پیدا آورد و صد ہزار سال بر ید خویش داشت پس صد ہزار سال نظر بران نور کرد و ہر نظرے کرامتے و نورے جدید میداد بعدہ ازان نور جملہ موجودات و مخلوقات آفرید ہر گاہ نور محمدؐ از پرتو انوار الٰہ است

تمهیدات عین القضات حضرت رسالت را باصحابه ظاهر صورتی
دستی و شخصی و بشر و بشریت می‌نمودند از آن سبب قل انما انا بشر مثلکم گو با بیند ند
و کفار گفتند مال هذا الرسول یاکل الطعام و یمشی فی الاسواق ایشان
ظاهر رسول را دیدند نه حقیقت او و تراهم ینظرون الیک وهم لا یبصرون سر
این معنی است فاما اصحاب بصیرت را حقیقت محمد می‌نمودند قد جاءکم من الله
نور ذا اینجا محمد را نور خواند اگر درین حالت و درین مقام محمد را بشر خوانند کافر شوند
کافران گفتند ابشر یهدوننا فکفروا حضرت رسالت از اینجا فرموده لست
کاحد کم کفار همین مجرد دانستند لاجرم کافر شدند اورا جز این بشریت حقیقت دیگر
است نظم

آزاده نسب زنده بجان دگر است	وآن گوهر پاک او ز کان دگر است
کوران برونی و درونی این سر	کی بشناسند که این جهانی دگر است

صفت تنوع انوار حضرت رسالت بتفسیر حقایق ابن عباس

الله نور السموات والارض مثل نوره کمشکوة فیها مصباح المصباح
فی زجاجة. این اشارت بمصطفی است که خلقتش نور بود و خلعتش نور و دلالتش
نور و هو فی ذاته نور مهتر جبرئیل را فرمان شد که از روی زمین قبضهٔ خاک برگیر آن
قبضه پرده بود و نور محمد دران قبضهٔ خاک تعبیه بود واست فرمان شد آن نور را
بهفتاد هزار حجاب بپوشند تا روشنائی ماه و آفتاب ناپدید نشود بعده آن نور را
بجائی که تربت محمد است بیامیختند و آن نور محمد در جمله ذریات آدم ودیعت
نهادند و در پیشانی مهتر آدم آن نور تلالو میکرد آدم را که اینجا آوردند برائی آنکه آن
نور آشکارا گردد و چون آدم از جهان رفت آن نور بجبههٔ مهتر شیث آمد همچنین تا
آنکه ندائی قد جاءکم من الله نور در دادند یک قول این است که مشکات

لسان صدق فی الآخرین یعنی الہی ذکر من بر زبان امت محمد رسول اللہ تازہ گردان
و دیگرے گفت اللہم اجعل لی من امة محمد۔

مسئلہ۔ مہتر خضر از حضرت رسالت این حدیث شنید کہ خلق اللہ من
نور بہائہ سبعین الف رجل من امتی وا قامہم فوق العرش والکرسی
فی حضرات القدس لباسہم الصوف الاخضر وجوہہم کالبدر
الليلة من الہلال صورہم کصورة المرد والشبان الحسن وعلی
رؤسہم شعر کشعر النساء فقاموا متواجدین والہین منذ
خلقہم اللہ تعالیٰ ان انینہم و ازیز قلوبہم یسمع اہل السموات
والارض وان اسرافیل قائلہم و منشدہم وجبرئیل خادمہم و
متکلمہم واللہ انیسہم وملیکہم وہم اخوانی فی النسب ثم
بکی واطرق راسہ ملیا ثم قال واشوقاہ الی لقاء اخوانی۔

روح الارواح حق تعالیٰ مہتر موسیٰ را کرامت داد تا قوم او بدریا گذشتند کہ
دامن ایشان تر نشد محمد رسول اللہ را کرامت داد تا امت او بدوزخ گزرند دامن
ایشان گرم نشود و نہ سوزد۔

مسئلہ۔ حضرت باری تعالیٰ چون قلم آفرید فرمان شد بنویس مہتر آدم را پیدا کنیم
است او گناہ کند و ایشانرا عذاب کنیم ہمچنین امت ہر پیغامبرے را سزا و جزا نوشتن
فرمان می شد تا کار بنوبت خواجہ عالم و امت او رسید فرمان شد بنویس آن قدر
گناہ کہ ہمہ امتان جمیع پیغامبران کردہ بود ندامت محمدان مقدار گناہ تنہا کند قلم
بلرزید کہ برائے ایشان چہ عذاب خواہد شد فرمان آمد کہ بنویس امة مذنبة
و رب غفور قلم از ہیبت این خطاب بشگافت و دوشق شد۔

مسئلہ۔ حق تعالیٰ شش کار باین امت کرد کہ با آدم نکرد یکے آنکہ آدم را

مخلوق نشوان گفت ظہور گویند۔

صفت امت حضرت رسالت وفضیلت وعنایت درباب این امت بطفیل وواسطہ عظمت وجلالت محمد علیہ السلام

قال اللہ تعالیٰ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔

رسالہ عقیدہ قدسیہ قریشی۔ یعنی امت حضرت رسالت بہتر از امتان سابقہ است چہ این امت بیرون آوردہ شدہ است از دیگر مردمان بامر معروف ونہی منکر وعلماء ومشایخ امت مصطفےٰ قایم مقام انبیا اند کما قال فی الکشاف علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔

قول محقق۔ من امر بالمعروف ونھی عن المنکر فھو خلیفۃ اللہ فی الارض وخلیفۃ کتابہ قال علیہ السلام سیبلغ ملک امتی بروبیت لی الارض فاریت مشارقھا ومغاربھا یعنی سرانجام برسد ملک امت من۔

تمہیدات عین القضات۔ قال علیہ السلام ان لا عرف اقواما ھم منزلتی عند اللہ ما ھم انبیا ولا شھداء یغبطھم الانبیاء والشھداء کما انتھم عند اللہ ھم المتحابون فی اللہ یعنی جماعتے از امت من مرا معلوم کردند کہ منزلت ایشان بہ نزد خدا تعالیٰ ہمچو منزلت من باشند و ایشان پیغامبران وشہدا نباشند بلکہ انبیا وشہدا را غبطت وآرزوی مقام و منزلت ایشان باشد وایشان از برائے خدا تعالیٰ یکدیگر دوستی کنند وہم بدین قضیہ مہتر ابراہیم ومہتر موسیٰ کہ رسل واولوالعزم بودند یکے گفت واجعل لی

مرصاد العباد ۔ چون حق تعالی خواست قالب بشر آدم را بیافریند جبرئیل و میکائیل و اسرافیل را فرمان داد تا یک قبضہ خاک بیارند زمین بترسید و سوگند داد کہ من سر این حدیث ندارم مرا آنجا مبرید بعدہٗ عزرائیل را فرمان شد کہ بروبہ قہر و زور بیارد ملائکہ متحیر و متعجب ماندند کہ از خاک ذلیل چندین ناز و کشش از حیثیت و از حضرت عزت با کمال استغنا چندین طلب و تخصیص چہ ندا آمد انی اعلم ما لا تعلمون بعدہٗ آن خاک را با آب محبت گل کردہ و بید خود خمیر گردانید کہ خمرت طینت آدم بیدی اربعین صباحا چہل ہزار سال بہ آب و گل آدم بہ کمال حکمت دستکاری قدرت میرفت و بظاہر و باطن او مناسب صفات خود آئینہا می نشاندتا ہزار و یک آئینہ مناسب بہ ہزار و یک صفت موصوف شد کہ چون حضرت عزت بہر آئینہ ہزار و یک ورچہ خود را بیند بہتر آدم نیز بہزار و یک دیدہ حق را بیند صاحب جمال را ہیچ چیز بہتر و عزیز تر از آئینہ نباشد اگر قدرے غبار بر چہرہ آئینہ نشنید در حال با آستین کرم پاک کند و روی بدو آرد ۔ شعر ۔

۔ ما آئینہ ایم و او جمالے دارد ۔ ما را ز برائے دید خود پیدا کرد

بعدہٗ در ہر ذرہٗ گلے دلے تعبیہ کرد و بہ سصد و شصت نظر عنایت می پرورد ۔ و خاصیت سصد و شصت نظر آن است کہ چہل ہزار سال سصد و شصت ہزار اربعین بود چون نوبت بدل رسید گل دل را از ملاط بہشت در آب حیات ابدی سرشتند چون بکمال رسید خزانہ خاص الہی شد و دران خزینہ گوہر ہائے گرانمایہ اسرار محبت و عشق و معرفت ودیعت نہادند و جمیع ملائکہ را بدان اطلاع ندادند فرمان شد من دانم کہ چون نہادم و چہ نہادم و کجا داشتم و چگونہ ہر باید گرفت ما اشہدتہم خلق السموات والارض ولا خلق انفسہم

بہ معصیت از بہشت بیرون آورد این امت را اگرچہ معاصی کردہ باشند در بہشت در آرند دوم بیک ذلت آدم راندا کرد و عصیٰ آدم ربہٗ فغویٰ پردہ این امت از معاصی پارہ نکرد سیوم بیک ذلت سصد و سی سال حوا را از آدم جدا کرد این امت گناہ بسیار کنند جفت ایشانرا جدا نکند چہارم بہ یک ذلت کہ آدم کرد سصد سال بگریست آنگاہ عذر او پذیرفت و این امت گناہ بسیار میکنند و بیک پشیمانی ایشانرا بیامرزد پنجم بہ یک ذلت عورت او کشادہ شد این امت ہزار گناہ کنند عورت ایشان برہنہ نگردد ششم بیک ذلت کہ آدم کرد تا بکہ زفت و بعرفات نہ ایستاد توبہ قبول نشد و این امت گناہ بسیار کنند و جائے نرود ہم بر جائے او عذر ایشان قبول شود۔

مسئلہ۔ مہتر ابراہیم باچندین عظمت نبوت و درجت خلت گفت واجعل لی لسان صدق فی الاخرین یعنی الٰہی ذکر من بر زبان امت محمد رسول اللہ تازہ گردان۔

قسم چہارم

متضمن خلقت و اوصاف مہتر آدم و فضائل آدمیان و امید وار یہا درباب بندگان گناہگار و عنایت بے علت حضرت غفار در حق ایشان۔

بیان اول

خلقت و اوصاف ظاہر و باطن مہتر آدم صلوات علیہ

باشد انس با حق یابد چون خاک را خمیر کردند که خمرت طینت آدم بیدی وقالب ساختند و آدم را که آدم گفتند لان خلق آدم من ادیم الارض ولهذا آدم نتیجه آب و گل است کما قال النبی صلی الله علیه وسلم کنت نبیا و آدم بین الماء و الطین و چون نفخ روح شد که و نفخت فیه من روحی اینجا بشر نام یافت چه امتزاج علوی و سفلی و نورانی و ظلمانی شد کما قال عز و جل انی خالق بشرا من طین و چون نسیان در وی مرکب کردند که النسیان مرکب علی الانسان درین محل ناس خواندند و لقد عهدنا الی آدم من قبل فنسی و لم نجد له عزما سر این معنی است۔

رسالہ شیخ ابوسعید۔ همه عالم را بامر کن آفرید چون نوبت به آدم رسید از امر درگذشت قالب را بید خود آفرید خلقت بیدی برین شاهد است و چون بروح رسید فرمود و نفخت فیه من روحی۔

روح الارواح۔ خلق الله آدم فی آخر ساعة من یوم الجمعة پس چون شوق کلمه با شوق آدم جمع شد فرمان آمد این روز را جمعه نام نهند چه روز اجتماع مشتاقان است۔ مولف راست

چو آمد در بیان اوصاف آدم کنون بشنو صفات آدمی را

بیان دوم

اوصاف ولطائف ظاهری و باطنی آدم و قدر و رتبت انسان در هر دو عالم

ترجمہ قوت القلوب۔ هژده هزار عالم و عالمیان را آفاق نام نهادند هرچه درین آفاق است در قالب آدمیان هست بعده ندا ے و لقد

سر این معنی است بعده چند گاه آن قالب را میان مکه وطائف داشته بودند ملایکه در آن شکل غریب حیران می ماندند بحضرت الهی عرضه داشت کردند نمی دانیم این چیست فرمان آمد انی جاعل فی الارض خلیفه ۔ چون این را اتمام کنیم و بر تخت خلافت نشانیم شما همه را پیش او سجده کنانیم فاذا سویته ونفخت فیه من روحی فقعوا له ساجدین آنیشان گفتند ما شایستگی مسجودی جز حضرت تو کسی را ندیده ایم وجمال خلافت واستحقاق سجودی درین نمی بینیم بعده نظر در صفات آدم کردند چهار عنصر دیدند عتدیکدیگر عرضداشت کردند اتجعل فیها من یفسد فیها ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک شایسته خلافت ما ایم نه او آتشی از عالم قهر بتافت جمعی از ایشانرا بسوخت و چون وقت دمیدن روح شد بشرف اضافت روحی مشرف کردند ونفخت فیه من روحی محققی میگوید نفخ روح در سوراخ بینی جانب راست شد چون در دماغ رسید عطسه زد و گفت الحمد لله رب العالمین حضرت عزت فرمود یرحمک ربک بعد آن به تجلی ذات وصفات خود آدم را متجلی گردانید بمعنی اظهار نه بمعنی ظهور کما قال علیه السلام ان الله خلق آدم ثم تجلی فیه ۔

قول سید بیربیو ۔ چون حق تعالی خواست که قدرت خود را آشکارا کند آسمان وزمین آفرید و چون خواست که خود را آشکارا کند آدم را آفرید ۔

رساله رفیعی ستیدی ۔ مر آدم را پنج نام است انسان و آدم و بشر وناس و عبد در هر مقامیکه میرسید صفتی در او ظاهر میشد و مناسب آن نامی می یافت در آنکه روح مجرد بود و بقالب نه پیوسته بود چندهزار سال بقرب انس داشت و مراانست حق در سجده بود اینجا انسان خوانند لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ۔ اینجا انسان بمعنی روح است هر کرا در دنیا از خلق وحشت

که خدائی خود را آشکارا کنیم هر چیز که در عالم بود نهایت آن در بدایت آدمیان بود
اگر خاک بیباک عیاروش در رمز راز محبت جولان نکردے اسرار جمال صمدیت
پوشیده ماندے زمین و آسمان را بعدم خواهیم برد و وحوش و طیور را خاک خواهیم
کرد از این همه مراد آدمیان اند سخن پیدا با ایشان گفتیم و کلام پنهان با ایشان گوئیم
چون این مشتے خاک لاابالی سر و پابرهنه از گور بیرون آیند پائے بر مرکب دولت
اجنحهٔ ملائکه نهند جبرئیل و میکائیل پیش ایشان بانگ ادخلوها بسلام آمنین
زنند **منه** - در ازل حکم کرده بود که عقدے میان عبودیت محض و ربوبیت
صرف خواهد بود چون نفخت فیه من روحی فرمود با آدمیان کفو درست گشت
که عقدے بے کفو درست و جایز نباشد کل النسب و سبب ینقطع بالموت
الا نسبی و سببی سر این معنی است بظاهر گفت الست بربکم یعنی نه من
خدائے شما ام بباطن خطاب کرد یحبونهم و یحبونه و دست نواختن
است در بار خاص سخن بالنهار سلطان و باللیل اخوان چون فرشتگان رحمت
آیند تا جان موحدان بردارند حق تعالیٰ ندا کند الی الی چنانچه مادر مهربان فرزند
عزیز خود را گوید جان مادر سوی من بیا سوی من بیا - مولف راست سے
بوصف سابق چون آدمی شده موصوف سزد که باشد امیدوار لطف عمیم

بیان سیوم

امیدواری بهائے بندگان گنهگار بعون عنایت بے علت حضرت غفور و ستار

تفسیر حقایق - قوله تعالیٰ لا تقنطوا من رحمة الله ان الله

کرمنا بنی آدم وحملناهم فی البر والبحر ورزقناهم من الطیبات وفضلناهم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا۔ در جهان آورده اند۔ روح الارواح ۔ حق تعالی جمیع مخلوقات را بتقاضائے قدرت آفرید و آدمی را بتقاضائے محبت یحبهم ویحبونه ۔ سر این معنی است الانسان آئینهٔ جمال الوهیت است و مظهر صفات ازلیت قوله تعالی سنریهم ایاتنا فی الآفاق وفی انفسهم مولف راست ؎

بیرون ز تو نیست هرچه در عالم هست
در خود بطلب هر آنچه خواهی که توئی

حق تعالی همه چیز را که برکشید بسزائے او برکشید و آدمی را بسزائے خود برکشید۔

خواجه نظامی راست ؎

جهان را بلندی و پستی توئی
ندانم و گر هرچه هستی توئی

رساله شیخ جبرئیل ۔ حق تعالی بشر را اشرف موجودات آفرید و مجموع عالم غیب و شهادت کرد هرچه در دنیا و آخرت است نمودار آن در وجود آدمی آفرید جسمانیت او بر مثال عالم شهادت است که آنرا دنیا میگویند و روحانیت او بر مثال عالم غیب است که آنرا آخرت میخوانند۔

صاحب مرصاد گوید ؎

ای نسخهٔ نامهٔ الٰہی که توئی
وای آئینهٔ جمال شاهی که توئی

بیرون ز تو نیست هرچه در عالم هست
در خود بطلب هر آنچه خواهی که توئی

روح الارواح ۔ خواستیم تا قدرت خود آشکارا کنیم سمعی آدمیان را دادیم و خواستیم ذات خود را جلوه دهیم بصری آدمیان دادیم هذه التعبیه لطف پیدا آوردیم تا ذات خود را بر دیدهٔ آدمیان تجلی کنیم لانسان سری وانا سره ۔ رمز این معنی است تا کترا آفریدیم نه برائے آنکه بندگی تو آشکارا کنیم حکمت آن بود که

ہیچ جائے معصیت ما بیند گوید الٰہی معاصی من کجا باشد خطاب آید که ما در گزشتیم تو نیز در گذار اگر با عیب قبول نخواستے کرد با عیب نیافریدے حضرت رسالت فرمود امروز می نگریم تا کجا کافرے مسکرے ترکه او را دعوت کنیم تا ہدایت ربانی آشکارا شود و فردا در عرصات قیامت نگریم تا کجا فاسقے آلوده ترکه او را شفاعت کنیم تا رحمت الٰہی آشکارا گردد آتش دوزخ برائے آنست که پوستہائے نا آراستہ بندگان خود را دباغت دہد فردا یکے از بندگان در دوزخ باشد و او مالک را گوید زینہار طبق بر منکیری و کسے را نزدیک من نیاری که ما با دل خود در خلوت نشسته ایم در مشاہدۂ قہر جلال زحمت غیرے طاقت نداریم۔

مسئلہ ۔ ای بنده معصیت حرفت تو و مغفرت صفت من تو حرفت خود نمیگذاری من صفت خود چگونه گزارم۔

شرف نامہ حضرت رسالت ۔ در شب معراج حضرت رسالت را فرمان شد ا ترا امشب آمر گردانیدیم ہر چه تو بگوئی آن کنیم حضرت رسالت بعذر رست پیش آمد که الٰہی مرا چه مجال که آمر توانم شد و من چه دانم که آمر چگونه شوند فرمان شد ما می فرمائیم تو حکم کن راست آرنده مائیم حضرت رسالت عرضه داشت کرد الٰہی من ترا و تو مرا و بہشت امتان مرا فرمان شد تقصیر کردی چرا ہمچنین گفتی بعده فرمان شد من و تو و بہشت ہر سه امتان ترا۔

رسالہ روح الارواح۔ امیدواری روح ۔ در خبر صحیح است چون مومنان در بہشت روند بسیار جا از یادت آید ثم انشانا لا حلقا آخر حق تعالی خلقے دیگر جدید آفریند که نا عبادت کرده و نا رنج دیده حور و قصور و غلمان بدیشان دہند تو میکه اینجا دیده و عباد تہا کرده و امیدہا داشته باشند ہرگز غلامان و کنیزکان قدیم را از در برون نکنند ہرگز نکنند آنکه چیز جان کنند تا چه کنند

بغفر الذنوب جمیعا یعنی نومید مباشید از وصال من که بدل خواهیم کرد بُعد و فراق شما را با قرب و وصال خود و آیت دیگر فاولئک یبدل الله سیئاتهم حسنات مراد از سیات فراق است و از حسنات وصال۔

روح الارواح۔ چون آیت فی یوم کان مقداره خمسین الف سنة منزل شد ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا در گریہ شد گفت یا رسول اللہ پنجاہ ہزار سال سختی چگونہ توان دید حضرت رسالت فرمود ان اللہ تعالی یجعل ذالک الیوم علی امتی کصلوة مکتوبة حضرت اکرم الاکرمین بر عزیر علیہ السلام صد سال یکساعت تواند کرد و با اصحاب کہف لبثنا یوما او بعض یوم کرد با محمدیان قیامت را یک ساعت کند چہ عجب است۔

منه۔ بر حبتر داؤد وحی شد یا داؤد بشر المذنبین و انذر المعتقدین اگر عاصی آن منی و اگر مطیعی آن توام فردای قیامت فرمان شود ای آتش زبانہ برآر وای مالک عاصی را بآتش سپار وای آتش او را مسوز مالک گوید بار خدایا این چیست فرمان شود نخست قہر ربوبیت برانیم پس عنایت ازلی پیدا کنیم سر سیت عظیم کہ از بندہ گناہ و معاصی در وجود می آید تا ہر کسے بزنگے آلودہ باشد و تقدس عین حضرت عزت را بود چنانچہ آدم را گفت گندم مخور صبر کن وای صبر تو گرد آدم مگرد تا او را از ناز بہ نیاز آریم و اسر محبت آشکارا کنیم ای ابراہیم دعوت کن ای نمرود آتش افروز و ابراہیم را در آتش انداز ای آتش ابراہیم را مسوز قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم سر چہ جای است یعنی ما ز آتش روضہ سازیم و اثر خلت پیدا کنیم۔

منه۔ یکے بصومعہ مقرون بطاعت و لے از حق دور و یکے در خرابات موصول بمعصیت و لے بحق نزدیک در قیامت عاصی نامہ باز کند

شوریده هست واگر هوا و شهوت غالب هست واگر روزگار نظلم و فساد برگشته هست
واگر ابلیس بر پے نشسته هست آدمؑ را نخستین زلت بے این همه معافی می آمرزد
مارا با این کدورت بیامرزد بیامرزد بیامرزد۔ مولف راست ؎

از لطف جلال واز جمالت امید کرم　　نا معدود است زابتدائے آدم
نومید ز عون عام تو نیست کسے　　هر توم که جنس آدم است اندر عالم

تمام شد

تا چه کنند۔

مسئله۔ امیدواری دیگر روح ۔ امروز مدار کارها بر الست بربکم است فردا قرار کارها بر یحبهم و یحبونه یعنی امروز بساط الست بربکم فراز کردند نماز و روزه و حج و جهاد بصحرا نهاد فردا در عالم حشر بساط یحبهم و یحبونه نشر کنند نه روزه بود و نه نماز همه حب بود و ناز اگر محاسبه کنیم ذره ذره بگیریم چون مسامحت کنیم کوه کوه درگذاریم حکم ما آنست اگر بندهٔ صد هزار جفا کرده باشد چون بعذر پیش آید و شرمنده شود ما گوئیم کس را شفیع مکن تا شفیع نداند که تو جفا کردهٔ اگر صد گناهان تو با شفیع تو بگوئیم شفاعت تو نکند **در خبر صحیح است** ۔ چون بنده را در دوزخ برند حضرت رسالت گوید از امتان من است خطاب آید که ای محمد نمیدانی که او چها کرده است و عدد گناهان آن بنده با مصطفی گویند رسول الله گوید سحقا سحقا یعنی هلاک باد هلاک باد حضرت اجود الاجودین فرماید اینک شفیع ترا چون از گناهان تو خبر کردیم چنین میگوید۔

مسئله۔ امیدواری دیگر ۔ فا فرام آن عاصی را که توبه نکرده باشد و قائلم آن را که توبه کرده است تا تن معیوب را خواهیم تا آلوده بلوث را به پذیریم۔

مسئله ۔ اگر جملگی ذریت آدم حلقه طاعت در گوش کنند و ردای انقیاد بر دوش افگنند و ساحات وجود را از اقذار مخالفت بمکنسه مجاهدت بروبند ما کسانی را در وجود آریم که گناه کنند و روی روزگار خود به دود معاصی سیاه کنند ما ایشان را بیامرزیم تا خلایق را معلوم گردد که رحمت ما عطائی است نه بهائی۔

مسئله ۔ چون زلت اول آدم عفو کرد دلیل آنست که همه گناهان ما را عفو خواهد کرد ما را عذر هزار چندان است که آدم را اگر ظلمت طینت است در ما هست و اگر ضعف خاک هست اگر لوث من حماء مسنون هست اگر لقمهای

غلط نامہ کتاب شمائل الاتقیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۴	عزاے	غزاے	۳۰	۶	متجلی	متحلی
۴	۳	ازکیا	اذکیا	۳۰	۷	اورانوار	او والانوار
۹	۱۴	قسم اول	بیان اول	۳۰	۱۴	شیخ	شیخ
۱۰	۲۱	بجانتہ	بجانتہٗ	۳۰	۱۶	باد	باو
۱۲	۴	بیفرمانی	سیفرمانی	۳۰	۱۸	شیخ	شیخ
۱۴	۲	علیدی	عبدی	۳۱	۱۱	ہال	ہائل
۱۷	۱۰	بجلو دھو	لحلو دھم	۳۱	۲۰	سعداست	سعدااست
۱۷	۱۰	شہل تو	شہل تم	۳۲	۳	یر	پیر
۱۹	۸	موجود آنست	موجود الست	۳۳	۸	مجی	محی
۲۵	۲۰	۲جیت	۲حبیت	۳۵	۲	ہروہ	ہردو
۲۶	۲	۲لتور۲تہ	۲لتور۲ۃ	۳۵	۲	للہ	للہ
۲۶	۱۴	کے	بکے	۳۶	۱۹	قریب	قریبب
۲۷	۲	بسرے	بسوے	۳۷	۲۰	یدرستی	بدرستی
۲۸	۵	حضر	خضر	۴۰	۱	ستخط	سخط
۲۸	۱۹	فالا	ناماء	۴۰	۱	ستخط	سخط
۲۹	۱۲	نتود	شود	۴۰	۵	یود	بود
۲۹	۱۳	لادایہ	لاداعیہ	۴۰	۱۰	غیرای	غیری
۲۹	۱۴	وہ	دہ	۴۰	۲۰	قوی	قومی
۲۹	۱۵	لہ	کہ	۴۰	۲۱	گفتار	گفتارشان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۷	۱۲	سرآیت	سرایت
۸	۲۰	خاطر	حاضر
۸۱	۱۵	زجمیع	ازجمیع
۸۴	۱۱	احصن	احص
۸۵	۱۵	قبلہ ۔کعبہ	قبلہ وکعبہ
۸۵	۱۷	ہم	ہم
۹۵	۱۹	۲ ربحتہ	۲ ربجۃ
۸۶	۷	حج واصحاب	حج اصحاب
۸۷	۹	التادن	ایتادن
۸۸	۱۰	بکشاید تاتو	بکشاید۔ تاتو
۸۹	۲۰	یرجبل	برجبل
۹۰	۳	حوانی	خوانی
۹۱	۲	ثلثلہ	ثلثۃ
۹۱	۱۱	الصام	الصیام
۹۱	۱۲	الاجنبیہ لشھو	الاجنبیۃ لشھوۃ
۹۲	۲	و وزہ	وروزہ
۹۲	۱۳	رفتے	رقیتے
۹۳	۴	ہجوری	ہجویری
۹۴	۱۴	ہردو	بردو
۹۴	۲۰	استغازہ	استعارہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۵	۵	۲ لتقی	۲ کتقی
۹۵	۵	۲الوداع	۲الورع
۹۵	۷	وہرور	وبرور
۹۶	۷	این	این
۹۷	۱۰	محی لدین	محی الدین
۹۸	۱۷	حوارع	جوارح
۹۸	۲۰	الطواھر	الظواھر
۱۰۲	۱۰	طریقتہ	طریقۃ
۱۰۳	۱۸	انسان ملک	انسان وملک
۱۰۳	۲۱	ملکوث	ملکوت
۱۰۶	۵	اختصا	اختصاص
۱۰۶	۱۷	شاید	نماید
۱۰۶	۲۱	مزند	فرزند
۱۰۸	۱	علیھم	علیم
۱۰۸	۶	دجون	وچون
۱۰۸	۹	اوبدہمہ	اوباہمہ
۱۰۹	۳	مرجوہ بمعاسہ	مرجوہ بمحاسبہ
۱۰۹	۷	۲امانتا	۲ماتنا
۱۱۰	۱۴	ویوانیکہ	ویوانیکہ
۱۱۱	۸	ہرسہ	برسہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۱	۹	و۲شهد۲عُ	والشهد۲عُ
۴۲	۹	احل	۲هل
۴۲	۹	حلقتهم	خلقتهم
۴۲	۱۳	۲وجهم	روجهم
۴۲	۱۳	محترفة	محترقة
۴۲	۲۰	معسوت	معونت
۴۵	۸	۲الدیهم	۲بدیهم
۴۶	۹	رکوع	اکوع
۴۷	۱۳	او	رو
۴۷	۱۵	سراں	بران
۵۱	۴	کنندہ	کنند
۵۳	۱۴	مریدان	مرید آں
۵۳	۲۰	کے	کہ
۵۳	۱۸	خضر و مہتر	خضر مر مہتر
۵۵	۱۲	مریہ	مرید
۵۵	۱۳	مسطورات	مسطوراست
۵۶	سرصفحہ	قسم وہم	بیان وہم
۵۸	۱۴	سپیدہ	سپید
۶۰	سرصفحہ	بیاں دہم	بیان یازدہم
۶۰	۴	صحایه	صحابه

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۰	۶	مخلوق	مخلوق
۶۱	۱۴	پابوس	پابوس
۶۳	۷	سترسکار	ترسکار
۶۴	۲۱	المحللات	المحللات
۶۷	۲	بشم	پشم
۷۰	۳	فرو اسے	فرو [illegible] اپہ
۷۰	۳	پیش سہ ہرکرا	پیش نہ سہرکرا
۷۰	۶	اصیا	اصفیا
۷۰	۹	پرسند مد	پرسیدند
۷۰	۱۴	برضاد	برضاعہ
۷۲	۱۲	ینزبل	پیر پلا
۷۳	۲۱	ازینجاہ	ازینجا
۷۳	۱۷	و۲ین ثمرہ	واین ثمرہ
۷۳	۲۰	ازلہ	ازیلے
۷۴	۱	نیست	بیست
۷۴	۱۱	زماثم	دمائم
۷۵	۵	تا۲نفصال ماد ذات الله	تا انفصال ماد ذات الله
۷۵	۵	۲تصال	انفصال
۷۶	۱۵	ستر	ستر
۷۷	۹	من	عن

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۵۳	۱	از قاضی	قاضی	۱۷۶	سرصفحہ	بیان چہل ویکم	بیان چہل ودوم
۱۵۳	۳	سپرد ارند	سپردارند	۱۷۶	۱۳	لطالف	لطائف
۱۵۳	۱۲	عبات	عبارت	۱۸۰	۱	ور	رود
۱۵۶	۱	عبادت	عبارت	۱۸۱	۷	وجهه	وجه
۱۵۶	۷	قیس	قدس	۱۸۲	۱۱	مرکست	مرگست
۱۵۷	۱۶	للاحص	للاخص	۱۸۲	۱۸	میکنا	میکنند
۱۵۸	۶	رباہی	ربانی				
۱۵۸	۸	لفو	گفتو	۱۸۳	۶	عزیزی	عزیری
۱۵۸	۱۹	خاصتہ	خاصیت	۱۸۴	۶	وحیات آخر	وحیات آخرت
۱۶۱	۱۷	حفر	خضر	۱۸۴	۱۲	احباءلا	احباءه
۱۶۷	۴	حقیقی	حقیقی	۱۸۵	۱۱	صیااو	ضیائے او
۱۶۷	۱۶	نگردر	نگردد	۱۸۶	سرصفحہ	بیان چہل وپنجم	بیان چہل وششم
۱۷۰	۱۳	بالعروف	بالمعروف	۱۸۷	۱۱	غیری	غیراہی
۱۷۰	۱۴	بالعروف	بالمعروف	۱۸۹	سرصفحہ	بیان چہل وپنجم	بیان چہل وششم
۱۷۱	۴	تمیز	تمیز	۱۸۹	۵	ارتتی	۲مرتتی
۱۷۱	۷	درست	دوست	۱۹	۹	غفلته	غفلة
۱۷۱	۱۲	اتفاق	انفاق	۱۹۱	۹	مهلته	مهلة
۱۷۲	۲	بیابد	بیاید	۱۹۲	سرصفحہ	بیان چہل وپنجم	بیان چہل وہفتم
۱۷۴	۵	تخافو ا	تخاف	۱۹۲	۷	میخواید	بخواہد
۱۷۴	۱۹	عسادی	عبادی	۱۹۴	۳	گستاخ واز	گستاخ وار
۱۷۵	۲۱	است	دست	۱۹۵	۱	جدّ له	جدّك

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۱	۱۰	ہر ہفت	بر ہفت
۱۱۳	۵	دوقسم جو	دو قسم چو
۱۱۳	۱۰	عقلی	عقلي
۱۱۳	۲۰	ودام	دوام
۱۱۴	۱	نفع ضرر	نفع و ضرر
۱۱۴	۴	ذاکر	و ذکر
۱۱۵	۱۸	لود	بود
۱۱۶	۱۸	واذ	دار
۱۱۸	۶	اہد	امد
۱۱۸	۲۰	دضرّا وفقر	دضرّا وفقر
۱۱۹	۷	یوم لطوی	یوم نظوی
۱۲۱	۱	کرسالک	ہرگاہ کہ سالک
۱۲۲	۲	حلق	حق
۱۲۲	۵	حصر	حصر
۱۲۸	۱۲	ہرچہ	برچہ
۱۳۲	۱۱	مساحت	ساحت
۱۳۳	۱۸	یقن	یقین
۱۳۴	۱۴	نختتر	نختتم
۱۳۶	۱۳	شیخ با	شیخ ما
۱۳۷	۴	تفرقہ	تفرقہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۸	۱۲	مقام معلوم	مقام معلوم
۱۳۸	۱۷	۲ العتی	۲ العشی
۱۳۹	۱۲	بالمذکور	بالمذکور
۱۴۰	۱۰	بکشابد	بکشاید
۱۴۰	۱۵	۲ و دم	۲ دوم
۱۴۰	۱۸	زہشت	زشت
۱۴۱	۱	خاطع	قاطع
۱۴۱	۶	منتدیان	مبتدیان
۱۴۱	۱۱	شرو ونما مہاے	شرو ونما مہاے
۱۴۲	۹	خواب	جواب
۱۴۲	۱۸	بعدہُ	بعدہ
۱۴۲	۲۱	آنانکہ این این	انانکہ این
۱۴۳	۱۴	ہبیتوت	بیبتون
۱۴۷	۱	نقیر	تفسیر
۱۴۷	۷	ہرسہ	برسہ
۱۴۷	۱۰	مساجدین	ساجدین
۱۴۸	۱۱	متین	متین
۱۴۹	۹	رلاتے	زلتے
۱۵۰	۸	الہابي	الہامی
۱۵۲	۱۲	ہرایک	ہریک

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۹	۱۵	عرالی	عزالی	۲۴۱	۹	چہار دیم	چہار دہم
۲۲۹	۱۶	و۲جبی	و۲جبینی	۲۴۲	۸	۲لا لا تنقی	۲لا۲لا شقی
۲۳۱	۵	ندا	صدا	۲۵۱	۱۴	قلیبہ	قلیپلے
۱۳۲	۸	ارواج	ارواح	۲۵۱	۱۵	تکمید	سکلید
۲۳۲	۱۸	۲دجھہ	۲وجہ	۲۵۳	۱۷	۲لا۲نشان	۲لا انسان
۲۲۲	۲۱	۲لکر	۲لکر	۲۵۴	۱۸	حیثت	حیث
۲۳۳	۳	بالآخرۃ کافرون	بالآخرۃ ہم کافرون	۲۵۷	۸	کمرتسکات	لکمتسکا سنت
۲۳۳	۴	بصارتھہ	بصارتہ	۲۵۷	۱۷	حال	جان
۲۳۳	۴	بصیرتھہ	بصیرتہ	۲۶۲	۲	ثلمائتہ	ثلثمائتہ
۲۳۳	۹	۲لاحلبت	۲لاحلبت	۲۶۲	۶	بلج	یلج
۲۳۴	۴	ساعتہً	ساعۃً	۲۶۳	۱۳	مشادت	مشاہدت
۲۳۴	۹	اقوال باشھد	اقول اشھد	۲۶۵	۲۰	درو	درد
۲۳۴	۱۰	من تشبیہہ	من تشبہ	۲۶۸	۴	بمود	نمود
۲۳۴	۱۲	تشبیہہ	تشبہ	۲۶۹	۳	۲لملائکتہ	۲لملائکۃ
۲۳۶	۶	حکایتہ	حکایۃ	۲۷۰	۵	ہلاکت	ہلاک
۲۳۶	۱۰	منجلی	متجلی	۲۷۱	۱۸	گان	کان
۲۳۷	۳	از بدر	از پدر	۲۷۲	۲	بدلائل	بدلایل
۲۳۸	۱	دجھہ	وجہ	۲۷۲	۱۱	عقابھہ	عقابہ
۲۳۹	۱۳	ماستد	ماتند	۲۷۳	۱۲	منھہ	منہ
۲۳۹	۱۸	وارضین	وارضین	۲۷۳	۲۰	۲فلا یتدبرون	۲فلا یتدبرون

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۵	۱۸	۲دکروا	۲اذکروا	۲۱۳	سرصفحہ	بیان پنجاہ ویکم	بیان پنجاہ ودوم
۱۹۶	۵	مجولی بود	محوبے بود	۲۱۳	۲۰	دربیرون	دربیرون
۱۹۶	۲۱	بمنزلة	بمنزلة	۲۱۶	سرصفحہ	قسم اول	قسم دوم
۱۹۹	۱۲	الدعامحصبة	الدعاءمعصية	۲۱۶	سرصفحہ	بیان پنجاہ ویکم	بیان اول
۲۰۲	۷	واگرہ	واگرہ	۲۱۶	۱۶	حضر	خضر
۲۰۳	۱۴	کنوز	کسوز	۲۱۶	۱۶	حضر	خضر
۲۰۵	۴	۲الاردة	۲الارادة	۲۱۷	۴	آلنب	آلست
۲۰۵	۱۵	وست	ولست	۲۱۷	۴	لواع	لوائح
۲۰۶	۲۱	ایست	اینست	۲۱۸	۲۱	محقق	۲المحقق
۲۰۸	۱۰	توکل	توکل	۲۲۰	سرصفحہ	بیان اول	بیان دوم
۲۰۹	۷	و۲لسبب	و۲لتسبب	۲۲۱	سرصفحہ	بیان دوم	بیان سیوم
۲۰۹	۸	۲لنفلسانية	۲لنفسانية	۲۲۵	۱	اوجهه	۲وجبه
۲۰۹	۸	۲لحیوانية	۲لحیو۲نية	۲۲۵	۳	۲لملائكته	۲لملائكة
۲۱۰	۴	ہرایک	ہریک	۲۲۵	۱۱	بجیب	بجنب
۲۱۰	۶	یغضبوالغضبه	یغضبو۲لغضبه	۲۲۶	۱۲	جبین	جبلین
۲۱۱	۱۲	عزبت	عزست	۲۲۷	۵	دوم	دوم
۲۱۱	۱۵	نزلی	نزنی	۲۲۸	۵	سترایع	شرائع
۲۱۳	۱۳	الطاعته	۲لطاعة	۲۲۸	۸	جو	چو
۲۱۴	۱۴	القربيته	القربة	۲۲۸	۱۸	نقتصائے	مقتضائے
۲۱۴	۱۶	الثبوتيته	الثبوتية	۲۳۹	۱۱	موجدان	موحدان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴۶	۴	بنتسم	بتبسم	۳۸۸	۸	بآفتاب	بآفات
۳۴۶	۱۹	فبیح	قبیح	۳۸۸	۹	ذهق	زهق
۳۴۷	۱	بابتے	بایسے	۳۸۸	۱۰	ذهوفا	زهوقا
۳۴۸	۲۱	الصحابتہ	الصحابۃ	۳۸۸ ۳۸۹	۱۶ ۱	جیح کشفدت ماہرہ	جج کشف لیس ماہرہ
۳۵۱	۸	ہدائیت	ہدایت	۳۸۹	۱۵	ان ۲ اللہ	ان اللہ
				۳۹۴	۱	صفائی	صفائی
۳۵۳	۱	محت	صحت	۳۹۴	۳	المعاینتہ	المعاینۃ
۳۶۱	۹	ہیبت	ہیبت	۳۹۴	۹	ہر	بر
۳۶۵	۱۱	زاربہا	زاریہا	۳۹۴	۱۵	غاکی	حاکی
۳۷۰	۵	بالعلہ	بالعلۃ	۳۹۵	۲۰	آدِنا	آزِنا
۳۷۱	۶	معانی	معانی	۳۹۶	سرصفحہ	بیان لبت وسیوم	بیان لبت وچہارم
۳۷۳	۵	مرکا	مرکّا	۳۹۶	۸	فی النجاجۃ	فی زجاجۃ
۳۷۵	۱۱	درّبن	دُرّ	۳۹۷	۲۱	ایا لسا	ایاتنا
۳۷۷	۱۹	گر	گریہ	۳۹۹	۷	زینی	زینی
۳۷۹	سرصفحہ	بیان لست وبکم	بیان لبت ودوم	۴۰۱	۱۹	۲القدبۃ	القربۃ
۳۷۹	۱۸	۲جیستہ	۲حبینہ	۴۰۳	سرصفحہ	بیان لبت وپنجم	بیان لست وششم
۳۷۹	۱۸	۲جیتہ	۲حلبتہ	۴۱۰	۱۴	دسر	وسّر
۳۸۰	۱۶	تلون	تلوین	۴۱۱	۱۰	دلك	ذلك
۳۵۳	۱۱	مشرق	شرق	۴۱۴	۱۹	یستغنیتون	یستغیثون
۳۸۳	۱۹	قدسی	قدّس	۴۱۴	۲۰	یستغنیتون	یستغیثون
۳۸۵	۲	وبمرد	بمرد	۴۱۵	۲	الی لعاصی	الی العاصی

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲۷۳	۱۶	حرمت	حُرّمت	۳۱۵	۱۳	طلسد	طلبد
۲۷۵	۱۳	برسید	پرسید	۳۱۷	۱۸	نائباں	تائباں
۲۷۵	۱۴	یاقوتنه	یاقوته	۳۲۰	۳	یگریختند	بگریختند
۲۷۸	۲۱	دسے	دیے	۳۲۱	۲	بیابد	نیاید
۲۸۲	۱۳	ممددو	ممدود	۳۲۱	۱۱	ناڑھوا	ناڑھوی
۲۸۹	سرصفحه	بیان بهم	بیان دهم	۳۲۱	۱۱	آخرّ	آخرّ
۲۸۹	۱۱	زرین	زیرین	۳۲۳	۶	باشد الطلب	باشد وطلب حق وصدان باشد الطلب
۲۹۱	۱۳	سیتزهم	سیزدهم	۳۲۶	۱۹	التهد کمر	اللهد کم
۲۹۲	۱۱	الا لله	الا الله	۳۲۹	۱	لاسقے	لاسفے
۲۹۷	۱	انهدا	اهندا	۳۲۹	۲۰	بیهان	میان
۲۹۸	۱۷	بهاهم	بهایم	۳۳۰	۵	شهود	مشهود
۲۹۹	۱	جو	چو	۳۳۰	۱۵	گگ	که
۲۹۹	۱۲	بهر	بر	۳۳۰	۲۰	این	این
۳۰۲	۲	سربدی	سرمدی	۳۳۵	۷	فاجیبت	فاحببت
۳۰۷	۱	لمحد	ملحد	۳۳۷	۳	یذنبون	یذبون
۳۰۷	۲	وثن	وثنٍ	۳۳۸	۱۵	بردار	برادر
۳۰۹	۱	تتبعص	تبعّض	۳۴۰	سرصفحه	بیان شانزدهم	بیان هفدهم
۳۱۱	۸	سیحاصبی	سبحاصلی	۳۴۵	۷	مقبول	متبول
۳۱۲	۱۲	دوود	وُدّ	۳۴۵	۲۰	فالکلام	فالکلام
۳۱۲	۱۳	دله	وله	۳۴۶	۱	یقیل	بقبل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۱۶	۱۴	۲المحقیقین	۲المحققین	۴۴۳	۷	رباں	رباں
۴۱۷	۸	ازا	آرا	۴۴۳	۱۷	یلاحظہ	یلاحظہ
۴۲	۱۳	من ۲الی	من ۲وفی	۴۴۳	۲	اساں	امثال
۴۲۲	۱۲	تمتیل	تمثل	۴۴۵	۲	۲للبیتہ	۲للیلۃ
۴۲۶	۸	س دربستہ ون	س دربستہ ان	۴۴۷	۲،۳،۴، ۶،۷	دلت	زلت
۴۳۲	۵	نگجید	بگنجد	۴۴۸	۳	خواہند	خواہند
۴۳۳	۲	لوجود ۷	لوجود ۷	۴۴۹	۸	یحد	ینجد
۴۳۵	۱۱	مقل ۲۷	مقلا ۲۷	۴۵۰	۲۰	لانسان	۲لانسان
۴۳۷	۱۵	امر	امر	۴۵	۲۱	سرائے	برائے
۴۳۶	۲	مجتبیٰ	مجتبیٰ	۴۵۱	۳	خواہم	خواہیم
۴۳۹	۱۹	یکردن	بگردن	۴۵۱	۵	پائے	پائے
۴۴۲	۳	او	او	۴۸۱	۷	رسید	زنند
۴۴۲	۱۷	پیوشند	بپیوستند				
۴۴۲	۲	آشتارا	آشکارا				